

فتاویٰ امجدیہ

مصنف:

صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی
محمد امجد علی عظیمی
رحمۃ اللہ علیہ

۹۲/۷۸۲

تجدید نعت

نَحْمُدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ

رب کریم کا احسان عظیم ہے کہ نہایت آب و تاب کے ساتھ فتاویٰ امجدیہ کی دوسری جلد ہم آپ کی خدمت میں پیش کرنے جا رہے ہیں۔ جو نکاح و طلاق، یمین و نذر، لفظ و شرکت اور حدود و تعزیر جیسے اہم فقہی ابواب و مسائل پر مشتمل ہے۔ ہم اس عظیم نعت کا ذکر کرتے بغیر نہیں رہ سکتے کہ توقع سے کہیں زیادہ اکابر علمائے ہندوپاک نے فتاویٰ امجدیہ سے متعلق ہماری کوششوں کو سراہا خاص طور پر اس کتاب کی ترتیب و تعلیق پر اعتماد کلی ظاہر کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ جو مستقبل قریب میں ہماری کامیابیوں کی بھرپور ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جلیلہ معاونین و اہل قلم کو جزائے خیر دے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیں بھی توفیق مرحمت فرمائے۔

فتاویٰ امجدیہ جلد اول کی قدر و قیمت اور اس کی مقبولیت کا اندازہ یوں بھی ہوتا ہے کہ ہندوپاک کے علاوہ متعدد ممالک سے علمائے اہلسنت کے سیکڑوں رشحات قلم اس صحیفہ علم و تحقیق کی تعریف و توصیف میں دفتر کو موصول ہوئے۔ اور چند ماہ کی مختصر مدت میں مارکیٹ سے یہ کتاب نایاب ہو گئی اور شدت سے ارباب علم و فضل کے تقاضے جلد اول کے دوسرے ایڈیشن اور اس کی بقیہ جلدوں کی اشاعت کے لئے شروع ہو گئے۔

اس موقع پر بدینۃ العلماء گھوسی اور بھڑوہہ بنارس وغیرہ کے ان ارباب خیر کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جنہوں نے اعزازی طور پر اس کتاب کی مہر کی قبول فرمائی اور کتاب کی اصل قیمت سے کہیں زیادہ رقم مرحمت فرما کر ہمارے اشاعتی کاموں کو آگے بڑھانے میں تدبیر ہم پیہ پیچائی۔ خصوصاً فاضل جلیل الدین

شہید حضرت مولانا بدر القادری صاحب منظرہ العالی جنہوں نے ہر طرح سے ہمارا تعاون فرما کر دائرۃ المعارف الامجدیہ کے ساتھ بے پناہ احترام و عقیدت کا ثبوت دیا، اور اپنے نیک مشوروں سے نوازنا فتاویٰ امجدیہ جلد اول کے مقابلہ اس حصہ کو منظر عام پر آ جانے چاہئے تھا لیکن ناگہانی طور پر کچھ ایسے ناگفتہ بہ اور مبہر کردار حالات مرتب فتاویٰ فاضل جلیل حضرت علامہ عبدالمنان صاحب کلمی منظرہ العالی رئیس الاساتذہ دارالعلوم اہلسنت عربیہ اشرفیہ قیاد العلوم خیر آباد اعظم گڑھ کے ساتھ پیدا ہونے لگے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس جلد کی اشاعت میں غیر معمولی تاخیر ہو گئی، جس کے لئے ہم اپنے قارئین کو بے معذرت خواہ ہیں۔ مرضی مولیٰ ازہمہ اولیٰ۔

فتاویٰ امجدیہ کی اس جلد کی طباعت و اشاعت میں ہم کہاں تک کامیاب ہیں آپ سبے شوریٰ کا شدت کے ساتھ انتظار رہے گا تاکہ اس روشنی میں کام کو آگے بڑھانے میں مزید سہولت و تہذیب اور نہائی حاصل ہو اور جلد از جلد ہم اپنے منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ ہمیں قوی امید ہے کہ ضرور ہمارے قارئین کرام اس پہلو پر اپنی توجہ مبذول فرمائیں گے اور اپنے رشحات قلم سے ارباب دائرہ کو مشرف کریں گے۔

وہابیہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صاحب نولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مدد و طفیل ہماری غیب سے مدد فرمائے اور ارباب دائرہ اپنے مقاصد میں کامیاب و کامران ہوں۔ آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

الملفئس

علامہ المصطفیٰ القادری۔ جنرل سکریٹری دائرۃ المعارف الامجدیہ بتاريخ ۱۲ اپریل ۱۳۸۵ھ

دائرة المعارف الہجدیہ

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مہدی عظیم حضرت علامہ مفتی مصطفیٰ رضا خاں قادری
قدس سرک العزیز علیہ الرحمۃ والرضوان

کی نظموں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلیٰ ونصلیٰ علیٰ رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ الکرام اجمعین
مجھے اطلاع ہوئی کہ گھڑی میں مولانا المحترم حضرت صدر الشریعہ مولوی اجماع علی صاحب علیہ الرحمۃ
دارالرضوان کے نام نامی سے موسوم ایک اشاعت کا ادارہ قائم ہوا ہے جس کا نام دائرة المعارف
الہجدیہ ہے۔ اور اس ادارہ نے صدر الشریعہ کا علمی شاہکار فتاویٰ اجمعیہ، خوش اسلوبی
سے چھاپا ہے جو بڑی مسرت کی بات ہے۔ مولائے کریم دائرہ مذکورہ کو فروغ بخشے اور شائقین و دعا
کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

(دستخط) فقیر مصطفیٰ رضا خاں غفرلہ

۱۸ مفر ۱۳۱۵ھ

ہم اپنی اس عظیم اشاعتی خدمت کو بطور

تذکرانہ عقیدت

اس ذات گرامی کی بارگاہ اندر میں پیش کرئی سعادت حاصل کرتے ہیں جو دنیا علمائیت

عُمْدَةُ الْمُتَكَلِّمِينَ مَسَارُ الْفُقَهَاءِ مُعَدَّتْ كَبِيرُ فَاتِحِ بَنَارِ نَجَّارِ
حُضُورِ صَدْرِ الشَّرِيعَةِ حَضَرَتْ عَالَمَهُ مُفِيتُ مَنَاءِ الْمُصْطَفَى
صَاحِبِ قَادِرِي مَدِ ظِلِّهِ الْعَالِي مُهْتَمِّ جَامِعِهِ اَلْمَجْدِيَّةِ
كَتَبُوا بِهَا مَدِينَةَ الْعُلَمَاءِ كَهْوَتِي صِلَعِ اعْظَمِ كَدِّهِ

کی حیثیت سے یاد کرتی ہے۔ اور
... جن کے فیوض و برکات سے آج ہزاروں تنہکان عالم سیراب ہو رہے ہیں اور اپنی منزل مقصود کی طرف
رداں وصال ہیں۔ مگر قبول افتد زہے عز و شرف

علامہ المعظم القادسی

کشف برادر

عبد المنان الکلبی

بزل سکریری

نائب صدر

داثرۃ المعارف الامجدیہ قادی منزل گوی

تقریظ جلیل

بقیۃ السلف ممتاز المفسرین حضرت علامہ عبد المصطفیٰ صاحبزادہ الانہری دامت برکاتہم
العالیہ شیخ الحدیث دارالعلوم (معدیہ کراچی پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی سیدنا محمد رسولہ الکریم و علی آلہ و صحبہ اجمعین

حضرت مدظلہ العالی جبریل علیہ السلام و والدی مولانا مفتی المحکم ابو العلی محمد علی
رحمۃ اللہ تعالیٰ کی وفات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں، علم شریعت کی مہارت اور حدیث پاک کی
تسلیم و تحقیق، علوم عقلیہ پر تعلیم و تدریس کا عبور اور تمام علوم و دینیہ پر کامل دسترس، یہ ایسی
باتیں ہیں جن کو سارے ہی اہل علم اور اہلسنت جانتے ہیں۔ آپ کی مشہور عالم کتاب ”بہار شریعت“
کے مفقودہ مسائل اور ترمیمی جزئیات سے پورا برصغیر ہندوستان آج استفادہ کر رہا ہے مفتیان
کرام کے لئے حوالہ تلاش کرتے فتاویٰ دینے اور کتب کے قلم کا بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت مدظلہ العالی سے مختلف زبانوں میں لوگوں نے سوال کئے اور فتوے پوچھے۔ آپ نے سفر
میں حضریں وطن میں اور باہر ہر جگہ تحریر و تقریر فرمائی و بشارت فرمائی۔ ان میں کے بعض
اہم حصے دست برد زمانہ سے محفوظ نہ رہے۔ لیکن آخر میں آپ نے ایک یا دو جلدیں خاص کر اپنے
فتاویٰ کے لئے سفید کاغذ تیار کرائیں۔ اور اس میں اپنے فتاویٰ درج کرائے۔ خاص کر اہم ترین

یہ جلدوں کی تقریظ ہے جس کو یہاں تکرار کیا جا رہا ہے۔ کیلئے۔

آخری برسوں میں، اوسان فتاویٰ کی اکثر و بیشتر نقول محدث پاکستان حضرت مولانا سر دار احمد صاحب کے ہاتھوں کی کی ہوئی ہیں۔

آپ کے فتاویٰ اولہ و ترجیحات و عبارات فقہیہ پیشکش تھے جناب مولانا عبدالمنان کلینی نے ان کو ترتیب فقہی کے ساتھ مرتب کیا اور برادر عزیز حضرت مولانا مفتی شریف الحق صاحب نے ان فتاویٰ پر اپنے مفید حواشی کا اضافہ کیا۔

اور برادر زادہ مولوی علاء المصطفیٰ اسکھڑتے ان تمام امور کو اپنی کوششوں سے پروان چڑھایا اور بہترین کتابت کرائی اوساب یہ فتاویٰ طباعت کے مرحلہ سے گزرتے ہوئے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان حضرات کو عملی فکری ذہنی دینی دنیاوی برکتیں عطا فرمائے اوسان کو آئندہ بھی دین و شریعت کی اعلیٰ خدمت کی توفیق بخشے۔

یہ فقیر ۱۸ برس کے بعد اپنے سابق نگہ قادری منزل احباب واعزہ سے ملنے کے لئے آیا۔ اود طائرانہ نظر سے اس مسودہ کو دیکھا۔ مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ حضرت قبلہ والد ماجد کی ایک علمی یا دگار کو ان عزیز دوستوں نے پر وہ خفایہ منہ مشہور پرا کر کھڑا کر دیا۔ اور علماء اہل دیندار لوگوں کو اس کتاب سے مستفید ہونے کا موقعہ دیا۔

اپنی اس گراں بہا پیشکش پر لائق تحسین و

تبریک ہے۔ اللہم زد خذ یہ خدمت دین

دائرة المعارف الایحدیہ

بمصادق حدیث صحیح۔ من یرد اللہ بہ یفقهہ فی الدین (بخاری شریف جلد اول ص ۱۱۱) اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کے خلیفین کے لئے ارادہ خیر فرما چکا ہے اور سعادت ان کو بخش دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فقیر کو بھی دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین سبھا مید المرسلین علیہ وسلم وحبہ وابنہ وحبہ اکرم الصلوٰۃ والتسلیم۔

الفقیر محمد عبد المصطفیٰ الانہری غفر لہ شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی ۷ پاکستان

حال دار و قادری منزل قصیدہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ۔ اتر پردیش۔ انڈیا

تقریراً فی ۲۶/۱۲/۱۳۹۹ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۷۹ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
عَنْهُ كَذُفْنِي عَلَى سَوْفِهِ الْكَرِيمِ
کتاب النکاح

نکاح کا بیان

مسئلہ، مرسلہ مرادی قادیان بخش صاحب از جوہر کوٹ تحصیل بارکھان ملک بلوچستان فرہادی الاولیٰ ۱۲۳۳ھ
نکاح مجنون واقع شود یا نہ؟

الجواب، نکاح مجنون صحیح است مگر اجازت دہی دروں شرط است، قال فی الدرر، و هو ای الری شرط صحۃ نکاح
صلیہ و مجنون، و اللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ، مسؤلر قاسم علی خان مقام قصبہ اسلام پور، یا ست ہے پور، ۱۵، جادی الآخرہ ۱۳۳۱ھ،
علائے دین متین و عاملین شرع میں کیا فرماتے ہیں، ایسے شخص جو انجین غیر مقادین کا ملازم ہے، اور غیر متعلقات کی اشاعت
کرتا ہے، اس کا باندہ حاکم انکاح درست ہے یا نہیں؟

نہ ہاں نکاح ہو، نہ پہ کہ نہیں؟ الجواب، ہاں نکاح درست ہے، مگر اس کو جوہر نے کہنے دہی کی اجازت شرط ہے، و غیرہ
میں فرمایا، تاہن، اور پال کے نکاح کے لئے، لا شرط ہے، و اللہ تعالیٰ اعلم ۱۳۳۱ھ،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مادر ذرا دہرہ اور گولہ ہے، اگر اس کا نکاح کرنا چاہیں تو کس طرح

کیا جائے؟

الجواب اگر گولہ اگر گھٹا ہوتا ہو تو خورد کے ذریعے سے اس کا نکاح ہو گا، اور ذرا اشارے سے جب کہ معلوم ہو کہ قسم کا اشارہ اس کے نزدیک نکاح سے تعبیر ہے، نہر پھر رد المحتار میں ہے، لان نکاحہ (ای الاخرس) کا قاقا ینفخہ بالاشامۃ حیث کانت معلوۃ فیہ ای کانی یا م خبیثہ سے ہے، فی کانی ای کلمۃ الشہدۃ لہ، فان کان الاخرس لا یتکلم وکان لہ اشارۃ فی علقۃ و نکاحہ و غیر اشارۃ دبیحہ فہو بائنا وان کان لہ فی علقۃ منہ او شفت فیہ فہو بائنا، و قد ساق جوازہ الا اشارۃ علی جہر، من الکتابۃ فیعیل، و لہ کلام یحکم الکتابۃ لا یجوز اشارۃ، واللہ اعلم۔

مسئلہ ۱۔ مسئلہ مولوی محمد عثمانی رحمہ اللہ صاحب انسر مدرسا دوس نکاح سید فرنگی محل کھنڈ، مرزا ابوبکر (۱۳۳۲ھ)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وصفتان شرع میں اس مسئلہ میں کہ زید ایک مسلمان مرد نے ایک ہندو عورت کے بچے گھر میں رکھا جس سے اولاد پیدا ہوئے اور اس کا نام بھی ہندوئی رکھا، چوں کہ اس مرد کے گھر میں آنے کے وقت تھا، اور بعد موت بھی اسی نام سے یاد کی جاتی ہے، اس صورت میں عورت مذکورہ کس مذہب کی سمجھی جائے گی، اولاد مذکورہ مسلمان کی جائز اولاد مانی جائے گی یا نہیں؟
 دوسرا زید ایک مشہور شخص تھا، باوجودیکہ اس تعلق کے باوجود ہونے کی نسبت عام شہرت ہو چکی تھی، لیکن زید نے اپنی حیات میں کوئی قرودہ اس مشہور واقعہ باطنی کی پس اب اگر اس کی اولاد مسلمان اور منکوحہ ہونے کے ثبوت کے لئے ایک نکاح نامہ پیش کرے تو کیا یہ نکاح نامہ اس کے اسلام اور نکاح کے ثبوت کے لئے کافی ہے یا نہیں؟

(۳) بر تقدیر ثبوت اسلام کے کیا یہ عورت مذکورہ اور زید کی اس کے بطن سے اولاد ان لوگوں کی زوجہ کہیں اور باطنی کی طرف سے قدامت اسلام کا شرف حاصل ہے، ہم گفتوگو کرتے ہیں یا نہیں، اور نجیب الطرفین اس کی اولاد کو کہا جائے گا یا نہیں؟ سیدنا و شہداء

الجواب ہندوئی نام سے یا کیا جائے یا اس کی دلیل نہیں کہ وہ عورت مشرف باسلام نہ ہوئی بیست سے لوگوں کو دیکھا گیا کہ اسلام نہ گئے لکن ان کا شاہ سے مستند ہو جائے گا، جب کہ اشارہ مسلم ہو، یعنی گونگا پھٹا ہو کہ یہ اشارہ نکاح کے لئے ہے، اسے امام حاکم شیعہ کی کافی میں ہے کہ گونگا اگر گھٹا ہوتا ہو اور کوئی ایسا اشارہ ہو، جس سے گونگا نکاح، طلاق، خرید و فروخت کو چاہنا ہو، تو جائز ہے، اور اگر گونگے سے ان باتوں کا اشارہ معلوم ہو تو وہ باطل ہے، تو انہوں نے اشارہ کیے جو ذکر کتابت سے عاجز ہوئے پر مرتب فرمایا، اس سے یہ قاضیہ حاصل ہو کہ اگر وہ گھٹا ہوتا ہے تو اشارہ کافی نہیں ہو گا، واللہ اعلم (۱۱۱ جلدی)

مُثَلَّثَةً كُنْ اِنِّی الصِّرَاطُ الْوَحِدُ مِنْ لَدُنْهِ الْاِسْلَامُ كَمَا كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ اَتَى الْاِسْلَامَ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ اَتَى الْاِسْلَامَ
اور نجابت عروہ میں معنی شرافت نسب ہے اگر ماں باپ و دلول با جبار نسب شریف ہوں تو کہہ سکتے ہیں: وَاِنَّهُ قَاتِلُ عَالَمِ

مسئلہ ۱: ایک شخص اپنی لڑکی کا رشتہ جہاں کے رسوم کے ساتھ دوسرے عرصہ چار یا پانچ سال کے بعد دہ رشتہ دوسری جگہ دیا جاوے کیا پہلے کا رشتہ ثابت ہے، بابت جہد کے پھیلے کا نکاح نہایت ہو گا یا نہ؟

الجواب: اگر صرف یہ وعدہ کیا تھا کہ لڑکی کا نکاح کروے گا پھر اس نے دوسری جگہ نکاح کر دیا تو یہی نکاح ہوا پہلے شخص سے نکاح نہ ہوا۔ ماں وعدہ خلافی ہوئی، اور یہ نہیں جو شرعی نہایت ہے۔ وَاِنَّهُ قَاتِلُ عَالَمِ

مسئلہ ۲: مرسلہ محمد متعجب محلہ سیلانی شہر کنہہ بریلی، ۱۲ مئی ۱۳۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے انتقال کیا اور ایک بیوی اور چھ لڑکی چھوڑا اور اس کے دو بہادر متقی کھان بہرہ مند رہا زید غیر حرم زکریا تھا کہ عدت گزرنے کے بعد کہیں بیوہ کا نکاح کر دیا جائے گا عمرو جو کہ زید کا متقی بہنوئی ہے اس نے زید کے بہادر رانی کو یہ مشورہ دیا کہ زید کے تین لاکے ہیں جو چند روز میں سزوری کے قابل ہو جائیں گے اس کی کچھ پرورش میں بھی کرتا رہوں گا اور تم بھی کرو اور اس کو ایسے ہی پیٹے رہنے دو تو اچھا ہے، مراد ان زید نے عمرو کا مشورہ منظور کر لیا اور چار سال تک باقاعدہ پرورش کی، زوجہ عمرو یعنی زید کی بہن کو شک گذرا کہ میرے شوہر کا خیال نامد ہے اور زید کی بیوی سے تعلق ہے، تو اس نے خدا و رسول کا واسطہ دیا کہ ایسا نہ کرو میں اسے اطمینان نہ ہوا اس کے بعد زوجہ عمرو نے اپنے بہادر متقی سے مشورہ کیا، اس نے عمرو سے کہا جیسا کہ میں نے سنا ہے ایسا ہی تمہارا تعلق ہے تو عمرو نے قسم کھا کر کہ میرے ہاتھ پر کلام پاک رکھو میرا کوئی تعلق نہیں ہے، اور خدا و رسول کی قسم کھائی اور یہ بھی کہا کہ میں اپنی بیوی کے برابر سمجھتا ہوں، اور جو کچھ اس کی پرورش کرتا ہوں، جو کچھ کے کرتا ہوں زید کے بھائی نے یقین کر لیا کہ عمرو کی عمر ساٹھ سال ہے اور بیوہ کی عمر پچیس سال ہوگی، ادا جس وقت بیوہ کے ہاں کہ تمام لوگوں میں غوغا مہم رہا ہے، اگر تم کو نکاح کی ضرورت ہے، تو نکاح کرو اور بیوہ نے جواب دیا مجھے نکاح کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اور عمرو کو کیا ہے باپ کے بھتیجی ہوں، اسی بد و جہد میں ایک سال گزر گیا، پھر اس بیوہ کو ہسٹا کر لے گیا اور نکاح کر لیا، اپنی زوجہ اولیٰ کی اجازت اور خوشی کے بغیر کہ وہ خدا و رسول کا واسطہ دیتی تھی کہ نکاح مت کر کہ زید جو کہ پاس تین سال لاکے ہیں اور ان کے بچے بھی اور وہ عمرو کے دشمن ہیں اور عمرو زوجہ اولیٰ کو تکلیف بھی دیتا ہے اور انتقام بھی خراب ہے، اس صدمت میں نکاح جائز ہوا یا نہیں اسے کہا جاتا ہے کہ دونوں میں سے ایک کو طلاق دے دو، تو کہتا ہے کہ میں زوجہ دوم کو طلاق نہیں دوں گا، خدا و رسول کے خلاف ہے، اور کہنے والے پر مذاب ہے، اس کے ہر فقرے کا جواب کچھ کہ تحریر فرمایا جائے کہ کہنے والے پر

مسئلہ: دوسرے علمائے حق کا تحریری لالہ آباد کو ۱۴۰۰ھ، ۱۴۰۱ھ غرم انوار ۱۳۲۲ھ

آپ نے دریافت فرمایا ہے، عزت میں ہے، برائی قیام نہیں، جواب مسئلہ ہے، عزت ہندو کے گھر سے تارو سلطان خاندان کے گھر میں تقریباً
 ۲۰ سال بلا نکاح رہا، کچھ سال اس کے گھر میں، ایک سال بددی ہوئی تھی، گویا سلطان ہونے کے بعد ہی سترہ ماہ بلا نکاح رہی، جس کی
 لوگوں نے نصیحت کی تو وہ ایک گاؤں میں اپنے خاص چیمبر دار، دو حور و قو کو ہمراہ لے جا کر ایک باندی اور بی سے نکاح کر ڈھویا، نکاح چڑھا
 والا نام کا مال نہیں، کاشی و مولوی کے موجود رہنے پر ہی اسی کارروائی اس شخص سے کی گئی کہ اس عزت کو بلاشبہ ہر ہندو زندہ موجود تھا، قانوناً
 دوسرا نکاح چڑھا تاہم مجھ کو یہ خبر نہ ہوئی تھی جب وہ اس سلطان خاندان کے گھر سے نکلا کہ دوسرے سلطان کے گھر گئے، تو کہہ رہی تھی،
 مجھ سے اس کے گھر میں سخت تکلیف تھی، چہرے نے دوسرے سلطان پر عدالت سے مدد جوئی گئی، اس شخص نے عدالت کا اٹلی بند و شر بھی عدالت میں لایا،
 اس نے عدالت میں ایک عزت کا معاملہ میری ہے، عدالت میں ای کی اٹلی حقدار تصور کر کے عدالت کے جانے کی اہانت کردی، لیکن اس کی عزت
 ملی تو اس نے عدالت کے جانے سے انکار کر دیا، جس سلطان کا بھائی نکاح کیا گیا اس کے گھر میں بھی عدالت سے کہہ کر رہی نہیں ہے، اب جب اس کے گھر میں ہے،
 اس سے نکاح کر لیا، تھوڑے روز اس کا کوئی سرپرست نہیں ہے، بلا نکاح رکھنے پر اندیشہ ہے، کسی جرم پر مبنی نہ لکھ کر کسی کی سرکوب ہو جائے، اس کا
 نکاح اس سلطان کے ساتھ چڑھا یا جاسکے، پہلے سلطان خاندان کے گھر سے ملنے کی کوئی شکایت آجاتی رہے، اور ہماری بھی روبرو رہی ہے، لہذا
 اب دو قتل کا خدشہ، ملاحظہ فرما کر جواب با صواب سے مطلع فرمائیں، ہندو خاندان کا اس فتویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے، پہلے مسلمان کا نکاح ہی فرمایا
 نکلا ہے، تیار عدالت نے قرار دیا، صواب اس عزت کو عدالت میں سے روکنے کی کیا وجہ ہے، جس سے اس کے اوپر اندیشہ ہوئے گا، اندیشہ ہو؟

وجہ اندیشہ کا باعث قرار دیا، عزت اس قدر دے تو اس کی ہر گز بڑائی نہیں، فقیر کی دشمنی بھی نہ تھی، کہ اگر تامل میں ہندو و مسلمان
 میں برائی ہیں، عزت و احترام دے، اسلام دے، اور مسلمان نہ لے، جب تک عزت پر تکیہ نہیں، نگارہ بانیں اس کو حقدار نہ کی، اہانت نہیں، یہاں حضرت مسدا الشریعہ نے اس کی
 نیم عزت کی تھی، پھر عدالت نے اسے شہر بنی اسلام چھوڑ دیا، لہذا اس کے احوال سے خوف نہ لے، نکاح کا حکم نہیں، بجا نہ لگا، یہاں اگر عدالت کو شک ہوئے
 تو حکم عدالت چوبیس کے اگرچہ عدالت اسلام ہے، مگر اس کے فیصلوں پر جہاں کسی قسم کا کوئی تسلط نہیں، یہاں دارالکھرب میں ہوتا ہے، اس نے اس قسم میں ہنگام
 فیصلہ نہیں دیا، حکم جاری ہوگا، اگرچہ دارالکھرب میں ہے، جسے دارالکھرب کا ہے، نکاح اس کے جبکہ وہ دونوں تاحیں ہوں، اس کو اس عزت میں تسلط ہمارا ہوا، ہندو
 کو عدالت ہے، دارالکھرب میں تسلط نہیں، عدالت کے اسلام دے، گئے، عدالت پر ہندو، اسلام دے، اس کے احوال پر خوف نہ لے، حکم نہیں، آج کل ہندوستان میں
 پہلے ہندو تسلط نہیں، اس سے خوفی اسلام کے بعد، احوال پر تکیہ نہ لگا، حکم نہیں، بجا نہ لگا، عدالت میں اسلام چھوڑ دیا، لہذا اس کے احوال پر تکیہ نہ لگا،
 اندیشہ اس لیے ہوا، اسلام چھوڑ دیا، لہذا اس کے احوال پر تکیہ نہ لگا، حکم نہیں، بجا نہ لگا، عدالت میں اسلام چھوڑ دیا، لہذا اس کے احوال پر تکیہ نہ لگا،

مسئلہ: مسئلہ جناب شایع علی از ماڈلہ ملا سکر اول قسطنطنیہ آباد، ۱۸ صفر النظم ۱۳۴۲ھ،
گئے اور دوسرے کا نکاح کھل کر کیا جائے اور وہ اپنی عورت کو کس طرح طلاق دے سکتے ہیں؟

الجواب: ۱۔ ہرے کے نکاح کے لئے کسی نئی عورت کی کیا ضرورت اس کا نکاح اسی طرح ہوگا، جیسا سننے والے کا اور اپنی عورت کو طلاق دے گا، اور وہ رہے رہ جائے گی، ہاں گو گمے کے لئے نفوذ کوئی دوسری صورت چلے ہے، کہ یہ تلفظ پر قائم رہیں، اگر یہ شخص نکاح یا تہ قرعہ سے نکاح و حق پہنچا، اور اشارہ سے جبکہ نہ ہر دو ہر کہ مستعمل پر دلالت کے سے بخیر زبان سے کہ آئے از بگیا ہوا ساتھ ساتھ اشارہ کہ گئے جبکہ کہنا چاہتے ہیں تو اسی طرح کہتے ہیں وہ درحقیقت میں ہے، اور اس میں با شامہۃ المستعملہ و قائلہا نکاح کبارۃ الحق استعمال فرما دینا اور میں ہے، بقا کافی لہذا کہ الشیخ مدفعہ خاتکات الاخرس لایکتب و کان لہ اشارۃ قسطنطنیہ طلاق و شکا حد و شہادۃ و یصح فہو بائز و دن کات علیہ صحت ذلک منہ او شتق فہو باطل مدعہ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئلہ شہ قمر الدین صاحب امام سہکراں جاسر مدرسہ مسینہ از بکر کن مار، از دیار است جو وہ چوہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ
غدا کی کہ مرتبہ ہر نکاح کی مدت تین سو گز اور اس کی خوشی میں عزیزوں اور مہمانوں کو کھانا بنانا کہ چاہئے یا نہیں یا نکاح سے پہلے یا
بعد یا باہر جانے سے نکاح یا تہ رہے یا نہیں؟

الجواب: ۱۔ نکاح کی تاریخ متعین نہ کرنا بائز اور دعوت و اہم سنت اور اسی تقریب میں خوشی و ادب کے دعوت دینا اور مہمانوں کو کھانا کھانا
مستحسن نیز چاہئے کہ نکاح کا دعوت یا تہ رہے کہ اگر دعوت میں برکیا یا نہ جائے، وہ سنت میں ہے، ۲۔ ملتزمین انکا دعوت و صلوات فی الساجد و اضر فی البیہ
بالدفعۃ و ۳۔ الترمذی مدعی عن اہل الحرمین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، دوسری حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکس ما بین
الخلل و اللہ، اہم الصدقات و اللات فی النکاح خطا کو، عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے، لا یس فی النکاح فی العیاشیہ شہرت فی النساء حیۃ حد
۴۔ اندک بکونہ لہ جل جلالہ و لا یضرب علیہ حیثۃ التقریب، دفت کے علاوہ اندر باجے حرام ہیں مگر اس کی وجہ سے نکاح میں غل نہ آئے گا اور شہرت فی علم

و بیہ عائشہ میں، ۵۔ انکا قائلہ و ترمذی مدعی انکاح و با الخزیۃ و المخرج عن ذلک بطریق الاصحاح، ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳

مسئله: مسئول، ۲۰ رجب الآخر ۱۳۳۲ هـ.

زید مرنے کی جا پہنچیں، ایک مہینہ سے قبل انتقال ہو چکا نہ ہے اپنے حقیقی بھائی محمد کو جو ہر طرح لائق اور اس وقت کے مائیں میں شمار کرنے کے قابل ہے، اپنی دختر مندہ سے شوبہ کو، اپنے دوزخ دار بیوی کو، اپنا بچہ رانی کو کہہ رہے ہیں، اس کا اور اور فریبست کیا عرض الموت میں عرضے والد کے کچھ بخش ہوئی، مرد زنت کے وقت موجود تھا کیا جاتا ہے کہ مرد سے قتلہ ذکر نے کی وصیت کی ہے اب تمام احوال دہندہ کی والدہ ہر طرح مرد سے عقد کر کے پورا رخی ہیں، لیکن وصیت کا خوف کیا جاتا ہے، آیا یہ وصیت شرعاً کافی پابندی ہے جو توفیق دے،

جواب: جب مرد ہندہ کا گھر ہے اور اپنی ہندہ اس سے نکاح کرنے پر رانی ہیں، تو کر سکتے ہیں، اس میں کوئی قباحیت نہیں، اور زید کا وہ وصیت واجب العمل نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسلمہ ۱۰۔ مرسلہ محمد یحییٰ خان صاحب سپہریشہ ٹنٹ کسٹم اکسائز منسٹری بیکانیر، مارچ ۱۹۳۲ء۔

سوال: ہر پیشہ ہے کہ ہندہ کی گنجی جس کی عمر اسی سال بتائی جاتی ہے اس کے والدین اور برادر کلاب کی منانہ سی عرو کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اس جگہ کے چند اشخاص کو یہ نسبت مانگو گدہ ہی اور والد ہندہ کو عرو کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا گیا۔ والد ہندہ کی طرف سے یہ کیا گیا کہ میرے گھر کا لکھنؤ اور خوار میر فرزند کلاب ہے، اس کی رضامندی کی طرف سے چنانچہ ہر والد ہندہ جو دوسرے قصہ میں غارت کرے وہاں وہاں کی گدہ کے عرو کے ساتھ شادی کر کے کیا جاتا ہے۔ اگر اس نے عادت نکاح کر دی اور وہاں کہا کہ اس ہمارے خوشی ہو گی شادی کر دیں گے۔ عطا ہے یہ جواب سن کر ان میں سے ایک شخص نے انرا دہ دیا۔ والدہ کلاب اور فرزند اپنے سرو سے والدین کلاب سے بڑا یا والدہ ہندہ کو جانے کہ کیا گفتار سے فرزند کلاب نے اجازت دیدی۔ چنانچہ گدہ کے ساتھ نکاح نہ ہوا اور ان گفتگوں کو اس وقت کے ساتھ بیان کیا گیا کہ عرو کے ساتھ ہندہ کے والدین کے لیے یہی ہے اور نکاح چاہیے کہ اجازت سے دی ہے، مگر والد ہندہ کو نصیحت کلاب: ہر اترو اس شخص نے ایک اللہ کی قسم کھا کر کہیں دلا یا اور نکاح کے لئے دن حاصل کر لیا۔ والدین ہندہ اور دو گواہان شرعی میں ایک گواہ میں شمس ہے جس کی نسبت مسلسل حال اور دوں ہر چلے ہے یہ شہادت دیتے ہیں کہ ہندہ نے ہر عرو فرست نکاح کے ساتھ نکاح چڑھ لیا، مگر ہندہ جو عالمہ بالہ ہے، عینیہ بیان کرتی ہے کہ جین نے نہ دیکھے کے ساتھ نکاح کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ حالانکہ کچھ ہر چہ کیا گیا۔ مگر میں نے اہل ارجاع ہر ذیل نہیں کیا اور نہ کوئی انتظامات قرآن میں ہے اسے ادا کیا، اسی انہیں میرے برادر کلاب پر ہونے کے جو انکے ہر چہ کر رہے

اور پھر کہ کمال جانے لگی۔ یہ دوا فیر و غم کتب نقشبندیہ ہے، دولت المہیستہ علیہ السلام کا علاج ہے، اس مسئلہ کے علاج کے تمام دوا کی پیمائش و تجربہ ہو چکا ہے کہ:

کہانہ میں سے، اس میں اس دوا کے ذریعہ ہے، افراتعالیٰ اس صحت مجرب الیٰ محمد علیہ السلام سے مشق ہے کہ فرما: اے ابراہیم! اس دوا میں (دوا کی)

دوسری جگہ باکرہ اس سے نکاح بھی کر لیا اگرچہ تو حرم و حلال کے مطابق یہ اور اس کے معاون و مددگار قوم سے خارج کر دیئے گئے مگر وہی وقت طلب یہ ہے کہ بھلا کر لے جانے والا اگر گھارہ یا اپنا بندہ اور اس کا بیٹا حرام پر یا انہیں کیونکہ جب شرفائیک کے پیغام پر دوسرے کا پیغام پہنچا تو حرم و حرام میں جیسا کہ سدا لفرار رسالہ کے آخر میں انحضرت نے اشارہ فرمودہ نے قبول فرمایا ہے، تو پھر یہ کیوں حرام نہ ہو گا، دوسرے وقت قوم کا خلاف اور عورت قوم کا خلاف شرعیت نہیں ہے، تو پھر یہ اس طرح بھی برا ہو نا چاہئے؟ بینہ و زوجہ ۱۰۔

الجواب: جب ایک جگہ اس کی گنجی ہو گئی تو دوسرے کو پیغام دینا بھی ممنوع ہے، حدیث میں فرمایا، لا یجلب الرجل علی حلیۃ امیہ، ذکر عورت کو کھانگے جانا اس سے ضرور برا کرنا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ۱۰۔ مسئلہ ثابت علی صاحب قسبہ طرہ ۱۰، ملا کر اول بر مکان مائیکہ کلمات اللہ صاحب ۱۳، جمادی الاول ۱۲۳۶ھ۔
گیا فرمانے میں علماء اقول و مفتیان: بذی انفعول کہ زہد پائی ہوئی ہندہ کہ وہاں ہیندہ پر اگر اس کو اپنے ماں باپ کے پاس یا مسجد یا مکان اور باطل آتا ہاں بند کر دیا، دس ہیندہ کے بعد ہندہ سے زہد سزا دیا اور حل ٹھہر گیا جب یہ خبر نہ گئی تو کہنے لگا، دس ہیندے ہونے کو ہیندے اس سے جان نہیں کیا کہ اسے اس کو حل ہے، ہندہ سے دریافت کیا تو وہ بھی انکار کرتی ہے کہ زہد سے بدلہ ہے، ملا کے لوگ بھی اس کی تائید کرتے ہیں، چار پانچ ہمال کے بعد زہد نے طلاق نکال دے دیا، اب ہندہ بعد وضع حل نکاح کرے یا طلاق کی حالت پوری کر کے نکاح کرے؟ بینہ و زوجہ ۱۰۔
الجواب: ۱۰۔ طلاق کی حالت اس صورت میں وضع حل ہے بعد وضع حل نکاح کر سکتی ہے، درمیان میں ہے، دینی حق الحاصل مطلقاً اور امۃ او کما یتبعہا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ۱۰۔ مسئلہ زوابع و لفاظاں شریکۃ برقی ۳۱، جمادی الاول ۱۲۳۶ھ۔
گیا فرمانے میں علماء اور میں اس مسئلہ میں کہ زید کا طلاق باء اور فریض بیت اللہ وہ نہ ہو، کہ منظر میں ایک ہیندہ تہجد ہونے کے بعد دیا جن کی زینک فریکس اپنی آسائش کی غرض سے اب نہ دیا کیونکہ وہ سے بلا نکاح ہو سکتی کہ لگتا ہے، اور وہ اس پر طلاق ہیں یا کوئی تین وقت ہے کہ اس وقت تک وہ حرام ہے پھر اس کے لئے طلاق ہے، پس کا قول ہے کہ یہ کیونکہ بلا نکاح حرام ہیں، وہ کہنہ بطلان ہے جو دار میں حاصل ہوئی، خدا و رسول کا جو حکم ہو، مشکل طرہ سے تحریر فرمائیے گا؟

الجواب: ۱۰۔ ان کی زہد سے جاتا جائز ہے، چنی کینز ولس سے جو اس کی ملک میں نکاح کے کوئی قسمی نہیں کہ نکاح جس مقصد کے لئے ہے:

لے کر انہی عہد کی گفتگو پیغام دے اس حدیث سے مراد ہے کہ جب ہشتے پر جائے اس کے بعد پیغام دینا شرط ہے، اور یہ عافیت بھی کہ اس کی حرکت ہے، نہ مالک حدیث دے ہے اگرچہ وہ عورت ہمہ پر یا کتا بہ ہو، اگرچہ انہی اس کے ایہ حل نہ لایا ہو، واللہ تعالیٰ اعلم، ۱۱۔ ہجری

مسئلہ ۱۔ منقولہ احمدیوں صاحب ملاح جولائی، ۱۵، رجب المرجب ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عقد شدہ لڑکی جس کی عہدہ نذر چار سال ہے، اس کے والدین نے دوسال سے اپنے پاس بٹھا رکھا ہے جب اس کا شوہر اس کو لینے کے لئے جاتا ہے تو اس کی دواوی بیعت سے قطعی نکاح کرتی ہے یا دکرکتی ہے کہ نکاح مکہ دینے پر پہنچوں گی، مالاکنہ لڑکی خود اور اس کے والدین سسرال جانے پر بالکل رضامند ہیں، لیکن اگر اپنی رضامندی لڑکی کی دواوی کے خوف و فصد کی وجہ سے ظاہر نہیں کرتے ہیں، دختر موصوت اور ان کی دواوی چار ماہ ہوئے کہ کچھ عہدہ والے اشرفیایاں صاحب سے مرید بھی پرکھی ہیں، اس حالت میں کیا کرنا چاہئے؟

اجواب ۱۔ بلاوجہ شرعی حوریت کو شوہر کے پاس جانے سے روکنا اسے جائز و حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۔ از پتلی بہت، ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لڑکی دو دنوں کا بانیہ تھے، جس وقت نکاح ہوا تھا، لڑکی کے باپ نے اذن نہیں دیا، اس لڑکی نے اپنے نکاح کا خود اذن دیا تھا، لڑکی ایک دوسرے اپنے باپ کے رخا سے اپنے شوہر کے گھر آئی تھی اور لڑکی کہہ نہیں ہوئے یہ نکاح خراس کے موجب ہوا کہ نہیں، ایک مفتی صاحب نے فتویٰ دیا کہ صورت مسئولہ میں بر تقدیر عقدی مستثنیٰ بوجہ نہ ہو تو لڑکے کے بانیہ کی جانب سے نکاح مذکور نہ ہوا، اسی فتویٰ کی بنا پر برادری نے اس شخص سے جس نے لڑکی کے باپ نے بعد مرنے اسی لڑکے کے اداد گذارنے عدت کے نکاح کر دیا تھا، برادری کا دباؤ ان کے طلاق دلائی اور اس لڑکے کے باپ سے جو اس لڑکی کا شوہر نکاح کر دیا، وہ بانیہ طلب یہ احمدیوں کہ فتویٰ موصوفہ صحیح ہے یا نہیں، اور یہ دباؤ ان صاحب شریعہ یا نہیں، اور یہ نکاح جو شریعہ یا نہیں صحیح ہے یا نہیں، بر تقدیر وہ چار برادری کے ان لوگوں کے لئے کم شرعی کیا ہے جو اس نکاح میں شریک و ساعی ہوئے؟ بیوقوف اور جواد۔

اجواب ۱۔ بیان سائل سے معلوم ہوا کہ لڑکی مذکورہ مذکورہ ایک اپنے شوہر کے مرنے پر اسی وجہ دستور لڑکی کے مکان پر رات گئی اور اس کے باپ نے اسے رخصت کیا، پھر جب شوہر کی عمر ۱۵ سال کی ہوئی تو شوہر کا انتقال ہو گیا، اس کے انتقال کے آٹھ مہینے بعد رات کو چھپو اہوا، اس بیان کا کمال ہے کہ اس نے نہ وہ نکاح صحیح ہو گیا تھا، اگرچہ ابتداً اس کے باپ سے اذن نہیں لیا گیا تھا، مگر جب کہ اس نے رخصت کی تو وہ لڑکی اذن ہے، اور وہ نکاح کو بغیر اذن والدہ و اتحاد والد کی اجازت پر موقوف تھا، اور جب اس نے رخصت کر دی تو قبہ صحیح و نافذ ہوئے، بلکہ خود والدین بھی مذکورہ کہ ایک دوسرے شوہر کے مرنے پر اس کے باپ کی رضاعت گئی، پھر بیعت کیا، لڑکی کا نکاح مذکورہ ہوا، ہر نکاح غلط ہے کہ رخصت کر دینا بھی اجازت ہے، درمیان میں ہے، و قبضۃ المہر دفعہ سہ ماہ دلالتہ، و التامیم ہے، و التامیم و دفعہ

اوجہ بعد انغال شوہر پر پیدا ہوا تھا کہ کتنا کہ مسترد ہوئے محض غلط ہے اور بجا و باؤ ڈال کر طلاق لینا بھی ناجائز ہے جو مدت نو ہر کے باپ پر ہوئے کے لئے حرام ہے۔ بڑا کی بیکد میں فرمایا، و حلالی ابناء کہہ اللہ جن میں اصل ایک ہے، و در تکرہ بان عزمت میا ہے، و نہ وجہ اسلامه و فخره مطلقاً و زید و اذیل بعد از قیام جو لوگ اس نکاح میں سامی ہوئے یا جان بوجھ کر شریک ہوئے سب گناہگار ہیں اب پر تہہ فرض ہے، و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ، مرسل حفظہ اللہ قال، از جہادی بیکاری پور شیعہ انظم گڑھ، ۲۷ روی الحجہ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ بائو لڑکی کا نکاح اس کے باپ کی اجازت سے ہر لڑکی کو نہ تہیت: وہ رنجی لڑکی کا نکاح سے انکار کرتی ہے۔ باپ نے اپنی لڑکی سے پیش کیا کہ تمہارے نکاح فرسانے جارہے ہیں، مطلقاً وکیل نے باپ کی اجازت سے نکاح بڑھا دیا، وکیل اور گواہان نے لڑکی سے اجازت نہیں لی، نکاح کے بعد لڑکی کو مسلم ہوا، فردا انکار کیا اس حالت میں نکاح جائز ہے یا ناجائز، اور نکاح صحیح ہوگا، و ایک دن باپت ہوئی اور فردا نکاح ہو گیا، صرف دو چار آدمی آئے تھے برات، و غیرہ نہیں آئی تھی، اور نہ لڑکی کو مسلم کر ہمارا نکاح کہاں اور کس سے ہوا ہے، اور نہ لڑکے کو مسلم کر ہمارا نکاح کہاں اور کس سے ہوا ہے، بوجہ نا پائی اور مطلق وکیل و گواہان کو یہ مسلم نہیں کر لڑکی بٹا ہے یا نا پائی اور لڑکی کا جو شوہر ہے باطل یا جائز ہے، لڑکے کے باپ نے سکھار کر باپ و قبیل کو اس حالت میں لڑکے کا نکاح جائز ہو یا نہیں، اور جائز ہے تو بعد از کون دے گا، اور لڑکا باطل بھی ہے، باپ نے زور دے کر نکاح کر دیا باپ کو بھی نہیں مسلم تھا کہ لڑکا باطل ہے، عقد کے دوسرے روز مسلم ہو لڑکی نے فردا نکاح کیا اور لڑکے کے باپ نے یہ حالت لڑکی کے باپ سے نہیں کہا،

اجواب، اگر صورت واقعہ کسی ہے کہ لڑکی بائو تھی، اور اس سے اجازت نہیں لی گئی، باپ نے اپنی اجازت سے نکاح بڑھا دیا، تو یہ نکاح لڑکی کی اجازت پر موقوف تھا، اور جب کہ لڑکی نے غیر کس سے نکاح سے انکار کر دیا تو باطل ہو گیا، اور وہیں مگر کسی کے زیر نہیں کہ نکاح ہی تمام نہیں ہوا، اب لڑکی جیسا پہلے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، ورنہ ختم ہو جاتا ہے، و لا تجبروا علیک، ابی ایضاً علی النکاح لا یشترط الولائے بالبلوغ، و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ، از شہر کندہ بریلی، ۲۲ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ

ایک بیوہ عورت خمسہ بیچا سال سے زندہ کے مکان میں کام لاتی کرتی ہے، زندہ اس سے نکاح کے لئے کہتا ہے، مگر وہ نکاح سے انکار کرتی ہے، لیکن نکاح جماعت کا افراد کوئی ہے، لہذا نکاح اس کے ساتھ جماعت کرتا تو موجب زندہ یا نہیں، بیوہ تو جردا،

اجواب، ایک فرد زندہ حرام ہو گا، اور دونوں سختی زار و غضب جبار ہوں گے، اور اگر وقوع نہ نکاح اندیشہ ہوا تو بظاہر

یہی ہے تو عدت کو وہاں سے منہ کر دے۔ اسے برگزینے مکان میں نہ رکھے یا عدت اس سے نکاح کر لے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱: مسئلہ شہ قرادین، بچہ ادا ہو کر ان ماروا در مدرسہ، ۱۲۳۳ھ

خادی کے نزدیک جو قوم خدمت گدا ہے شلٹا شد دغا کر دبا اد تانی وچہ کو کچھ حق خدمت دینا جائز ہے یا نہیں؟
اجواب ۱۱: ان لوگوں کو انعام دینا جائز ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲: اذ آفل عملہ بزرہ مصلح بری، مسئلہ کریم اللہ، ۱۲۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا ایک بگ نکاح ہوا اور وہ ہندہ نابالغ تھی اس وجہ سے شوہر نے طلاق دیدی، اس حالت میں نابالغی میں ہندہ کا دوسری بگ نکاح ہوا، اس نے بھی اسی وجہ سے طلاق دیدی، اب وہ باغی ہو گئی، سو سنوئی کے اس کا کوئی ولی موجود نہیں، وہ نکاح کرنا چاہتا ہے، لہذا عقد الشریعہ کیا حکم ہے؟ بیٹو اتو جردا،

اجواب ۱۱: بیان سال سے معلوم ہوا کہ دوسرے شوہر کو طلاق دینے سے پہلے ابھی عورت پانچ روز ہوئے اور طلاق دینا پر بناوا نابالغی نہیں بلکہ اس شخص کی ایک عورت اور بھی ہے، اس وجہ سے اسے طلاق دیدی، لہذا اگر نکاح صحیح ہو چکی ہے یعنی دو دنوں ایک جگہ بیٹا بیچ ہوئے ہوں اور ولی سے کوئی مانع ہی نہیں شریعی، ہر گرجہ ولی نہ ہوئی ہو، عدت واجب ہے، بلکہ اگر عدت فاسدہ ہوئی ہو، جب بھی عدت واجب ہے، ردائے عذر میں ہے، وجوہا ای اللہ تعالیٰ احکام الخلق و سواہ کان حیضہ اعلام اور اگر عدت نہ ہوئی ہو تو عدت واجب نہ ہوگی، قال اللہ تعالیٰ، و ان طلقتموهن من قبل ان یمسوهن فمالکم علیہن من عداۃ قتلتہن و نہا، اوجب کہ عورت باغی ہے تو ولی کی کچھ حاجت نہیں، بالذکر نکاح خود ہی کے اذ سے ہو گا، اور پہلے جو نکاح نابالغی میں ہوا، اگر بغیر ولی کے ہوا تو باغی ہونے پر اسے اختیار ہو گا، جائز کر دے گی تو جائز ہو گا، رد کر دے گی باطل ہو گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳: اذ بناس عملہ او ہو جردہ، مسئلہ عبد الرحمن خان، ۱۲۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کا نکاح ایک سرو سے کیا گیا، کچھ دنوں کے بعد باغیقت معلوم ہوا کہ وہ شخصہ و فحشی ہے، یعنی نہ بیٹا شیش ہے تو رد یافت طلب امر ہے کہ نکاح دوسرا یا نہیں، اگر درست نہیں رہا تو اس عورت کا نکاح دوسری بگ ہو سکتا ہے؟ بیٹو اتو جردا،

اجواب ۱۱: ردائے فحش و زنا کہ ماذا اللہ ذنب شین کرتے اور قرآن مجید کو ناقص بناتے اور اگر کام کو انبیا علیہم السلام پر نفی و بدعت یا اقل ایوں کو معتقدی و پیشوائی مانتے، یہ مسلمان ہی جانتے ہیں، بالاجماع کا فرم کر رہے ہیں، گناہین شین، لہذا

مسئلہ ۱۹۔ اور ان سے نکاح باطل محض و نہ جائز ہے، عالمگیری میں ہے، لاجنہ نامی تہا ان یترک وجہا
ولامسلۃ ولا کافۃ اصلہ و کذا لاجنہ نکاح امر متفق علیہ احد کذا فی المبسوطہ الاصل وہ نکاح باطل محض و نہ اب
دوسری جگہ کسی کتاب سے نکاح کہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر کب لہدیٰ فائز ملا و پٹا اور مسؤل الہی بخش ٹیلر ماسٹر، ۱۹، صفر المظفر ۱۳۴۲ھ۔

نکاح کے بعد پہلے پہل جب باکرہ عورت اپنے فائدہ سے مجبور ہو تو اسے خون آتا ہے یا نہیں آتا ہے، تو ہر ایک باکرہ عورت کو ایسی کسی
کو ایک شخص کا سوا الہ ہے کسی عورت کو پہلے رات خون آتا ہے کسی کو نہیں، دوسرے شخص کا سوال ہے کہ وہ باکرہ عورت جو کسی مرد سے مجبور نہ
ہوئی ہو اسے مرد خون آئے گا۔ دوسرے شخص یہ کہتا ہے کہ عورت اپنے والدین کے گھر والہ ہو گئی ہو تو اسے رات خون نہیں آئے گا۔ اگر جاننا
ہے تو مرد و خون آئے گا۔ ان میں کون سی بات صحیح ہے؟ بیوقوف ہو جاؤ۔

الجواب ۱۔ عورت کی شرط عہد یک علی ہوتی ہے، اگر اس وقت سے پہلے وہ مجلد بٹنی ہو اور جماع سے اس کا ذوال ہو، جب تو
خون کا ظاہر ہے اور اگر پیشتر وہ ذوال ہو چکی ہے تو غلبہ کر خون نہ آئے، اور ہو سکتا ہے کہ اس عورت میں بھی آئے، مگر علی کا ذوال ہونا
علاوہ جماع کے دوسری وجہ سے بھی ہو سکتا ہے، مثلاً کو نہ نے یا اگر سے یا بکثرت عین نے یا زخم ہو جائے کہ یہ سب بھی اس کے ذوال کے سبب
ہیں، چنانچہ اگر خون نہ آیا تو یہ لازم نہیں تھا یا جاسکتا کہ اس نے نہ کیا ہے، حقیقتہً یہ کہ وہ ہے جس سے اب تک جماع نہ کیا گیا ہو ورنہ قریب
قریب یہ ہے، البتہ سوا اس کے کہ جماع نہ کیا ہو، خون آئے نہ آئے پر بکارت نہیں، اسی واسطے والدین اس میں فریاد حاصل
کلاسم ان التہانی فی حدیث ما لہذا نہ تو ای الجملۃ فی الحق علی الخلل لا یجاسا قضا کانت بکرا حقیقۃ و کلا، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ ۲۱۔ ازہر کنہ بری، مسؤل جہا نبی، ۱۸، ربیع الاول ۱۳۴۲ھ۔

زید نے اپنی بیوی کی تنہائی کے لیے یہاں کی زہ کی دو لاکھ بیس تھادیاں ہو چکی ہیں، بکر کے لڑکے نے، اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے
اپنی مالی سے زہ کیا اس سے ایک مردہ لاکھ پانچ سو، لہذا بکر کے لڑکے کا نکاح رہا یا نہیں اور اولاد منگوا کر بیوی سے ہوئی اس کے لئے ظلم
صحیح ہے؟ بیوقوف ہو جاؤ۔

الجواب ۱۔ زہ کی وجہ سے اس کا نکاح نہیں ٹوٹا اور منگوا کر کی اولاد اس کے شوہر ہی کی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲۔ مسؤل مروی شفاء الرحمن طالب علم، مدرسہ مظاہر اسلام، ۱۹، ربیع الاول ۱۳۴۲ھ۔

اگر کوئی شخص بالذہبت کو تنہائی یا تو لڑکی دیکھ لے کہ اتنے دین مہر کے جو فی میری زوجیت میں آئی ہو یعنی بیوی بنی ہو تو وہ کوئی چیز

چاہئے، بخود نکاح بھی جائز ہے، نہیں، بخود توجروا۔

الجواب: جب ایک جگہ نسبت ہو چکی ہے تو دوسرے کو بنیام بھی جانی سنتا ہے، نہ کہ اس سے قطع کر کے دوسری جگہ نکاح کر اور نہ، حدیث صحیح میں اور نہ دہرا، ولا یغلب علی خطبۃ اخیه، اپنے بھائی کو بنیام پر بنیام نہ دے، رواحتنا میں بکھرے ہے، ولا یغلب علی خطبۃ منبرہ، لا ینبغی، ولا یغلب، دوسرے کی خطبہ کی بھائی کو بنیام نہ دے کہ جتنا دینا سنتا ہے، ان لوگوں کو تو یہ کہنا چاہئے، اور یہ نکاح بہر حال ہو گیا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسؤل: سید الرحمن طالب علم مدرسہ اہل سنت بریلہ، ۱۵، راجادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین؟ اس مسئلہ میں کہ ایک جوان عورت بڑی اور داد فنیہ کے سوا کوئی اس کا سر پرست نہ تھا، اور ذرا بچنے کے لئے مکان تھا، اس نے اپنا عقد نکاح کیا، اس پر دیگر عورتیں طعن و تشنیع کے ذریعہ تنگ کرتی تھیں، اور اس کے دل کو ستاتی تھیں، اور کہتی ہیں، تو نے کبھی ہمیں کہ گھر کر لی ہوئی عقد کیوں کی، لڑکی عورتیں جو اس پر طعن کرتی تھیں، ان کی نسبت شریعت کا حکم کرتی ہے، باوجود اس کے کہ بھائی لایا کہ خدا درسل کا بسا ہی حکم ہے، اگر پھر یہی طعن و تشنیع سے باز نہیں آتے؟

الجواب: بخود نکاح جائز ہے، صرف نہ ازدواج تک ٹھہرنا فرض ہے، اس کے بعد جب چاہے نکاح کرے، قرآن و حدیث میں اس کا جو روایت اور جرب واجب سب و سنت و واجب اس پر طعن کرنا سنت میوب اور سزا اللہ، اگر جو اسے نکاح یا حکم شرع کو پیچہ بانا تو حکم نہایت سخت، قال اللہ تعالیٰ، ولا تھولایا علی منکم، تم میں جو بڑے عورتیں ہیں، ان کا نکاح کر دو، حدیث میں قرآن، والا یم اذا وجعت لھا کفرا، اور بے ضرورت عورت کے نکاح میں تاخیر نہ کر، جب اس کے لئے کفو موجود ہے، ان عورتوں کا طعن کرنا گناہ ہے حدیث میں، علیہ الرحمہ، انما یصلح للامتناع حتی ولا الیہ، قد توسل علی ولین کر کے والا نہیں ہوگا، اور نہ فرشتے کے والا اور نہ رسول ویکے والا، اور اگر ان عورتوں کا منع تو اسے ایذا دیتا ہے تو یہی حرام ہے، حدیث میں ہے، من اذنی مسلما فقد اذنی منی نے کسی مسلمان کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی، اور بعض پیغمبروں اور مسخرہ بن مقصور سے تو یہی حرام، قال اللہ تعالیٰ، ولا یصلح قوم من قوم عنی الا بیکون خیر منہم، لاشاء، من اسناد عنی، ای کسی خیر احسن، ایک قوم، دوسری قوم سے سزا دینا نہ کرے، جو سکتا ہے کہ یہ اس سے بہتر ہو، اور دوسری عورتوں سے سزا دینا کہ یہ اس سے بہتر ہوں، بہر حال ان پر تو یہ فرض ہے اور اس سے مافی الاغنی لازم، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: راجد بھاری پور بریلی، مسؤل: عاشق حسین، ۲۰، راجادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ۔

علمائے دین کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنی زوجہ کو چھوڑ کر اٹھارہ سال باہر ہوا، اٹھارہ سال کے بعد وہ اپنے وطن آیا اور اس کو دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہوئی اپنی زوجہ کے ساتھ لیکن اس شخص نے تنہائی میں اپنا نکاح خود پڑھ لیا اور نکاح پڑھانے والا بھی دستِ یاب ہو گیا تھا آیا وہ نکاح ہوا یا نہیں؟

اجواب: اگر اس نے طلاق دیدی تھی تو ضرور نکاح ہونا چاہئے، اور تین طاہرہٴ زنی ہوں تو طلاق کی بھی حاجت ہے، اور اگر طلاق دیدی ہو، تو دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں، اٹھارہ برس باہر رہنے سے نکاح نہیں ہوتا، نکاح کے لئے دو گواہ ہوں مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے زحباب و قبول ضروری ہے، اگر چہ عورت و مرد باہم خود ہی زحباب و قبول کر لیں، نکاح پڑھانے والے کی کچھ ضرورت نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: اگر دائرے پوری ہو، پھر اصلاحِ سلیس، سرسراہوی، مادی، صاحبِ غار، و قی، ستر زنی، انکو ۳۳۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فاطمہ کا نکاح اس کے وارثوں نے زید کے ساتھ اس شرط پر کیا کہ زید کو ایک عورت کو بلا نکاح رکھ سکے ہوئے ہے، اس کو چھوڑ دے، زید نے اقرار کیا، نکاح ہو گیا اب زید اس عورت کو اپنے سے جدا نہیں کر سکتا، آیا ایسی صورت میں نکاح قائم رہا یا کر نہیں رہا، اور یہ کہ بشرطِ قاطر کی طرف سے کی گئی، جس کو زید نے قبول کیا، شرعاً کی نسبت بات کرنے والے قاطر کے والد بھی تھے، بیوا تو مرد،

اجواب: بظاہر بشرطِ قبل نکاح ہے، اور ایسے شرطِ مابرجہ قبل نکاح ہر وہ نکاح میں موثر نہیں کہ نکاح نام ہے زحباب و قبول کا اور یہ بلا شرط واقع ہوئے اور اگر بشرطِ حیات میں مذکور ہو تو اسی کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ نکاح کو بشرطِ مطلق کیا ہو کہ اگر کو چھوڑ دے گا، تو فاطمہ کا نکاح تیسرے ساتھ ہوگا، تو نکاح صحیح نہیں، درختہ میں ہے، ۵۰۱ نکاح لایع یتلقہ بائشہ کا کنو جتہ انہ منحنی انہ بعد یتقہ نکاح کے متعلقہ بائشہ، اور اگر بطورِ یقین نہ ہو، بلکہ محض شرط کے ساتھ اقتراں ہو، مثلاً یوں کہ قاطر کو تیسرے نکاح میں دینا، اس شرط پر کہ تیسرے نکاح کو چھوڑ دے، زید نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا اور بشرطِ مطلق یعنی چھوڑ سکے گا، بشرطِ مطلق نہیں، اگر درختہ میں ہے، لایع یتلقہ نکاح بائشہ، الفاسد، و انما یصل انشہ و دونه یعنی ذی عقد سے شرط نامہ بعد یصل، نکاح جہل انشہ، و یختلفانہ و اعلقہ بائشہ ط، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: اگر گزٹل کا شیواٹر، سرسرا، قاضی، قاسم میاں صاحبِ امام مسجد جاس، حکیم ربیع الاول شریف ۳۳۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وقت بھلا عورت کے کیلئے شاہروں کے دربار و مہنگے اس طرح ایکاب و قبول کیا کہ یہ اپنی وکالت سے قحان کی لڑکی نکالے گا ایک دروہر ہر کے حق میں تیرے ساتھ بھلا کر دے، ہنگے نے قبول کیا، تو کھان مجھ بڑیا نہیں، وقت ایکاب وکیل نے جو سرور ہر کے حق کا ذکر کیا، اس میں کوئی حرج تو نہیں، پس نہ اتورا،

جواب: بھلا نہ کہہ مجھے ہر کے عرض کہنے کی کوئی رنج نہیں، نہ تو عرض ہوتا ہی ہے، کمال اللہ تعالیٰ ان تبتغوا ہوا کا کلمہ، اسی وجہ سے ہر کہیں میں عورت دھماکے سے روکتی ہے۔ جب تک و مولیٰ نہ کرے، اگر کوئی ہوتا تو یہ اقتدار سے حاصل نہ ہوتا، اللہ تعالیٰ اعلم، **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے جو بیٹہ نکاح کیا ہے، جب اس سے دریافت کیا گیا کہ گواہ کون ہے وہ شخص کہتا ہے کہ ایک مولوی صاحب نے یہ نکاح پڑھا ہے، اور جو مولوی صاحب کے کوئی گواہ حاضر نہیں تھا، اور مولوی صاحب نے بھی فرمایا کہ جو بیٹہ نکاح میں گواہ کی ضرورت نہیں، بیٹہ گواہ کا جائز ہے، اس لئے عرض ہے کہ اس نکاح کا جو بیٹہ گواہ کے جائز ہو سکتا ہے کہ ایک بھی گواہ موجود نہ ہو، اگر ہو سکتا ہے تو ذیل قوی سے بیان فرما کہ منوں فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جسے ضرور سے بہتر قرار دے،

الجواب: بیزگارہوں کے نکاح نہیں ہو سکتا۔ دوسرا ایک مرد و دوسری لڑکی کے سامنے ایجاب و قبول ہونا چاہئے جو ایجاب و قبول کے الفاظ انہیں، حدیث میں ہے، اعلان خواہنا انکاح، اور یہ اعلان گواہوں کے سامنے ہونے سے ہو رہا ہے، درمختار حدیث، و شرط حضور شاہنا حضرت ابو اسود و حضرتین کصفیہ و سلمہ بنی و انھما منطلقا لا یصح فاحین انہ نکاح علی المذہب و ہرثمائی اعلم۔

مسئلہ ۱۰: مرشد مولوی عبدالکرم صاحب چٹوڑی از عید طون گواہ مسئلہ ۱۰ زمین علاقہ گوالیار، ۱۵ شعبان الحکم ۱۳۲۵ھ
 بہادر شریعت صدر ہفتم معین میں مسئلہ کی بنا پر ریاض اگر کوئی مسلم بلا اطلاع شوہر شرک کو مسلمان کر کے تین جہنم گارے کے بعد
 مفید صلح کر کے کیا جائز ہوگا، مگر کتب میں تو شوہر اسلام پیش کرنا ضروری کہتے ہیں، بلا پیش کے تخریق جائز نہیں ویر تفریق قاضی کا کہنے کا
 باوجود کوئی اور تین معین آئے کہ بعد خود بخود تفریق ہو جائیگی انہیں، لہذا ارادہ کر م مسئلہ کی تحقیق واخذ کہیں؟

جواب: عرفی اسلام کی ضرورت صرف دارالاسلام کے لئے ہے، جہاں قاضی مودود اور دارالحرب اور وہ جگہ جہاں قضاۃ نہ ہوں۔ عرفی کی حاجت نہیں، گوہر و اسلام پیش کرنا اور دم توڑنے پر تفریق کرنا، ان کا کام ہے اور سرے کو تفریق کا حق نہیں، قادی مانگیر کی مٹا دینا، ان کے لئے اور قبل شیخ افاقہ کا حق تھا، عرفی الاسلام علیہ صریح ہے، اخراجی حق ہے، اٹھنا، احتیاط کا حق، ان کے لئے نہیں ہے۔

وَمَا لَكُمْ إِذَا أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَقُولُوا لَا بَأْسَ بَعْدَ الظُّلُمِ ۚ إِنَّ الظُّلُمَ لَبَاطِلٌ مُبِينٌ ۚ

کہا کہ وہ ان لعینوں میں سے ہے اللہ کا کلام قاتلہا و قاتلہا یقتلہا بالکفر ان جہالت سے ظاہر کفر
و عدم قبول ہر جو اثر مرتب ہے یعنی تفریق وہ قاضی ہی کہ سکتا ہے دوسرے کے پیش کرنے پر انکار کر دیا تو تفریق نہ ہوگی اور دار الحرب اور
وہ جگہ جہاں قاضی نہ ہو وہاں عرض کرنے سے تفریق ہوگئی نہیں کہ کسی کو ولایت نہیں، لہذا تین میں گزرتا بیسوت کے لئے کافی ہے۔ مگر میری
سہمہ، واد السلطہ احد النہد و جین فی دار الحرب لعین کو ناصحہ اعلیٰ کتاب اذ کانوا المرأی آدمی النبی اسلمت قائمہ یتوقت الفتطاع
الکتاب بیتھما علی صفحہ ثلث یعنی سواء و ظل بھا واد لعین میں بھا کہ انی الکافی قائمہ اسلحہ الاخر قبل و الاصلہ کما یبق و فو
لکان مستأنسین فالبیسوتہ اما بعد الف اسلحہ علی الاخر و بالانقضائہ ثلث حسین کن انی العتیبہ و در مختار میا ہے و اول اسلحہ احلا
لقد ایضا دار الحرب و وطن بہ کا اجماع الخ لعین حق حسین ثلثا و متقی ثلثہ اشہ قبل اسلحہ الاخر اقامہ شرط الفرقہ معام
السبب ر و الدار ریمہ و اخاد یتوقت البیسوتہ علی الخ و ان الاخر فی اسلحہ قبل انقضائہا فلا بیسوتہ بحر قولہ اقامہ شرط
الفرقہ و هو معنی ہذا الحدیث مقام السبب و ہذا بالانقضائہ الا یا و لا یس و لا یالاب لعین و قد عدم العرف لاشد امر الزلیۃ و
صت الخلیفۃ فی التفریق لان المشرک لا یصل لسلطہ و اقامہ اشراط عند تعدد العتہ جائز فاذا مضت ہذا الحدیث صا
مضیہا بمنزلۃ تفریق النفاخی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ دار الحرب میں تین میں سے گزرنے پر نیز تفریق بیسوت ہو جاتی ہے کہ وہاں
تفریق کا فیہ نہیں اور ہندوستان اگرچہ بنا پر مذہب مختار دارالاسلام ہے، مگر ولایت و قضاۃ محدودہ از رعایت موجود کو جس طرح بحر میں
تین میں گزرتا کافی ہے جہاں بھی یہی حکم ہے و اخذ ثانی العلم

مسئلہ ۱۔ از بیگانہ مردک شاپ لال گدھریہ غلیل احمد رمزی، ۳۹ رذوالقعدہ ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی موسیٰ پانی کی تھی والدین نے اس کی بیگانی اپنی زندگی میں کسی جگہ کر دیے تھے
بعد نکاحی تھیں اب والدین فوت ہو گئے اور وہ لڑکی اپنے ماموں اور خالو کے یہاں چلی گئی اس وقت لڑکی کی عمر تقریباً ۱۷ سال تھی
لہذا وہ شخص لڑکی کے ماموں و خالو سے شادی کے لئے کہہ رہا تھا لیکن لڑکی کے ماموں اور خالو نے لڑکے کے والدین کو جواب دیا کہ تمہارا لڑکا
چھوٹا ہے لڑکی جوان ہے تمہارے لڑکے کے قابل نہیں ہے اسی حالت میں دو سال اور گزر گئے وہ لڑکی دوسرے لڑکے پر فریفتہ ہو گئی
جس وقت لڑکی کے فریفتہ ہونے کی خبر لڑکی کے ماموں اور خالو سے ہوئی تو والدین نے کہا کہ یہ لڑکی فریفتہ ہے اسی کے ساتھ
شادی کر دینا چاہئے لڑکے کے والدین کی بھی یہی رائے ہوئی لیکن لڑکی کے ماموں اور خالو نے بدنامی کے باعث نکاح کرنے سے انکار کر دیا
اور اپنی رائے سے اور لڑکی کی رضامندی کے بغیر ایک نہر سے لڑکے سے نکاح کر دیا اور بعد لڑکی کو کچھ کے وقت سواری میں بٹھا کر حضرت

کر دیا۔ لڑکی سویرم لڑکے کے سامں جہ بندہ لڑکے کے پاس اور غفلت لڑکی کو اپنے مکان پر لے آئے۔ لڑکی نے کہا لڑکا میرے قابل اور جو کچھ کا نہیں ہے، میں وہاں نہیں رہوں گی وہاں میرے لڑکا چھوڑا ہے۔ لہذا وہ لڑکی جس لڑکے پر فریضہ پڑی تھی، حوسرہ دوسال کا ہوا اس کے ساتھ چلی گئی۔ لڑکی کہتی ہے کہ وہ نکاح میری ماں سے سے نہیں ہوا۔ لہذا وہ نکاح دھت ہوا۔ انیس اور لڑکی اس وقت میں کے ساتھ ہے۔ اس کے ساتھ شکاک کہ ماں سے ہے۔ یہ ماں سے یا نہیں؟

الجواب: جو فتیحات جب لڑکی سے اذن طلب کیں گی کہ اگر اس نے انکار کر دیا اور باوجود انکار کے نکاح چاہا تو ایسا اس سے نہ نکاح کی خبر سن کر بھی اسے منظور کیا تو نکاح مجہوز ہے اگر اس نے اذن طلب کرنے پر اجازت و بدی یا فرسین کو اسے منظور کر لیا تو نکاح ہوگا۔ اگرچہ دل میں مبرا رضی نہ تھی تاہم وہ مومن کہنے سے اجازت و بدی مجہوز کر لڑکی کا ولی اقرب یا اس کا ولیام یا قاصد ان کے لیے یہی اتار لڑکی کا چپ رہنا جائز بنا سکا۔ ان پانچ آؤں کے رد کو ناجائزی اذن سے، درمیان میاں سے، خان است و خلع او ہی الٰہی اور کلمہ اداس سورہ فسکت ۱ و

صنعت غیر مستقیمہ اور تبسّع الادبک بلا صوت فلو اذنان فانت استاذ ذلہا غیر الاقرب کا جنسی اور ذلی جدید علامہ لکھتا ہے بلکہ اسی عقلی، بالکل مرتبہ بہت مختلف ہیں، جب تک مجھ کو دیکھ معلوم نہ ہو، نکاح ہونے یا نہ ہونے کا حکم نہیں دیا جاسکتا، اگر نکاح نہیں ہوا تھا، قرب نکاح کر سکتی ہے اور ہو گیا تھا، تو اس شخص سے نہیں کر سکتی ہے جب تک طلاق و نكاح ہر حرکت نکلے دے۔ وقتہ قدیام

مسئلہ ۱۱۔ مسئلہ طلاق و نكاح پر ریاست جے پور محلہ جو بمباران ۲۰/۱۱/۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین، اس مسئلہ میں کہ زید نابالغ کی شادی ہوئی اور والدین زید کی موجودگی میں نہایت بے
کرہ قبول کرانے کے واسطے مل کر زید نابالغ کو نکاح قبول کرنے کا حکم دے یا نہیں زید نابالغ کو اگر قبول کیا جائے تو بوجہ زید نابالغ سے فقہاء
الجواب اگر نابالغ نے اپنے والد کی اجازت سے قبول کیا تو نکاح ہوا جیسے گھریہ بھی ہو سکتا ہے ہر نابالغ کا باپ کہے میں نے اپنے
علاقہ کے یا اس لڑکے کے لئے قبول کیا، والدہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۔ ازاد میر شریف، ۱۱ رذی الحجہ ۱۳۳۵ھ
 کیا فرمایا ہے علامہ دین و مقیمان شریعہ حبیب اس مسئلہ میں کہ نکاح کے بعد شوہر سے پردا چاہتا ہے یا نا چاہتا؟
الجواب۔ نکاح کے بعد شوہر سے پردہ کے کوئی معنی نہیں، اللہ عز و جل ارشاد فرما کہ ہے، ولایبذین منہن الا بعدل لتحکم،
 واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰: از کلکتہ ڈاک گھانہ بڑا بازار، مرسلہ جناب محمد اسماعیل صاحب،

کیا قرآن میں علامت دینا کہ ایک شخص بہتر قوم سے تھا جس کو عمر سرتر تھی پس کاہر کا مسلمان ہوا تھا اس کے بعد کسی مسلمان صاحب
اجناس نے اپنی لڑکی سے اس کی شادی کر دی تھی جس سے نسل جاری ہوئی، تین لڑکیاں پیدا ہوئے ان تینوں لڑکیوں کی شادی بھی بمقتلہ تعالیٰ مسلمانوں
کے گھر میں ہوئی، ان لڑکیوں کے بطن سے لڑکیاں پیدا ہو گئیں تیس ان لڑکیوں کی شادی بھی مسلمان کے گھر میں ہو گئی، ان لڑکیوں کے بطن سے
بھی لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں، اب ان لڑکیوں سے شادی بیاہ کرنے میں اس وقت کے مسلمان جو اعتراض و ٹھکارا کر رہے تھے ان کو ذرا شرع ان
لوگوں پر کون فتویٰ لایا یہ ہو گا جب کہ چار پشت ہو گئے اور بمقتلہ تعالیٰ سب مسلمان بھی میں ہوا تھا کیا اب یہ کیسی مسلمانی ہے جو ٹھکار
ہوتا ہے قرآن شرع اس کا منہل جواب سے سرفراز فرما دیں؟

اجواب ۱۱۔ اعتراض و ٹھکارا کے معنی کہ لوگ اس سے نکاح کو ناجائز قرار دیتے ہیں تو یہ اسلام کے خلاف ہے اور طلاق کو حرام
بتا کر شرع ہے اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کہہ سکتا اور اگر ٹھکارا اپنی مسماح کی بنا پر اور ناٹائی میں ہو گا تو ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مسماح
دیکھے نکاح کرے، شرع مطہرہ نے یہ لازم نہیں کیا ہے کہ نکاح جب ٹھکارا کر دے وہاں نکاح نہ کر دے کہ نہ فرما دے تو ایسا کرے کہ وہاں لڑکیاں
قابل نکاح ہیں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ کتاب و سنن کا بند و بست کر دیں اور اس کا فیصلہ میں کوئی شک نہ کرے کہ قرآن کے مستحق نہیں،

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۲۔ از زیارت بھرت پور، مقام ٹوکانو، مرستہ جناب آفتاب حسین صاحب، ۲۸ رجب المرجب ۱۳۴۳ھ

کیا فرماتے ہیں علامت دین و دنیا میں شرع متین اس بار سے میں کو زیادہ ایم لغویت سے سن بلوغ تک مجھ کو مشکل اور نہایت شائبہ
و مؤدب تھا اور اس کی پیشرو کا نہایت اس کی مرضی کے خلاف نہ دے کے ورنہ نے کہا اس کا والد انتقال کر گیا تھا اپنے زمانہ کے برائے دونوں
عالمی بہن پرورش پاتے تھے چنانچہ زید کے نکاح سے قبل اس کی پیشروہ کی شادی، اس کی مرضی کے خلاف چکر کر دی گئی، جس کے سبب سے زید
کو رنج ہوا کچھ روز کے بعد زید کی یہ حالت ظاہر ہوئی کہ وہ اپنے نکاح کا کبھی نہ سمجھتا تھا کبھی جوش و خروش تھا کبھی غصہ تھا جس کی وجہ سے بھی گئی کہ چکر
اس کی پیشروہ کی شادی اس کے خلاف مرضی کی گئی ہے، جس کے رنج سے یہ رد ہوا اور غم و شہ و غصہ کا ہے، اسی حالت میں زید کا نکاح کر دیا گیا،
پھر نکاح کے ایک ہفتہ بعد اپنے حرکات کا نشہ شروع کئے، جس سے وہ مجبوراً ظاہر ہوا کہ اس کو لاہور کے باغی خانہ میں بھیجا دیا، جس کو عمر و دھماں کا
ہوا، لیکن ابھی تک اس کے جنون میں کوئی فرق نہیں آیا اب تک وہ زید چونکہ جوان الہم ہے، اس کو زیادہ بخانہ میں خرابی نظر آتی ہے شرعاً شرعاً
لاجر ملے، اور شافریاں ملے؟

اجواب ۱۳۔ مجنون اپنا زور کو خود طلاق دے سکتا ہے، اس کی طرف سے کوئی دوسرا دے سکتا ہے، بلکہ قاضی تعزینی بھی نہیں

اور شاید ہی موجود تھے اور لڑکا لڑکی کے والدین کی جانب سے ایجاب و قبول ہو چکے تو پھر نکاح میں کیا شدہ یا اگر یہ بیعتی و دنوں مقدموں کی
 یعنی مل و روئے کی ضرورت کسی مستتر کتاب سے ثابت کر دے تو یہ قیلم کر لیں گا، لہذا مومن ہے کہ کتاب قبلہ کی مستتر کتاب کی عبادت یا حوالہ رکھنے کے
 براہ کرم جلد ارسال فرمائیں اس کے منتفی یہ حرف ہے کہ حیرات کو چاروں نکاح میں مستند ہوئے تھے، اہمادت اس کچھ سات آدمی گھادی مولوی
 شمس الدین صاحب کی خدمت میں گئے تھے، ان چھ سات آدمیوں میں نکاح شدہ بچے بیٹوں کے والدین بھی تھے اور نکاح کے گواہ بھی تھے اور
 نکاح پڑھنے والے بھی تو مولوی صاحب مومن کے سامنے عمرنی نصیر الدین صاحب نے میں طور سے نکاح پڑھا یا تھا، اس طور سے صورت
 بیان کیچہ نچر اس کی تصدیق مولوی نصیر الدین صاحب نے بھی اور دوسروں نے بھی کی تھی کہ ان صاحب اسی طور سے نکاح پڑھا ہے گئے تھے،
 عمرنی چکھان مان بلغظہ اسی سوال میں ملائی تھی درج ہے، جس کا جواب حضرت قبلہ نے تحریر فرمایا ہے کہ نکاح مستند نہیں ہوا، عمرنی کی
 بیان کی تصدیق ہو جانے پر چاروں نکاحوں کا مجموعہ ایک ہی سوال پر چکا، ایک جواب طلب امر ہے کہ کب نکاح مستند نہیں ہوئے اب
 ان بابوں کو نکاح کا نکاح انصاف چاروں لڑکوں سے دوبارہ کہنا ضروری ہے یا چاروں کا باپ قرار ہے، جہاں باپ نکاح کر دیں بیٹو کو جودا
اجواب: فقیر نے جو کچھ عمرنی میں تحریر کیا ہے اگر بیوی صاحبان کے خیال میں ذاتی رائے ہے اور تو اشد شرع کے مطابق ہے
 تو غلطی کی وجہ بیان کرنی ضروری تھی تاکہ اس سے رجوع کر لیا، مگر غلطی زبان کرنا اور فقط عدم تسلیم پر اکتفا کرنا ناقابل قبول نہیں، اس مقدمہ میں چند
 امور قابل غماز ہیں، اور مجلس حد کا ہر مسلم اور اگر اس کا موجود ہو تا بھی تسلیم کر لیا، ایجاب و قبول ہو چکے، اس میں کلام ہے کہ ایجاب وہ کلام ہے
 جو ماقہ میں پہلے شخص بزم تحقیق عقد تلفظ کرتا ہے اور اس کے جواب میں جو دوسرا کلام ہر قسم سے وہ قبول ہے، مولوی عبدالحی صاحب
 لکھنوی عقدہ الرعیہ، مائشہ شرع و تقاب میں لکھتے ہیں، الإیجاب هو الایجابات فلفظ صحابہ اولی کلام اھل الذمۃ، اھل الذمۃ وہ الذمۃ
 علیہ القبول، رد المحتار میں ہے، اشارة الى ان اھل الذمۃ وہ من کلام اھل الذمۃ، ایجاب سوا کان الذمۃ علیہ کلام الذمۃ وہ الذمۃ علیہ کلام الذمۃ
 و الذمۃ متقبولہ من اھل الذمۃ، ان جارتوں سے ظاہر کہ ایجاب کا کلام ہو تا ضروری ہے، اور وہ الفاظ جو ماقہ سے مستند تھے، اس میں بیچلا فقرہ
 بزم قیلم ہے، لہذا بیعت عبادت کلام نہیں، بلکہ مبتدا بزم غرض ہے، اور اگر بیچلا فقرہ قیلم کے لئے ہو تو اس کا یہ کہنا کہ قبول کیا، کس ایجاب کو قبول
 کر رہا ہے، اگر کسی طرف سے قبول کرنا ہے تو زوج کی طرف سے قبول کرنا ہے، تو زوج کی طرف سے ایجاب ہو نا چاہئے، اور وہ یہاں موجود
 نہیں، اور زوج کی طرف سے قبول کرنا ہے تو زوج کی طرف سے ایجاب ہو نا چاہئے، اور یہ بھی مقفود، اور اگر یہ لفظ خود ایجاب کہا جائے تو
 اس کا قبول کہاں ہے، دوم یہ کہ باپ کا لفظ اگر اس کے معنی قبول کیا تو جب ہو کر سوال کے جواب میں... ہوتا، سوم یہ کہ قبول کیا جو ماقہ
 نے کہا، اس میں یہ عین نہیں کہ کسی نے قبول کیا، میں نے قبول کیا، یا تو نے قبول کیا، یا قبل یا مابعد میں کوئی ایسا لفظ نہیں، جس سے اس کا عین ہو تا ہو

مسئلہ اگر بچی حملہ و مان وادی و اکثر مشریت و کافر دینی مطلقاً مردہ جالب بدن صاحب،

کیا فرماتے ہیں علما دین و شرع میں اس مسئلہ میں کہ زید نے عمر پانچ سال سے اپنی منگو سے جو ای وقت سے اپنے والدین کے گھر پر جو باہن بگنہ دار اور شش ہی منجم ہے ایک دم قطع فتن کر لیا سامان خورد و نوش حتیٰ کہ خدا و کتابت تک سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا یہ اپنی منگو کو رخصت کر کے لے جانے سے قطعاً انکار کر رہے ہیں اور جو یہ منگو بٹانے کو تیار ہے لڑائی کے در وقت وہ بار و خشتی کی گفتگو کی گزند سے ہر ہمارا شمار کیا و نہ نے عرض کیا اگر آپ خشتی نہیں چاہتے تو لڑائی کو طلاق بھی دے دیجئے زید نے جواب دیا اگر میری منگو ہر صحت کر دے تو میں ضرور طلاق دے دوں لڑائی کے دروئے منجاب لڑائی کسی فوٹس بنام زید و زنگیدہ ان میں تحریر کیا کہ ہر اس شرط پر صحت کیا جاوے کہ آپ طلاق دے دینا ہنوز کوئی جواب نہیں اب لڑائی کیا کرے اس کے بعد اوقات کیسے ہوں زید کی زوجہ باقیہ فرار ہو کہ مستغوثہ انجمن کوئی عقدہ یہ نہ کا شکیں نانی ہے اندر دئے شریعت محمدی میں بدل فیصل جواب ایجاب تحریر فرمادیں

اجواب صورت مستفسرہ میں صورت کہ اس کے سو کر کیا پادہ نہیں کہ شوہر بدوی کی کرنے مالم شوہر زید کو مجبور کرے گا کہ وہ صورت کو اپنے پیسے رکھے اور مان و نفقہ دے باطلاق و بدنے اور شوہر کر ایسا کرنا حرام ہے کہ صورت کو اپنے رکھے ہونے سے اسے جاتا ہے اور زبان و نفقہ دیتا ہے۔ بلا وجہ اس کو اپنے اوٹنا گاہ ہے اور اس کی وجہ سے سخت مذاب ہے واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ایک صورت جراتانہ بدوی ولی نکاح بڑھ لے کر جا کر ہے یا نہیں؟ میں شخص اعزازی کرے کیا کہ بدوی ولی نکاح درست نہیں تو رجوع اور

اجواب ولایت اجاب کہ بغیر اجازت ولی نکاح ہو یہ عرنہ اہل بیت یا مجتہد ہے یا نہ لے اگر بغیر ولی اپنا نکاح کیا تو درست ہے

دقیقہ حاشیہ میں لکھا کہ وہ متبادل ہے خود یہ دو صورتیں سند ہر اصل خورہ حنیف و حرام ذکر ہام نام کی حنیف سے ظاہر ہے کہ اس حدیث سے کیا نیکد بطریق جہد اکرم ہے فرما کر ہر اولیٰ ام نام کی حد اکرم کی نہیں مگر ہر اولیٰ کی حدیث منزل کے لئے مؤید فرماتے ہیں اس حدیث کے متبادل ہر نبی کوئی شریائی نہیں دے گا اس حدیث کے تحت حرقاتہ شرح منکر و میں ہے قال اجماع ائمہ وری حدیث ابی ہاشم اسودہ ابو اذود و سکت علیہ تعالیٰ التقویٰ و سجدہ استناد و محقق جمع فی الصحیح علی الاتفاق و الاختلاف و در و اہل اشقی فی المستند بطلان حدیث و دینہم ہمتہ ان و سل علی اہل الحدیث علی حدیث و اجماع اہل الامان اصل الحدیث ایسب ثابت کیا یضہم من کلام المستند تا علیہ غلامہ کلام کہ حدیث ثابت ہے عرض کیا کہ ہر منزل میں زیادہ سے زیادہ یکساں ہے کہ فرما فرماتے صحت ہے اور منزل فرید صحت سے مانی ہے اور نزدیکی حدیث منزلت خصوصاً جب کہ اس کی تائید دیگر طریقوں سے ہو رہی ہو جیسا کہ میں نے اس نے اس حدیث کے قابل احتجاج ہونے میں کی کہ شہید و اندھ قالی آراء و اموری

مہر ہا و لہذا اللہ لاقہ ذہبی قلب او فعل یدل علی الاجازۃ مثل ان یقول الحق اذ اخبر بالذکا ح حسن او صواب او کما یجوز ہ و نحو
 ذالک و یسوق فی المہر ہا و شیشہ فی نکاح البہن و تحزہ الاصل علی ان الشارح راویا میں ہے۔ فی البہن و وجہ نسخہ
 و یجوز فی البہن کسوف الیہا و ثاوی فیہ ہا ہے یقول فی رجل قال کما اؤت و تزوجہا ففی طاقۃ قال یجوز ان یقول لیکن
 تزوجہا و لکن حق اذ ان صہہ یحذف ام لا (اجاب) لا یحذف لانه لم یتزوجہ بل تزوجہا و لکن فی طاقۃ و لہذا ہذا
 فاذا اجازہا یفعل لا یفعل لانه لا یحذف و الاجازۃ یفعل کان یحذف الیہا شیشہ من المہر و ان قل او یقولوا او یسقاہا شہوق فلا
 و احسن او بلا شہوق فی قول او نہا و الناس فسکت او اخذ فی تجویز ہا کما فی طاقۃ و لہذا کذا اجازۃ یفعل
 فلا یحذف۔ واللہ تعالی اعلم۔

مسئلہ۔ از ہنری قریب ناگہ راء و از مرسلہ جناب امیر احمد صاحب مدرس اسلام آباد دہلی ۱۳۴۷ھ

تو کم ہینہ کا نکاح حالت مغرب ان کے والدین ہا و فرزند ہا واجب یا مستحب یا مباح؟
 مسئلہ میں امرہا کی اور انکی معنی الی الخ و ام القیام و غیر الی الخ و انشاء و الغنا و بن عاتر المبین و سبب امرہا و شری و باعث
 قطعہ می و غریب ناقرانی و ولی لکنی والدین ہا و قواسم باج کی باشرت و اجراء کے متعلق شرفا کیا حکم ہے ہا و انقیاسا واجب و سنت کی
 اور انکی و اجراء میں بھی جب انھیں مفادہ مذکورہ کا سامنا ہو تو کیا حکم ہے؟ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے فرمایا کہ میں
 قطعہ کی کا ایک کی نقل فرمایا ہے جس سے مانت معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصل امرہا بن عاتر ہا و سبب ہا و غنا و بن عاتر و سبب ہا و غنا و بن عاتر
اجواب۔ ہا و غریب کا نکاح نہ صرف ہے ہا و واجب بلکہ مباح ہے۔ اگر موقع نکاح کرنے کا ہو کر میں ان کے کرنے کا ہو کر میں ان کو
 اختیار ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

امام باج کے نقل میں اگر یہ قیاس پیدا ہونا منظور ہو تو باج کو ترک کرید بلکہ واجب و سنت کے لکھ لکھ اگر حرام کا نہ نکاح ہو گا
 تو ہمیں بھی نہ کر یا کو منع مغرب طلب منعت سے اہم ہے۔ اگر والدین اگر فعل واجب کو ترک کریں تو اس کی وجہ سے واجب کو ترک کریں
 کہ کمالۃ الخلاق فی مصیبت الخفاق۔ اور اس صورت میں ان کی تمدنی حقوق الی الدین میں داخل نہیں۔ لہذا اگر واجب کے فعل سے
 رخصت و انارامی ہوں تو قطعہ ہم نہیں۔ بلکہ قطعہ ہم ان کی جانب سے ہے۔ اگر اس کی طرف سے ہو تو اگر خواہ لڑکے برس بیکار ہوں۔ تو
 اس کی وجہ سے واجب ترک نہ کیا جائے باج کا حرام کے لئے قہر ہو تا ہے کہ میں باج فعل کا مدد و بطور عام کے ہو نہیں کی اگر یہ باج
 فعل یا واجب کرے تو دوسرے لڑکے اس کی مدد میں حرام کا ارتکاب کریں کہ اگر یہ مطلب ہو تو اس زمانہ میں وجہات و سنت کے ترک کا

اچھا تو یہ بات آجائے واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال۔ اندر اخیر مسئلہ ارکان پنجابت جناب سید آل رسول صاحب دیوان درگاہ و مرزا احمد القادر بیگ دوسوی محمدی دوس صاحب منتظم مدرسہ دوسوی احمدی صاحب راجپوری، ۱۵/۱۲/۱۳۷۹ھ

ہم ارکان پنجابت نے وہاں تک خلاصہ مشکل پر کامل غور و تہا و تہا ل کیا ہے اس کی بنا پر ہم کو چند جو ذیل واقعات کے ثبوت پر اتفاق ہے
۱۔ مسالہ چاند تارہ نکاح کے وقت با نواز تھی اس کا نکاح سخی و محمد بخش کے ساتھ کرنے سے اس کے باپ نے انکار کیا اور فرمایا کہ اگر
مجلس سے چلایا جائے چاند تارہ کے باپ کی حیثیت میں اس کے جوئے بھائی نے چاند تارہ کے نکاح کی اجازت دی اور اس کی اجازت پر
نکاح کر دیا گیا، مگر بعد نکاح ہو جانے کے کھانے اور چیز کی رسوم اور مرضی کی رسوم میں چاند تارہ کا باپ اور پس ہو کر شریک ہوا جو
اس کی رضامندی کی دلیل ہے، لہذا اس صورت میں جو مکمل شرعی بابت نفاذ نکاح و عدم نفاذ نکاح ہوگا ہم کو اس کے ساتھ سوا
قبول و تسلیم کے کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا لہذا اجراء حکم شرعی کے لئے ہمارے ارکان آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں تاکہ اس سوال پر
حکم شرعی ثابت فرمادیں؟

الجواب۔ خلاصہ توجہ غلطیات چند چیزوں کی رائے سے وہ متفقہ رائے نہیں ہے اس سے اتفاق نہیں بلکہ بعض دستخط کنندگان نے
بھی اس رائے کو مسترد کیا امتیاز کیا محض اس وجہ سے کہ اس صورت میں بھی جب نکاح ہو جاتا ہے تو باقی اختلاف کرنے سے کیا فائدہ ہے جس کو برابر
وہ ظاہر کرتے ہیں، چاند تارہ کے قریبی رشتہ داروں نے اس کے بلوغ کی شہادت دی اور نکاح کے بعد بالذکر لڑکیاں جس طرح چاہتے فائدہ دل
کے پاس رہتی ہیں اس کا ہر بیان کیا، ان باتوں کو باطل نظر انداز کر دینا ٹھیک نہیں اور اگر اسے چاند تارہ سے فرمایا گیا جائے تو قطعاً ہمیں
نکاح میں شریک ہونا اور خود بذات خاص اپنی لڑکی چاند تارہ کے نکاح کی اجازت دینا مسترد و گواہوں سے ثابت ہے اور قرآن سے مجھ سے
ثابت ہے، عرف و زائد کی روش دیکھتے ہوئے یہ امر برکز اور نہیں کیا جاسکتا کہ لڑکی کا باپ مجلس عقد سے ناراض ہو کر چلا جائے اور وہاں
اس کے برادری اور رشتہ کے لوگ بکثرت موجود ہوں، مگر اس کے پہلے جانے کی پرواہ کی جاتی ہے اور وہاں سے بلایا جاتا ہے نہ رہائی کیا جاتا ہے،
بلکہ اس کا بھائی نکاح چڑھوا دیتا ہے، حالانکہ ایسے موقع پر رشتہ دار اور احباب کی شرکت ضروری بھی جاتی ہے اور ناراض ہو کر رہائی کی جاتی
ہے اور یہاں باپ کی عدم شرکت اور ناراضگی کی طرف بھی باطل توجہ نہیں ہوتی، اسی بات تو عام بھی جانتے ہیں کہ بالذکر نکاح میں ولی
کی بھارت درکار ہوتی ہے، اور یہاں باپ ہی ولی ہے نیز اس کی اجازت لئے اس طرح نکاح چڑھایا جائے مگر وہ مجلس ایسی تھی کہ
نے بھی ولی کی اجازت کو ضروری نہیں سمجھا اور نکاح خواں کو بھی اس کا خیال نہ ہوا یہ سب باتیں حمید از قیاس پر مبنی ہیں کہ نکاح کے بعد

[illegible]

کسی مصلحت یا مذمت کی وجہ سے انکار کر دیا تو یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کی ولایت بھی سلب ہو جائے یا اس میں نقصان آجائے کہ نکاح کر نہ کرنا
 اعتبار ہی باقی رہے یا اس شخص سے نکاح نہ کر کے اور جب اس کی ولایت پر متور باقی ہے اور امور ولایت میں سے یہ بھی ہے کہ عقد نفوی
 کو جائز کر سکتا ہے جس طرح خود عقد کر سکتا ہے، عقد نفوی کو بھی جائز کر سکتا ہے، نیز عقد نفوی کے انعقاد کی جو وہ تمام متذکرہ جوں میں
 بیان کی گئی ہے، وہ اس صورت میں بھی متحقق ہے، لہذا یہ بھی موقوفہ فاسد نہیں ہے، ہایہ تہمین و جرائع وغیرہ شاید کہتے ہیں، اولئان کین
 انصہبہ صدر من اھلہ مضلھا الی محلہ ولا یمنعہ فی العقد ولا ینقضہ موقوفہ حق اذا ساء المصلحتہ ینفذہا یعنی منکر
 ایجاب و قبول ہے اہل سے مل میں مادر ہوا اور انعقاد میں ضرر نہیں، لہذا عقد موقوف ہو گا کہ اگر عقد کس مصلحت کے موافق ہائے نافذ کر کے
 وردہ کر دے، فقہیہ میں اہل، بل کہ اس فرض بیان کیا ہے، اھل المرءۃ اقل الی محلہ وہاں انھی میں مصلحت آدہ
 علیہ المصلحت والاسلام و نیست من اھلہ مصلحت، اور صورتوں میں بھی یہ غافل بانی کلام ہے اور مل میں مادر بھی ہوا لہذا انھو
 نہیں ہو سکتا، بچہ نکاح مستند ہو گا اور بچہ کی اجازت پر موقوف نہ ہو گا، اور چونکہ جائداد کے باپ نے اس عقد کو رد نہیں کیا ہے، بلکہ
 ہر ات کو کھانے کے لڑائی کو رد کیا دیکھ کر اس چیز کے ساتھ مسب دستور رخصت کیا ہے، لہذا وہ نکاح کو موقوف مستند ہوا تھا، فقہ عظیم کے ان
 افعال سے جائز و نافذ ہو گیا کہ نکاح موقوف کی اجازت جس طرح قول سے ہو تو ہے فعل سے بھی ہوتی ہے، مجھے الانہر میں ہے، و دفعہ تہودج
 ضلعی او ضلعی علی الاجانۃ ای اجانۃ من لہ العقد بالقول او بالفعل فان اجانۃ یمنع والا فلا وی عالمگیری میں ہے
 و ثبت الاجانۃ بکاح الفضول بالقول او بالفعل کذا فی البحر الرائق، عظیم کا لڑائی کو جبر و دینا اور رخصت کرنا دلیل رہا ہے،
 و عمر میں ہے، و قبضۃ المجر و غیرہ مما یدل علی المصارف کالکافہ، رد المحتار میں ہے، ای ضعیف المہر کتبہ الفقہ او
 الخ مطلقاً ای احداً عدا ان لہ فیہ حق و کما یجوز و نحوہ، ہر اس میں ہے، و اما بایں ما یکون اجانۃ ما لا اجانۃ او کذا ثبت بالنسب و
 قد ثبت بالدلالۃ وقد ثبت بالنسب و اما انفس فہو الصریح بالاجانۃ و ما یمری جبر، اھا شو ان یقول اجنبت او نیست
 او اذنت و نحوہ الا انہ و اما الدلالۃ ففی قول اھل یدل علی الاجانۃ و مطلق ان یقول المولیٰ اذا اغتربا نکاح حسن او ضل
 و لا یما صیہ و نحوہ ای و یجوز الی المرأۃ المہر ان شیشا منہ فی نکاح الصبیہ و نحوہ ای مما یدل علی المرء ما بالملہ
 یہ نکاح صحیح درست ہے، واللہ تعالیٰ اعلم و اعظم بل مجددیہ و انکم

مسئلہ ۱۷۰ از جاسر سجدہ رانی کہتے ہیں، مرسلہ تبارکی بلیل الدین احمد صاحب مدرس مدرسہ امجدیہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۵۰
 کہ فرماتے ہیں علامہ نے یہ مسائل ذیل میں کر دیا تھا میں نے یہی نکاح پڑھا ان کی کتابی وراثت ہے عام نگاہ یہ سمجھ کر کہ

زید کا قتل نہ کیجیے، احکام شرعیہ سے منکر اور جو وقت میں وہ امور وہ چیزیں مثلاً نکاح و غزوات و غیرہ کے لئے زید کو جلاتے ہیں اور زید اپنی وہ دنیاوی چیزیں احکام شرعیہ کا معنی خیال نہ کرتے ہیں، قرآن عظیم و حدیث کو کم کی مرتبہ کا لغت کرتا ہے، چنانچہ اس سوتیلی کا سوتیلے بیٹے سے نکاح یا جو حکم قرآنی یا حدیثی کا اہم سمجھتا ہے وہاں تک کہ وہ اپنے وجود ہونے کے کہہ دیا، وہ بہنوں کو ایک شخص کے نکاح میں ملائے قرآن عظیم و حدیث جمہور میں اختلاف نہ کیجے کہ دیا، نیز خلاف دینے ہوئے عزت کا نکاح دوسرے شخص سے کہہ دیا، غرض اسی کے ساتھ حد درست کہہ کر حقدار دیا، ان امور مذکورہ میں نکاح ہی سے کہیں، اور ان لوگوں کا کیا حکم ہے، جو ان میں قاضی وکیل و گواہ ہوں،

۱۳) کیا یہ میدان انسانی کے مرتکب ہونے کے بعد بھی ان شرعی امور کا قاضی ہو سکتا ہے اور جو لوگ زید کی امانت کرتے ہیں، اور شرعاً شرعین کی مخالفت کرتے ہیں ان کا بھی حکم زید ہی کے مثل ہے یا حکم دیگر؟

اجواب ۱۱) یہ تمیز نکاح یا جائز ہونے اور جن لوگوں کو حکم تھا کہ یہ نکاح اس صورت کے ہیں، ان میں سے ایک ہر امر جائز اور اگر باوجود حکم شرعی ہونے تو قہر و غرور ان کو اپنی غرضوں سے تہدید نکاح کرنا چاہئے یوں ہی نکاح خواں اور اگر ان میں سے کوئی بھی حکم کی وجہ سے نکاح نہیں کرنا چاہئے جو طلاق و حرام کی تیز نیند رکھتا اور اگر جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے تو حکم اور زیادہ سخت ہے اور جو اس جہالت یا بیادگی کے لئے نہ کی، امانت کے ناجور ہے، اقالی اللہ تعالیٰ، خداوند اعلیٰ العز و العتقویٰ و لا تشاؤ فی علی الاثم

واللہ اعلم بالصواب

مسئلہ ۱۲) نابالغ کو اپنے نکاح کے منہ کا اختیار جو بلوغ کے بعد ملتا ہے اور یہ شرط ہے کہ اس وقت بالغ ہوئی ہے، اسی وقت نکاح سے ناجور یعنی ناجائز و نامشغوری ظاہر کر دے ورنہ آؤ مجلس تک یہ اختیار قائم نہیں ہوتا تو کیا فضولی نے جو نکاح کیا ہے اس میں بھی یہ شرط ہے کہ نابالغ کے ساتھ بھی نامشغوری ظاہر کر دے یا فضولی کے لئے ہونے نکاح میں اس وقت تک یہ اختیار باقی رہے گا جب تک کہ بعد اختیار نابالغ نہ رہا بلکہ مدام و غافل ظاہر کر دے؟

اجواب ۱۳) فضولی نے جو حد نکاح کر دیا ہے وہ وقت ہے کہ اگر کوئی نے جائز کر دیا یا ناجائز ہو گیا، اور رو کر دیا یا باطل ہو گیا، چہرہ دلی اگر بچہ یا دارا ہے تو اب لڑکی کو غیر طہر حاصل نہیں اور ان کا ضرر ہے تو خیر جو طہر حاصل ہو گا اور وقت بلوغ اور نکاح سے ہر انہی کا ہر کرے تو نسخ کر سکتی ہے ورنہ نہیں اور اگر کوئی نے اس نکاح فضولی کو ناجائز کیا ہے نہ رو کیا ہے، میں تک لڑکی یا بالغ ہوئی تو اب خود اس لڑکی کی اجازت نہ ہو وقت ہو گیا، اور اب یہ اجازت ایک یا دو مجلس تک قائم نہیں بلکہ جب تک کہ اپنے قول یا فعل سے اسے ناجائز نہیں کیا ہے وہ کر سکتی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۔ مرسلہ مولوی غلام محمد افندہ نے انجیلیائی علی گڑھ میں، درجہ اول اور سہ جامع مسجد کربال شریف،

ایک مسئلہ پیش کر سچوں جواب سے سرفراز فرمایا جائے، اگر کوئی غیر مسلم عورت اسلام قبول کرے اور شوہر زندہ ہو تو بغیر اسلام پیش کیے جوئے شوہر پر اس عورت کا نکاح قبول اسلام کے بعد بھی بدو عدت گزارے، کیا جا سکتا ہے یا نہیں، آج کل ٹوائیڈ ہو رہا ہے کہ عدت مسلمانہ کوئی فزور کسی مسلمانہ سے نکاح کر دیا جاتا ہے؟

الجواب: جو عورت یلدر و مشرکہ اسلام جو تفریق کے لئے شریعہ کے عرف و اسلام دوسرے پیکر بنائے وہ اٹھارہ دے تو فرقت ہو جائے گی۔ اور عرف اسلام تاحی کا کام ہے۔ یہاں یہ چیز ناکم ہی ہے۔ ایسی جگہ کے لئے حکم یہ ہے کہ عورت مشرکہ اسلام جو قریب تک تین مہینے لگدڑ نہیں ہوگی۔ تین مہینے یا فرماؤں کے لئے تین ماہ لگدڑ نہ کرنے سے پہلے نکاح کی اجازت نہیں۔ فالگیر ہی مجاہد ہے۔ دوسرا مسئلہ احد اللہ وجید عرفہ۔ اسلام علی الاشراف تھا۔ اسلام والافرق۔ نبیہا علی الکفر۔ نیز اسی میں ہے۔ و اذا اسلام احد الزوجین فاما الآخر باولہما یكون من اهل الکتاب او کافرا و المومنین علی الحق اسلفت فانہ یترکت الفتاح الکاح بینہما علی اسحقی کثرت جنس سواد و دخل۔ جدا و لہرین علی بھا کثرت الکافین۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰ از پبلی ہیٹ ۲، ج ۱، لاوی ۱۲۵۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دینی و مفتیان مشرقِ متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی تھی، چھ سات برس کے بعد زید کا انتقال ہو گیا، عدت کے بعد اس کا نکاح زید کے چھوٹے بھائی عذر سے کر دیا گیا، لیکن پھر ماہِ بعد وہ اپنی والدہ کے گھر چلی گئی اور جب کبھی بچہ پیدا کرتا تو اس نے یہ مذکر کیا کہ میرا نکاح ۱۵۰۰ھ میں ہوا تھا، میں رضامند تھی، اب ایک عالم صاحب نے فتویٰ کیا کہ انہوں نے حکم دیا کہ نکاح ناجائز ہے، جب کو عدت سے ایک سنت کر لی، رضامند نہ ہوئی، اس فتویٰ کے بعد ہندہ نے اپنا نکاح بکر کے ساتھ کر لیا اور پانچ سال اس کے ساتھ رہ کر اور چھ اولاد پیدا ہونے کے بعد بکر کا انتقال ہو گیا، بعد ازاں اس پانچ سال کی بیوی گئی، میں گذار کر اس نے خالد کے نکاح کر لیا اور اس سے بھی اولاد پیدا ہوئی، لیکن اب پانچ سال کے بعد ہندہ کو کرمستان کرنی ہے کہ یوں کیا نہیں میں اپنے دوسرے شوہر عذر کے ساتھ

[illegible]

کیا فرماتے ہیں علما کرام اس مسئلہ میں کہ ایک عورت مائدہ بالذبح تارکخہ، سارا پریل ۱۹۳۲ء، بیروہ گئی، بسین، انجمنوں نے اس کا نکاح ایک پندے کے اندر ۱۳۳۵ھ میں دوسری جگہ کر دیا، اب ایسی عورت میں جب کہ ایام عدت پورے نہیں ہوئے تھے، شرعاً نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں اور وہ لوگ جنہوں نے نکاح کر دیا مجرم ہو سکتے ہیں یا نہیں، دیام عدت مندرجہ بالا عدت میں گنت ہے، بیروہ جواب: بیروہ فیہ معاملہ کی عدت چار ماہ و دس دن ہے، اندرون عدت نکاح و نکاح کا پانچواں ہی دن تا حرام ہے جس کے متعلق قرآن مجید کی نص قطعی موجود ہے، قہرانی ناگلیر جو مملہ ہے، لایحضرنا لللیل ان یتردعنا و حجة مینوع و کذا المختدة کذا فی الصراح الاحکام، سوادکات الصدقة من طلاق او وفاة او دخول فی نکاح حاسدا او شجعة حکا حکا، انی ابدا یتدع، جن لوگوں کو اس کا مدعو ہو، مسلم، فقہان کا نکاح چڑھایا گیا اور بنایا اس نکاح میں شرکت کرنا یا اس کی کوشش کرنا سخت جرم ہے کہ بظاہر حرام کو حلال کرنا منہدم ہو رہا ہے، ایسے تمام لوگوں پر تو بفرض ہے، بلکہ یہ سب لوگ بد تو رہ خود اپنے اپنے نکاحوں کی تجدید کریں، بالحد تک اور محکومہ پر فرض ہے کہ فوراً دولی جدا ہو جائیں اور نکاح کرنا ہی چاہتے ہوں تو بعد انقضاء عدت نکاح کریں، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ، مرسلہ محمد صادق مکان، محلہ اور حیدرہ، شہر بنارس، یکم شبان، المکمل، ۱۳۶۱ھ،

کیا فرماتے ہیں علما کرام دین و دنیا میں شرع میں اس مسئلہ میں کہ حاجی موئی کی لڑکی نابالغ تھی، مائدہ حبیب اللہ کے لڑکے کی اہلیت میں آئی اور میان بھی صفی، اللہ نے حاجی موئی سے اجازت لے کر نکاح چڑھایا تھا، چند روز کے بعد حاجی موئی نے اپنی لڑکی کو روک لیا اور نکاح کے ختم کا دعویٰ کیا، مائدہ حبیب اللہ نے میان بھی سے کہا کہ آپ نے نکاح چڑھایا ہے، اگر وہی دیکھے اور میں نکلا، حاجی موئی نے میان بھی کو ساتھ دے کر بھاگا اور کہہ کر اجماع سے روگردانی دینے کی وجہ سے حاجی موئی مقدمہ رجعت گئے، اب حاجی موئی نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے لڑکے کے ساتھ کر دیا اور اس سے اولاد بھی پیدا ہوئی، تمام مسلمانان بنارس جانتے ہیں کہ میان بھی صفی، اللہ نے حاجی موئی سے اجازت لے کر نکاح چڑھایا تھا، اب دریافت طلب امر ہے کہ میان بھی صفی، اللہ کے بارہ میں شرعاً کیا حکم ہے، جلد مذہلہ جو اب مرحمت فرمایا جائے، خاص کہ امور ذیل کے متعلق صاف تصریح کی جائے، بینا از جروا

۱۱۱) اس گواہ کے ساتھ ہوا اور انھیں رکن جائز ہے یا نہیں، ۱۱۲) ایسے آدمی سے نکاح چڑھوانا چاہئے یا نہیں، ۱۱۳) اس کی کیا گواہی صحیح قرار دینے میں، مفید ہے یا نہیں،

الجواب، اگر گواہ کو گواہی چھپانا اور جب سنا نہ لا ثبوت اسی کی شہادت پر موقوف ہو تو گواہی دینا حرام ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، وکذبتوا الشہادۃ و من یکتف جفانہ اللہ قلبہ، ایسے شخص پر تو بفرض ہے اور اس کو براوری سے عذر دیا جائے،

جب تک تو نہ کرے اور احمس پھر نکاح نہ فرموا میں کہ باوجود پھر بھی حرکت کر گذرے اور رابطہ روپس جوئے فرمادہ واپس کر دے

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ۔ مرسلہ مولوی سید محمد صاحب بناری خلکین گذرے ۱۰۱۰ھ رزی ۱۳۶۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندو کا نکاح فرموا دیا، بعد اس کے زید پر عروہ و کراہت اصرار ہوا کہ یہ نکاح صحیح نہ ہو، زید نے منکر نکاح نہ کو کر محنت و عدم محنت کے متعلق علمائے دین سے فتویٰ طلب کیا، ہندو فتویٰ ایسی دستیاب نہیں ہوا کہ زید پر اپنی علماء کا فتویٰ عداور ہو گیا کہ زید کے گھر کھا کا پینا نہیں، زید کے پیچھے نماز جائز نہ ہے، ہندو اور یافت طلب یہ امر ہے کہ ایسی صورت میں زید پر اپنی علماء خواہ علمائے دین کا فتویٰ کتنا آزار و سہ شریعت جائز ہے یا ناجائز اور فتویٰ دینے والے کو گناہ بھی یا نہیں ہے

الجواب۔ میں سائل کو ایسی قسم کہیں جو حرام میں مشورہ ہیں، عوام اسے جانتے ہیں، اگر وہ نکاح ایسی ہی تھا جس کا عدم نماز ان لوگوں کو معلوم تھا، ان لوگوں نے کسی اپنی قسم سے دریافت کر لیا، میں عدم نماز کا اطمینان حاصل ہو گیا، میں یہی صورت میں ایسی فتویٰ کے انتشار کرنے کی حاجت، یقینی ان کا معلوم تھا کہ حکم شرعی ہے اور ایسی کے مطابق انھوں نے کر دیا تو اپنی عمل پر کسی قسم کا اعتراض نہیں اور اگر اصل حکم شرعی معلوم نہ تھا اپنے دھم و خیال کے مطابق انھوں نے زید کو تصور واد شہر یا اور حقیقتاً زید تصور واد نہیں ہے تو اپنی علا تصور واد ہیں سوال بہت جلد ہے، یہی صورت میں ایک عات صرف حکم کیونکر دیا جاسکتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ الْمُحْرَمَاتِ

محرمات کا بیان

مسئلہ۔ مرسلہ مولوی سید محمد آصف صاحب از کا پورہ مدخلی خانہ، ۳۰ رجب الاول ۱۳۶۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندو کو کس بشت کیا اور ہندو نے فائدہ کی لڑائی زینبہ سے کر دیا، تو زید یا زید کے لڑکے کو نکاح زیب النساء و خیر قالد سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟ سینا و فرجوا

الجواب۔ زید پر وہ لڑائی زیب النساء و خیر قالد سے کہ مرسلہ بشت حکم میں موقوفہ ہے کہ اسے اور موقوفہ کی چٹی واطی بر حرام اور حلال میں ہے

نہ اسے گنہ دشت کے روپ نہ ہو نہ، حیرت میں ہے البتہ خدا تعالیٰ کا صفات اس سے شہوت پنے و طاعت دینے والا اور خود بھی یہ مافی سوائی ووشہ کے کہ

جانی و گنہ گنہ لڑائی کو حرام لڑائی کے لئے دوسرے کے گھر بھیج دیا ہے اور دشت بھی حکم حیرت میں ہے نہ اس لڑائی میں۔ ۱۰۰ ج ۲

وہاں لفظ کلام الصلاۃ سنائی جائے گا۔ بعد ازاں مسئلہ علیٰ ما اداہ بکلام الہری وقال ہر میخ فی ذالک و ہر الذی قفا
 فی الفتح منہ الا وجہ کما تقدم و ہاں راجعہ فیکون او ذکر الہری ان الہرۃ ثبتت من جملۃ الام خاصۃ ما لم یثبت النسب فی شہد
 یثبت من الایہ وکن ذلک لا یجوز انی و ہاں وجہ لان الہرۃ من الزانی انی الخ ما تقدم فہذا امر یخ فی ان
 الہرۃ لا یثبت من جملۃ الزانی لانہ لم یثبت النسب منہ ۱۰ و انت مقدم ان کلام الہری کجدال علی ان الہرۃ لا تہرم علی
 الزانی الا صراحتہ کما لایستلزم مقتودہ ان الہرۃ لا یثبت من جملۃ الرجل الا ان یثبت النسب منہ و ہذا لا یثبت منہا
 منہ فلم یثبت الہرۃ من جملۃ ما کو ان الہرۃ تہرم علی الرجل فلا یوقفت علی شہوت الہرۃ من جملۃ الرجل الا علی شہوت النسب
 الاخری ان سنیۃ لیون البکر لم یثبت نسبا من الزانی و حج منہا تقدم علی ان وجہ ففی الہرۃ من جملۃ الرجل انہا تقدم علی اولی
 و فر دہ الاضا و اما الہرۃ علی الرجل ففی الخ لا یختلف کلام الہری و ہذا لانہا لا یثبت الہرۃ من جملۃ کلام الہری
 بقولہ و ہذا لانہا فی الخ کلام الصلاۃ الا ان ذالک ترجع عدم حرمۃ الہرۃ بلین انہ علی الزانی کما ذکرنا بعدم
 حرمۃ علی من یسب الایہ منہ اولی ۱۰ فہذا امر یخ فی ان کلام الہری و غیرہ عدم ثبوت الہرۃ علی الزانی فہذا فیہرم
 منہ بالادنی عدم ثبوت الہرۃ علی اصولہ و فر دہ و کہ یختص علیہ ہذا الاستدلال بما اداہ فان معناه ان الہرۃ منجۃ
 لا تہرم علی الزانی بسبب الایہ و اذا لم یکن ہذا نہ حرمۃ بسبب الایہ من کو نہ مانہا من الزانی فاذا لم یکن الایہ منہ
 فعدم حرمۃ علیہ من ہذا نہ الہرۃ اذ فی الخ اصل ان ہذا نہ الہرۃ فیست من جملۃ الایہ و اما نفس الہرۃ فلیس فی کلامہ
 متخیل علی غنیۃ و کفیت یثبت عدم الہرۃ من کو نہ یثبت موطنہ و حج تقدم علیہ بالاتفاق عند الخفیۃ و اللہ اعلم
مسئلہ ہر سلاطۃ خاں احمد صاحب از ابرو و ذکر داری اندرون جاس مسجد ۱۴۰۰ ہجری الذی اخرہ ۱۳۳۳ھ

کیا فرمائیے علی غنائے دین اسی مسئلہ میں کہ ایک عورت جو ہوگی جس کا کچھ عہد اتحادہ روزہ و زہد ہاں ہے اور اس عورت نے ہر کل
 سوگ تنہا کیا اور نہ عدت میں بیچہ اور تیسرے دن شوہر کے گرنے سے گھر سے نکل گئی بلکہ اس کی سانس نے نکر کے نکال دیا اور عورت
 ذکرہ کو کل ایک ماہ کا عہد ہوا کہ نکاح ہوا تھا اب اس کے پاس کچھ کھانے کو نہیں ہے اور نہ بکڑا وغیرہ کچھ ہے دوسرے غیر مرغیہ شخص کے
 گھر پر پہنچے وہی کھانا بکڑا دینا ہے اب اس شخص سے نکاح کرنا چاہتا ہے آیا اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب جب تک عدت پوری نہ ہو نکاح نہیں ہو سکتا اگر کل ہو تو بچہ پیدا ہونے کے بعد دور نہ چار مہینے دس دن گزارنے کے
 بعد نکاح کر سکتی ہے اس سے قبل نکاح نہ ہو سکتا جو مخالفی الخ

(حاشیہ مصنف پر)

ہر گاہ کیا۔ غلام اور آزاد ہو، بیٹا اور خواہر۔

الجواب۔ جب اس عورت سے ناجائز تعلق تھا، اس وقت چھڑنا چاہئے تھا کہ اس شخص کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے اور اب کہ وہ عورت بھی مسلمان ہو گئی، اس مرد نے اس سے نکاح بھی کر لیا اب کیا گناہ ہے جو ترک تعلق کا حکم دیا جائے۔ ہاں اگر وہ کسی مرد سے نہ نکاح کیا ہو تو تو کہئے! افتدیز جل غفور الرحیم ہے اور کفارہ کچھ لازم نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ مسئلہ سووی شرف الدین اشرفی سلمہ برزنگر اسلام، بریلی، ۱۲۰۳ھ شعبان المعظم ۱۳۴۱ھ

وہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مرد فحشی اور عورت فحشی المذہب مرد اس عورت سے عقد کرنے کا قصد کرتا ہے تو دن و رات کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

د (۲) تین بجائی ہیں اور دعائی گئے پاس ایک ایک لڑکی ہے اور شہر کے پاس ایک لڑکی ہے، پہلا ایک لڑکی کے ساتھ اس لڑکے کا عقد کیا گیا اور وہ عورت زندہ ہے، ایک مہینہ کے بعد دوسری لڑکی کے ساتھ اس لڑکے کا عقد پھر کیا گیا تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ بیٹا اور خواہر۔

الجواب۔ (۱) دو دفعہ مذکورہ جوہرہ کثیرہ کا فرمودہ جس مہینہ سے ہر گز کسی رخصتی کا نکاح نہیں ہو سکتا اگر کیا جائے گا باطل محض و زنا ہے خاص ہوگا، نہادی مالگیری میں ہے، منجملہ امور باطل بالاشفاق عند النکاح لا یجوز لہ ان یتزوجہا امہا اوتسلطہ علیہا منکحہ ولا ذلیلۃ لاحادیۃ ولا حدیث، اگر تفصیل دیکھیں ہرگز مرد باطل دفعہ کا معاملہ کیا جائے۔

د (۲) اس لڑکے کا نکاح دوسرے بچہ کی لڑکی سے بھی ہو سکتا ہے، اور بیٹہ بین الاقبتین نہیں کہ ان دونوں مہمان باپ کی شرکت ہے۔ نہ مال کی، مالگیری میں ہے، والا اصل النکاح ان یشی فی صورت ناکحہا بعد ما یشی علیہا ذلک المہر یجوز النکاح بینہما ہر شاع لا یشب لہ رجوع الیہا بینہما فکذا ان اخطأ اللہ تعالیٰ فلعلمہ۔

مسئلہ۔ مسئلہ لندرا احمد خاں ملا تالاب احمد علی خاں، بریلی، ۱۲۰۳ھ شعبان المعظم ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکا بنام محمدی عمر ۱۷ سالہ تھا اور لڑکی عمر ۱۷ سالہ سال بنام بندہ دونوں کا نکاح ولایت والد بندہ شادی ہو گئی، دو چار سال بعد والدین شادی پر رضائی اور شہادت تکلیف قہراً شادی ہو جانے کے بعد محمدی کو دس چار گولہ فط و کتابت وغیرہ سے بھی یاد کیا، بلکہ سگی کے والدہ والدہ و حنفیہ کو بیٹھ گئے، جس کو ماہ سے تین برس کا زمانہ گزر گیا، بعد کہ جوہرہ ولا چار ہر گز جوہرہ افش لڑکی بندہ کا دوسرا نکاح اس کی والدہ نے بنام ولایت سے اس کے سوتیلے والد نے اپنی ولایت سے کہ وہ بیگمات ماہ کی سنگدہر جانے

ملہ مالگیری میں ہے۔ النکاح مہر و صداقت میں ہے۔ ۱۲۰۳ھ شعبان المعظم ۱۳۴۱ھ میں ہے۔ ۱۲۰۳ھ شعبان المعظم ۱۳۴۱ھ میں ہے۔ ۱۲۰۳ھ شعبان المعظم ۱۳۴۱ھ میں ہے۔ ۱۲۰۳ھ شعبان المعظم ۱۳۴۱ھ میں ہے۔

بچہ ماہ سے زید کے گھر ایک غیر مرموج تھا ہے، زید سے اگر کوئی دریافت کرتا ہے کہ کیوں ہے تو کہتا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ اپنی دختر کا نکاح کر دیا ہے اور کسی سے کہتا ہے کہ اس کو اپنا بیٹا بنایا ہے، اہل علم نے اس کی کوشش کی کہ اس شخص کے کہنے سے باز آجائے، مگر نہ ۱۲۸۰ھ اور نہ اسے شرع شریف کی حکمت ہے، بیٹو! فرمادو!

اجواب: زید کی والدہ قریب ایک شخص کی بیٹو کو ہے تو دوسرے اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔ تعالیٰ تعالیٰ و سبحانہ صحت السہامہ اور اگر اس شخص کو متنی کر لیا ہے، جب بھی اس سے پردہ شرعی شرعاً لازم ہے کہ متنی کر لینے کی جگہ ہوا، مگر تعالیٰ صاحب اولیاء کا ہاتھ کھد، زید کی بیوی اور بیٹا کے سامنے اس طرح اس نہیں ہر گز کہ اس کا بال یا کان یا کلائی وغیرہ اٹکے ہوں۔ زید پر لازم ہے کہ اس طرح سے پردہ اس کے سامنے ہونے سے اپنی عورت کو کٹھن کرے، اگر نہیں کرے اور رخصتی ہے تو نکاح ہے اور خاتمہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ دستور با، شاہ ماکن ہری پور تھانہ کا قلعہ گنج، ضلع بریلی، ۳۰ مارچ ۱۳۳۲ء

عالم نے دیکھ کر شامیتین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک عورت کو چند شخص ایک قبضہ رات میں جا کر کئے اور اس کا نکاح بنا
 مطلق ایک شخص سے لڑا ہی کر دیا اس کا سابق تادم چند یوم کے بعد آیات اس عورت کو طلاق ہوئی، علماء اور ائمہ دہرہ و عہدہ عالمہ مجاہدین اور
 سب علماء کی اس کو کوئی کچھ نہیں کہتا جس کو عرصہ میں ایسا کر دیا اور جس جگہ سے وہ عورت آئی ہے وہاں کے اہل اسلام اور عرب و عجم کے
 اہل اسلام احتجاج کرتے ہیں؟

انجواب :- وہ نیکو کہ قبل لقا کر دیا، اصل یہ ہے کہ لوگوں کو اس کی اطلاع تھی کہ وہ دوسروں کی خدمت ہے اور اس نیکو میں شریک ہوئے اس کے وکیل اگر وہ نیکو کے ساتھ اس نیکو کے ساتھ نہایت سخت فساد و فحشاء پیدا کرے اور اپنی اپنی عورتوں سے بچ رہتا ہو اور اگر یہ نیکو کہ اس کا نام، قال اللہ تعالیٰ و الحمد للہ، وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے، جب تک کہ وہ لوگ توبہ نہ کریں، مسلمان ان سے میل جول نہ بنائے اور وہ جب عورتوں کے شہر نہ لے لقا کر دے اور عورتوں کی توبہ نہ کرے، جب تک کہ وہ دوسرے سے نیکو کر سکتی ہے، جب تک کہ بچ پیدا نہ ہو، اسے نیکو نہ کرے، کہ قال اللہ تعالیٰ و الحمد للہ، الاحوال الجملہ، ان فی حقہ من اللہ و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ.

مسئلہ۔ مسعود محمد بشیر ساکن چریلی، ضلع بریلی، ۳۰ دسمبر ۱۹۴۲ء

ملائے دیں اور خیراتیں، اسی مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنا زنا شوہر چھوڑ کر دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح کر لیا۔
 لہذا وہ نکاح جائز ہے یا نہیں، اسی عورت کا نکاح اگر جائز ہو تو اس کا بہرہ یا کوئی بھگوا کھایا اور کر کے تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب: یہ نکاح کے دوسرے شوہر سے ہوا، باطل محض ہے اور جب تک اس کے ساتھ مجاز نامیہ اور دائمی نہیں ہے اس نکاح

کیا فراتے ہیں علامہ مدین و مفتیان شریعت میں کہ : نہ دے دینی ملائی کی شادی محروسہ کر دی، تقریباً چار سال تک عسرو بریلی میں رہا، بعد محروسہ پر دس ملا گیا، کچھ عرصہ تک خطا آتا تھا، پھر اور نہ چپ بھی تھا، اب دس برس پانچ سال کا گذر رہا تھا، آج اور نہ خیر خراج اور یہ بھی مسلم فرزند رہا، مگر وہ قتل شدہ ہے، میرے ہیں کہ کاش میں محروسہ کا فرس نہ ہوتا، یہو بچا ہوتا، یہ نہیں چلا، محروسہ کا خیر نہیں رہا، کچھ عرصہ دوسری جگہ شادی کر دی، نکاح ثانی کے ایک سال بعد محروسہ کا عرصہ کے خسر نے اہل محلہ سے اتفاق کر کے کہہ دیا کہ تمہاری بیوی کا انتقال ہو گیا، محروسہ کو دینا دیا، مگر ملا گیا، بوجہ کم شریعت اظہر نکاح ثانی ہوا، نہیں اور نکاح ثانی میں جو اولاد ہوئی، اس کے لئے کی مکم ہے، بیٹہ اور خواہ

[illegible]

مسئله از فواید سخن باره بر جی. طبع بر تاپ گنده ذکاخانه پریاوند مرط عمده صاحب ۲۶، ربيع الاول ۱۳۳۳ هـ.

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و اہل شرع؟ میں نے اس مسئلہ میں کہ ایک حافظ نے ایک عورت سے ایک شخص کے وید سے اپنا عقد کیا جو حافظ کی
 اس شخص کو اس کی خبر تھی جس کے ذریعہ سے نکاح ہوا اور نہ حافظ کو جب عقد ہو گیا ایک ہفتہ کے بعد معلوم ہوا کہ یہ عورت حاملہ ہے اور وہی ہفتہ
 کے درمیان دو مرتبہ حمل لائی جس میں بستر کی حالت میں تھا تو بایں کیا۔ یہ ہفتہ بعد معلوم ہوا کہ حافظ نے اس کو اپنے مکان سے نکال دیا اور سے کھانا
 پانی دیتے رہے، پھر سے ہفتہ میں اس کو اس کے وطن پر پہنچا دیا، پھر دوبارہ۔ کہتے خود وہ اپنے ذاتی لیکن حافظ جی نے اس کو بھگا لیا اس نے
 بہت غم و غل کیا کہ مجھے کون بھگتا رہا ہے، اہل اسلام نہ بھگا کر تیرا نکاح جائز نہیں ہے، ایسا جو کہ کفار کی سختی سمجھیں ہے، سو کہ وہ
 جلی گئی، اب جماعت کے لوگ اعتراض کرتے ہیں، میں اس کا کہ حافظ کا عقد اپنی زندگی کے واسطے اور پھر یہ نہ پڑھے میں کہ بہت کہتے ہیں کہ لفظ
 میں یہ معذور اور اگر ہم اس مسئلہ کو دیکھیں تو مسئلہ فرماؤ کہ حافظ جی اس کی نفیل کریں؟

[illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نہ سنہ بندہ کے ساتھ اس کے بچنے میں نکاح کیا جب بندہ بالغ ہو گیا تو اس کی ماں نے نہ پتہ
گھلا لیا کہ وہ اپنی بیوی بندہ کو لے جانے جس میں کچھ پردہ نہ کی اور باوجود سند و بار گھلا لیا جس کے اس کو نہیں لے گیا نہ آزاد بندہ کو جس کی ما
نے بلا نکاح ایک شخص کے ساتھ دیدیا یعنی اس کو جس پر مستوف کر دیا بعد ازاں لوگوں کے کہنے سننے سے زید نے علاقہ دیکھ عدت کے ایام بھی بندہ
فرزدک کے ساتھ جس کے ساتھ پہلے تھی گذارے بعد عدت پیرائی کے ساتھ نکاح کر لیا تو کیا یہ نکاح درست ہے یا نہیں اور جب بندہ کو کیا کرنا چاہئے

اجواب، نکاح نہ کر درست ہے، ہر دم الاثنی بلکہ زید و بندہ میں غیبت بھی نہ ہوتی تو عدت بھی واجب نہیں، قال اللہ تعالیٰ یا ایہا
النساء اذا طعنتم احدکم عن نكاحه فبلغنہ فليکھن علیہن صلوٰۃ حدیث و منہا فتاویٰ عالمگیری ص ۵۶۵
ص ۱۵۵۰ والاعوان علیہن الطلقة قبل ان یدخلوا فیہا اخرجہ ہاں بیشک اس کی اس کا غیر شخص کے حوا کر دینا اور فوہندہ اور اس شخص کا
تا جائز تعلق کہ یہ حرام اور محرم حرام تھا اور مشقہ فرمنا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ، مولیٰ تحصیل بیوی، مطہر برقی، مسئلہ کریم اللہ، ۱۱ جادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ

ایک شخص نے دیدہ اور والدہ ماہ عدت کے ساتھ شرع کیا اور چھ ماہ کے بعد اس عورت کو ایک لڑکی پیدا ہوئی، اس میں کچھ

رک مستتر ہیں؟

اجواب، بیان مسائل سے معلوم ہوا کہ عدت یہ وہی اور اب اس کے یہ جوئے کو دو سال ہوئے، الا ممکن ہے کہ پہلا شہر سے عالم ہو
کہ ہمارے نزدیک اکثر عدت حل و رسالہ ہے اور اس عورت میں یہ نکاح باطل ہے کہ ماہ عدت و شہ طہ ہے، قال اللہ تعالیٰ وادکات
الا حال ان یصلحن الا بعد حیض حیض، اور عدت میں نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر شوہر کی موت کے وقت حل تھا تو چار ماہ و دن برابر
عدت پوری ہو گئی، اور نکاح صحیح ہو گیا، اور بعد نکاح چھ ماہ بری ہو پید ہو تو بیچہ اسی دوسرے شوہر کا قرار پائے گا کہ لڑکی کی مدت چھ ماہ
ہے، اس عورت میں کوئی حق نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ، از موضع بیوی تحصیل فریدہ پور، مطہر برقی، ہر سال شرافت علی شاہ، ربیع الاول ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ایک موضع میں ایک تندرہ چیں آیا کہ ایک یہ عورت سات یا آٹھ سال کی تھی اور ایک دوسرے آدمی
سے قبیحی کہ کل ظاہر ہو گیا بعد انش کے غضب اس شخص نے کہا میرا نکاح کر دو، میں اس نام نے سنا کیا کہ نکاح جائز نہیں کہ نکاح کل لڑکیوں
ماہ ہے بنت اللہ نے کہا، نکاح جائز ہے، میں نکاح کروں گا، اور نکاح پڑھا دیا، اور جو حکم شرع شریف ہو، اس پر عمل کیا جائے، اور میں نے

از روئے مذہب میں جس فرقہ میں رہے ہیں، اسی کے موافق ہیں، یہ کالاکا مذہب اسامیلہ سہرہ اور مڑو کی لڑکی ہی سنت و جماعت فرسمل کے ساتھ شکار کنندہ ہونا جائز ہے یا نہیں، از روئے شرع شریف مذاہب اربعہ میں اول سنت و جماعت و فرقہ شیعہ و اسامیلہ و اشاعتیہ پر لکھا ہے یا نہیں، مشروع حد سے اور تمام فرامین کیونکہ جن احکام نے فرقہ ہزاروں کا کھانا؟ جائز قرار دیا؟

اجواب۔ روغن زمانہ کو سب تخمین کرنے کی وجہ سے، کلک فقہاء کرام کا فرمایا، اور تمام میں ہے، فی الجہت، الجوهرة معنی اللطیف جماعت فیہم، اوطس، منہما کلہ، ولا حقن، قیت مدیہ اخذنا اللہ وسعی وافر، حیث دھوا الحشاش، لطفہ تری، اھ و جزم بہ فی الاشیاء و انک المصنف، اور اگر قرآن مجید کو، نص بتائے، بالانگام کو انبیاء مجسم و العطاۃ والسلام سے افضل کہتے ہیں، جیسا کہ مولانا زمانہ کے رد و دفع میں آیا، ہاں ہے یا نہیں، کو اپنا امام مقرر کیا، کرم مسلمانی کی باتیں ہوں تو بالا جارے، بلا شک و شبہ کہ فرمیں، ہر مال سید کا شکار، راضی سے نہیں ہو سکتا، فرم ہے کہ صورت اس سے قیام نہ رہ جائے، اور جس کی جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ از ہر وہ ملک، مرسلہ جان محمد، فرموی ۱۲/۱۲۵۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فہد نے اپنے براہر حقیقی کے انتقال کے بعد جہاد سے شکار کیا، جس کے دو بچے عمر و اور یوسف تھا، اور لڑکی مذکورہ کی شادی زید نے کر کے دی، کچھ طرح گذرنے کے بعد جہاد کے بطن سے ایک لڑکی سیکین پیدا ہوئی اور زید کا بھی انتقال ہو گیا، عمر و نے جو سیکین کا بھائی ہوا، اگر چہ زید کے بطن سے نہیں، یہ سیکین کے شوہر کر کے سیکین کا بھی شکار تعداد کر دیا، اس پر برادری والے اٹھنے پر تھے، تب بھی کہ خیال نہ کیا، اس وجہ سے اس کے ماں کھانا پینا شادی بیاہ وغیرہ سب ترک کر دیئے، اس بنا پر کہ یہ دونوں نہیں ہو سکتے، اگر چہ باب و دہنا لیکن اس تو ایک ہیں، ایسا کہ تلمذ اور ی و انوں کا درست ہے یا نہیں، اور عمر و پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے، کفارہ وغیرہ لازم ہو گا یا نہیں، جو نے کیا صورت ہے، جہاد مسلمان کرنا چاہے لگایا، نہیں بلکہ صورت سؤل میں شریعت مطہرہ کا جو حکم ہو، تحریر فرمائی۔

اجواب۔ جب کہ یہ بچے کے شکار یا حدت میں ہے تو سیکین کے ساتھ اس کا شکار نہیں ہو سکتا، جس میں ان کا حق حرام ہے، قال اللہ تعالیٰ، ولا تحموا بیوتہم الا بیتی، مگر اور سیکین پر فرم ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے فائدہ نہ رہ جائے، اور بعد تفرق و حدت کہیں اور شکار کرے، فتاویٰ عالمگیری کی کتاب ہے، ولا تحموا جہاد، حدت، بیتی، فلا تحموا الا حرمہ، فلا تحموا، و یجب علیہ ان یحتمل جہاد، و علم انما حرمہ فلا یحرم جہاد، بینہما، سلطان پر لازم ہے کہ اگر کو سیکین کے چھوڑنے پر مجبور کرے، یہ مجبور ہے تو اس کے ساتھ کھانا، پینا، غسل، جنبنا سب مجبور نہیں، و نہیں مجبور بھی لازم ہے کہ ان دونوں کی چھوڑنے کی کوشش کرے، اور اپنی حرکت فیستہ سے صدق و دل سے تو بکے، اگر عمر و پر کرے اور یوسف کی کوشش

کیا جو سماء صالحہ کے خاندان سے تعلق اور نہ کوئی رشتہ ازاں بعد تقریباً دس سال کے بعد سماء سعیدہ کی چوٹی میں سماء بیار سے کسی عورت پر
کاشع شفقہ کیا گیا جو اس کی بجائی خالاجی بن کاج مشرب طور سے سد لائن قرآن و اما بیت تحریر فرمایا، بیزار ابرو را،

الجواب۔ سید سے عرو کا نکاح جائز ہے، تعالیٰ اللہ تعالیٰ، واصل کلمہ ما دوا و کلمہ، اور سید عرو کی خال نہیں، اگرچہ عورت سے
نکاح کئے ہوں کہ شرف خال میں کی ہوں کہ کئے ہیں، حقیقی ہوا یا خالی یا اختیانی اور یہ سید کچھ بھی نہیں، اور اللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ۔ ایک عورت اور لادہ ہونے کی وجہ سے اپنے خاندان کو کہتا ہے جو کہ طلاق کا دعویٰ پوری چوٹی میں سے نکاح کر کر نکاح کچھ کر
کھانے پینے کو، اس مکان کے دوسرے حصہ میں رہنے والا تھا اور عورت کی کسرا بھی ہیں، لیکن شرفیت کیا حکم دیتا ہے، فرمائیے،

الجواب۔ اگر اس عورت سے اور لادہ نہیں ہوتی تو اس کو طلاق دینے کی کیا حاجت ہے، کئی دوسری عورت سے نکاح کرنے میں سے نکاح
ہا کر ہر ملک صودہ توں میں نہیں ہے، جہاں طلاق دینے کی اجازت شرع نے رکھی ہے، پھر بھی اگر اس کو طلاق دے کر اس کی کسرا میں سے نکاح کر چکا
تو عدت کے بعد نکاح چ سکتا ہے، عدت میں نا جائز ہے اور عدت کے بعد اس مکان میں رکھنا مظنہ فتنہ ہے، ضرورتاً جب کہ دونوں عدت
تک میاں بی بی کے تفصیلت رہ چکے ہیں اور جواب اللہ چکا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ۔ مرشد عبد الحکیم خان نعمی ازبکستان گھوڑی بازہ مطلع جو میں پورن، مہر شہان ۱۳۴۴ھ،

طوائف دین و مفتیان شرع میں اس مسئلہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں کہ عرو بکر باہم دوست تھے، عرو نے اپنی لڑکی جس کی حوا طہ باز
برس کی تھی بکر کے ساتھ جس کی عمر پندرہ یا پچاس برس کی تھی عقد پڑھا، با عقد کے بعد لڑکی میں کا نام ہندہ ہے بکر کے ساتھ چھ یا سات برس تک
الطیبات سے، چھ ماہ کے بعد بکر کے ساتھ ہندہ کا جائز نکاح پیدا ہو گیا، جو ہندہ کا نام بھی پھر تھا، جس کی عمر پندرہ یا تیس برس کی ہے، زید بکر
خو بہر وقت، تو ان اور و قہ قرآن بھی ہے، اس کے بموجب کچھ وقت کے بعد ہندہ درخت ہو کر اپنے باپ کے مکان پر آئی، بکر خشتی کے لئے غلام
بجھا، میاں ملک کو اپنی بیوی ہندہ کے خشتی کے لئے بکر خود عرو کے مکان پر گیا، اس وقت ہندہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنے سے اہل عمارت کا ہونے
بکر سے کیا لڑکی تھا، اسے ساتھ رہنے سے انکار کرتی ہے، تو ہندہ کے گھر طلاق دیدیا، اس پر عرو اور بکر میں کچھ کلام ہو گیا، میاں ملک کے بکر نے طلاق
کی بھی دیکھی لیکن کچھ کارآمد نہ ہوا، لیکن ہے کہ زید نے عرو کو کچھ طے زور دکھائی، بکر کچھ عرو کے بعد ہندہ زید کے گھر آگئی اور رہنے لگی، فینا پار
برس کا عرو پر ہندہ، اس درمیان کچھ ہندہ کو دلو کیاں بھی پیدا ہوئیں، جب باتیں زیادہ طول ہو گئیں تو زید سے پوچھا گیا کہ تم نے کاشع عورت
دکھا ہے تو زید نے کہا۔۔۔ میں نے بکر کو زنی صاحب سے اس مسئلہ کو دریافت کیا کہ نکاح خود پڑھا یا ہے، جس کے دو گواہ بھی موجود ہیں
جب یہ باتیں قابل الطہان نہ ہوں تو زید کے دوستوں نے بکر سے طلاق دلوانے کی کوشش کی کہ قلیل سا دھڑ بڑا بھی ہو گیا، لیکن وقت مقررہ

شریعت و مذہب یعنی تصور فرما کر انسان اور جانور فرمایا ہے

اجواب جب تک نہ طلاق نہ وصال نہ ہوا اور عدت نہ گزر جائے اس وقت تک زینب کی سے نکاح نہیں کر سکتی کہ وہ اب تک نیک نہ ہو ہے۔ قال اللہ تعالیٰ و المحدثات صبیح النساء یدبر لہن زوجہ کہ زینب کو بھی زوجہ رکھے طلاق سے یہ صورت کو رد رکھتا ہے نہ طلاق دیتا ہے اور عداۃ خواہ سے پریشان کرنا ہے تا جاؤ کر امام ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے و علیہا فکلیا علیہا فکلیا علیہا فکلیا یعنی عدت کو مستحق نہ بجزوئی صورت کو چاہے کہ وہ زید پر دعویٰ کرے یا مکہ زید پر مجبور کرے گا کہ زینب کو رکھے طلاق دیدے و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ نہ زیارت جہاد اور عمل سڑی روزانہ و سڑی سڑی عمر مادی صاحب سلم جاسد عباسی و اور رب العزیز ص ۳۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مظلوم زید نے ہند سے نکلا سکا کہ جو عہد بد قبل زینب زینب زینب نے حالت میں تخیل نکاح کا دعویٰ اور کیا زید نے عدالت میں بیان کیا کہ میں مرزا غلام احمد خاں کو نبی اور مسعود خاں پر ہیں میں مرزا صاحب کو اس نبی میں نبی ماننا ہوں جس میں نبی قرآن مجسم نے نبوت کو پیش کیا ہے مرزا صاحب دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرف نبی تھے اس پر دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرف نزول جبرئیل علیہ السلام ہوا تھا اور حضرت علی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوئی بلکہ حضور علیہ السلام کے بعد بھی نبی ہو سکے ہیں اب دریافت طلب یہ ہے کہ وہ کیا شرفا زید ادا افتادہ کئے کہ جو سے مسلمان رہ جائے یا مرتد ہو گیا ہے ؟ و کیا شرفا زید کا نکاح ہند سے باقی یا بوجہ ہند شرفا ہو گیا ہے ؟

اجواب جو شخص حضور اللہ صمد مراد عالم علی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی جدید نبی کا کالی ہیں بلکہ اگر کسی کو نبوت ملنا جائز نہ جائے وہ قطعاً امکان

نہ ہو کہ جو حکام اسلام کے ہاں وہی کہے ہو جو یہ کہیں کہ حکام کے یہاں وہی کہے کہ وہ قانونی طریقہ یہ کہ جو یہ کہیں کہ حکومت کے قانون کے مطابق ہند کرید اور اب حکومت نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ اگر شہر و صورت کو تسلیم کرے اور اس سے کٹے گا جسے اپنا پہنچاؤ دعویٰ کے بعد حکم کے مطابق نکاح کا فوہم کہ دیتے ہیں شریعت کے مروجہ احکام سے اس سے اس سے وہ چند صورتوں کے بھی حالت میں موقوف صورت مرزا میں کسی حکم میں کو حکم اسلام کو بھی یا قیادہ نہیں کہ نسخہ نکاح کا حکم کرے اور اگر بعض کوئی نام کو حکم کرے ہی وہ حکم نامہ ہے جو حکومت کے قانون سے قطعاً نہ حاصل کرے کہ یہ نبوت میں توحید علیہم السلام کے نسخہ نکاح کا حکم کرے اور مرزا صاحب کی بیعت قطعاً جائز نہیں اس نام نہ نکاح آئی کے بعد شرفا زینب سے جتنی نکاح ہو گئی ہستی ہو گئی نہ تانے نہ تانے خاص ہو گئی جو اور ہو گئی وہ اولاد والا زید ہو گئی دعویٰ کرے کہ یہ دعوت سے قطعاً دعویٰ کرے اس صورت میں شہر طلاق دینے پر مجبور ہو گا اور اگر کوئی شرفا زینب دیا ہو کہ بعض طلاق دے اور نہ تانہ قطعاً تو جہالت مجرمانہ وہ طلاق بد کے یہاں درخواست کرے اور یہ عالم مسرر اتفاق کی صورت میں نسخہ نکاح کا حکم دے سکتا ہے حالت جبر میں منہا ہوا ہے طلاق بھی ادا نام نہ نفی مولا اللہ علیہ کے اس مذہب پر عمل کرنے کا باجائز دی ہے و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

حال سوار و تین آدمیوں کے کوئی نہیں جانتا، اور دوسرے شرع بتایا جائے کہ زید وہ سے عقد جائز ہے یا ناجائز؟

اجواب زید نہ جب کہ زینب کو طلاق دینے کا حکم دے گا۔ نہ کہ زینب کے ہند کفر سے نکاح کی تقریر نکاح مجہوبہ اور زید وہ کفر سے نکاح کی بنا پر ناجائز ہے۔ اس کو حرامی نہیں کہا جاسکتا اور اس زید وہ سے نکاح جائز و درست ہے، اگر ناجائز اور ناجائز ہو تو جب بھی نکاح درست ہو سکتا ہے۔
نہ ناجائز اور وہ زینب کو جب کہ طلاق دے چکا ہے تو اسے برگزائے پس جس کے نکاح، یہ بالکل حرام ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ماہ شریلیا، روزی کو کس بازار، مرد محمد و دیال، اسر عادی الا روزی، یوم جمعہ ۱۳۵۴ھ۔

مذاہب فریقہ میں طائفہ دین و متیقان شرع میں اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیا ہے اور کہنے زید کی بیوی سے نکاح کو لیا ہے اور اس نکاح میں چند آدمی اور بھی شریک تھے، ان لوگوں کی یہ بات معلوم تھی کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیا ہے اب مرد کہتا ہے کہ اسے نکاح کی مجلس میں جسے ایک شریک تھے، اب کی عورت مطلقہ ہو گئی؟

زید نے اپنی بیوی کو کتنے ہی ملک اس کے ایک میں چھوڑ دیا ہے اور فرخ و فریہ بچہ نہیں دیتا ہے اور نہ وہاں جاتا ہے، بچہ کہتے ہیں کہ اس کی عورت تین برس کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے، بیوقوف جواب۔

اجواب جب تک شوہر طلاق نہ دے وہ اس کا نکاح دوسرے سے ہو سکتا ہی نہیں، قال اللہ تعالیٰ اللہ المستصحبین، اس سے نکاح حرام قطعی ہے، جو اس کو جائز کہے کہ لا فریہ، کہ حرام قطعی کو طلاق بتانا کفر ہے، نکاح کو شریعت نے منقطع کرنے کو منع کیا ہے، یہ عقد کہ کیا اس کا شائبہ نکاح میں شرکت کو ناجائز ہر اس کو طلاق جانتے کی دلیل ہے، لہذا جسے لوگوں کو مسلم تھا کہ عورت محکومہ ہے اور اس میں شریک ہوئے اب لوگوں پر قہراً لازم اور ہونا اپنی عورتوں سے تجدید نکاح بھی کر لیا۔

زید برفیقہ واجب ہے نہیں دیتا ہے کہ گھر ہے، حق اللہ اور حق اللہ میں کہ قرار ہے، مگر اس کی وجہ سے عورت اس کے نکاح سے قاطعاً نہیں ہوئی، مگر نکاح کہتے ہیں کہ دوسرا نکاح وہ عورت کر سکتی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ اسر عادت اللہ، قصہ منہ، محلہ گامی پورہ، ضلع انجم گڑھ، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳

کھانا خرابی ہوئی یا نہیں اور جو کھانا ثانی میں شرکت کرنے والوں پر شریعت کی حکم دیتی ہے، ایسا اور فوجی دوا،

اجواب

یہی اس عورت کا کھانا ہو چکا ہے تو دوسرے سے اس کا کھانا نہیں ہو سکتا، قال اللہ تعالیٰ، واطعمت من حسن اللہ، وہ بہتور پہلے شوہر کی ملکوت ہے، اس پہلے کھانا میں کوئی خرابی نہیں آئی، جن لوگوں کو مسلم تھا کہ یہ عورت کھو ہے اور باوجود علم اس سے نہ کھانا کے گواہ بنے یا کھانا چڑھا یا اس سے بہتور لازم ہے، اور بعد تو یہ یہ لوگ اپنے اپنے نکاحوں کی تجدید کر لیا، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ۔ مرد و عورت کھانا کھا، میں، مثل علی گڑھ، ۱۳۰۲، جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بدنے کی عورت سے نکاح کیا اور اس کو اپنے گھر کھا، اور دوسری ہوئی، چھ روز کا انتقال ہو گیا، عورت دوسال تک شوہر کے مکان پر اور کبھی اپنے باپ کے مکان پر رہی، نہ تقریباً دوسال کا ہوا پھر کسی دوسرے شخص نے اس سے نکاح کر لیا، بعد اس کے کہ وہ کس کو مسلم ہو کر عورت کھو چار ماہ کی حاملہ ہے، اس نے اس سے اس عورت کو اپنے گھر سے نکال دیا، جب اس عورت کو کچھ پیدا ہو گیا تو اس نے اس عورت کو طلاق دیدی، دریافت طلب یہ امر ہے کہ علی کی صورت میں اس شخص کا نکاح اس عورت کے ساتھ صحیح ہے یا نہیں اور بصورت محنت نکاح اس عورت کو بعد دفع علی طلاق دیدینے کے بعد دوسری بگ نکاح کر لینے کا بھی حامل ہے یا نہیں، جب کہ اس شوہر نے اس عورت کو طلاق دی اور اس کی طلاق کو گیارہ ماہ گزر چکے، ایسا اور فوجی دوا،

اجواب

اگر زید کے گھر سے دوسال کے اندر کچھ پیدا ہوا ہے تو یہ علی کا قرار پائے گا، اور نہ زید علی سے نکاح صحیح، نہ شوہر کی اس عورت میں اس کی عدت و مثل ہے، اور متحدہ سے نکاح صحیح نہیں اور اگر دوسال کے بعد کچھ پیدا ہوا تو مسلم ہو کر عورت شوہر حاملہ دیکھ دوسرے صورت میں عدت چار ماہ سے دیکھ دیا جائے، اور یہ جلد ناکا ہے اور جب عورت کو زید سے علی پر اس کے نکاح صحیح ہے اگرچہ خیر زانی سے نکاح کیا جائے، گمانی در اختیار دوسرے صورت میں جب کہ اس شوہر نے طلاق دیدی اور اس کی عدت بجا نہ رہی ہوگی، یعنی عین اگر تم پر گتہ ہیں کا دوسرے سے نکاح ہو سکتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ مرد غلام علی بن الدین صاحب، دیر شریف محلہ لاکھنؤ، تقریباً ۱۳۰۲، جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ میں ایسا اتفاق ہو گیا ہے کہ ایک شخص نے ایک ایسی عورت سے نکاح کر لیا جس کی اس سے پیش گوئی نہ کی حالت میں، ان کا تعلق یہ بوس و کنار کر چکا تھا، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس شخص کو اپنی ملکوت کو چھوڑنا پڑے گا، یا نہیں اس مسئلہ میں یہی دریافت کرنا ہے کہ میں اللہ علیہ السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے احکامات فرما رہے ہیں یا اتفاق گذشتہ کے شخص نے ذکر نہ کیا، گذشتہ حکمت نہ جاننے سے نہ کر لی، اور عین شرمندہ ہے، نقد کی کتاب جو ہر دین و مرد دوم ص ۱۵۵ کی عبارت

ووقت نہیں اس اظہار پر ازاد سے عدالتِ حق قائم ہو جائیگی اور عدالت کی ایک طرف دُکڑی ہوئی اور دُشمنِ ظلمِ اسلام نے اسے بری کیا کیونکہ اس عدالت کی مالِ نقطہ نما ہے۔ مثلاً گذر اوقات کی عدالت جاتی ہے، اس عدالت نہ کرے گا شہرِ حقیقی، نہ اس کو رکھتا ہی پا رہا ہے اور نہ علاقہ جیو تیار ہی اس عدالت میں عدالتِ شریعت کی حکم پر آئے وہ عدالت کی غیر شریعت سے نکال کر رکھنے کا نہیں بلکہ اسے اپنے اوج و

اجواب: بحسب حدیث اس کو اپنا شوہر بتانا ہے اور مرد بھی اس کو اپنی منکوحہ کہتا ہے اور وہ اس کے علم میں بھی بات ہے کہ یہ وہی زوجہ وہ وہی تو فطرتی بات ہے کہ نکاح خوالی ہو کہ باکرہ ہم سب کو معلوم نہیں، نکاح کو گناہ بتایا بھی غلط فیصلہ ہے جو ہرگز قابلِ اعتبار نہیں، وہ دونوں بدستور میان بری ہیں اور مرد سے کوہر گزیرا اجازت نہیں کہ وہ کسی دوسرے سے نکاح کرے، جب تک شوہر سے طلاق حاصل نہ کرے یا مرضِ جاہلے اور عدتِ ہرہی ہو جائے، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: کیا زوجہ کی لڑائی اس کی موجودگی میں نکاح پر گناہ ہے۔

۱۳ زوجہ کے رٹنے کی جبری طلاق کے بعد اس زوجہ کے شوہر کے نکاح میں آ سکتی ہے۔

میں نے اس سے نکاح کیا اور وہ اس کی لڑکی کو ہم پر عورت کی موجودگی میں اس سے نکاح کر سکتا ہے اور نہ اس کے سر پر حلق دینے کے بعد۔ ائمہ فرمایا: اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص نکاح کرے، وہ اللہ تعالیٰ اعلم، وہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ، اهلکم ما وادواکم، واللہ اعلم۔

مسئلہ: دنیا کیا کام ہے جس سے اللہ اور اسلام کا عقد میں کافروں اور کفر کی گزری ہیں یا نہیں؟ اگر گزری ہیں تو بعد عقد کافروں کو ہٹا دینا چاہیے یا
 سے کافروں کو ہٹا دینا؟ اگر کام کے پردہ فرغانے کے بعد ان کی عورتیں دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتیں، کہ جو وہ اپنی حیات تک نہ بنیاد کام ہی کی عقد
 کے بعد پردہ فرغانے کے کافروں کو ہٹا دینا؟ اب عقد سے باہر ہو جائیں گی یا نہیں، اور دوسرے سے نکاح کر سکتی ہیں یا نہیں؟ یہ سب سوال
 کے جواب کے لئے ہیں جن کے عقد میں گزری ہیں؟

جواب :- ایسا بطور اسلام کے خلاف ہے، کافر جو محمدی جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی پریاں کا زوہر بھردے، اگلی شریعت میں
کافروں کو نماز کرنا ناجائز قرار دینا، شریعت مسطورہ میں بھی کافر کو گناہ سے نکالنا جائز ہے، قرآن مجید میں ارشاد ہوا کہ صلیب مٹانے والوں پر لعنت ہو۔
مرثیت فوج و دولت اور لاکھ تھکتے عسکر ہیں، میں عبادت خانہ میں بیٹھا مناجات کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمائی تو اس کا بدلہ دے گا۔

مسئله: دستور محمد صابر بر سلطان سوری حکم کرد تا ظاهر رضوی، ثنیاء جہا، مشرک قاتل کشتہ،

کیا فرماتے ہیں علما دین اس مسئلہ میں کہ حضرت ملاکے و درویش کے جاس ملا اور غلام ملا، جاس ملا کی و دشمنی ہوئی، ایک سے حبیلہ اور

دوسرے سے سلطان ملا اور غلام غلام سے حمایت ملا پیدا ہوا، حمایت ملا کی شادی جیلہ سے ہوئی، ہمارا غلام پیدا ہوا اور ہمارا ملا کی شادی دوسرے غلام سے ہو گئی جہاں سے قید پیدا ہوئی اب قید بری کا عقد سلطان غلام سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ قید بری سلطان ملا کی بہن کی پوتی ہے اور بہن کی پوتی سے نکاح حرام، قال اللہ تعالیٰ، وبنات الاغ وبنات الاغ من الاغ۔ بنات الاغ جہاں سے بنات ہیں وہ اہل ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل فی مفقود الخیر

مفقود الخیر کا بیان

مسئلہ۔ معرفت پیدا یوں علی صاحب بریلی، محلہ کنگران۔

میرے فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع میں اس مسئلہ میں کہ زید کا لاپتہ مکان سے بوجہ شرمندگی علت قرار بازی زید اور لپتی ملکوتہ کو اطلاع دے بغیر سفر کو چلا گیا، عرصہ سو سال تک مفقود الخیر باب زید کو اپنے فرزند کے فوت ہو جانے کی خبر شہر کھنڈ میں معلوم ہوئی، زید وہاں پہنچا، لوگوں سے جا بجا اپنا قصہ آبدیدہ ہو کر بیان کیا، اتفاق سے ایک شخص سے اس کا حلیہ تدوین و قیامت، نام و پتہ اور جملہ باتیں تقدیر ہو گئیں، زید نے بریلی آکر محلہ احوال میں وٹن اپنے برادران سے ظاہر کیا، عرصہ آٹھ سال کے بعد اپنے فرزند کے فوت ہونے کے سبب ہو کر کاٹک خٹائی اس کے گھنے سے اور اپنی غروت کی وجہ سے کہ وہ پہچانے خواہنے جو دھری وینر، برادری کے لوگوں سے تقدیر کر کے نکاح بڑھایا، شرفیاب جائز ہے یا ناجائز ہے، بیوقوف ہو جاؤ۔

الجواب۔ اگر تقدیر کے بغیر دی اور عورت کو اس کے خیر خشن کے بعد غالب گمان یہ ہو کہ یہ خیر خشن بہت ترسوت کی علت گدائے کے بعد نکاح کرنا ناجائز ہے، درختار میں ہے، الخیر ہاں خشن، دجھا الغائب سات، ان اکبر، اوہا انہ خشن خلا باحسان، خشن و تنویر۔ درختار میں ہے، درختار میں ہے، جب کہ خیر دینے والے نے یہ خبر دی ہے کہ اس شخص کو مرتے ہوئے امتحان زائید نکاح کیا کہ عدت و ذات چوری ہو چکی تو اب معتبر خیر خشن کے بعد جس سے ظن غالب ہو جاتا ہو، نکاح کر لینا جائز ہے کہ عدت چوری ہو چکی اور خیر خشن کے بعد عدت گداڑنے کی عزت نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ از مکتبہ مرسلہ جناب مولوی محمد عبد العزیز صاحب، عز محرم الحرام ۱۳۴۴ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع میں اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسکین مقبول احمد دھانی سال سے مفقود الخیر

اور ان کی بیوی موجود ہے اور اس مفقود کا بجز کا وارث اس کی بیوی کو مان و نفقہ دیتا ہے۔ باوجود اس کے اس کی بیوی کنگ
 نکاح کو فتح کر کے دوسری شادی کی خواہش مند ہے اگر دوسری شادی ہو تو نہ ان کا ازدواجی احتمال ہے۔ اس صورت میں
 بشرح شریفین کا کیا حکم ہے؟ بینوا تو جردا۔۔۔

الجواب : جب تک مقبول احمد کا عمر سے ستر سال نہ گزر لیں، اس وقت تک وہ حکم بجا رہے گا اور اس کی عورت نکاح نہیں کر سکتی ہے، اس عورت کو حکم ہے کہ مہر کرے اور تمنا کرے، مگر کا فیض ق بیمنہ و بینہ اور فوج و صفی اربعہ سے بیجا و خدا تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئلہ طفل احمہ انکم گدھی مدرسہ مدرسہ کون میقوت بیٹھ ملت نوب بعد ہی باز رہی، ہر مہر مہر الحرام
کیا فرماتے ہیں علمائے دین وفقیان شرع متین کہ زید کا نکاح جندہ سے ہوا تھا بعد زید کے ابراہیم غائب ولایت ہوا
کچھ خبر نہیں، نہیں کہا جاسکتا کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا، اس کو مفقود ہونے تقریباً پانچ سال سے زائد ہوئے ہیں، ابجد ۱۱۰۱
سال کے بعد ایک جوڑا پادرجہ اور بیٹے پانچ روپیہ آیا تھا، بعد ازاں چار برس سے زیادہ ہوئے کہ بائیکل کچھ خبر نہیں، ایسی
حالت میں سماعت نہ کر کے احمہ کا نکاح ہے، نہیں، بحوالہ ملت نوب جواب ثانی لکھا جاسے، وینو الزحردا۔

جواب : زنی مفقود کے بارے میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک شوہر کی عمر ستر برس کی نہ ہو اس وقت تک موت کا حکم نہیں دیں گے کہ نہ اس کی عورت کو نکاح کرنا جائز اور غلامی میں ہے نہ لایحضرت بیدینہؓ

۱۳۳۰ھ تک کتاب المغتد، فائیدہ، تلخیص اگر خوشہ کے مشہور و الجزولے کی وجہ سے صرف دوسری شاہی کو لے کر ترقی ہو جو جہانگیر کے دور سرکاری چارہ کار نہ ہو حالت طبعیہ اور جہانگیر کے مذہب امام مالک دینی و شرعی پر عمل کرنے کی اجازت ہمارے ملائے بھی دیکھئے شاہی مجلس ہی وقتاً فوقتاً فی الدار المتتمی ایسے باوہی تعلیٰ الضمیت علی ذوق فنیہ فی مکتبہ الضمیت ہر سال باس بار علی ملا اٹھتے مکتبہ مشغور مغتد و المسکتہ عدۃ صدقۃ الطہرہ و قد قال فی البرزازیۃ المغتد فی زمانہ شاہی فی مکتبہ ص ۳۳۰ س ۵۴۰ مکتبہ شاہی پر مشتمل ہیں ہمارے علمائے کرام تقریباً اس پر اتفاق ہے کہ اس خصوص میں امام مالک دین و شرع کے مذہب پر فروعی دیا جائے مگر اس خصوص میں چند اہل کمال کی مخالفت پیدا کی کہ یہ مذہب امام مالک دینی و شرعی نہیں کہ خوشہ کے غائب ہونے کے وقت سے چار سال گذر کر خوشہ کے وفات تک حکم دیا جائے بلکہ وہ ہمیشہ صحیح قاضی کی حکم سے دیا جائے کہ وقت سے چار سال انشاء کر کے لغز و رکبہ جیسا کہ قرآن و احادیث میں ۵۰۰ پر کتاب مدونہ کے حکم سے مذکور ہے دوسرے کہ اسی کے لیے فقہانے قاضی شرط ہے در تہذیب میں ۵۰۰ تا ۵۰۰ جہاں تک جمہور کے اعتقاد کا مسئلہ امر جمعی خالص فیمنع الیہ

وہ جسے مضمیٰ اور بے سنیں، اور بہت زائد کر ام و صحابہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہی مذہب، لہذا حنفی کو اپنے مذہب سے خروج کی اجازت نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الرِّضَاعَةِ

رضاعت کا بیان

مسئلہ: مسؤر مولوی احسان علی طالب علم مدرسہ منتظر اسلام بریلی، ۲۱/ربیع الاول شریف بروز شنبہ ۱۳۴۴ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اس بچے کو ایک غیر عورت نے دودھ پلایا، تین سال کے بعد بچہ کے یہاں جو کہ زید کا قریبی رشتہ دار ہو لڑکی پیدا ہوئی، زید کی یہ رائے ہوئی کہ اس لڑکی کی شادی میں اپنے لڑکے کے ساتھ کر دوں گا، لڑکی کے والدین بھی رضامند تھے، اتفاقاً وہی عورت جس نے تین سال پیش زید کے لڑکے کو دودھ پلایا تھا، اپنے مکان سے آگئی اور پس غیبت لڑکی کے والدین اور زید کے اور غیر اپنے شوہر کی اجازت کے لڑکی کو دودھ پلایا اس عورت کو زید علم نہیں تھا کہ اس لڑکی کا آپس میں کیا مشورہ ہو گیا ہے جس وقت اس نے لڑکی کو دودھ پلایا تھا، اس کا وہ دودھ نہیں تھا جو زید کے لڑکے کو پلایا گیا ہے بلکہ دوسرے بچہ کا دودھ تھا زید عالمان و بن مین سے دریافت کرنا چاہتا ہے، کہ اب اس لڑکی کی شادی زید کے لڑکے کے ساتھ ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: وہ لڑکا اور لڑکی آپس میں رضائی بھائی بہن ہو گئے اور باہم نکاح حرام رضاعت میں یہ شرط نہیں کہ ایک ساتھ ایک زمانہ میں دونوں دودھ پیئیں اور زمانہ کا نامل نہ ہو نہ حرمت ثابت ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ مرنے پر اپنے شوہر یا بچہ کے والدین سے اجازت حاصل کرے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، یحرم من الرضا عا یم من النیب۔ جو عورتیں نسب سے حرام ہیں وہ رضاع سے بھی حرام، درمیان میں ہے، لاجل بین سنیہما، اذ نکوتمھا اخریہما، انما اختلاف النیب منہ الا بہ، وراحمات میں ہے، کہ ان امرئفت، الولد الذی بعد الاول بدشرب یمساقتہ مثلاً وکانت کلہ منہما فی مدۃ الرضا عا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

چشمہ حاشیہ ص ۱۸۱، المقصد ۱۰ کی کوئی حجت، ص ۱۸۳، ج ۱، کتاب الفقہ، خانیہ، ۱۱۱۱۱۱۱۱ میں یہ کہ یہاں حاکم اسلام شریعہ طالعہ بدرجہ عزت فتویٰ میں خصوص میں سماجی کے قائم مقام ہے، واللہ تعالیٰ اعلم، اسے بخاری بلد ثانی، ص ۶۲، کتاب النکاح، سلم باب الرضا عا، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی، کتاب النکاح، مؤطا باب الرضا عا، ج ۲، باب الرضا عا، ص ۸۸، ج ۲، ابی حنیفہ،

مسئلہ: مسؤل میرزا محمد تقی بندائی شہر ری، ۱۲ مئی ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی ایک لڑکی گیارہ سال کی ہے، زید کی ہمیشہ کا لڑکا سولہ سال کا ہے، زید اور زید کی ہمیشہ ان دونوں کا آپس میں نکاح کرنا چاہتے ہیں، مگر زید کی ہمیشہ کے اس لڑکے کے بعد وہ لڑکی اور پیدا ہوئی جب کہ لڑکے کی عمر چار سال کی تھی، زید کی لڑکی کو زید کی ہمیشہ نے پانچ منٹ دودھ پلایا تو اب زید کی لڑکی اور زید کی ہمیشہ کا لڑکا، ان دونوں میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ جس وقت لڑکی کو دودھ پلایا تھا اس وقت اس کی عمر چھ ماہ کی تھی، لہذا یہ دونوں آپس میں رضائی بھائی بہن ہونگے، حدیث میں ہے، رحمہم عنہما، خاص ما یحرم عنہما، انکسب، ان دونوں کا باہم نکاح نہیں ہو سکتا؛ پانچ منٹ قربت ہوئے صرف ایک مرتبہ جو جسے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے، ویشب بحدان قل کذا فی الحدس، اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جس بچے کے پیدا ہونے کے بعد دودھ پیلہ صرف اسکی رضاعت ہو، بلکہ زید کے بہن کی تمام گلی بچلی اولاد میں سب اس لڑکی کے بھائی بہن پیدا و رضاع میں ہے، دکان بیون رضیعی، من آتہ لکونہا اخوین وان اختلفت الامم و الاکلب، روا التمار، لیس، کان اسر ضعی، الولد، الفانی بعد الاول، بشرط، سنۃ، ثلثا و کان کل منہما فی مطلق، الفاضل، و اللہ اعلم بالصواب۔

مسئلہ: یہ مسئلہ محمد الیاس نوازہ، ضلع گجرات، ۲۰ دسمبر ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رابعہ ہندہ کی حقیقی بہن ہے، رابعہ نے حوٹن کے ہندہ کا روتین مرتبہ دودھ پیلایا، رابعہ کی ماں اپنی دوست بیان کرتی ہے، رابعہ کی ایک بہن نے اپنی ماں اور مرضہ ہندہ سے رضاعت کا حال سنا ہے، خود نہیں دیکھا ہے، ہندہ کے مرنے کے بعد اس کے باپ نے رابعہ کی ماں اور ہندہ سے رضاعت کا حال سنا، خود مرضہ کی زبانی سنایا، نہ سنایا، انیس، لیکن ان سب کے کہنے پر یقین کرتے ہیں کہ چلایا ہوگا، اب ہندہ کے شوہر سے رابعہ کا عقد جائز ہو سکتا ہے یا نہیں، ایسی صورت میں احتیاط واجب ہے یا اولیٰ ہے، بنو اقر حروا،

الجواب: سائل نے یہ نہیں لکھا کہ شوہر ہندہ نے رضاعت کا اقرار کیا ہے یا نہیں اور اقرار کیا ہے تو اس پر ثابت دیا یا نہیں، اگر اقرار کیا اور ثابت ہے، اپنی مثالیہ کہا کہ بلاشبہ یا شک، رابعہ نے میری زوجہ کا دودھ پلایا یہ کہا کہ یہ بات صحیح ہے اور ہے یا جہے یا اس قسم کے کچھ اور لفظ کہے ہوں تو اب اس اقرار سے پھر نہیں سکتا اور نکاح ناجائز ہوگا، اور اگر اقرار نہ کیا ہو

یا اقرؤنہ لکن ثابت ذرا یعنی اس قسم کے الفاظ سے مؤکد کیا جوں کہ وہ پہلے تو اس نکاح کی بستر حدیث میں تھا اور یہی کیفیت و قد قبل
نکاح کا عالمگیر یہ ہے، وہ اقرؤنہ الزوج بعد اقبل النکاح فقال ہذا اختی من النہ ضاع اوی من النہ ضاع شہاں
ادھت اذ اخطات یا نزلہ ان یقرؤ جہاد و اقال ہو حتم کا قتل لہ عجز ان یقرؤ جہاد و یقرؤ جہاد فرقی بینہما
و لوجہ الاقرؤ اس حدیث میں اثبات علی الاقرؤ فرقی بینہما کن فی السراج اوجہا و رقماریں ہے، قال لہ وجہ
ہذا کہ مریدتی شہر رجب عن قولہ صدق لکن النہ ضاع مما یلتقی فلا یجوز النہ ضاع و لہ ثبت علیہ بان قال
بعضہم ہو حتم کا قتل و غیرہ حکم انہ الثبات فی الہدایۃ و غیرہ فرقی بینہما اوی و لہ محمد بعد ذلک کن فی
سراج الحدیث، رد المحتار میں قادیانی شیخ الاسلام ذکر کیا ہے، ان الثبات علیہما عمل الا بالقرن بان یثبت علی نفسه بذمت
او یقرؤ ہو حتم کا قتل ادا مافی معنا و کقولہ ہو صدق اذ ثاب ادھیجہ اذ لا شق فیہ مندی بالجلجہ رضاع کا
ثبوت اقرار سے ہو گیا اگر وہ ان شرعیہ سے عالمگیر یہ ہے، النہ ضاع بینہما باحد امرین احدهما الاقرؤ و الاثبات البتہ
کن الا بالحدیث، لہذا اگر اقرار نہ ہو تو ثبوت کے لئے اگر وہ ان شرعیہ کی ضرورت ہوگی یعنی دوسرے یا ایک مرد اور دو خود تو کی
شہادت و کار ہوگی و جرم سب کے سب عادل ہوں، رد مختار میں ہے، والنہ ضاع جیسے حجة الدلیل وھی شہادۃ عدلین
او عدل واحد لیس، رد المحتار میں ہے، و ہذا عندنا لا حکم لہ فیثبت بالحق اس مع الاکھرا کہ میں لہذا اگر وہ ان
عدل سے ثابت نہ ہو نہ اقرار سے الثبات ہو بلکہ صرف والدہ ہندہ کی شہادت ہو تو نکاح سے اقرار اذ لہ ہے، اگر وہ قادیانی خانیہ

نے حکومت می ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳

میں ہے کہ قبل نکاح اگر ایک شخص عادل نے رخصت کی خبر دی تو نکاح ناجائز ہے مگر ترجیح روایت اولیٰ کو ہے کہ متون سے یہی ظاہر
 لہذا اسی معتقد الخضر ابو الخضر ہے، افاد اللہ کما یشاء علیہ الرحمہ الامام کاغان اور جلالہ قبل القضاۃ۔
 بعد از وہ صرح فی النکاح فی الاختیار، مالگیری میں ہے، وان کان الخضر واحد او زوج فی مقبلة اللہ صادق
 فالاحادیث یحکمہ کما یحکم بالفتنۃ وجہ الاخبار قبل العقد او بعدہ کما لا یحب علیہ ذالک فی الخلیف
 وافقہ نقایا اعلم۔

مسئلہ: منسوب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی حقیقی بہن ہے اس زید کی بہن نے اپنے حقیقی بھائی زید کی سب سے
 بڑی لڑکی کو اپنے سسر لڑکے کا دودھ بعد ختم ایام رخصت پلایا اب زید کی بہن اپنے سب سے بڑے لڑکے کی شکل زید کی اس
 لڑکی کے ساتھ کرتا یا جتا ہے جس کو اس نے دودھ پلایا تھا۔

الجواب: بیان مسائل سے معلوم ہوا کہ اس عورت نے جب زید کی لڑکی کو دودھ پلایا، اس وقت لڑکی پندرہ روز کی
 تھی سوال میں مذکور اور ختم ایام رخصت سے مراد اس کے لڑکے کی رخصت ہوئی ہے، لہذا وہ لڑکی دودھ پلانیوالی
 کی رضاعی لڑکی ہوئی اور اس کے سب لڑکوں کی بہن اس عورت کے کسی لڑکے کا نکاح اس میں نہیں ہو سکتا کہ رضاعی بہن
 ہونے کے لئے یہ شرط نہیں کہ اس کے ساتھ دودھ پیا ہو، بلکہ مختلف زمانہ میں جو سب بھی رخصت کا کم ہے، درختا میں ہے،
 ولا یصلحون رضعی امہ او تکونہا اخیون وان اختلفت الذین والایہ، وافقہ نقایا اعلم،

مسئلہ: مرسلہ ابو ارشد صاحب برقی جنتی از مومنین علیہ السلام کہ خاتہ بازار بر مکان مولوی شرف الدین احمد وکیل
 حکم ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و متقیان شرعاً متین اس مسئلہ میں کہ شوہر کو بغیر کسی عدل کے اپنی بیوی کا دودھ پینا ناجائز ہے
 یا ناجائز جواب اس کا حرجت کے ساتھ تحریر فرمائیں اور جو علماء و اہل حوجہ ہوں ہر بات فرمائی کہ ان کی ہر بات بھی فتویٰ پر ثبت
 کر دین کے غایت لطف و کرم ہو گا جواب سے جلد سفر فرمائیں، سند حضرت سے، والسلام۔

دیہیہ ۱۳۶۷ھ ایک اگر ذکرہ باطل سے اقرار کر کے کہ عذاب کہتا ہے کہ میں نے اقرار کیا نہیں کیا ہے، اور گو اہل قابل قبول نہیں، تو کہہ کیا جائے گا کہ وہ

نائب نہیں، بلکہ ہی ۱۳۶۷ھ، ۱۳۶۸ھ، ۱۳۶۹ھ، ۱۳۷۰ھ، ۱۳۷۱ھ، ۱۳۷۲ھ، ۱۳۷۳ھ، ۱۳۷۴ھ، ۱۳۷۵ھ، ۱۳۷۶ھ، ۱۳۷۷ھ، ۱۳۷۸ھ، ۱۳۷۹ھ، ۱۳۸۰ھ، ۱۳۸۱ھ، ۱۳۸۲ھ، ۱۳۸۳ھ، ۱۳۸۴ھ، ۱۳۸۵ھ، ۱۳۸۶ھ، ۱۳۸۷ھ، ۱۳۸۸ھ، ۱۳۸۹ھ، ۱۳۹۰ھ، ۱۳۹۱ھ، ۱۳۹۲ھ، ۱۳۹۳ھ، ۱۳۹۴ھ، ۱۳۹۵ھ، ۱۳۹۶ھ، ۱۳۹۷ھ، ۱۳۹۸ھ، ۱۳۹۹ھ، ۱۴۰۰ھ، ۱۴۰۱ھ، ۱۴۰۲ھ، ۱۴۰۳ھ، ۱۴۰۴ھ، ۱۴۰۵ھ، ۱۴۰۶ھ، ۱۴۰۷ھ، ۱۴۰۸ھ، ۱۴۰۹ھ، ۱۴۱۰ھ، ۱۴۱۱ھ، ۱۴۱۲ھ، ۱۴۱۳ھ، ۱۴۱۴ھ، ۱۴۱۵ھ، ۱۴۱۶ھ، ۱۴۱۷ھ، ۱۴۱۸ھ، ۱۴۱۹ھ، ۱۴۲۰ھ، ۱۴۲۱ھ، ۱۴۲۲ھ، ۱۴۲۳ھ، ۱۴۲۴ھ، ۱۴۲۵ھ، ۱۴۲۶ھ، ۱۴۲۷ھ، ۱۴۲۸ھ، ۱۴۲۹ھ، ۱۴۳۰ھ، ۱۴۳۱ھ، ۱۴۳۲ھ، ۱۴۳۳ھ، ۱۴۳۴ھ، ۱۴۳۵ھ، ۱۴۳۶ھ، ۱۴۳۷ھ، ۱۴۳۸ھ، ۱۴۳۹ھ، ۱۴۴۰ھ، ۱۴۴۱ھ، ۱۴۴۲ھ، ۱۴۴۳ھ، ۱۴۴۴ھ، ۱۴۴۵ھ، ۱۴۴۶ھ، ۱۴۴۷ھ، ۱۴۴۸ھ، ۱۴۴۹ھ، ۱۴۵۰ھ، ۱۴۵۱ھ، ۱۴۵۲ھ، ۱۴۵۳ھ، ۱۴۵۴ھ، ۱۴۵۵ھ، ۱۴۵۶ھ، ۱۴۵۷ھ، ۱۴۵۸ھ، ۱۴۵۹ھ، ۱۴۶۰ھ، ۱۴۶۱ھ، ۱۴۶۲ھ، ۱۴۶۳ھ، ۱۴۶۴ھ، ۱۴۶۵ھ، ۱۴۶۶ھ، ۱۴۶۷ھ، ۱۴۶۸ھ، ۱۴۶۹ھ، ۱۴۷۰ھ، ۱۴۷۱ھ، ۱۴۷۲ھ، ۱۴۷۳ھ، ۱۴۷۴ھ، ۱۴۷۵ھ، ۱۴۷۶ھ، ۱۴۷۷ھ، ۱۴۷۸ھ، ۱۴۷۹ھ، ۱۴۸۰ھ، ۱۴۸۱ھ، ۱۴۸۲ھ، ۱۴۸۳ھ، ۱۴۸۴ھ، ۱۴۸۵ھ، ۱۴۸۶ھ، ۱۴۸۷ھ، ۱۴۸۸ھ، ۱۴۸۹ھ، ۱۴۹۰ھ، ۱۴۹۱ھ، ۱۴۹۲ھ، ۱۴۹۳ھ، ۱۴۹۴ھ، ۱۴۹۵ھ، ۱۴۹۶ھ، ۱۴۹۷ھ، ۱۴۹۸ھ، ۱۴۹۹ھ، ۱۵۰۰ھ، ۱۵۰۱ھ، ۱۵۰۲ھ، ۱۵۰۳ھ، ۱۵۰۴ھ، ۱۵۰۵ھ، ۱۵۰۶ھ، ۱۵۰۷ھ، ۱۵۰۸ھ، ۱۵۰۹ھ، ۱۵۱۰ھ، ۱۵۱۱ھ، ۱۵۱۲ھ، ۱۵۱۳ھ، ۱۵۱۴ھ، ۱۵۱۵ھ، ۱۵۱۶ھ، ۱۵۱۷ھ، ۱۵۱۸ھ، ۱۵۱۹ھ، ۱۵۲۰ھ، ۱۵۲۱ھ، ۱۵۲۲ھ، ۱۵۲۳ھ، ۱۵۲۴ھ، ۱۵۲۵ھ، ۱۵۲۶ھ، ۱۵۲۷ھ، ۱۵۲۸ھ، ۱۵۲۹ھ، ۱۵۳۰ھ، ۱۵۳۱ھ، ۱۵۳۲ھ، ۱۵۳۳ھ، ۱۵۳۴ھ، ۱۵۳۵ھ، ۱۵۳۶ھ، ۱۵۳۷ھ، ۱۵۳۸ھ، ۱۵۳۹ھ، ۱۵۴۰ھ، ۱۵۴۱ھ، ۱۵۴۲ھ، ۱۵۴۳ھ، ۱۵۴۴ھ، ۱۵۴۵ھ، ۱۵۴۶ھ، ۱۵۴۷ھ، ۱۵۴۸ھ، ۱۵۴۹ھ، ۱۵۵۰ھ، ۱۵۵۱ھ، ۱۵۵۲ھ، ۱۵۵۳ھ، ۱۵۵۴ھ، ۱۵۵۵ھ، ۱۵۵۶ھ، ۱۵۵۷ھ، ۱۵۵۸ھ، ۱۵۵۹ھ، ۱۵۶۰ھ، ۱۵۶۱ھ، ۱۵۶۲ھ، ۱۵۶۳ھ، ۱۵۶۴ھ، ۱۵۶۵ھ، ۱۵۶۶ھ، ۱۵۶۷ھ، ۱۵۶۸ھ، ۱۵۶۹ھ، ۱۵۷۰ھ، ۱۵۷۱ھ، ۱۵۷۲ھ، ۱۵۷۳ھ، ۱۵۷۴ھ، ۱۵۷۵ھ، ۱۵۷۶ھ، ۱۵۷۷ھ، ۱۵۷۸ھ، ۱۵۷۹ھ، ۱۵۸۰ھ، ۱۵۸۱ھ، ۱۵۸۲ھ، ۱۵۸۳ھ، ۱۵۸۴ھ، ۱۵۸۵ھ، ۱۵۸۶ھ، ۱۵۸۷ھ، ۱۵۸۸ھ، ۱۵۸۹ھ، ۱۵۹۰ھ، ۱۵۹۱ھ، ۱۵۹۲ھ، ۱۵۹۳ھ، ۱۵۹۴ھ، ۱۵۹۵ھ، ۱۵۹۶ھ، ۱۵۹۷ھ، ۱۵۹۸ھ، ۱۵۹۹ھ، ۱۶۰۰ھ، ۱۶۰۱ھ، ۱۶۰۲ھ، ۱۶۰۳ھ، ۱۶۰۴ھ، ۱۶۰۵ھ، ۱۶۰۶ھ، ۱۶۰۷ھ، ۱۶۰۸ھ، ۱۶۰۹ھ، ۱۶۱۰ھ، ۱۶۱۱ھ، ۱۶۱۲ھ، ۱۶۱۳ھ، ۱۶۱۴ھ، ۱۶۱۵ھ، ۱۶۱۶ھ، ۱۶۱۷ھ، ۱۶۱۸ھ، ۱۶۱۹ھ، ۱۶۲۰ھ، ۱۶۲۱ھ، ۱۶۲۲ھ، ۱۶۲۳ھ، ۱۶۲۴ھ، ۱۶۲۵ھ، ۱۶۲۶ھ، ۱۶۲۷ھ، ۱۶۲۸ھ، ۱۶۲۹ھ، ۱۶۳۰ھ، ۱۶۳۱ھ، ۱۶۳۲ھ، ۱۶۳۳ھ، ۱۶۳۴ھ، ۱۶۳۵ھ، ۱۶۳۶ھ، ۱۶۳۷ھ، ۱۶۳۸ھ، ۱۶۳۹ھ، ۱۶۴۰ھ، ۱۶۴۱ھ، ۱۶۴۲ھ، ۱۶۴۳ھ، ۱۶۴۴ھ، ۱۶۴۵ھ، ۱۶۴۶ھ، ۱۶۴۷ھ، ۱۶۴۸ھ، ۱۶۴۹ھ، ۱۶۵۰ھ، ۱۶۵۱ھ، ۱۶۵۲ھ، ۱۶۵۳ھ، ۱۶۵۴ھ، ۱۶۵۵ھ، ۱۶۵۶ھ، ۱۶۵۷ھ، ۱۶۵۸ھ، ۱۶۵۹ھ، ۱۶۶۰ھ، ۱۶۶۱ھ، ۱۶۶۲ھ، ۱۶۶۳ھ، ۱۶۶۴ھ، ۱۶۶۵ھ، ۱۶۶۶ھ، ۱۶۶۷ھ، ۱۶۶۸ھ، ۱۶۶۹ھ، ۱۶۷۰ھ، ۱۶۷۱ھ، ۱۶۷۲ھ، ۱۶۷۳ھ، ۱۶۷۴ھ، ۱۶۷۵ھ، ۱۶۷۶ھ، ۱۶۷۷ھ، ۱۶۷۸ھ، ۱۶۷۹ھ، ۱۶۸۰ھ، ۱۶۸۱ھ، ۱۶۸۲ھ، ۱۶۸۳ھ، ۱۶۸۴ھ، ۱۶۸۵ھ، ۱۶۸۶ھ، ۱۶۸۷ھ، ۱۶۸۸ھ، ۱۶۸۹ھ، ۱۶۹۰ھ، ۱۶۹۱ھ، ۱۶۹۲ھ، ۱۶۹۳ھ، ۱۶۹۴ھ، ۱۶۹۵ھ، ۱۶۹۶ھ، ۱۶۹۷ھ، ۱۶۹۸ھ، ۱۶۹۹ھ، ۱۷۰۰ھ، ۱۷۰۱ھ، ۱۷۰۲ھ، ۱۷۰۳ھ، ۱۷۰۴ھ، ۱۷۰۵ھ، ۱۷۰۶ھ، ۱۷۰۷ھ، ۱۷۰۸ھ، ۱۷۰۹ھ، ۱۷۱۰ھ، ۱۷۱۱ھ، ۱۷۱۲ھ، ۱۷۱۳ھ، ۱۷۱۴ھ، ۱۷۱۵ھ، ۱۷۱۶ھ، ۱۷۱۷ھ، ۱۷۱۸ھ، ۱۷۱۹ھ، ۱۷۲۰ھ، ۱۷۲۱ھ، ۱۷۲۲ھ، ۱۷۲۳ھ، ۱۷۲۴ھ، ۱۷۲۵ھ، ۱۷۲۶ھ، ۱۷۲۷ھ، ۱۷۲۸ھ، ۱۷۲۹ھ، ۱۷۳۰ھ، ۱۷۳۱ھ، ۱۷۳۲ھ، ۱۷۳۳ھ، ۱۷۳۴ھ، ۱۷۳۵ھ، ۱۷۳۶ھ، ۱۷۳۷ھ، ۱۷۳۸ھ، ۱۷۳۹ھ، ۱۷۴۰ھ، ۱۷۴۱ھ، ۱۷۴۲ھ، ۱۷۴۳ھ، ۱۷۴۴ھ، ۱۷۴۵ھ، ۱۷۴۶ھ، ۱۷۴۷ھ، ۱۷۴۸ھ، ۱۷۴۹ھ، ۱۷۵۰ھ، ۱۷۵۱ھ، ۱۷۵۲ھ، ۱۷۵۳ھ، ۱۷۵۴ھ، ۱۷۵۵ھ، ۱۷۵۶ھ، ۱۷۵۷ھ، ۱۷۵۸ھ، ۱۷۵۹ھ، ۱۷۶۰ھ، ۱۷۶۱ھ، ۱۷۶۲ھ، ۱۷۶۳ھ، ۱۷۶۴ھ، ۱۷۶۵ھ، ۱۷۶۶ھ، ۱۷۶۷ھ، ۱۷۶۸ھ، ۱۷۶۹ھ، ۱۷۷۰ھ، ۱۷۷۱ھ، ۱۷۷۲ھ، ۱۷۷۳ھ، ۱۷۷۴ھ، ۱۷۷۵ھ، ۱۷۷۶ھ، ۱۷۷۷ھ، ۱۷۷۸ھ، ۱۷۷۹ھ، ۱۷۸۰ھ، ۱۷۸۱ھ، ۱۷۸۲ھ، ۱۷۸۳ھ، ۱۷۸۴ھ، ۱۷۸۵ھ، ۱۷۸۶ھ، ۱۷۸۷ھ، ۱۷۸۸ھ، ۱۷۸۹ھ، ۱۷۹۰ھ، ۱۷۹۱ھ، ۱۷۹۲ھ، ۱۷۹۳ھ، ۱۷۹۴ھ، ۱۷۹۵ھ، ۱۷۹۶ھ، ۱۷۹۷ھ، ۱۷۹۸ھ، ۱۷۹۹ھ، ۱۸۰۰ھ، ۱۸۰۱ھ، ۱۸۰۲ھ، ۱۸۰۳ھ، ۱۸۰۴ھ، ۱۸۰۵ھ، ۱۸۰۶ھ، ۱۸۰۷ھ، ۱۸۰۸ھ، ۱۸۰۹ھ، ۱۸۱۰ھ، ۱۸۱۱ھ، ۱۸۱۲ھ، ۱۸۱۳ھ، ۱۸۱۴ھ، ۱۸۱۵ھ، ۱۸۱۶ھ، ۱۸۱۷ھ، ۱۸۱۸ھ، ۱۸۱۹ھ، ۱۸۲۰ھ، ۱۸۲۱ھ، ۱۸۲۲ھ، ۱۸۲۳ھ، ۱۸۲۴ھ، ۱۸۲۵ھ، ۱۸۲۶ھ، ۱۸۲۷ھ، ۱۸۲۸ھ، ۱۸۲۹ھ، ۱۸۳۰ھ، ۱۸۳۱ھ، ۱۸۳۲ھ، ۱۸۳۳ھ، ۱۸۳۴ھ، ۱۸۳۵ھ، ۱۸۳۶ھ، ۱۸۳۷ھ، ۱۸۳۸ھ، ۱۸۳۹ھ، ۱۸۴۰ھ، ۱۸۴۱ھ، ۱۸۴۲ھ، ۱۸۴۳ھ، ۱۸۴۴ھ، ۱۸۴۵ھ، ۱۸۴۶ھ، ۱۸۴۷ھ، ۱۸۴۸ھ، ۱۸۴۹ھ، ۱۸۵۰ھ، ۱۸۵۱ھ، ۱۸۵۲ھ، ۱۸۵۳ھ، ۱۸۵۴ھ، ۱۸۵۵ھ، ۱۸۵۶ھ، ۱۸۵۷ھ، ۱۸۵۸ھ، ۱۸۵۹ھ، ۱۸۶۰ھ، ۱۸۶۱ھ، ۱۸۶۲ھ، ۱۸۶۳ھ، ۱۸۶۴ھ، ۱۸۶۵ھ، ۱۸۶۶ھ، ۱۸۶۷ھ، ۱۸۶۸ھ، ۱۸۶۹ھ، ۱۸۷۰ھ، ۱۸۷۱ھ، ۱۸۷۲ھ، ۱۸۷۳ھ، ۱۸۷۴ھ، ۱۸۷۵ھ، ۱۸۷۶ھ، ۱۸۷۷ھ، ۱۸۷۸ھ، ۱۸۷۹ھ، ۱۸۸۰ھ، ۱۸۸۱ھ، ۱۸۸۲ھ، ۱۸۸۳ھ، ۱۸۸۴ھ، ۱۸۸۵ھ، ۱۸۸۶ھ، ۱۸۸۷ھ، ۱۸۸۸ھ، ۱۸۸۹ھ، ۱۸۹۰ھ، ۱۸۹۱ھ، ۱۸۹۲ھ، ۱۸۹۳ھ، ۱۸۹۴ھ، ۱۸۹۵ھ، ۱۸۹۶ھ، ۱۸۹۷ھ، ۱۸۹۸ھ، ۱۸۹۹ھ، ۱۹۰۰ھ، ۱۹۰۱ھ، ۱۹۰۲ھ، ۱۹۰۳ھ، ۱۹۰۴ھ، ۱۹۰۵ھ، ۱۹۰۶ھ، ۱۹۰۷ھ، ۱۹۰۸ھ، ۱۹۰۹ھ، ۱۹۱۰ھ، ۱۹۱۱ھ، ۱۹۱۲ھ، ۱۹۱۳ھ، ۱۹۱۴ھ، ۱۹۱۵ھ، ۱۹۱۶ھ، ۱۹۱۷ھ، ۱۹۱۸ھ، ۱۹۱۹ھ، ۱۹۲۰ھ، ۱۹۲۱ھ، ۱۹۲۲ھ، ۱۹۲۳ھ، ۱۹۲۴ھ، ۱۹۲۵ھ، ۱۹۲۶ھ، ۱۹۲۷ھ، ۱۹۲۸ھ، ۱۹۲۹ھ، ۱۹۳۰ھ، ۱۹۳۱ھ، ۱۹۳۲ھ، ۱۹۳۳ھ، ۱۹۳۴ھ، ۱۹۳۵ھ، ۱۹۳۶ھ، ۱۹۳۷ھ، ۱۹۳۸ھ، ۱۹۳۹ھ، ۱۹۴۰ھ، ۱۹۴۱ھ، ۱۹۴۲ھ، ۱۹۴۳ھ، ۱۹۴۴ھ، ۱۹۴۵ھ، ۱۹۴۶ھ، ۱۹۴۷ھ، ۱۹۴۸ھ، ۱۹۴۹ھ، ۱۹۵۰ھ، ۱۹۵۱ھ، ۱۹۵۲ھ، ۱۹۵۳ھ، ۱۹۵۴ھ، ۱۹۵۵ھ، ۱۹۵۶ھ، ۱۹۵۷ھ، ۱۹۵۸ھ، ۱۹۵۹ھ، ۱۹۶۰ھ، ۱۹۶۱ھ، ۱۹۶۲ھ، ۱۹۶۳ھ، ۱۹۶۴ھ، ۱۹۶۵ھ، ۱۹۶۶ھ، ۱۹۶۷ھ، ۱۹۶۸ھ، ۱۹۶۹ھ، ۱۹۷۰ھ، ۱۹۷۱ھ، ۱۹۷۲ھ، ۱۹۷۳ھ، ۱۹۷۴ھ، ۱۹۷۵ھ، ۱۹۷۶ھ، ۱۹۷۷ھ، ۱۹۷۸ھ، ۱۹۷۹ھ، ۱۹۸۰ھ، ۱۹۸۱ھ، ۱۹۸۲ھ، ۱۹۸۳ھ، ۱۹۸۴ھ، ۱۹۸۵ھ، ۱۹۸۶ھ، ۱۹۸۷ھ، ۱۹۸۸ھ، ۱۹۸۹ھ، ۱۹۹۰ھ، ۱۹۹۱ھ، ۱۹۹۲ھ، ۱۹۹۳ھ، ۱۹۹۴ھ، ۱۹۹۵ھ، ۱۹۹۶ھ، ۱۹۹۷ھ، ۱۹۹۸ھ، ۱۹۹۹ھ، ۲۰۰۰ھ، ۲۰۰۱ھ، ۲۰۰۲ھ، ۲۰۰۳ھ، ۲۰۰۴ھ، ۲۰۰۵ھ، ۲۰۰۶ھ، ۲۰۰۷ھ، ۲۰۰۸ھ، ۲۰۰۹ھ، ۲۰۱۰ھ، ۲۰۱۱ھ، ۲۰۱۲ھ، ۲۰۱۳ھ، ۲۰۱۴ھ، ۲۰۱۵ھ، ۲۰۱۶ھ، ۲۰۱۷ھ، ۲۰۱۸ھ، ۲۰۱۹ھ، ۲۰۲۰ھ، ۲۰۲۱ھ، ۲۰۲۲ھ، ۲۰۲۳ھ، ۲۰۲۴ھ، ۲۰۲۵ھ، ۲۰۲۶ھ، ۲۰۲۷ھ، ۲۰۲۸ھ، ۲۰۲۹ھ، ۲۰۳۰ھ، ۲۰۳۱ھ، ۲۰۳۲ھ، ۲۰۳۳ھ، ۲۰۳۴ھ، ۲۰۳۵ھ، ۲۰۳۶ھ، ۲۰۳۷ھ، ۲۰۳۸ھ، ۲۰۳۹ھ، ۲۰۴۰ھ، ۲۰۴۱ھ، ۲۰۴۲ھ، ۲۰۴۳ھ، ۲۰۴۴ھ، ۲۰۴۵ھ، ۲۰۴۶ھ، ۲۰۴۷ھ، ۲۰۴۸ھ، ۲۰۴۹ھ، ۲۰۵۰ھ، ۲۰۵۱ھ، ۲۰۵۲ھ، ۲۰۵۳ھ، ۲۰۵۴ھ، ۲۰۵۵ھ، ۲۰۵۶ھ، ۲۰۵۷ھ، ۲۰۵۸ھ، ۲۰۵۹ھ، ۲۰۶۰ھ، ۲۰۶۱ھ، ۲۰۶۲ھ، ۲۰۶۳ھ، ۲۰۶۴ھ، ۲۰۶۵ھ، ۲۰۶۶ھ، ۲۰۶۷ھ، ۲۰۶۸ھ، ۲۰۶۹ھ، ۲۰۷۰ھ، ۲۰۷۱ھ، ۲۰۷۲ھ، ۲۰۷۳ھ، ۲۰۷۴ھ، ۲۰۷۵ھ، ۲۰۷۶ھ، ۲۰۷۷ھ، ۲۰۷۸ھ، ۲۰۷۹ھ، ۲۰۸۰ھ، ۲۰۸۱ھ، ۲۰۸۲ھ، ۲۰۸۳ھ، ۲۰۸۴ھ، ۲۰۸۵ھ، ۲۰۸۶ھ، ۲۰۸۷ھ، ۲۰۸۸ھ، ۲۰۸۹ھ، ۲۰۹۰ھ، ۲۰۹۱ھ، ۲۰۹۲ھ، ۲۰۹۳ھ، ۲۰۹۴ھ، ۲۰۹۵ھ، ۲۰۹۶ھ، ۲۰۹۷ھ، ۲۰۹۸ھ، ۲۰۹۹ھ، ۲۱۰۰ھ، ۲۱۰۱ھ، ۲۱۰۲ھ، ۲۱۰۳ھ، ۲۱۰۴ھ، ۲۱۰۵ھ، ۲۱۰۶ھ، ۲۱۰۷ھ، ۲۱۰۸ھ، ۲۱۰۹ھ، ۲۱۱۰ھ، ۲۱۱۱ھ، ۲۱۱۲ھ، ۲۱۱۳ھ، ۲۱۱۴ھ، ۲۱۱۵ھ، ۲۱۱۶ھ، ۲۱۱۷ھ، ۲۱۱۸ھ، ۲۱۱۹ھ، ۲۱۲۰ھ، ۲۱۲۱ھ، ۲۱۲۲ھ، ۲۱۲۳ھ، ۲۱۲۴ھ، ۲۱۲۵ھ، ۲۱۲۶ھ، ۲۱۲۷ھ، ۲۱۲۸ھ، ۲۱۲۹ھ، ۲۱۳۰ھ، ۲۱۳۱ھ، ۲۱۳۲ھ، ۲۱۳۳ھ، ۲۱۳۴ھ، ۲۱۳۵ھ، ۲۱۳۶ھ، ۲۱۳۷ھ، ۲۱۳۸ھ، ۲۱۳۹ھ، ۲۱۴۰ھ، ۲۱۴۱ھ، ۲۱۴۲ھ، ۲۱۴۳ھ، ۲۱۴۴ھ، ۲۱۴۵ھ، ۲۱۴۶ھ، ۲۱۴۷ھ، ۲۱۴۸ھ، ۲۱۴۹ھ، ۲۱۵۰ھ، ۲۱۵۱ھ، ۲۱۵۲ھ، ۲۱۵۳ھ، ۲۱۵۴ھ، ۲۱۵۵ھ، ۲۱۵۶ھ، ۲۱۵۷ھ، ۲۱۵۸ھ، ۲۱۵۹ھ، ۲۱۶۰ھ، ۲۱۶۱ھ، ۲۱۶۲ھ، ۲۱۶۳ھ، ۲۱۶۴ھ، ۲۱۶۵ھ، ۲۱۶۶ھ، ۲۱۶۷ھ، ۲۱۶۸ھ، ۲۱۶۹ھ، ۲۱۷۰ھ، ۲۱۷۱ھ، ۲۱۷۲ھ، ۲۱۷۳ھ، ۲۱۷۴ھ، ۲۱۷۵ھ، ۲۱۷۶ھ، ۲۱۷۷ھ، ۲۱۷۸ھ، ۲۱۷۹ھ، ۲۱۸۰ھ، ۲۱۸۱ھ، ۲۱۸۲ھ، ۲۱۸۳ھ، ۲۱۸۴ھ، ۲۱۸۵ھ، ۲۱۸۶ھ، ۲۱۸۷ھ، ۲۱۸۸ھ، ۲۱۸۹ھ، ۲۱۹۰ھ، ۲۱۹۱ھ، ۲۱۹۲ھ، ۲۱۹۳ھ، ۲۱۹۴ھ، ۲۱۹۵ھ، ۲۱۹۶ھ، ۲۱۹۷ھ، ۲۱۹۸ھ، ۲۱۹۹ھ، ۲۲۰۰ھ، ۲۲۰۱ھ، ۲۲۰۲ھ، ۲۲۰۳ھ، ۲۲۰۴ھ، ۲۲۰۵ھ، ۲۲۰۶ھ، ۲۲۰۷ھ، ۲۲۰۸ھ، ۲۲۰۹ھ، ۲۲۱۰ھ، ۲۲۱۱ھ، ۲۲۱۲ھ، ۲۲۱۳ھ، ۲۲۱۴ھ، ۲۲۱۵ھ، ۲۲۱۶ھ، ۲۲۱۷ھ، ۲۲۱۸ھ، ۲۲۱۹ھ، ۲۲۲۰ھ، ۲۲۲۱ھ، ۲۲۲۲ھ، ۲۲۲۳ھ، ۲۲۲۴ھ، ۲۲۲۵ھ، ۲۲۲۶ھ، ۲۲۲۷ھ، ۲۲۲۸ھ، ۲۲۲۹ھ، ۲۲۳۰ھ، ۲۲۳۱ھ، ۲۲۳۲ھ، ۲۲۳۳ھ، ۲۲۳۴ھ، ۲۲۳۵ھ، ۲۲۳۶ھ، ۲۲۳۷ھ، ۲۲۳۸ھ، ۲۲۳۹ھ، ۲۲۴۰ھ، ۲۲۴۱ھ، ۲۲۴۲ھ، ۲۲۴۳ھ، ۲۲۴۴ھ، ۲۲۴۵ھ، ۲۲۴۶ھ، ۲۲۴۷ھ، ۲۲۴۸ھ، ۲۲۴۹ھ، ۲۲۵۰ھ، ۲۲۵۱ھ، ۲۲۵۲ھ، ۲۲۵۳ھ، ۲۲۵۴ھ، ۲۲۵۵ھ، ۲۲۵۶ھ، ۲۲۵۷ھ، ۲۲۵۸ھ، ۲۲۵۹ھ، ۲۲۶۰ھ، ۲۲۶۱ھ، ۲۲۶۲ھ، ۲۲۶۳ھ، ۲۲۶۴ھ، ۲۲۶۵ھ، ۲۲۶۶ھ، ۲۲۶۷ھ، ۲۲۶۸ھ، ۲۲۶۹ھ، ۲۲۷۰ھ، ۲۲۷۱ھ، ۲۲۷۲ھ، ۲۲۷۳ھ، ۲۲۷۴ھ، ۲۲۷۵ھ، ۲۲۷۶ھ، ۲۲۷۷ھ، ۲۲۷۸ھ، ۲۲۷۹ھ، ۲۲۸۰ھ، ۲۲۸۱ھ، ۲۲۸۲ھ، ۲۲۸۳ھ، ۲۲۸۴ھ، ۲۲۸۵ھ، ۲۲۸۶ھ، ۲۲۸۷ھ، ۲۲۸۸ھ، ۲۲۸۹ھ، ۲۲۹۰ھ، ۲۲۹۱ھ، ۲۲۹۲ھ، ۲۲۹۳ھ، ۲۲۹۴ھ، ۲۲۹۵ھ، ۲۲۹۶ھ، ۲۲۹۷ھ، ۲۲۹۸ھ، ۲۲۹۹ھ، ۲۳۰۰ھ، ۲۳۰۱ھ، ۲۳۰۲ھ، ۲۳۰۳ھ، ۲۳۰۴ھ، ۲۳۰۵ھ، ۲۳۰۶ھ، ۲۳۰۷ھ، ۲۳۰۸ھ، ۲۳۰۹ھ، ۲۳۱۰ھ، ۲۳۱۱ھ، ۲۳۱۲ھ، ۲۳۱۳ھ، ۲۳۱۴ھ، ۲۳۱۵ھ، ۲۳۱۶ھ، ۲۳۱۷ھ، ۲۳۱۸ھ، ۲۳۱۹ھ، ۲۳۲۰ھ، ۲۳۲۱ھ، ۲۳۲۲ھ، ۲۳۲۳ھ، ۲۳۲۴ھ، ۲۳۲۵ھ، ۲۳۲۶ھ، ۲۳۲۷ھ، ۲۳۲۸ھ، ۲۳۲۹ھ، ۲۳۳۰ھ، ۲۳۳۱ھ، ۲۳۳۲ھ، ۲۳۳۳ھ، ۲۳۳۴ھ، ۲۳۳۵ھ، ۲۳۳۶ھ، ۲۳۳۷ھ، ۲۳۳۸ھ، ۲۳۳۹ھ، ۲۳۴۰ھ، ۲۳۴۱ھ، ۲۳۴۲ھ، ۲۳۴۳ھ، ۲۳۴۴ھ، ۲۳۴۵ھ، ۲۳۴۶ھ، ۲۳۴۷ھ، ۲۳۴۸ھ، ۲۳۴۹ھ، ۲۳۵۰ھ، ۲۳۵۱ھ، ۲۳۵۲ھ، ۲۳۵۳ھ، ۲۳۵۴ھ، ۲۳۵۵ھ، ۲۳۵۶ھ، ۲۳۵۷ھ، ۲۳۵۸ھ، ۲۳۵۹ھ، ۲۳۶۰ھ، ۲۳۶۱ھ، ۲۳۶۲ھ، ۲۳۶۳ھ، ۲۳۶۴ھ، ۲۳۶۵ھ، ۲۳۶۶ھ، ۲۳۶۷ھ، ۲۳۶۸ھ، ۲۳۶۹ھ، ۲۳۷۰ھ، ۲۳۷۱ھ، ۲۳۷۲ھ، ۲۳۷۳ھ، ۲۳۷۴ھ، ۲۳۷۵ھ، ۲۳۷۶ھ، ۲۳۷۷ھ، ۲۳۷۸ھ، ۲۳۷۹ھ، ۲۳۸۰ھ، ۲۳۸۱ھ، ۲۳

الجواب: عورت کا دودھ پینے کے لئے نہ صرف نازشہ فرما رہی ہے اس زمانہ کے بعد ناز جانزو حرام ہے اگرچہ ماں اپنے بچے کو دودھ پلائے لہذا اپنی عورت کا دودھ پینا بھی ناجائز ہے اگرچہ جب شوہر کی کمزوری حالت پر سب سے زیادہ کی ہوتو اس دودھ پینے سے حرمت و رفاعت ثابت نہ ہوگی مگر گناہ و ناجائز ہو گا اور خدا میں ہے اولہ بیع الکسرا مناع بعد مصلحت لکنہ خیر وادی الاستغاثہ بعد مرض و ساق حرام علی الاشیع شرح الوہابیۃ و اللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: زید اور سید دو دوست و دو دھ کے شریک بھائی ہیں۔ اب زید کا بھائی عمر جو زید سے چھوٹا ہے وہ ہندو سے نکاح کرنا چاہتا ہے، اما عمر سے انہیں بازو کاڑا بھائی کی کرک شادی ہندو سے ہرگز نہیں ہے۔

الجواب :- اگر بندہ نے زید کی ماں کا دودھ پیا ہے تو اس کی ماں کی تمام اولادیں زید سے جھوٹی ہوں یا بڑی سب بنیں گے بھائی بس ہیں جس طرح زید پر حرام ہے اس کے بھوتے اور بڑے بھائی پر بھی حرام اور اگر زید نے بندہ کی ماں کا دودھ نوش کیا ہے تو زید پر حرام ہے اس کے بھائیوں سے نکاح ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: بیکار فرماتے ہیں علماء دین کہ وہ نہیں ایک کالوا کا اور ایک کی لڑکی تھی وہ دونوں بیسویں مارچ ۱۹۷۲ء میں متعلقہ علاقہ سے لڑکا لڑکی کی ماں کے پاس اور لڑکی بوکے کی ماں کے پاس سونپی گئی۔ اس نے اپنا لڑکا جب کہ گھر میں دودھ دے رہا تھا یہ معلوم اسے نہ پایا۔ بیسویں مارچ کو ہی اس وقت مر رہا جو لڑکا اس وقت لڑکی کی عمر دو سال اور بوکے کی ایک سال تھی مگر لڑکی کا دودھ اس صاف ہے۔ یہ چار ماہ چھترے ہوئے دیا تھا اور اس لڑکے نے اپنی والدہ کی بیماری کے سبب لڑکی کی والدہ کا دودھ پیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اب اس لڑکے کے ٹیسٹے بھائی کے عہد نکاح کا زمانہ ہے انہیں؟

اجواب : یہ معاملہ طاعت و حرمت کا ہے اگر والدہ کے خلاف ظاہر کیا جائے تو زندگی بھر حرام میں مبتلا ہو گا اور اس کا وبال شدید ہے۔ مفتی کا کام صورت مستفسرہ کا جواب دینا ہے اگر سوال میں غلطی ہو تو مفتی کے حلال کہہ دینے سے حلال نہ ہو گا، اللہ عز و جل ظاہر و باطن سب کا جاننے والا ہے۔ صورت غلط بنا کر فتویٰ مائل کرنے سے مؤلفہ خود ہی سے نجات نہیں مل سکتی اگر یہ علم لڑکے کے ذہن کو اس کا لڑائی نے دو دھ لیا یا تو یہ لڑائی اس کی عورت کے تمام لڑائیوں پر حرام ہو گئی کہ یہ ان سب کی جڑی بن گئی۔ اگر یہ لڑائی کو اس سے قبل دو دھ چھوڑ دیا گیا ہو بیشتر طے کہ اس کی عمر اس وقت ڈھائی سال کے اندر اندر ہو، اور مفتی محمد رفیع الجوهری رحمۃ اللہ علیہ دلفعت و دوجعت النظام محرم و علیہ الفتویٰ اور اگر پستان اس کے منہ میں

وہاں مجریہ علم نہ ہوا کہ پڑا نہیں تو اس صورت میں رضاعت ثابت نہ ہوگی اگر رضاعت کے لئے صرف پستان منہ میں لینا کافی نہیں، بلکہ دو دودھ پینا ضرور ہے اور یہاں دو دھ پینے میں شک ہے، اعدائے حرمت ثابت نہیں ہوتی، درختار میں ہے، فلو انتم اخلتمہ بعد ما سداً عنک اللبن فی حلقہ ام و لم یحرم کھن، کھن اب اپنے منہ کا دھال جیسے رد اہل حرام میں ہے، یعنی الفتق فواذعت اللہ فی فیہ العصب و شکت فی اکلامہ فتعاقب ثابت الحیض بالاشتعال، یہاں اس صورت میں اگر کھن وقت قبل والی حدیث کے طور پر نکلتا ہے، اعتباراً کر کے تو بہتر ہے، اور احتیاطاً پر عمل نہ کیا، اور نکلا کر دیا تو نکلا کر کوئی تاہر نہیں کہا جاسکتا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، المرأۃ اذا جعلت شدیحا فی خیم العصبی ولا تخرج من لبنی ام کا فتیحا العضا ولا تشبع الحیض بالاشتعال و فی الاحتیاط لا تثبت، یہاں اگر لڑکے نے لڑائی کی ماں کا دودھ پیا ہے، اس سے یہ دونوں بھائی بس ہو گئے اور ان میں شہاح حرام مگر لڑکے کے بھائی پر لڑائی حرام نہ ہوگی، عالمگیری میں ہے، و تحل اختا و خواصا، و الفتق فتاویٰ اعلم۔

مسئلہ: وہ بچہ کسی عورت کا دودھ پانی پیتا ہے تو اس عورت کی کسی اولاد سے اس بچہ کا عقد نہیں ہو سکتا، معلوم کرنے سے نتیجہ ہر کار خور ہوتا ہے۔ یہ وجہ ہے، احتیض خال کرنا ہے کہ خون اس میں بھی ہے کہ بہن کی ایک لڑکی اور بھائی ایک ایک لڑکے کا عقد ہو جائے ؟

جواب :- دودھ خون سے بنتا ہے لہذا دودھوں میں شکر کی بھرپوری اور بھائی کے بیٹے میں کی بٹھی یا اس کے عکس میں خود ان لوگوں کے خون کی شکر نہیں، بلکہ ان کے والد والدہ میں ہے، واخدا تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰: از غرر الخوارزمی رجب المرجب ۱۳۳۶ھ
کیا فرماتے ہیں علما و اہل حق میں کہ ایک بچہ کو ایام شیر خوارگی میں دو ایسے اس کی مائی کا رودھ ملے گا یا نہیں؟
و تو مائے کی لڑکی سے اس لڑکے کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اور دو میں عورت کا دودھ ملا کر کچھ کو پلایا تو اس کی تین عورتیں پائیں اگر دودھ غالب ہے تو حرمِ رضا ثابت ہے اور دو غالب ہے تو رضاعت نہیں اور دو زنی برابر ہیں جب بھی رضاعت ثابت ہے اور غلبہ کی شناخت یہ ہے کہ ایک یا زہ یا دو دودھ کا ہے تو دودھ کا غلبہ ہے اور رضاعت ثابت ہے، فقہی عالم کی حکایت ہے کہ: *فخذ لبن المهر بمجاناً*

ادباللہ داعا علیہا بجمیعہ فالصبرۃ للغالب کذا فی التلخیصیۃ وقصیرۃ الفیۃ ان یومئذ منہ طعمہ ولذوہ
وسیعہ واداعا ہذا لا یشیاد فراسویا وجب ثبوت الحرۃ لانه غیر مکتوب کذا فی البیہا فی الفتا،
وہو فتاویٰ اعلم۔

مسئلہ: از قصہ فتح کلہا، ضلع بلڈان ملک برارسی بی محمد اسلم خان ولدہ محمد سر فراز خان صاحب ۱۲۲۲ھ
کھانا کھاتے وقت اپنی منکوحہ عورت کا دودھ یا دوسری غیر منکوحہ کا کھانے میں گر پڑا تو وہ منکوحہ عورت کا کھانا کھانا
یا نہیں اور وہ غیر منکوحہ مذکورہ عورت سے اس مرد کا نکاح درست ہے یا نہیں یا کچھ کلامہ دینا ہو گا؟۔

الجواب: رضاعت کی مدت طبعائی سال ہے اس مدت کے بعد کسی عورت کا دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثبوت
نہیں ہوتی، اگرچہ دودھ پینا ہمارا ثابت ہے، مگر نکاح نہیں ٹوٹتا اور عورت اجنبیہ ہو تو اس سے نکاح کر سکتا ہے، حدیث شریفہ
الہ ضاعۃ من الجماعۃ، واللہ اعلم،

مسئلہ: از کہ مذکورہ ضلع جبرجس برگر، ڈاکخانہ اینٹا گٹھ، مرسلہ جناب شاہ محمد صاحب امام مجہد، ۵، رجماری انانی
کیا فائز ہے میں طوائف ملت محمد علی صاحبہا السلامہ والرحمہ اس مسئلہ میں کہ زید کی حقیقی خالہ نے زید کی ماں کا دودھ پیا
تو زید کی حقیقی بھائی کا نکاح زید کی اس خالہ کی لڑکی کے ساتھ ہو سکتے یا نہیں، بیوقوف ہو جاؤ،

الجواب: اگر وہ زید کا حقیقی بھائی ہے یعنی دونوں کے باپ ماں ایک ہیں تو زید کی خالہ اس کے بھائی کی رضائی
بہن ہوتی، اور جس طرح نسب بہن کی لڑکی سے نکاح حرام ہے، قال اللہ تعالیٰ وبنات الاخت، اس طرح رضائی بہن کی
لڑکی سے بھی نکاح حرام، حدیث میں ہے، یرحم من الرضاع ما یرحم من النسب، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: کیا فائز ہے میں طوائف دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک آزاد و فشا آدمی ہے، فائز روزہ قطعی نہیں کر سکتا
بھی درست نہیں زیادہ تر کافر کفیلوں کے عقیدہ پر ہے اور بعض وقت تقضی فی الالتم معلوم ہوتے ہیں، بہر حال بدعتیہ ائمہ کا مذہب

مذہب شریف، کتاب النکاح، باب من قال لا رضاع بعد حولین، ص ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زیدہ اور ہندہ کے ماہینہ رخصت ثابت ہو چکی تھی تاہم باہوں نے زور دیا کہ ایسا نکاح کیسے ناجائز ہے بلکہ درست ہے تو مولانا محمد احمد صاحب مدین سکندر پوری دام ظلہ نے فتویٰ دیا کہ یہ نکاح بالکل ناجائز و حرام ہے بلکہ ماہینہ کے والدین نے انکار کیا اور سرکشی کیا کہ ایسا فتویٰ میں نہیں بانٹا ہندہ بچہ عمر دین سے فوراً گذشتہ سال مستغنیٰ کی گئی تو چاروں بھگوں سے نکاح کے حرام ہونے کا فتویٰ آیا اب زید کی والدہ ہندہ کو دودھ پلانے کی قسم کھاتی ہے کہ میں نے سرگرم ہندہ کو دودھ نہیں پلائی ہے، مگر یہ ہے کہ بچہ اوڑھی سر کی ایسا نکاح ناجائز ہے اس سے بھی رخصت ثابت ہو جاتی ہے تو قسم کا کیا اعتبار ہے، مستغنیٰ کھنے تک بھی دونوں کے والدین نے دودھ پلانے کی قسم نہ کھائی بلکہ ذکر تک زید اب ذہا رسول کے ساتھ فریب کے قسم کھاتی ہے اور اپنی بوجہ زید کو ہندہ کے ساتھ نکاح کر دیا تو اس قسم کا نکاح درست و جائز ہو یا نہیں اس پر درست برادری سے درخواست کر دیا گیا ہے، دلیل ماہینہ کی حالت سے واقف تھا مگر اس سے نکاح بڑھوانے سے پرہیز نہ کیا، بفضل مطلع کریں؟

اجواب۔ اگر گرواہوں سے رخصت ثابت ہے تو والدہ زید کا انکار کرنا یا قسم کھانا کوئی چیز نہیں ہے، نکاح ناجائز و حرام ہے، ان کو برادری سے علحدہ کر دیا بہت اچھا کیا، اند جب تک زید و ہندہ میں بدائی نہ ہو جائے اور یہ سب لوگ توبہ نہ کریں، تو انھیں برادری میں شامل نہ کیا جائے، دلیل جب کہ واقف تھا تو اسے بھی علحدہ کیا جائے اور جب تک توبہ نہ کریں اس کا بھی وہی حکم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، زید چھ ماہ کا تھا کہ اس کی والدہ فوت ہو گئی، اس کے بعد وہ بچی ایک سال کے دودھ سے پرورش پائے، لگا لگائے، کچھ کچھ کھانے پینے کو دیا، بچوں کو سنبھالنا دشوار تھا، مجھہ ازید کی دادی کو کچھ کچھ اپنے پاس رکھتی اور کسی وقت قسلی لگنے لگنے دینا پستان بھی اس کے منہ میں دے دیا، کہ زید کی دادی کی عمر اس وقت تقریباً چوبیس سال کی تھی اگرچہ اس کا خاندان زندہ تھا، مگر اس کو دودھ بالکل نہیں آتا تھا، کچھ خالی پستان جو اس کا تھا اب زید کی عمر سو سال کی ہو گئی، اور وہ ہے کہ اس کی شادی اس کی دوسری بیٹی کی لڑکے سے کر دیا جائے، جس کو رخصت سے کوئی معلق نہیں، صرف یہ شرط حائل ہے کہ کس دادی کا

ملہ ہو، اور احتمال ہے زید کی دوسری بیٹی کی لڑکی کے بچے سے، جو زید کی لڑکی کے بچے کے چھ ماہ کے طور سے ہو، اس دوسری شری پر مطلقاً نکاح جائز ہے، جس میں کوئی شرط نہیں، خواہ اس کی دادی سے رخصت ثابت ہو یا نہ، شرطیں اولیٰ ہر سے کہ اگر زید کی دادی سے یہ رخصت ثابت ہو جائے، تو زید اپنی دادی کا رخصتی شری کا چچا اور اس کا چچا اس دادی کے بطن سے ہے، اس کا رخصتی بھائی اور بھتیجی ہیں

غالی پستان منہ میں لینے اور جوڑنے سے رخصت نہ ثابت ہوگئی ہو، امید ہے کہ اس مسئلہ کو صاف طور پر بحوالہ کتاب فقہ جلد ۲ حل فرما کر دیا کریں گے۔

الجواب : جب کہ میمنہم ہے کہ زید کی داری کو دودھ نہ تھا، غالی پستان منہ میں لیتا اور چوستا تھا اور دودھ نہیں نکلتا تھا تو رخصت نہ ثابت نہ ہوگی کہ غالی پستان بین دودھ کے جوڑنے سے رخصت نہیں ہوتی بلکہ دودھ پینے سے ہوتی ہے، درغنا تو یہ ہے، ہومس من شدی اکمیتہ و لیکمہ الاذمیتہ و آکشتہ و رد الخمار میں بکرتے ہے، المراد بالملس الموصول الی الخمر، حنفی المتخذین و خصہ لکنہ سب للموصول فالملک السب و المراد کسب، نیز اسی میں نہر ہے، المصلیٰ یستلزم الموصول الی الخمر لما فی القاموس مع صحت شریعہ شرعاً، و اللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ ۱: دودھ پلانے والی کو بغیر اپنے شوہر کی اجازت سے دوسرے کے بچے کو دودھ پلانا جائز ہے یا نہیں، یہ تو جو دوا، **الجواب :** شوہر سے اجازت لے کر پلانے، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲: اذ کلکے سیالہ اپر سر کر روڈ پینر ۱۱، مرسلہ نو محمد باہر ملی فروٹ مرٹنٹس، اینڈ جہل آرڈو پلاٹرس، کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید کی کئی بیشرہ ہندہ نے زید کی لڑکی کو بوجہ بہار ہونے ماں کے اس کی لڑکی کو دودھ پلا، چاہا اور اس ارادہ سے لڑکی کو اپنے سینے سے لگایا، جیسے ہی اس نے سینے سے لگایا تھا کہ دوسرے لوگوں نے متنبہ کیا فنا سینے سے جدا کر لیا، اور دودھ نہ پلایا، مگر کفین کے ساتھ نہیں لگایا کہ لڑکی نے دودھ چسپا یا نہیں پیا اور اس لڑکی کی نسبت ہندہ کے لڑکے سے ہوتی ہے، ہندہ اور دوسرے شرعاً شریفان دونوں کی فتاویٰ آپس میں ہو سکتی ہے یا نہیں، اس مسئلہ کو ہم نے کئی مالموں سے دریافت کیا تھا بعض نے کہا ہو سکتا ہے اور بعض نے کہا نہیں ہو سکتا ہے، غلطہ جواب سے مطلع کیا جائے، ہنر تو جتنا، **الجواب :** اگر حور نے لڑکی کے گدے میں پستان دیا اور اس کو کفین کے ساتھ معلوم نہیں کہ لڑکی نے دودھ پیا یا نہیں، یعنی اس میں شک ہے، تو رخصت و حرمت کا حکم نہیں دیا جاسکتا، درغنا میں ہے، فلو انتم، لخصتہ و لم یجدما و دخل اللبب فی خلختہ اہم یرحمکم کاف فی المانیۃ شک، ہاں احتیاطاً کا اتفاق ہے کہ اجتناب کیا جائے، کوفی علی غلگہ، واللہ تعالیٰ اعلم،

(فقہ حنفی) اس صورت میں نکاح صحیح نہ ہوگا کہ اس صورت میں اس چھ لڑکی اس کی بیٹی ہوئی اور بیٹی سے نکاح حرام، لکھ چکے رخصت نہ ثابت نہیں اس لئے ان دونوں میں نکاح بلا حجبہ جائز، جیسا کہ حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ نے تحریر فرمایا،

واللہ تعالیٰ اعلم، شے ۳، ۴، باب الرضاع، نہانہ، شے ایضاً، -

بَابُ الْوَلَى

وَلَى كَالْبَيَانِ

مسئلہ ۱۰۱: از تبریکہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ

از مندرجین علماء دینی کیا فرماتے ہیں کہ ایک عورت جو نابالغ ہو اور اس کا نکاح صرف ماں اپنی خوشی سے کر دے اور وہ عورت اب بالغ ہو گئی ہے اور وہ اس نکاح کو منظور نہیں کرتی ہے اب وہ عورت نکاح شامی کر سکتی ہے یا نہیں اور عورت کا شوہر ایک سال یا ڈیڑھ سال سے باہر ہے نہ خربچہ دیتا ہے نہ گھڑ آتا ہے؟

الجواب: یہ بیان سائل سے معلوم ہوا کہ عورت نابالغ کے دو بھائی جوان بھی تھے مگر وہ دونوں فوت ہوئے نکاح یہاں موجود نہ تھے ایک مراد آوازیکی تھا اور ایک کہیں اور تھا مراد آیا دیکھا تھی دور نہیں کہ وہاں سے آسکتا ہو یا اس کی اجازت دے دے نہ لے جائے اور کفو طلب انتظار نہ کر سکے لہذا اس صورت میں ماں کو لڑکی کے نکاح کرنے کی ولایت تھی یہ نکاح ضروری ہوہو بھائی کی اجازت پر موقوف تھا اگر بھائی نے اجازت دی ہو تو جائز ہو گیا اور رو کر دیا ہو تو رد ہو گیا اور اگر کچھ دیکھا یہاں تک کہ لڑکی جوان ہو گئی تو اب اس لڑکی کی اجازت پر موقوف ہے اگر ذاتی میں بھائی نے اجازت نہ دی ہو اور نہ بلوغ کے بعد لڑکی نے جائز کیا ہو تو اب رد کر سکتی ہے جمیع الانہر شریعہ و ولوی الا بعد الفرج اذ کان الا اقرب فانہا بحیث کانت کافہ الخاطب جوابہ اسی جواب الاقرب فلوا نظر کا مخاطبہ یکے کے الا بعد وھذا الاختیار اکثر

امشائے کافی النہایۃ فی الہدایۃ ہوا اقرب الی الفقہ فی الجہت ولبسوط والذی غیرہ حوالہ فی وجہ علیہ الغفر
کاملہ الخافق کانت اکثر کلاما یشترک فی الوقت ہذا لکن ہمیں ہے و قال فی الشافعیۃ الاصح انہ اذا کان فی موضع
لو انظر حضورہ او استطلاع رایہ فات الکونان فی حضرة فانفیۃ منتطدۃ والیہ اخبار فی الکتاب اور فی
والجمہور علی الجہت ولبسوط انہ الاصح وھذا النہایۃ و اختصار اکثر المشائخ و صحابہ ابن النفل فی الہدایۃ
یصح الی الفقہ و فی النہایۃ الاشیہ بالفتوہ و انہ اختصار من بین اکثر المتأخرین و اکثر المتأخرین فی
انہا ومن امشائے المتقدمون و فی شرح المتقی حقاقتہ انہ الاصح و الاقرب و علیہ الفتویٰ اور علیہ
ویشی فی الاختیار و التحفیۃ و یشیر کلام انہما الی اختیارہ و فی الجمہور والاصح الاقرب علیہ اکثر المشائخ و اربا

ما لکھ کر تو یہ ہے۔ درخت کا یہ ہے۔ ان کی فی الطحا العصبة بنفسه فان لم یکن عصبة فافلاکة طلام۔ اور ان
 صورتوں میں کہ نکاح صحیح ہو گیا۔ ہر لڑکی کو خیار بلوغ عاصی ہے کہ بائیں ہوتے ہی فوراً بنا وقت اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے تو یہ
 میعتہ۔ و ہذا فیہا من النسخ بالبرء و السحر ما لکاح جسدہ بشرط القضاء و فوراً بعد از نکاح و رجوع
 لڑکی پر وہ ریت نہیں کہ اس کے عصب نہیں کہ اس سے لڑکی کی کوئی قربت سوال میں ظاہر نہیں کی گئی، اور ان کے بابت کی
 لڑکی ہونا یا رجوع بخش کا لڑکی کے باپ کا جتنی ہر نایہ کوئی رشتہ شرفاً نہیں، اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے، و اما جعل الذیاء کم
 انساکم و اکھم فکم بافی اھکم و اللہ یعزل الھم و ھو یجحد فی السبیل و ادعوھم لایاء ھم ھو اقطع عند اللہ
 فان لم یفعلوا لایاء ھم فافلاکہ فی الدین و موالیکم و لیس علیکم جناح فیما اخطا تم بہ و لکن ما تفتق
 ظلوکم و کان اللہ غفوراً راسخاً و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ دیکھا کرتے ہیں ملائے دین اس مسئلہ میں کہ بری ہمیشہ شروع جون ۱۹۱۳ء میں یوہ ہو گئی اور اس کے
 ساتھ ایک لڑکی ہے جس کی عمر اس وقت دوا تین سال کی تھی، اس کے یوہ ہو جانے پر اس کے شوہر کے بھائی باپ نے بھلا مان
 مانگے کہ نکاح سے نکال دیا جائے جو یہ دوسرا دختر بنا لڑکے کر میرے مکان چلی آئی تو میں نے اور میرے والدین نے اس کو
 اور اس کی لڑکی کو اپنی پرورش میں رکھ لیا، اور اپنی برادری کے چند اشخاص کو اس کی اطلاع کر دی ایک سال کے بعد جس
 والدین نے اس اپنی یوہ لڑکی کا نکاح دوسری بلکہ کر دیا اور اس نابالغ لڑکی کو اپنے زیر پرورش رکھا، کچھ عرصہ کے بعد اس
 لڑکی کے چچا سے کہا گیا کہ تم اس لڑکی کو لے لی اور پرورش کرو، وہ لینے سے انکار کرتے رہے اس سال گذشتہ اس لڑکی کے چچا نے
 ذلی بنائے جانے کا دعویٰ و ولادت نکاح عدالت دیرانی میں بھی پر اور لڑکی رکھا، عدالت کو نہ کرنے جاتے، دسمبر ۱۹۱۳ء
 کو دمس کر دیا، عدل کو مجبور ہو کر پیشہ حقیقی بھانپے سے۔ دعویٰ کر دیا کہ اس کی لڑکی سے میرا نکاح ہو گیا ہے، یہ بری زوجہ
 ہے مجھے دلائی جائے، مگر کوئی غوث کافی نہ ہونے کی وجہ سے عدالت میں یہ دعویٰ بھی غاصت کر دیا اب وہ لڑکی بالوغ ہے،
 اس صورت میں لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

اجواب اگر واقعی لڑکی کا نکاح نہیں ہوا ہے اور صورت واقعہ سے بھی یہی معلوم ہو تو ہے کہ نکاح نہیں ہوا کہ
 لڑکی کے چچا اس لڑکی کو نکاح کے لئے لینا چاہتے ہیں اور بعد خارج ہونے دعویٰ کے ان کا بچہ دعویٰ کر سکتے کہ اس سال ہوس

ہر دو طرف کے مکمل مقدمہ کے ساتھ حاضر ہوئے اور لڑکی سے دریافت کیا تو لڑکی نے بلا کسی سبب لڑکے اپنے ہاتھوں اور سر پر
کلام پاک رکھ کر تم کھائی گو مجھ کو ملے جا کر مکان میں بٹھایا اور کہا کہ نکاح کا اذن دے جب میں نے حیران ہو کر انکار کیا
تو میرے ماموں نے زور سے میرے سر پر ہتھ پڑا مارا، میں رونے لگی، تو جو چند اشخاص اس امر میں شامل تھے، کہا، اذن دیدیا،
بس نکاح ہو گیا، مگر میں نے نہ اذن دیا نہ میرا نکاح اس کے ساتھ ہوا ہے، اور نہ میں اس کے مکان پر جانا چاہتی ہوں، اس
نے جب یہ بلی بولی کو جس سے دو لڑکے پیدا ہوئے تھے، طلاق دیدی، تو میں اس کے مکان پر نہیں جاؤں گی، یہ تو میرا بیٹا
ہے، اور عدالت میں جب مقدمہ ہوا تو وہ نکاح مصنوعی ثابت ہوا، اور اس کے تیا اور بھائی اس کے ماں باپ اور خاؤ
سے مقدمہ جیت گئے، پھر ان لوگوں نے اپنی کی، ابھی مقدمہ فارغ نہ ہوا تھا کہ اس کا بھائی اس لڑکی کو نہ معلوم کس وجہ
وہو کر دے کر اس کے ماں باپ کے مکان پر لے گیا اور وہیں ہر اس کے مصنوعی خاوند کا مکان بگڑا ہے، دو روز کے بعد
اس کے ماں باپ نے اس لڑکی کو اس کے مصنوعی خاوند کے یہاں اسی ناجائز نکاح پر خود بھیج دیا، اب معلوم کرنا یہ ہے کہ
وہ نکاح جائز ہو یا ناجائز، اور اگر ناجائز ہے تو ان کے ساتھ نئے والے اور لڑکی کی پہلے ہی نکاح شدہ زوجت میں
جو کہ اسی نکاح کی وجہ سے اہل عملہ اور لوگوں کے لئے قائم کی گئی ہے شریک ہونا واجب ہے یا نا واجب اور اگر نکاح
درست ہے تو کس طرح اور اگر نا واجب ہونے پر بھی جو ان لوگوں سے ملے تو اس کے واسطے شرع خریف اور علمائے
دین کیا فرماتے ہیں؟۔

الجواب :- بیان سائل سے معلوم ہوا کہ لڑکی وقت نکاح بالغ تھی، اور یہی ظاہر بھی ہے کہ نا بانہ سے اذن لینے کی
کی ضرورت، لہذا جب لڑکی نے وقت طلب اذن مات انکار کر دیا اذن نہ ہوا، اور بغیر اذن اور نا بھی اذن ہے، مگر
یہاں تو طلب اذن اور گھر والوں کی ہدائی پر ردنا نہیں، بلکہ مار کھانے کی وجہ سے ردئی اور وہ مجھاؤ اور سے
روئی، اور ایسا ردنا اذن نہیں، تنویر الابصار میں ہے، فان استاذنھا حوسکت، او حمت غیر مصححہ شدہ او
تبعیت او کتبت بلا صوت فهو اذن، اور یہ نکاح بھی وہ برابر انکار ہی کی گئی رہی، لہذا یہ نکاح نہ ہوا، اب عدالت

شمار ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵

مسئلہ ۱۰۔ مرد بعد از تزویج سزاوارت غصبہ نامیٹھ وضع فیض آباد ۲۵ رزی انگرہ

کیا فرماتے ہیں علمائے اس مسئلہ میں کہ سزاوارت چھ ماہ کی تھی کہ اس کا باپ مر گیا جب تین سال کی ہوئی تو زید سزاوارت کو
کا چچا ولی ہو کر رہنے بھاگتا ہوئی کر کے ساتھ عقد کر دیا اور میر کے والدین زندہ نہ تھے اس وجہ سے کہ کالی بھی زید بھاگتا
اور بوقت عقد میر کی عمر چار برس کی تھی اب فی الحال ہندو سن بلوغ میں اگر نکاح مذکورہ کو منظور نہیں کرتی اور ہر کیسے ساں
جانے سے انکار کرتی ہے تو آیا ہندو اپنا دوسرا عقد کر سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا

الجواب ۱۔ چچا کا نکاح کیا جواز ہے تو ہندو کو اختیار بلوغ حاصل ہے بائٹھ تو ہے فوراً اگر اپنے نفس کو اختیار کرے
اور اس نکاح کو منظور کرے تو تاخیر کے یہاں نکاح فسخ کر سکتی ہے اور اگر تھوڑا وقت کیا تو اختیار جاتا رہا درمختار ہے

یہاں ہے لہذا خیالاً بالغ یا بالغہ او العلم بالنکاح جس کا بشرط الغضاء و بطل خیالاً ایکسٹرا سکوت حاکمیت
ہاں نکاح صحیح ہے اسی اعتبار الجس۔ رد المحتار یہاں ہے اسی اذ بالغت و صحیح علقۃ بالنکاح او محلت بہ بعد بلوغا

فلا بد میں اس شخص فی حال البلوغ و العلم فلو سکنت و در قلیف بطل خیالاً ہاں در قبول بطل الجس اور یہاں
چرکہ تاخیر موجود نہیں لہذا یہ معاملت میں وہاں سب سے بڑا جوئی عالم ہواں کی طرف رجوع کی جائے کہ وہ بمنزلہ

قائم ہے اور ہر کہ کوئی بھاگتا یا چچا یا پردادا وغیرہ کی اولاد میں کوئی مرد ہو تو وہ ہر کہ کوئی ہو گا زید ولی نہ ہو گا کہ وہ نکاح
نکاح عصبہ کے لئے ہے جب کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا ولی نہیں ہو سکتا اور عصبہ زہوں قہاں ولی ہے ہاں بھائی نہ ہو تو

بہن بھوپاں کی اولاد پھر چچی پھر خاوند غرض یہ کہ زید ہر کہ کا امول ہے اس وقت ولی ہو سکتا ہے جب اس سے
مقدم کسی کو ملایت نہ ہو اور اگر کوئی ایسا موجود تھا جو زید پر ملایت میں مقدم تھا اور زید نے نکاح کر دیا تو یہ نکاح

ولی کی اجازت پر ہو تو قہاں تھا اگر ولی نے جائز کر دیا جائز ہو جائے گا ورنہ دیا باطل ہو گیا درمختار میں ہے اولی فی
النکاح العصبۃ بنفسہ بلا حلیۃ الخ یعنی قریب الاصل والحب قالہم یکن عصبۃ قالو لا بلہ للام ثم خلافت

للہب وام ثم خلافت للاب ثم خلافت لاد ثم خلافت لاد ثم خلافت لاد ثم خلافت لاد ثم خلافت لاد ثم خلافت لاد ثم خلافت لاد
کیا یہاں تک کہ ہر بائٹھ ہو گیا تو اب خود اسی ہر کہ کی اجازت سے نکاح کا نفاذ ہو گا یہ سب اس صورت میں ہے کہ سب

زاد نکاح خواں نے جوڑ کی کی جانب سے کوئین تھا ایجاب کیا اور زید نے ہر کہ کی طرف سے قبول کیا اور اگر مرت زید پہلے
ایجاب قبول کی تو نکاح ہوا ہی نہیں کہ ایک شخص دونوں طرف سے نکاح کا متوا اس وقت ہو سکتا ہے جب کسی ہاں ہے

کو زید کے والدہ کی خفیہ ترکبیں تھیں، اس پر سخت غصہ ہوئے یہاں تک کہ گھر سے نکال دیا، اور جب زید کو پھر اپنے کسرسرال سے آیا تو کہلاؤ اور اوپر جھانپا، لیکن لوگوں نے ان سے کہنے لے کر کسرسرال بھرا دیا، اسی طرح تین چار سال تک رہے لیکن لوگوں نے برسات کی باخفیہ بھجایا کہ جب عقد پہنچا تو رنج بھرتے سے ٹوٹ نہیں سکتا، آخر رنج سے کیا فائدہ، زید کے والد کو سمجھا کر مافی کریا، دو تین سال بعد رخصتی بھی ہو گئی اب اس صورت میں کہ زید نابالغ تھا اس طرح عقد کو ادائیگا کر دیا گیا، اور زید نے نابالغیت کی حالت میں ڈر کر ایجاب کیا تھا، یعنی اس کو لوگوں نے ڈرایا کہ اگر قبول نہ کرے تو تھکے والد کو ہاندہ دیں گے، (یہاں کہ لوگوں کے ڈرانے کا طریقہ ہے)، اب اس صورت کو خیال کرتے ہوئے فراموش کر زید کا عقد جاری ہوا یا نہیں، اگر جائز ہوا تو کس طرح اور میں تو کیوں باحوالہ لکھیں، جزا تو جروا،

الجواب: صورت متفقہ سے زید کا ولی اس کا والد ہے، درمیان میں یہ ہے، اولیٰ فی النکاح العصبۃ بنسبہ یہ نکاح کو زید کے ہونے سے زید کا کیا اس کے والد کی اجازت پر موقوف تھا، اگر والد نے اس نکاح کو رد کر دیا تو رد ہو گیا اور لازم ہے کہ زید فوراً اس صورت کو غلط نہ کرے، حج الاثر میں ہے، وقت تفرغ الفصولی علی الاجابۃ قال: ایسا اجازت دینا صحیح ہے، البتہ بالقرولی او الفعل ثانیہ اجازت بیعتا والا لا، اور خود زید کا ایجاب قبول کرنا عقد نکاح کو لازم نہ کرے گا، بلکہ اس صورت میں بھی باپ کی اجازت پر موقوف رہے گا، درمیان میں یہ ہے، وحوای اولیٰ شرطا صحیحہ نکاح صغیر خلیفہ پھر شبیبہ علی الزئیم اور المختار میں ہے، ویراجع العی مالہ او اشترائی او تفرغ او نوح استہ او کا جب عید او وحنہ وقت علی اجابۃ تلافی، اور اس وقت جب کہ اس نکاح کی خبر ہوئی والد زید نے النکاح کو رد کر دیا تو اب یہ بھی اگر چہ مافی ہو جائے، اگر چہ اجازت دے کچھ نہیں ہو سکتا کہ وہ نکاح رد کرنے سے جائز رہا، باقی بقدر ہا کہ اجازت سے شیک ہو جائے، بلکہ اب نکاح جدید کی حاجت ہے، او اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ۱۔ مسئلہ فاحین خواجہ طلبہ بریلی، ۲۰ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ

علامہ دین اسلم میں از روئے شرع خیریت کیا فرماتے ہیں، کہ ایک ولی جس کی عمر بوقت نکاح آٹھ سال تھی اور اس کا باپ بقضا، اپنی نکاح سے پہلے فوت ہو گیا تھا، اب اس کی بیعتی والدہ اور دوسرا باپ موجود ہے، اس ولی کا نکاح ایک ایسے شخص سے ہوا جو محض گونگا اور بہرا ہے، نیز یہ کہ ملامندی سے اس ولی کا نکاح نہیں ہوا تھا اور اس ولی کے کی عمر پچیس سال کی ہے اور ولی کی عمر اس وقت تیرہ سال کی ہے، کہ نبات کا اس کو اختیار نہیں، محض یہ ہے، ولی کے کہنے سے نکاح

اگر از نکاح و ہر گاہ تھا، اب وہ مرگیا اب عمر قریب ایک سال کا ہوا چند اغماض میں اس لڑکے کے والدین کو بھابھا کر گونگے لڑکے کے ہمراہ بھیج دیا تھا، قریب ایک ہفتہ تک وہاں رہی بعد ازاں کوہا کر نکال دیا وہ جیل بھیت سے پیادہ پا دو روم میں بریلی آئی بنایت پریشان حال جس کو تمام لوگوں نے دیکھا تھا، اور دو پکڑے پینے ہوئے تھے اور اس کے پاس کوئی جد آرزو جیسے کا نہ تھا۔

الحجاب : تیرہ سال کی عمر میں بلوغ و عدم بلوغ دونوں امر کا احتمال ہے، لہذا لڑکی اب تک نابالغ ہے، جس وقت بالائے ہر اسی وقت فریاد و تضرع اگر اس نکاح کو جو اس کے چھانے کر دیا ہے اظہور کرے اور اپنے نفس کو اختیار کرے تو کافی کے یہاں دعویٰ کر کے نکاح فسخ کر سکتی ہے، اور اگر کچھ دیر کرے گی تو فسخ کر لے گا اختیار زبرد ہے گا، فتاویٰ عالمگیری میں ہے،
 واما عن وجہا غیر الاب والجد فمکن واحد فاما الخیار اذا بلغ ان شاء اقام علی النکاح وان شاء ففسخ وھذا عند
 اخص صنف وھذا رجھا وانکھ تعاقب ویشترط فیہ القضاء، ودر مختار میں ہے، و بطل خیار ابیکر و اعادة با من النکاح صحیح
 اذ انما یجوز لایس لانہ کا شفعۃ، اور یہاں چونکہ قائل نہیں لہذا اس شہر میں جو سب سے بڑا اسی عالم قبیہ ہوا اس کے
 باطن دعویٰ کرے اور شہادت پیش کرے کہ بالائے ہوتے ہی فراموش اپنے نفس کو اختیار کیا وہ عالم فسخ کر دے گا، اور
 اگر لڑکی بالائے ہونے کے بعد شوہر کے یہاں گئی یا اب بالائے ہو گئی اور وقت بلوغ نکاح کو توڑنا چاہا تو اب کچھ نہیں کر سکتی،
 ہاں اگر جس وقت شوہر کے یہاں گئی نابالغ تھی، اور اسی حالت میں شوہر نے دلی کر لی کہ بجز یہی قربانے ہوئے کے بعد جب
 تک اس کے قول یا فعل سے اس نکاح پر راضی ہونا پایا جائے، نکاح فسخ کر سکتی ہے اور اس صورت میں یہ شرط نہیں کہ
 اس وقت فراموشی بدائی کی خواہش ظاہر کرے ورنہ تو میں ہے، و خیار التیسیر و الشیب الا بالذلا یجوز بالنکاح بلا
 صریح رضا و دلالت علیہ کعبہ و ملک و دفعہ مہر، و در مختار میں ہے، فتن مافکانت شیبانی الاصل او کانت
 بکوثہ و دین مہر مہر بخت کافی، بعد وغیرہ، عالمگیری میں ہے، و بطل ھذا الخیار فی جابجا بالنکاح اذ اکانت
 بکثر ولا یجوز الخیار انما یجوز حق لو سکت کما بخت وھی بکثر و ان الخیار ان کانت شیبانی الاصل او کانت بکثر
 الا ان النکاح قد بین بوجہ بخت ھذا انما یجوز لایجوز خیارا ہا بالنکاح ولا یجوز مہر انما یجوز بطل
 اذ اس صفت بالنکاح صحیحاً اور جب مہر بخت یسئل بہ علی المضاکات لیس من الجاح او طلب النکاح او ماضیہ
 ذالک لیس لیس اکانت حلما مہ او حاد مہ کما کانت نفس علی خیارھا، وانکھ تعاقب اعلم۔

مسئلہ: مسئلہ درمحد صاحب امام مسجد کربلا، مہاراجہ الاولیٰ شریف علیہ السلام،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید سفر میں گیا اور اپنے گھر میں اپنی بیوی مساکہ مہر میں اور ایک نابالغ لڑکی مساکہ کلثوم کو جو مساکہ مہر میں نے اپنی نابالغ لڑکی کلثوم کا نکاح کر کے کہ وہ باجب زید سفر سے واپس آیا اور سنا کہ میری لڑکی کلثوم نابالغ کا نکاح کر کے ہو گئی ہے تو زید نے کہا ہم اس نکاح کو منظور نہیں کرتے اس صورت میں نکاح ثابت ہوا یا نہیں ثابت نہ رہنے کی صورت میں مساکہ کلثوم اپنا مقررہ دین مہر پائے گی یا نہیں، بحوالہ کتب معتبرہ تحریر فرمائیں،

الجواب: اگر زید کا کوئی بھائی یا بھتیجا یا بیچا وغیرہم مصبات وہاں موجود ہوں جب تو مہر کم کو املا و لایست نکاح نہیں، اگر کے گی ان کی اجازت پر موقوف رہے گا، اور اگر انھوں نے اب تک جائز کیا ہو اور باجب نے اگر رد کر دیا تو رد ہو گیا، ورنہ حرام میں ہے، والی فی النکاح العصبۃ بنفسہ فان لم یکن عصبۃ فالا ولایۃ علام، اور مصبات کی اجازت پر موقوف ہوتا اس وقت ہے کہ زید کی نفیبت غیبت منتقل ہو، اور اگر کوئی عصبہ نہ ہو تو وہاں ولی ہے اور اس کا کیا ہو انکاح اس وقت صحیح و تام ہوگا جب کہ زید کی غیبت غیبت منتقل ہو، اور اصح و ارجح و اوچر و مختار و مشتمل پر یہ ہے کہ غیبت منتقلہ سے مراد یہ ہے کہ اگر اس کے کہنے یا اس کی رائے لینے کا انتظار کیا جائے گا، تو کلو غایب فوت ہو جائے گا، یعنی بکرا انتظار جس کو سکتا کہ زید آجائے یا آدمی باخط کے زید سے اس کی رائے دریافت کر لی جائے تو بصورت دیگر عصبہ نہ ہونے کے مہر میں اپنی لڑکی کلثوم کا نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں، اور اگر انتظار کا موقوف تھا اور انتظار نہ کیا اور نکاح کر دیا تو زید کے رد کر دینے سے رد ہو گیا، ردالمحتار میں ہے، اختلف فی احد الغیبة فاختار المصنف تبعاً لکثیر من اصحابنا المقصود منہ فی الحدادیۃ بعض المتأخرین والناہض لاکثرہم قال وعیہ العتویٰ ام وقال فی الذخیرۃ الاصح انہ اذا کان فی مرض ینزل منہ صغیراً واستطلاعاً رایہ فانت لکھوالن ہی حراً فلیغیبة منتقلہ و والیہ اقسام فی الکتاب الی آخر، والی البصر من المجتہد والمبسوط انہ الاصح فی الغیایۃ والاختیار اکثر المشائخ وصحہ ابن المنفلوط فی الحدادیۃ انہ اقرب الی الغتہ و فی الفقیہ انہ الاشہ بالعتق وانہ لا خلاف من بین اکثر المتأخرین و اکثر المشائخ ای لان المزد من المشائخ المتقدمون فی شرح المتن من المتأخرین انہ الاصح الاقوال وعیہ العتویٰ الی آخر، و علیہ مثنی فی الاختیار والعتایۃ ویشیر کلام النہی الی اختیار و فی البصر والا حسن الاقوال بما علیہ اکثر المشائخ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰: مرد عید و بھائی و چاچا بھائی از احمد آباد گجرات، ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بالغ لڑکی کا نکاح دادی کے کر دیا، باغ ہونے کے بعد تین سال تک اپنے شوہر کی زوجیت میں رہی اور اس لڑکی کو دادی نے شوہر کے مکان پر نہیں بھیجا لڑکی کی دادی نے غیر مردوں سے ساز کیا، اور جن مردوں سے ساز کیا انہیں میں سے ایک شخص کے ساتھ بیہوش طلاق اور بیہوش طلاق شوہر کے دادی نے اس لڑکی کا نکاح پڑھوایا، دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح ثانی جائز ہو یا نہیں؟

الجواب: اس مسئلہ میں یہ نہیں لکھا کہ لڑکی کا کوئی عیب نہ تھا، باپ، دادی پر دادی ان کی اولاد میں کوئی تھا یا نہیں، اگر عیب میں کوئی نہ تھا تو لڑکی کی ماں بھی نہیں یا نہیں، اگر عیب نہ تھا تو اس میں بھی جب تو دادی کو نکاح کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔
 کہ ولی عصبہ ہے، پھر ماں پھر دادی اور مرنے والی ہے، (الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ فان لم یکن عصبۃ فافلائیة لام شہدہم) عصبہ اور اس صورت میں قبل باغ ہونے لڑکی کے اس عصبہ یا ماں نفس شکاح کو جائز کیا یا دیکھا کہ دیکھ رہاں شک کہ لڑکی باغ ہو گئی، اگر جائز کر دیا تو باطل ہو گیا، رد کر دیا تو باطل ہو گیا اور اگر کچھ دیکھ تو لڑکی نے بعد بلوغ جائز کر دیا، تو جائز ہو گیا، رد کر دیا تو باطل ہو گیا اور اگر عصبہ میں باپ یا دادا کا جائز کیا ہوا ہے تو بیار بلوغ بھی نہیں، اور اگر دوسرے ولی کا جائز کیا ہوا تھا تو بیار بلوغ حاصل تھا، اگر وقت بلوغ فوراً لڑکی نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو نسخ کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔ اور اگر نہ عصبہ تھا نہ ماں تھی دادی نے اپنی ولایت سے نکاح کیا تو شکاح ہو گیا مگر بیار بلوغ حاصل تھا، اگر اس کے شرائط پائے گئے تو نسخ کر سکتی ہے ورنہ نہیں، باجملہ اگر شکاح جائز نہ تھا تا بلوغ ہو یا نسخ نہ کر لیا تو دوسرے سے نکاح نہیں ہو سکتا اور سوال میں عین ظاہر ہے کہ اگر نسخ کر لیا تو شوہر کو ضرور اطلاع ہوئی، اور تین برس تک بعد بلوغ اس کی زوجیت میں کیونکر رہی تو اگر واقعہ یہ ہے کہ دوسرا شکاح نہ ہوا، بلکہ خرام و زنا، خاص ہے، قال اللہ تعالیٰ، والحد الحشہ۔
 مسند الفقہاء، والحد تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱: مرد رحمت احمد از بنارس، ۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت نے اپنی لڑکی کا عقد جب کہ وہ نہاںہ تھیں اس کے چھانے کر دیا تھا، اور اسی تابانی کی حالت میں اس کی رخصتی بھی ہوئی تھی وہ کسی کے بعد آج تک شوہر کے مکان نہیں گئی، بعد بلوغ اس نے اپنے زوجین کے نکاح کو تائب نہ کر کے دادی کے ساتھ نسخ کر دیا، پھر ۱۵ جون ۱۹۱۹ء کو

وہ بالغ ہوئی اور سوا جولہ کنہہ ریزہ نوش رجسٹری اپنے شوہر کو نفع نکاح کی اصلاح کر دی تو شرط یہ نکاح نفع ہو گیا یا نہیں اور اس لڑکی کا اب دوسرا نکاح کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ بیٹو اگر ہوا،

الجواب: اگر لڑکی نے بالغ ہوتے ہی فوراً بلا توقف اپنے نفس کو اختیار کیا تو جوئی کے نکاح نفع کر سکتی ہے اگر کچھ بھی توقف کیا تو خیار بلوغ بائناہ اور نفع نکاح وہ خود نہیں کر سکتی بلکہ نفع کا حق ماں کا کام ہے، درختار میں ہے، و لہذا علیہا الفسخ و فروعہا الحذف بالبلوغ اذ الفسخ بالنکاح بعد البلوغ ما المقطوع الفسخ، رد المحتار میں ہے، اذ اكانت المتزوجة للصغيره غير الالب والجد فللمها المختار بالبلوغ اذ الفسخ مہ فان اختار الفسخ لا یفسخ الفسخ والاجتراء المقطوع، نیز رد المحتار میں ہے، و یجوز خیار البکس بالسکوت علیہا بالنکاح فلا یعتد انی افسخ المجلسہ بان، اگر لڑکی قبل بلوغ شیبہ تھی اور چونکہ اس کی رخصت ہو چکی تھی، لہذا شیبہ ہونے کا بھی احتمال ہے تو اب اس کا خیار سکوت اور توقف سے باطل نہ ہو گا جب تک مراۃ ثیاد لاثہ مضاعفہ کی نکاح ظاہر نہ کرے گی، خیار حاصل رہے گا، رد المحتار میں ہے، و خیار الصغير والشیبہ اذ قبلت لا یجوز بالسکوت بلا صریح ضار و دلالتہ علیہ و لا یجوز بیضا صا المجلس لان وقتہ انہما یضیی حق زوجہ انہ ضار، رد المحتار میں ہے، و قوله والشیبہ ضل ما لا یکن شیبا فی الاصل او کانت بکرا ثم دخل بعد الفسخ بکفا فی البصر وغیرہ، بالجملة اگر عورت نے مورد نکوہ کے ہواش نفع کر لیا ہے تو دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسؤلرید غیر الدین، محمد گندہ نالہ، بریلی، ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً نو سال کی تھی اس کے والدین اس کا عقد ایک شخص کے ساتھ کر دیا، اس بات کو اطمینان دلانے اور طلع اٹھانے پر کہ اس کے پاس کوئی دوسری نہیں ہے حب دستور رضی و غیرہ کی رسم بھی ادا کی گئی، مگر جب وہ لڑکی اپنے خاوند کے مکان پر پہنچی تو معلوم ہوا کہ اس کے پاس ایک اور بوری ہے، لڑکی چونکہ نابالغ تھی اس وجہ سے عقد کی ذمہ داری اس لڑکی کے والدین پر تھی اور اس کو اپنا لائے اور اس کے خاوند اور والدین کے باہم مصالحت کی باتیں شروع ہو گئیں، مگر اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا، اب وہ لڑکی تقریباً ستر سال کی ہو گئی ہے، اس کے والدین اگرچہ مصالحت کی باتیں کرتے تھے مگر لڑکی بذات خود اپنے شوہر کے ہمراہ جانے پر کبھی راضی نہ ہوئی، اور تقریباً پانچ سال سے اس کے شوہر نے قاضی اختیار کر لی، قبل بلوغ اس کو والدین

مجبوراً رخصت کرنے پر آمادہ تھے۔ مگر کچھ ایسے واقعات پیش آجاتے تھے کہ اس کی نوبت نہیں پہنچتی اب بائیں ہونے پر لڑکی نے قطعی طور پر انکار کر دیا کہ میں اس شخص کے ساتھ جاتے پر راضی نہیں ہوں، اگر کوئی مجبور کرے گا تو نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ چونکہ اب اس لڑکی کے رہنے سے والدین کو سخت تکلیف ہے اور بے عزتی کا خوف ہے۔ لہذا یہ بات دریافت طلب ہے کہ اس لڑکی کا عقد دوسرے شوہر سے بلا طلاق لے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: ہاں لڑکی ہر استحکام لازم ہو تا کہ بلا طلاق لے ہو سکے۔ حال اللہ تعالیٰ والحمد للہ جل جلالہ۔ اب بھی اختیار نہیں ہے۔

مسئلہ ۱: مسنود رحمت حسین خاں صاحب، محلہ بڑی ٹولہ شہر کپڑہ بریلی، ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۳ھ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مساتہ ہندہ کا نکاح برائست نابالغی اس کی ماں کا حقیقی نے زیدہ کے ساتھ جو خوش و مرغانہ بی با بھی با جازت خود کر دیا، ہندہ کے دادا کے بھائی موجود تھے۔ مگر انھوں نے کوئی ناراضگی ظاہر نہیں کی۔ نکاح کے عمر اٹھ سال بعد رجسٹری کر دیا۔ ایک سال زیدہ کے یہاں رہ کر ہندہ اپنی ماں کے یہاں چلی گئی۔ اب بھی نابالغ ہے۔ لیکن اس کی ماں اور دادا کے بھائی اور دادا کے بھائی سے ناراض ہیں۔ کہتے ہیں کہ نکاح نہیں ہوا۔ کہ ہم رخصت نہیں کر سکتے۔ یہ نکاح صحیح ہوا تھا اور قائم رہا اور ہے یا نہیں؟ میرا جواب:۔

الجواب: جب ہندہ کے دادا کا بھائی موجود ہے تو اس کے کچھ اختیار نہیں کہ ولایت نکاح اور اوصہ کہے۔ دروغ میں ہے۔ والوفی النکاح العصبۃ بندہ۔ یہ نکاح کی بار ہندہ نے کیا۔ ہندہ کے دادا کے بھائی کے اذن پر ہو قوت ہے۔ اگر جائز کر دیا جائے تو ہندہ کے دادا کے بھائی کو اس کا بطل ہو جائے گا۔ لہذا اگر نتیجہ بھی جائز کر دیا ہو تو اب اسے رد کرنے کا کچھ اختیار نہیں اور اگر ایک شخص سمجھتا ہے کہ اس نکاح کے متعلق کچھ نہ کیا تھا اب رد کر دیا تو وہ ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲: مسنود شاہ میر قاندر میر فتح، فتح بریلی، ۳۰ رجب المرجب ۱۳۴۳ھ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سائل کے حقیقی چچا فوت ہوئے انھوں نے دو لڑکیاں چھڑیں جو نابالغ ہیں۔ سائل کی بی بی نے بلا رضامندی میرے والدہ مسی علی جان کے لڑکی جس کی عمر تین سال وایک ماہ سال کی ہو گئی اس کا نکاح

لے سوال میں مذکور ہے کہ اگر وہ حاملہ ہو کر دی کی رخصتی لڑکی کے دادا کے بھائی کی رضامندی سے ہوئی، تو یہ نکاح کو حلال کہہ سکتے ہیں اور اگر یہ شخص والدہ کے بھائی کے رضامندی کی بغیر ہوئی، تو اسے رخصت کے بعد بھی قبول یا رد کرنے کا حق رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کر دیا۔ نکاح صحیح ہے بلکہ نہیں اور ولی اس لڑکی کا کون ہے اس سے اس کا بچا پیش ہے۔

الجواب : نکاح کا ولی لڑکی کا بچا ہے، درمختار میں ہے، اولیٰ فی النکاح العصبۃ بنفسہ، اور یہ نکاح کو لڑکی کی ماں نے بغیر اجازت اس کے بچے کے کر دیا ہے، بچہ کی اجازت پر موقوف ہے مگر جائز کہ بے گناہ جائز ہو گا، روکر دے گا باطل ہے بھلائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : مسؤلہ دومین مسئلہ شاہد نہ بری، ۴۴۲ شوال ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علما نے دین سوالات ذیل میں؟

دو اسماۃ سروری جس کی عمر اب پندرہ سال کی ہے، تقریباً چار ماہ سے ماہواری شروع ہو چکی ہے یہ میری شقی بہنیرہ بی اور میں اس کا حقیقی بھائی ہوں، عرصہ جو اب مر گئے ماں زندہ ہے میں دہلی میں بسلسلہ روزگار رہتا تھا، میری ماں نے بلا علم اور بلا اجازت دوسری کے عرصہ پانچ سال ہوا شادی کر دی لیکن اس وقت لڑکی دس سال کا نہ تھی،

(۲) جب کہ مادر نے نکاح کی تاریخ مفرد کر دی تھی کہ دولہا اور اس کے گھر والے نکاح کے لئے آئے لیکن میرے گھر پر کسی فاحش نے نکاح نہیں بڑھایا، تو مجبوراً میری ماں اور میری بہنیرہ سروری کو دولہانے کے باپ وغیرہ اپنے گھر لے گئے، اور وہیں نکاح پڑھوایا، وہیں کے لوگ گواہ ہو گئے، جس کے نام وغیرہ کو میری ماں نہ جانتی ہے نہ ان بھائی کو بھی جانتی ہے (۳) اسماۃ سروری کو نکاح کے بعد دو سال تک جب اس سے گھر کا کام کاج نہ ہو سکا مار مار کر اور سر کے بال کٹر کر

نکاح دیا، اب تین سال سے اس کے پاس موجود ہے۔

(۴) اور بالائے جواب میں یہی اسماۃ سروری کا نکاح جائز تھا یا نہیں اور دوسری جگہ اس کی شادی کر سکتے ہیں

یا نہیں؟

(۵) اسماۃ سروری کے تین یا زیادہ بھائی بننے و جنم آنے اور رضامندی ظاہر نہ کی اس پر لڑکی کی ماں کو مرنے کی پھسل کر باپ کے گھر لے گئے اور وہاں نکاح کر دیا، ۹۔

الجواب : حسب کے ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں ہو سکتی، درمختار میں ہے، اولیٰ فی النکاح العصبۃ بنفسہ، اگر بھائی حقیقی یہاں موجود نہ تھا اور اس کا اعتقاد نہیں کیا جا سکتا تھا، تو چچا زاد بھائیوں سے اذن لیا جاتا، اور جب کہ بغیر ان سے اذن نے نکاح پڑھوایا تو ان کی یا بھائی کی اجازت پر موقوف تھا، جائز کہ دیا تو جائز ہو گیا، روکر دیا تو باطل، اور اگر

فتح کر سکتی ہے اور خیال بلوغ کے لئے خلوت میجو کر لیا ولی بھی مانے نہیں اور یہاں تو خلوت میں بھی نہیں ہوئی، درمیان میں ہے،
وہاں خیال اس شخص کو بعد از دخول بالبلوغ والعلیہ بالکاح بعد از جسد الطهارة للفسخ، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ ۱۰ مرسلہ محمد علی صاحب سوار رسالہ دیاست نوٹس، راجو تانہ،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین حسب ذیل مقدمہ کے فیصلہ میں، زید کی دختر ناکہ خدا عمر دس سال بکالت
تالیف زید کے سار کی اجازت سے بکر کے ساتھ عقد ہوا اور بکر کا اقرار تھا کہ وہ بدجلن نہیں ہے نہ دوسری عورت ہے، اور اگر
ایسا ہو تو نکاح ساقط، بعد میں معلوم ہوا کہ عورت بد فریضہ نکاح اور ایک بچہ حرام کا اس کا موجود ہے، اور اقرار دوا علی پانچ
ماہ کا تھا، جس کو عرصہ قریب ۳ سال کے بعد زید کی دختر حسب سن بلوغ کو بچہ کی اور حالات مندرجہ اور معلوم ہوئے، دوا علی
اور بکر کے یہاں جانے سے قطعی انکار کرتی ہے، کیا ایسی صورت میں اس کا انکار مانا جاوے اور نکاح ساقط ہو یا دوا براہ
کرم شرعی حکم سے انکار کی بخشی جاوے؟

الجواب: سوال سے یہیں ظاہر ہوتا کہ لڑکی کا باپ زندہ تھا یا نہ تھا، اگر نہ تھا تو اس لڑکی کا بھائی یا چچا یا دادا یا
پروردگار اولاد میں کوئی مرد تھا یا نہ تھا، یہ بھی نہ تھے تو مان نانی وادی یقین یا نہ یقین برفض حصہ و ذوی الفروض نہ چلا،
اس وقت ولایت نکاح ذوی الارحام کے لئے ہوتی ہے اور ان میں بھی ماموں کا مرتبہ بھی بھیم کا بعد ہے، درمیان میں ہے
شہادت دی الارحام اعداء خدا والاخوان، بالجلد ماموں سے مقدم اگر کوئی ولی تھا اور نکاح کی اجازت اس سے نہ مل گئی
تو اس کی اجازت پر موقوف تھا، جائز کر دیا تو جائز ہو گیا، دو کر دیا تو باطل ہو گیا، اور اگر اس نے کچھ نہ کہا، یہاں تک کہ لڑکی
بالغہ ہو گئی تو اب خود اسی لڑکی کی اجازت پر موقوف ہے، تو لافلاً جس طرح جائز کرے گی جائز ہو جانے لگا، دو کرے گی
باطل ہو جائیگا، درمیان میں ہے، ورنہ وجہ الابعاد حال شام الاقرب ہر وقت علی اجابتہ و قوت اولایۃ الیہ سلم
یعنی ابا جان نہ بعد از حق، خلاصہ یہ ہے کہ اگر نکاح نافذ ہو چکا تھا تو لڑکی کو صرف خیال بلوغ حاصل تھا جب کہ خیر اب
وجود لے جائز کیا ہوا اور یہ بالغ ہوئے ہی بلا توقف اپنے نفس کو اختیار کرے، پھر کائن کی طرف رجوع کر کے فتح کر سکتی ہے،
اور کچھ بھی بلا توقف کرے گی یہ خیال جائز ہے گا، درمیان میں ہے، و بطل خیال بکبر یا سکوت اصل و عینہ و فناء بصل
انکاح ولایۃ عینی انھو المجلس و دن جہلت بہ، اور اگر لڑکی نے بلوغ کے بعد خود اس نکاح کو جائز کیا تھا تو اب کچھ
نہیں کر سکتی، اس کا اقرار کر بدجلن نہیں ہے نہ دوسری عورت ہے، ایسا ہو تو نکاح ساقط، نظر یہ ہے کہ قبل نکاح اس کا

اقرار کیا ہوگا، ایسا ہے تو اس قول کا کچھ اعتبار نہیں کیے قلعین کے لئے ملک یا امانت الی الملک ضروری ہے، کیا ہو سکتی مانتہ کتب، اور اگر وقت عقد یا اقرار تھا یعنی زکاب و قبول میں یہ قول داخل تھا، جب بھی مجرد اس قول سے طلاق ثابت نہیں ہو سکتی، نکاح ساقط ہونا امانت سے خالی ہے، معلوم نہیں کہ اس صورت کا نکاح ساقط کر دیا ہے یا دوسری کا سوال بہت جلد ہے، ہر صورت میں مستند و مشوق ہیں اور سب کے حکم جدا جدا، چند شقیں کھلے دی گئی ہیں، واقعہ کے مطابق جو صورت ہو اس پر عمل کیا جاوے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ محمد علی الدین احمد چشتی فاروقی، از کلمہ در گاہ پورہ، تعلقہ قندھار شریعت، ضلع نائن وید دیاست نظام حیدر آباد، دکن۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ عیدہ نابالغ کے والدین انتقال کر گئے اور وہ اپنے متقی بیوی بچہ عیدہ کے زیر پرورش رہی اس کے حقیقی بیوی بچہ عیدہ نے نابالغ عیدہ کا عقد اپنے قرابت دار عیدہ بکر سے کر دیا نابالغ عیدہ اپنے شوہر کی تکلیف و عدم بنا سے ناراض تھا، چنانچہ نابالغ عیدہ بالغ ہونے کے ساتھ ہی یمن پہلی مرتبہ اپنے عین کے خون کو دیکھ کر چند لوگوں کے درویش بد مذہب کلمہ دی کہ میں اپنے اس عقد و شوہر سے ناراض ہوں، میرے بیوی بچہ کو میرا عقد کر دینے کا کسی قسم کا حق نہ تھا، لہذا میرا عقد فسخ ہو گیا میرا شوہر مجھ پر حرام ہے، ایسی صورت میں عیدہ مذکورہ کا عقد بکر سے کیا، فسخ ہو جائے گا، کیا اس کو بغیر اس کے شوہر کے طلاق کے نکاح ثانی کر لینا جائز ہے؟

دفعہ: حقیقی مباد کو نکاح عیدہ کا زمانہ نابالغی اس کے بیوی بچہ عیدہ نے بکر سے کر دیا نابالغ کے غیر نکاح میں ہے، یعنی عیدہ اور اس کے شوہر بکر میں پہلے سے کسی قسم کی بھی قرابت داری نہیں اور نہ دو ذوق کا کفو مساوی اور ایک ہے براہ کرم جواب باصواب موافق کتب و اقوال متقیہ سے جلد فرما دیں؟ بیوقوف توجروا۔

الجواب: سوال بہت جلد ہے۔ نہیں کھلے کہ عیدہ کا کوئی ولی شرعی وقت نکاح تھا یا نہیں، اگر اس کے دادا پر داد کوئی اولاد میں کوئی تھا تو اس کی اجازت سے نکاح ہو تھا یا نہیں، اگر بغیر اجازت نکاح ہوا تو نکاح کی خبر پاکر اس نے سکوت کیا یا جانزکی، غرض اس میں صور متعدد ہیں اور احکام میں بھی اختلاف، اگر عیدہ کا کوئی ولی تھا اور قبل عقد باہر عقد اس نے اجازت دی یا عیدہ کا بیوی بچہ اس کا ولی بھی ہے تو نکاح نافذ ہو گیا، صرف عیدہ کو خیار مطلق حاصل ہو گا کہ اپنے شوہر سے ہی فوراً اس نکاح سے ملنے کی چاہی تو قاضی کے پاس دعوئی کر کے نکاح فسخ کر سکتی ہے، شوہر کے طلاق دینے کی کچھ

ضرورت نہ ہوگی۔ تخویر البصار میں ہے، لہذا ای تصدیق و مسخیرۃ خیام الفسخ باجلوغ بشرط انقضائہ اور اگر عید کے لئے نکاح کی
ولی شرعی ہو، مگر اس نے عقد کو رد کر دیا تو باطل ہو گیا کہ یہ عقد فضولی تھا اور اس کا یہ حکم ہے کہ اجازت پر سو قوت ہوتا ہے،
جائزہ کر دینے سے جائز ہوتا ہے اور رد کرنے سے باطل، اور اگر ولی نہ ہو یا ہے، مگر اس نے اب تک نہ جائز کیا نہ رد، تو عید
کو باندھنے کے بعد خود اختیار ہے کہ چاہے اسے رد کر کے باطل کر دے یا اجازت دے کر نافذ کرے اور اگر اس صورت میں
رد کرے گی تو انکار کر کے ہی عقد باطل ہو جائے گا، تاہم جس کے پاس وحی کی گئی کہ نکاح کرانے کی کوئی حاجت نہیں، اور اٹھا کر
جہد ہے، قرآنہ اما لا نکاح ای وجہ سلطان اذ قاضی فی سکان عقدہ الفضولی علی الجھنۃ او الیئحۃ فی عقد
ای یفقد باجائز متعہد عقدہ او بلوغہ لایان وجہ الحجۃ حالۃ العقد لایتم کونہ من اولیاء النسب
اور بر تقدیر نہ کرنے کے جہد سے چاہے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے کہ پہلا نکاح اب باقی نہ رہا، اگر بکر عید کا نکاح ہو یعنی
نہ سب و نسب و پیشہ اور مال میں اشتکام ہے کہ اس سے نکاح اولیا عیدہ کے لئے باعث تنگ و حار ہو تو نہ سب
نکاح میں یہ نکاح باطل یہ نہ ہو کہ ایسا نکاح قرباب واداکے سوا اگر کوئی ولی بھی کرنا تو یہ صحیح نہ ہو تا کہ فضولی، ورنہ میں ہے
وان کانت المزدج غیر حلالاً لیس النکاح عن غیر کفوء اذ یفقد خاصۃ ملاء، واللہ تعالیٰ اعلم بحکمہ جل جلالہ، آم
مسئلہ ۱۰ اور اس میں پانچوں پر ناراضہ گجرات، ہر مسئلہ میں حکم رضا کھنوی کی ہے، اینڈ سی آئی دہلی سے،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سماء ہندہ باوجود باندھنے کے اس کی ماں نے بغیر دریافت و رضامندی
ہندہ کے زید سے اس کا نکاح کر دیا، زید فاسق و فاجر ہے، نان و نفقہ بھی نہیں دے سکتا، نماز روزہ کا مانع رہتا ہے، اب
نکاح اس کے مکان سے چل آئی ہے، دوسری بات ہندہ کا باپ بھی چھوٹا، ان کی بغیر رضامندی کے نکاح ہوا، حتیٰ شہر جائز
و نامائز کا خیال نہادو کر کے نکاح بڑھ دیا ہے، اب کیا صورت ہے نکاح صحیح ہو یا نہیں، کیونکہ باندھ ہندہ انکار کرتی ہے
اور کہتی ہے کہ میری ماں کو ان لوگوں نے یہ کام بکا و بھولا کے کر دیا، میں نے زبان سے اقرار نہیں کیا، بیٹو اگر چہ وہ
اجو اب وہ ہندہ باندھ ہے، تو اس پر ولایت اجبار کسی کو نہیں، ماں نے بغیر اس کی اجازت کے اگر نکاح کر دیا تو یہ

نکاح فضولی ہو، جو ہندہ کی اجازت پر ہو قوت تھا، اور جب ہندہ کی رضی ہوئی اور اس نے انکار نہ کیا، بلکہ اس کے مکان
پر چل گئی اور رہی بھی اور قابض غوث بھی ہوئی ہوگی، تو یہ سب امور دلیل اجازت ہیں، اگرچہ ہندہ نے قول سے اجازت
نہ دی، مگر اپنے فعل سے اس نکاح کو جائز کر دیا، اب اس کو انکار کرنے کا کوئی حق باقی نہ رہا، یہ اس صورت میں ہے کہ زید

ہندہ کا کنو جو مینی مذہب، نسب، چال چلتا، پیشہ و پیشہ میں اسنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح اولیا ہندو کے لئے با حشنگ و عار ہو اور اگر کنو نہ ہو تو مین مرتع اجازت ولی کے نکاح نہیں ہو سکتا، اگرچہ خود ہندو راہمی بھی ہو، مگر اس کا صحیح فی اللہ، اطمینان و هو حقانی اعلم۔

مسئلہ ۱۰: اگر عیسائی شریعت، ۱۱ روزی ایک مسئلہ ۱۱

عقد ہو جانے کے بعد غیر اجازت شوہر والدین لڑکی کو کہیں لے جاسکتے ہیں یا نہیں؟
اجواب: اگر لڑکی چھوٹی ہے اور وہ اپنے والدین کے یہاں رہتی ہے، تو والدین اسے اپنے ساتھ لے جاسکتے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱: از ہرگز مملہ با برتا نالاب، مسئلہ جناب غلام بنی و محمد خدا دین، ۴ ربیع الاول شریعت ۱۳۴۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شریعتین اس مسئلہ میں کہ زید نے جس سے نکاح کیا ہے، اس کے پاس دوسرے غاونہ سے ایک لڑکی لے لی ہے، جس کی شادی کا پیام آتا ہے خود اس کی غار کے یہاں سے، لیکن زید فیہ میں جو اب دینار دار، زید کی عدم موجودگی میں، یوسی کی اجازت سے شادی کر دی گئی، درست ہو یا نہیں، لڑکی نابالغ ہے؟ بینو اور قروا۔
اجواب: نابالغ کا نکاح ولی کی اجازت سے ہوتا ہے، اگر غیر اجازت ولی نکاح کیا گیا تو اجازت ولی پر قوت رہے، ولی اجازت دے گا تو جائز ہو گا اور دکر سے گا تو باطل ہو جائے گا، اگر اس لڑکی کا کوئی عصب بھائی چھایا دار اور ودا وینہ و مول کی اولاد میں کوئی مرد ہے تو وہ اس کا ولی ہے کہ اس کی اجازت و رکار ہے اور عرصات میں سے کوئی ولی نہ ہو تو ماں ولی ہے، سریتلا باپ اگر عصب ہے تو اس کے لئے ولایت ہو سکتی ہے ورنہ اس کی اجازت کی کچھ حاجت نہیں، مومن مسئلہ میں اگر عصب موجود نہ ہو تو ماں کو نکاح کرنے کا حق حاصل ہے، شوہر سے اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ اگر وہ نکاح بھی کرے جب بھی ماں نکاح کر سکتی ہے، اس کو منع کرنے کا حق حاصل نہیں، درمختار رہتا ہے، والی فی النکاح الحصة خمس الاثم، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲: ۱۹ نومبر ۱۹۲۹ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شریعتین اس مسئلہ میں کہ زید کی لڑکی ہندو کا نکاح بلا اجازت زید کی لڑکی کا بھائی نابالغ نے کیا ہے تو کیا اس نابالغ کے ساتھ زید کے چچا نے زبردستی عروہ کر دیا جب ہندو کے والد زید کو اطلاع ملی

اس نے علیؑ کو کہہ دیا کہ ابھی میری لڑکی نابالغ ہے، اس کا نکاح کہیں بھی منظور نہیں لڑکے کے تیار اور بچانے اس شخص کو تسلیم کرتے ہوئے، ہندو کو جو اعراس کے گھر لے جانا چاہا، ہندو کے والدین اور بھائی وغیرہ اسے نہ لے جانے دیا اور لڑکی کے نکاح نہ جانے سے انکار کر دیا، آخر شرفیق ثانی نے دعویٰ کر دیا، اثنا عشر سالہ لڑکی بالغ ہوئی، وقت بوقت چنڈ گروہوں کے سامنے اپنے تیار اور بچا لکھا گیا ہو عقد شہ کر دیا اور نکاح کے وقت سے لڑکی اب تک اپنے والدین کے گھر ہے، جس سے غیر منہ نکاح کیا تھا، اس کے گھر کی صورت بھی نہیں دیکھی ہے، اب سوالات طلب مند جو ذیل امور ہیں؟

(۱) ولی اقرب یز والدین کے ہوتے ہوئے تیار اور بچا لڑکی کا عقد بلا اجازت والدین کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) اگر ولی بیہوش یا نابالغ تیار اور بچا لڑکی کا نکاح کر دے جس میں والدین کی رضامندی تو درکنار انہیں خبر بھی نہ ہو تو اس عقد کے نسخ کرنے کا والدین کو بھی حق حاصل ہے یا نہیں؟

(۳) اگر والدین کو اس نکاح کے نسخ کا مجاز نہ ہو تو وقت بوقت لڑکی اس نکاح کے نسخ کی مجاز ہے یا نہیں؟

(۴) والدین کے ہوتے ہوئے بلا اجازت والدین نابالغ لڑکی کے نکاح کا کس کو مجاز ہے براہ کرم ہر سوال کا

جواب مفصل مدلل مناجات ہو،

(۵) اگر لڑکی کی والدہ بیٹھائی بلا رضامندی و اطلاع والدین نکاح دیدے تو کیا یہ نکاح قابل نسخ نہ ہے گا،

بیٹھو اور جواب۔

اجواب: یہ مسئلہ بہت واضح ہے، چنداں تفصیل کی حاجت نہیں، مگر یہ بھی نکاح جو مایا کرے تو میں کا مجا چاہے

جس کی لڑکی سے نکاح کر لیا گئے اس کے کوئی اختیار ہی نہ رہے، یہ نکاح کا ہے کہ ہے زبردستی کسی کی لڑکی کا اٹھائے جاتا ہے،

نابالغ کے نکاح کے لئے ولی شرط ہے، اور مختار میں ہے، وہ عروسی الفی شرط مستند نکاح صغیر و مختلف، والد کے

ہوتے ہوئے تیار اور بچا کو نکاح کرنے کا حق نہیں، اس کا مرتبہ قرباب سے گئی درجہ بعد کہ ہے کیونکہ باپ نہ ہو تو والدین

دادا کے لئے ہے، وہ بھی نہ ہو تو بھائی کو ہے، بھائی نہ ہو تو بھائی کی اولاد ذکر کر کہے، یہ بھی نہ ہو تو چچا کو یہ بھی نہ ہو، تو

ان کی اولاد ذکر کو یہ بھی نہ ہو تو باپ کے چچا یا کو یہ بھی نہ ہو تو ان کے دادا کو لہذا جس کا مرتبہ باپ سے اتنے درجہ کے

بعد ہو وہ کب باپ کی موجودگی میں نکاح کر سکتا ہے، باپ کے ہوتے ہوئے تو دادا اور بھائی بھی نکاح نہیں کر سکتے، اگر

باپ کے چچا یا دادا، در مختار وغیرہ کتب فقہ میں ہے، الفی فی النکاح العصبۃ بنفسہ علی ترتیب الاستقامۃ والحب

بالجملہ یہ نکاح جو باپ کے مایا زاد بھائی نے کر دیا ہے، ہندہ کے باپ زید کی اجازت پر موقوف تھا کہ جائز کر دے تو جائز ہو جائیگا۔
دو کر دے تو باطل، پس جب کہ زید نے نکاح نا منظور کر دیا تو یہ نکاح باطل ہو گیا۔ اب زید یا خود ہندہ بھی بعد میں اس سے جائز
کرنا چاہے تو خود نہیں کر سکتا کہ اب اہل الا بعدہ، صورت مسئلہ کے جواب کئے اتنا کافی ہے، مگر مسائل نمبر وار جواب چاہتا ہوں۔
لہذا ہر نمبر کا جواب مقدمہ مقدمہ ذکر کیا جا رہا ہے۔

(۱) ولی اقرب بھی باپ کے ہوتے ہوئے ولی اہد یعنی باپ کے چچا یا اس کے لڑکے کو ولایت نہیں ہے، اگر میں ولی
آہد نے کر دیا تو باپ کی اجازت پر موقوف تھا اور اس کے رد کرنے سے باطل ہو گیا۔ درمیان میں ہے، غلو زوج الا بعدہ
حلی قیام الا نسب حقیق علی اجازتہ:

(۲) مقدمہ نسخ کرنا اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ تمام بھی ہر شے کے مقدمہ موقوف ہے کہ بلا اجازت والد تمام ہی نہ ہو گا۔
اور جب باپ نے رد کر دیا وہ مقدمہ موقوف جائز رہا، اس کے نسخ کی حاجت ہی نہیں کہ نا منظور کرنے سے باطل ہو گیا۔

(۳) ہم نے پہلے بیان کر دیا کہ نابالغ کا نکاح صحیح ہونے کے لئے ولی شرط ہے اور جب باپ موجود ہے تو وہی ولی ہے،
اس لئے جب نا منظور کر دیا تو باطل ہو گیا۔ اب وہ موقوف نکاح بھی باقی نہیں لڑکی بائغ ہو کر نسخ جب کہ کسی نکاح ہو گیا اور
اب تو کچھ رہا ہی نہیں پھر کسی شخص کو کر لیں، ہاں اگر باپ نے اپنے قول و فعل سے رد کر دیا جو ناجائز کیا ہو تب یہاں تک کہ لڑکی
بائغ ہو جاتی تو اب خود اس لڑکی کی اجازت پر موقوف ہوتا اور رد کرنے سے باطل ہوتا اور یہاں تو پہلے ہی مقدمہ ہر شے کا
(۴) باپ کے ہوتے ہوئے کسی کو اختیار نہیں۔

(۵) یہ نکاح بھی والد کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اس کے نا منظور کرنے کے بعد جائز رہے گا کیونکہ بھائی کا مرتبہ
باپ اور دادا کے بعد ہے اور ماں کا مرتبہ تمام عہدات کے بعد ہے۔ تنویر الابصار میں ہے، غایب ہم یکم، عصبۃ خالوۃ
للہم، والدہ شانی، علم۔

مسئلہ: کیا قرأتے ہیں علامہ دین اس مسئلہ میں کہ اگر لڑکی رضامند نہ ہو اور لڑکی بائغ ہو تو باپ کو کیا شرعی
طور پر اختیار حاصل ہے کہ بلا رضامندی لڑکی کا نکاح کر دے؟

اجواب: ۱۔ ولایت اجماع کر دے چاہے یا زچاہے نکاح صحیح نافذ ہو جائے یہ صریحاً نا بائغ پر ہے بائغ و بالغ پر ولایت
اجماع نہیں بلکہ ان سے اجازت لینی ہوگی، اجازت دین تو نکاح کر سکتا ہے ورنہ نہیں اور بغیر اجازت نکاح کر دیا تو اجازت

پر موقوف ہو گا جائز کہ سے توجا نہ رہے رو کر دے تو باطل، البتہ کنواری کا سکوت بھی اذن سمجھا جائے گا، یہ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا لا تنکح الا بعد حق قسمہ ولا تنکح الا بعد حق قسمہ ذلک قالوا یا رسول اللہ وکیف اذا نكحنا قال ان شکت، اور اس مضمون کی بکثرت احادیث صحاح ستہ میں مذکور ہیں، ابو داؤد ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روای دیاں جاسیۃ بکرا انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک انت الایاہا من دجھا وحمی ہا سہرہ فہو ہا الخبی سے اللہ علیہ وسلم، ایک کنواری لڑکی حاضر خدمت اقدس ہوئی اور عرض کی کہ آپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور اسے ناپند ہے، حضور نے اسے اختیار دیا یعنی تو چاہے تو نکاح کو جائز کر دے، نہ چاہے تو رو کر دے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰: از بس مذکورہ حسینی باغ کے رد برو، غلام حسین کی چال پہلا منزل، مرسلہ فاطمہ زوجہ ولی محمد صاحب ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شریعت میں اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا نکاح اس کی نابالغی میں اس کی والدہ کے کر دیا، ہندہ جو نابالغ ہوئی اور خون دیکھی اسی رقت ہندہ نے اس نکاح کو فسخ کیا، ہندہ کے گواہ بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں ہندہ بعد بلوغ اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں، اگر فسخ کی تو عدت واجب ہے یا نہیں؟

الجواب: ۱۔ نابالغ کا ولی عصبہ ہونا ہے وہ نہ ہو تو ماں ولی ہوتی ہے، لہذا ہندہ کا نکاح جو اس کی ماں نے کیا اگر عصبہ کی موجودگی میں تھا تو عصبہ کی اجازت پر موقوف تھا کہ یہ نکاح فضولی ہو، اگر ولی نے جائز کر دیا ہو تو جائز ہو گا اور رو کر دیا ہو تو باطل ہو گیا اور اب تک ولی نے جائز نہ کیا تو ہندہ کے رد کے سے باطل ہو گیا، اور اگر عصبہ کا جائز نہ ہوا ہو یا ماں خود ولی ہو اور عصبہ باپ داد کا فی ہوتی ہو تو اس نکاح میں عیب بلوغ حاصل ہو گا بالغ ہونے ہی جب کہ نکاح کو ناظروں کی توثیق کی کہ فسخ کر سکتی ہے اور اگر رضوت نہیں ہوئی ہے تو عدت بھی نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱: اگر کراچی، مرسلہ مولوی محمود الحسن درس صدر کراچی، ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شریعت میں کہ قالدہ نے اپنی لڑکی ہندہ کا قلدہ بانہ کی گھنی زبید سے کی ہندہ کو اس گھنی کا ابھی طرح علم قلدہ اور بکے درمیان لڑائی ہوئی اور سرکاری آدمیوں نے قالدہ کے طرفداروں کو گرفتار کرنا شروع کیا، قالدہ نے اس سخت مسئلہ کو فسخ کرنے کی لالچ میں ہندہ کا نکاح کر کے کیا، ہندہ کو اس کا مطلق علم نہیں ہندہ سولی ہوئی تھی

ہندہ کی بھانجی نے بیدار کر کے کہا کہ فلاں فلاں شخص ایشاہہ ولد کے نام لے کر آجھ سے پوچھنے آئے ہیں کہ تیرا وارث کون ہے، بکر کے ساتھ نکاح کا ذکر نہ تھا، اس سے قبل گھر میں شادی یا نکاح وغیرہ کی بات ہیجت تھی، ہندہ نے کچھ شاید سرکاری تحقیق ہوئی ہے اس خیال سے ہندہ نے جواب دیا کہ میرا وارث میرا باپ ہے جس وقت ہندہ کو یہ علم ہوا کہ میرا نکاح بکر سے کر دیا گیا ہے اسی وقت ہندہ نے انکار کیا اور کہا کہ میرا نکاح اس سے ہو گا جس سے میری گھنٹی پڑی ہوئی ہے بکر سے نکاح ہونے کا نہ مجھے علم ہی دینا قبول کرتی ہوں اور آج تک ہندہ انکار پر قائم ہے یا اس صورت میں ہندہ کا نکاح بکر سے جائز ہو یا نہیں اگر نہیں ہوا تو شرعاً ہندہ کو زید سے نکاح کی اجازت ہے یا نہیں؟

الجواب: جب کہ ہندہ بالذکر ہے تو اس کے باپ خالد کو اس پر ولایت اجماعاً ملے نہیں کہ چاہے وہ رافضی ہو یا مدافعی ہو، جس سے پہلے اس کا باپ نکاح کر دے ایسا نہیں، بلکہ اس کا اذن ضروری ہے، اور مختار میں ہے، ولا تعجلوا فی الہدۃ جبکہ علی النکاح لا یستلزم الا ولایت باجہ و لا البتہ اگر نکاح کی خبر سن کر اور یہ معلوم کر کے کہ میرے باپ نے فلاں سے نکاح کر دیا ہے، مگر اس وقت تک تو یہ دلائل اذن ہوتا ہے پھر نکاح صحیح ہو جاتا، حدیث میں ہے، واذنھا صحتھا، مگر جب کہ مراد اس نے انکار کر دیا تو نکاح باطل ہو گیا کہ اب اس نکاح کو ہندہ جائز کرنا چاہے تو بھی نہیں کر سکتی ہے، لہذا صورت مستفسرہ میں ہندہ کو اختیار ہے کہ زید سے نکاح کرے، وابتغی ما فی العلم۔

مسئلہ ۱۱۱: مرسلہ عبد الحمید پورہ کوٹھی، ڈاکا، ڈشیرنگر، ضلع گیا، ۲۳ رجب الاول ۱۳۵۵ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا نکاح تابا نیت میں ہی جیاحتیٰ لے لیا اب کہتے ہیں کہ میں رافضی نہیں ہوں، بالذکر ہونے پر میں نے انکار کر دیا ہیں اس کو ہندہ نہیں کرتی ہوں، یہ مسئلہ چند گھنٹوں سے در یافت کیا گیا ہر ایک جگہ سے جو وہ آتا تھا کہ قاضی یا حاکم یا جوجو عالم دین اور قریب و جوار میں ہوں لوگ اس کو مانتے ہیں، ان کی طرف رجوع کیا جائے اگر طرح کا حکم دیں تو نکاح کر سکتی ہے مسئلہ مذکورہ سے پوری واقعیت رکھتے ہوئے زعم میں اگر حامل یہ ہے کہ ناکہ و حائل نہیں وغیرہ جان بوجہ کہ ہندہ کا نکاح کر لیا، اب بدو رجوع کئے اور بلاشبہ نکاح ہندہ کا نکاح کر دیا گیا، کیا یہ نکاح ہو یا نہیں اگر ہا جائز ہو تو قاضی کو اور حصار مجلس کے لئے حکم کیا ہو گا، ان کی بیویاں ان پر حرام ہوں گی یا نہیں، عمل یا قبل باطل ہوئے یا نہیں، ان کے بچے نماز ہوگی یا نہیں، ان لوگوں سے سلام و کلام جائز ہے یا نہیں اور نئے شرع شریعت جو حکم ہو صادر

۱۲) اگر از روئے شریعت قاضی، مگر اہل و حضار مجلس کے نکاح باطل ہوئے تو کوئی سی صورت ہوگی کہ ان لوگوں کی بیویاں ان پر حلال ہو سکیں؟

الجواب: ۱) و ۲) - جندہ کا نکاح مابنائی میں جب کہ بچائے گیا تو اسے خیال طرح حاصل تھا کہ بالغ ہوتے ہی فوراً بلا توقف اپنے نفس کو اختیار کر کے نکاح فیج کر سکتی تھی مگر خود عورت ہی فیج کرے یہ نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے قضاء قاضی شرط ہے جب تک قاضی فیج نہ کر سکے نکاح باقی رہتا ہے اور اس کے احکام جاری ہوتے ہیں، قنواوی عالمگیری میں ہے، وہاں نہ وجہا غیر الاب والجد فخلک واحد منها الخیار اذا بنی ان شاء اقام علی النکاح وہاں شاذ فیج وہاں عند ابی حنیفہ و محمد رحمہما اللہ شامل ویستر علیہا القضاء بخلاف خیارا لست کن فی احمد ایتہ فان اختار الصلیب والصیغۃ الفرجۃ بعد اہل شرع فہ یفرق القاضی بینہما صحاحا مات احدہما قرا شاذ فیج لکن وہاں یطاعہما لعل یفرق القاضی بینہما کذا فی المبسوط۔

اس عبارت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جب تک قاضی تعزیتی نہ کرے وہ دوڑوں زوج و زوجہ ہیں، لہذا بغیر تعزیتی جندہ نفی و دوسرے سے اپنا نکاح نہیں کر سکتی ہے، اگر نکاح کر دیا گیا ہے تو یہ نکاح ناجائز ہے کہ منکوحہ غیر سے نکاح نہیں ہو سکتا، جو لوگ اس سے واقف تھے اور اس نکاح میں شریک ہوئے محنت گز گار ہوئے ان پر تو بلا ذم ہے اور اپنی اپنی عورتوں سے تجدید نکاح کریں، بطلان نکاح اور جھٹل کا حکم نہیں دیا جاسکتا کیونکہ وہاں ہے جہاں کفر قطعی و یقینی ہو، یہاں تجدید کا حکم ہے اگر یہ لوگ تائب ہو کر تجدید نکاح کر لیں، جہاں وہ ان سے میل جول ترک کیا جائے اور ان کو مام نہ بنایا جائے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ۱) مرسلہ حاجی اوقات علی خاں صاحب محلہ سوداگران بریلی، ۲۹، ۳۰ جمادی الآخر ۱۳۵۹ھ۔

زید کا نکاح بکر کی لڑکی کے ساتھ جب کہ لڑکی کی عمر بارہ یا تیرہ سال کی تھی یہ موجودگی و امانت سے بکر ہوا، نکاح کو چار سال سے زیادہ ہو گئے ہیں، بدھشتی کی رسم ابھی باقی ہے، بغیر کسی رنجش کے اس درمیان میں بدھشتی کی جانب سے اچھا اور بہتر برتاؤ رہا، اب بدھشتی کے بغیر چار سال سے زیادہ اس حالت میں گزر جائے کہ بکر لڑکی نے بموجب قانون جدید انفساخ نکاح جو ۱۹۳۹ء میں گورنمنٹ سے پاس ہوا ہے ایک نوٹس سیداد کی بندہ یوم اپنے شوہر کو دیا کہ بموجب قانون جدید میں انفساخ کرتی ہوں، اس لئے کہ میں بروقت نکاح نہ تھا، تھی، میرے کسی جائزہ دہی نے نکاح نہیں کرایا، اور میں میری عمر صرف

ہے اور قانون جدید کے مطابق اثنا عشر سال تک نابالغ ہوں اور منع نکاح کر سکتی ہوں، لہذا تم ایک ایسا اقرار نامہ میں سے
 اختلاف نکاح کا جو ان ظاہر ہو صدق پر حبشہ کر اور اگر جسے دست بردار ہو جاؤ اور مجھ اپنی زوجہ منگو و نہ بوسہ
 گذر نے میاں عدالت میں تم پر تلافی کر دوں گی، اور یہو جب قانون جدید اختلاف نکاح کر لوں گی اور تم نے بار
 ہر جا و خرچہ کے جو گئے، زید کی طرف حلاق دینے پر رضامند نہیں ہے، لہذا صورت مسئولہ میں شریعت مطہرہ کا جو حکم ہو،
 بیان فرمائیں؟

الجواب جب کہ یہ نکاح لڑکی کے باپ نے کیا ہے تو لازم ہو گیا اور اس نکاح کو منع نہیں کیا جاسکتا، تا نا نابالغ
 کا نکاح با جاد انکار ہو باپ اپنی ولایت سے کر سکتا ہے، تنزیہ الالباب میں در فتہ میں ہے، ولزم النکاح و وجوب
 فاحشہ او یتیم کفولہ کا اولیٰ اب او جد، جب یہاں عورت کو خیال بلوغ حاصل ہوا نہیں ہے، جس کی وجہ سے نکاح
 منع کیا جاتا تو کسی حکم کو اس نکاح کے منع کرنے کا حق ہی نہیں ہے اور اگر بزم طود کسی نے منع کر دیا تو نکاح بدرستہ باقی
 رہے گا، منع نہیں ہوگا، اس منع سے عورت کو یہ جائز نہ ہوگا کہ وہ دوسرے سے نکاح کر سکے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الکفو کفو کا بیان

مسئلہ، در مسئلہ عقدہ عبد العزیز صاحب الزمان، ضلع فین آباد، ۱۵ ربیع الاول شریعت ۱۳۳۳ھ،
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح عمر کے نابالغ لڑکے کے ساتھ کر دیا
 وہ لڑکا دو لڑکیوں سے اور لڑکا مثلاً، برحق برحق ہو گیا، لڑکی کہتی ہے میں شوہر کے گھر نہیں جاؤں گی اور اپنا نکاح
 منع کر لوں گی تو اس صورت میں از روئے شریعت لڑکی کو منع نکاح کا اختیار ہے یا نہیں اور صورت عدم منع
 لڑکی کے ماں باپ رخصت نہ کریں تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوں گے یا نہیں، مع عبارت کتب فقہ تحریر فرمائیں گے۔

الجواب، برحق کوئی ایسا امر نہیں کہ اس سے سالم ہو نا کفایت میں شرعاً ہو اور اس کا ہونا سبب منع نکاح ہو
 و رخصت میں ہے، ولا حیوب فیہ، رد المحتار میں ہے، ای ولا حیوب فی الکفاۃ، والسلامۃ من العیوب الخ
 فیہ، بھائیہ کا لفظ ام و دال جنود و البیوت و الخ، و لا حیوب فیہ، کفایت میں ان محبوب سے سلامت کا اعتبار نہیں،

جس سے بیخ ہو کر رہے، جیسے جذام اور جنون و برص، وہ بھی اگر کھانا نام محمد بن عبد اللہ علیہ السلام سے کھائے ہو تو اس سے بیخ نکلتا ہے کہ ان کے نزدیک جذام و جنون و برص سے سالم ہونا کفارات میں شرط ہے، جب کہ یہ اس مقدار پر ہو جس کو عورت کو اس مرد کے ساتھ رہنے کی طاقت نہ ہو، امام ابن ہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح القدر میں فرماتے ہیں، ولا تصبر علی الکفارة عندنا لسلامة من العیدب الخ فی نسخ بھا فی کتاب الجنون والبرص والجذام والنفوس والاضغاض والابجد محمد فی الشکة الاول بعض الجنون والجنون والبرص اذا کان بحال لا یصلح للمقام صمد، مگر یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ ضرورت قول امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عدول نہ کیا جائے گا اور یہ امر کہ کہاں ضرورت ہے کہاں نہیں، یہ علمائے سابقین نے کر چکے ہیں، جہاں اصحاب فتویٰ قول صاحبین پر فتویٰ دیں گے وہاں قول صاحبین پر عمل ہو گا۔ ورنہ قول امام ہی پر عمل ہو گا نیز سوال یہ یہ ظاہر ہے کہ وقت عقد یہ مرض نہ تھا بعد ملاحتی ہوا اگر مان بھی لیا جائے کہ برص کفارات کے منافی ہے، جب بھی بعد عقد نکاح اس میں مبتلا ہوئے سے حق نسخ کا حاصل نہ ہو گا کہ گنو، میں جن امور کا اعتبار ہے، اس کے یہ معنی ہیں کہ وقت عقد ان میں سے کوئی مفقود نہ ہو اور بعد میں اگر اس کا زوال ہو تو اس کی وجہ سے نسخ عقد کا حق حاصل نہ ہو گا۔ ورنہ فرمایا ہے، والکفارة اعتبارھا عند ابتداء العمل فلا یضرب من والہا بعد فلو کان قد کفرت بھ فبذلک جہلہ فی نسخہ اور الحق فرمایا، قوله ثم غیر الاولیٰ انما یعتزل ثم ینزل اللہ کفارتہ لان العجز یقبل المدیانة وحی احدی صلیتہ فی الکفارة، لہذا الزکی کے والدین کو محض اس وجہ سے روکنے کا حق حاصل نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئلہ مولوی احسان علی طالب علم مدرسہ اہل سنت، ۱۳۰۷ عمار کی اولیٰ ۱۳۰۸ھ

کنو کے لئے کیا شرط ہے؟
اجواب: کفارت میں صرف زوجہ کی جانب متبرعہ عورت کی جانب سے نہیں یعنی اگر عورت میں کسی امر کی کمی ہے تو اس کی زوجہ سے نسخ وغیرہ کا خیال نہ ہو گا، اور کفارات میں ان امور کا محال ہے، فسب، حریت، اسلام، بیعت جو شخص خود مسلمان ہو اس عورت کو کنو نہیں، جس کا باپ بھی مسلمان ہے، ویانیت، مال، پیشہ، طلاق جوئی نے ان امور کو ایک شخص میں جمع نہ کیا اور تاہم میں کفارت دونوں طرف سے متبرعہ، اس بنا پر اگر کسی نابالغ لڑکے کا نکاح باپ دادا کو حلالہ کی دینی ناپاکی نہایت سے کسی دینی لڑکی سے کیا، جو اس لڑکی کی کنو نہ ہو، اس سے کم وجہ کی ہو تو نکاح محرم نہ ہوا شرعی میں ہے، فقہ حنابلہ، فقہ مالک والجبہ دونوں الصغیر والصغیرۃ منہ کنو ولا یصح مقتضاہ ان الکفارة لہ وجہ معتبرۃ ایضاً ص ۳۱، ۲، شروع باب کفارتہ۔

فان سقطا اتفاقا فکما یاتی لانی وجد عدم الصحة علی عدائہ والی دایۃ و فی النکاح یصح الا ولیا و اما فی ذلک نہایت
ہا سقطا حتماً فنیقہ و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ۱۰۔ منور مروی اسان علی صاحب طالب علم مدرس اہل سنت ۱۰۱۲ ہجری لای الا ولی ۱۳۳۱ھ
بندہ رقم میدہ کہ بکر قریشی شہ کا حرام حمل قرار پایا تھا۔ عملی ساقط کرادیا باب وہ بکر زانی ہندہ میدہ ذانیہ سے نکاح
کر لے تو جائز ہے یا نہیں اور اسقاط عمل کا گناہ بزرگ یا نہیں ؟

الجواب : اگر زانی ذانیہ کا کفو ہے تو نکاح جائز ہے ورنہ نیز منار اولیا کے جائز نہیں۔ کما ینتہ۔ اور عملی ساقط کرنا
گناہ ہے۔ قریشی میں ہے۔ انہا تاتہ حنیۃ اللہ بۃ والاحتساب ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ۱۱۔ در مسئلہ نفرت حسین صاحب معروف بقریہ بخش وزیر آبادی ۱۰۱۲ ہجری لای الا ولی ۱۳۳۱ھ
کیا فرماتے ہیں علامہ دین اس مسئلہ کہ تہذیب قریش میں اولاد اصحاب کبار و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک بی بی کلوس
یا نہیں اور یہ کہ دختران سادات کا نکاح اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کی اولاد سے جائز ہے یا نہیں نیز بروئے عادیست مجرب و کتب
معتبرہ مسئلہ مذکور کے متعلق عرب و ہند میں تہذیب قریش کا کیا رد و اثبات ہے بنو اتو جو را۔

الجواب : قریش سب باہم کلوس ہیں۔ لہذا جو اصحاب کرام قریشی تھے۔ ان کی اولاد کا نکاح دختران سادات کرام سے
ہو سکتا ہے۔ در مقام دیگر علامہ کتب میں ہے۔ انہا تاتہ حنیۃ اللہ بۃ والاحتساب ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔
فیہا ینتہم من النہا شیء الذلوی و التیمی والحد دی و غیرہم والحد ان ذی وجہ عمل و عہد شیء ام کلثوم بنت فاطمہ
عمر و عہد دی قہمتانی فلو تزوجتھا شیعۃ قریشا غیرھا شعیس لم یرو عہدھا لہ ان تزوجت عربیا
مذکور قریش میں نہم سادہ کتوز و حج العربیۃ جمیعاً بھر۔ و قولہ لہم یرو عہدھا ذکرہ شیعۃ فی التیمی و ذکرہ میں شہ و ح
الکتوز الحد ایۃ و غالب المحبہ و تاتہ۔ قریش ہند میں رہتے ہوں یا عرب میں سب کا ایک ملک ہے کہ اس مسئلہ میں عجم
سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی عربی قبیلہ کی طرف نسبت نہ رکھتے ہوں۔ رد المحتار میں ہے۔ المراد بالجم من لہم ینتہب علی
احدی قبائل العرب۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ۱۲۔ در مسئلہ حکیم محمد عثمان صاحب ازبکک مسجد۔ اگر ۱۰۱۲ ہجری لای الا ولی ۱۳۳۱ھ
حضرات علما دین مسئلہ ذیل میں از روئے قانون شرع کیا فرماتے ہیں یہ کہ زید مرتضیٰ قبیح متوار شہ از قسم ہندام و بر

اسود و غیرہ کے کردہ و قبیح مرض میں مبتلا تھا اور اس کے کسی نوع و سید سے اپنے اس مرض قبیح اور کردہ کو بہت فریب دیا
ہندہ یا اس کے ولی سے مخفی و پوشیدہ رکھا اور ہندہ و اس کے ولی کو فریب و دھوکہ دیکر اپنا نکاح ہندہ سے بولایت دلی کر لیا
اور زید کو اس فریب و ہی سے ہندہ و اس کے ولی بالکل لاعلم رہے اور یہ سبب لاثمی زید کو ہر طرح پاک و صاف منزہ و
مبرا سمجھ کر ہندہ کے ولی نے ہندہ کو نکاح زید سے کر دیا، مگر ہنوز اپنے ہی گھر تھی اور عطلہ رہی نیز غفلت صحیحہ بھی واقع نہیں
ہوئی گزیدہ کا سارا فریب کھل گیا، اس سبب سے ہندہ اور اس کے ولی نے بالاعلان فسخ نکاح کر دیا، جس کو چند سال گذشتہ
ہنوز ہندہ ابتدا سے ہمیشہ اپنے ہی گھر پر برابر عطلہ رہتی چلی آ رہی ہے، ایسی حالت میں ہندہ کو حسب خشاء و خودیاب و ہریت ولی
کسی اور سے عقد نکاح کر کے لاحق و اختیار کامل حاصل ہے یا کیا ہے یا نہیں تو جواب

الجواب :- امر ان بریں و بڑا دم و غیر بنا سے سالم ہونا شرط کفارت نہیں، درمختار میں ہے، و لا یجوز یفسخ بها
ایضاً، در المختار میں ہے، ای و لا یجوز یفسخ الکفارة الاسلامیة، حبب الصیوب الخفی یفسخ بها ایضاً، کما فی الام والجنون والبرص
والجنون واللعنہ بھی، فسخ القدر میں ہے، و لا یجوز یفسخ الکفارة عندنا الاسلامیة من الصیوب الخفی یفسخ بها ایضاً، کما فی
والجنون والبرص واللعنہ واللعنہ، ہندہ زید کا امر ان مذکور میں مبتلا ہونا باعث فسخ نکاح نہیں، نیز سوال سے ظاہر کہ زید نے
اس امر کو ہندہ و اولیا ہندہ سے مخفی رکھا نہ کہ ان امر ان سے اپنی برأت ظاہر کی ہو تو اگر ان امر ان سے سالم ہونا شرط
کفارت ہو تا جب بھی حق فسخ حاصل نہ تھا، درمختار میں ہے، و لا یجوز یفسخ الکفارة عندنا الاسلامیة
لا عند الام والاشیاء الکفارة و لا عند الام والاشیاء الکفارة عندنا الاسلامیة، کما فی الام والجنون والبرص واللعنہ
والجنون واللعنہ، صورت مسئلہ میں نہ ہندہ اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے نہ دوسری جگہ بیفطرتاً یا موت و زوج نکاح کر سکتی ہے،
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- مرسل مولوی محمد عنایت اللہ صاحب انصر مدرس مدرسہ نظامیہ قرطبی محل کھنڈ، رزوی علیہ السلام
دا کیا فرمائے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کفارت نسب شرعاً ان کی امور میں قابل قبول ہے
یا نہیں؟ ایک شخص زید نے ایک عورت نو مسلمہ سے جب کا باپ مشرک ہے، نکاح کیا اس کی اولاد ہوئے وہ اولاد اور
ایک شخص والدین کی جانب سے صدیقی ہے، ان میں کوئی از روئے نسب افضل ہے اور اگر ایک شخص ید ہو کہ جس کی ان
نو مسلمہ جو اس کی ملاکی کا کفو عربی افضل غیر قرطبی ہو سکتا ہے یا نہیں اور قرطبی اس کا کفو ہے یا نہیں؟

(۲۱) جس بزرگ عربی النسل خیر قریشی باعث بھابھانہ ہے اس بزرگ وہ شخص کہ جس کی ماں مشرکہ ہے جو میں مسلمان ہو گئی اور باپ کی توبہ سے باعث از روئے نسب ہے یا نہیں؟

(۲۲) ایک شخص جس کے والدین سید ہیں اور ایک شخص کا باپ سید ہے، وہ اس کا کنوہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: اولاً ظاہراً سائل کی مراد یہ ہوگی کہ کفالت نسب میں کن کی امور کا اعتبار ہے یا اگر کسی مقصد سے قریب ہو کر مرفوع اعتبار نسب ایسا کہ نہ ہو کہ اس سے نکاح اولیاء زن کے لئے باعث تنگ و عار ہو مگر جہاں میں سے ایک قوم کا دوسری کے لئے کنوہ ہوتا ثابت ہو اگرچہ کہیں کا ورنہ اسے کنوہ کہے تو یہ کنوہ نہ ہو کہ شفا یعنی جگہ کے سادات کرام اپنی لوگوں کی قریشی غیر سید کو دینا تنگ نہ سمجھتے ہیں بلکہ اپنے خاندان کے سوا دوسرے سادات کو بھی دینا ان کے یہاں میسر ہے، اس تنگ و عار کا اعتبار نہیں، عار کتب میں ہے، القریش الکفاء، علامہ سید بن طاہر بن شامی راوی التمار میں فرماتے ہیں، لا فساد فی دنیا یہم منہ لہما فیہم والذین والیتہم والحدی وغیرہم وحدثنا عن علی وھو حاشی ام کلثوم بنت فاطمہ لعمرو وھو عدوی فھما فی الخو ترو بیت حاشیہ من شیء غیر حاشی لعمرو وھما عدویا وادنا تزوجتہا بیاضی قریشی لہم زاد کتہم ویج العربیۃ عجیباً جم، فادللہم علی انہم۔

(۲۳) سائل نے یہ نہیں ظاہر کیا کہ زید کیس خاندان کا شخص ہے، اگر سید ہے تو بیگ اس کی اولاد کو صدیقی پر نہ خلیت ہے اور اگر وہ بھی صدیقی ہے تو دونوں نسب برابر ہیں، اگرچہ جس کی ماں صدیقیہ ہے اس کو جس شخص پر کچھ مزیت ہے جس کی ماں مذہب ہے، مگر اس کی وجہ سے یہ شخص صدیقی ہونے سے خارج نہ ہو گا کہ نسب میں صرف باپ کا اعتبار ہے، ماں سے نسب نہیں سوا اولاد بنات بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہاں نسب ماں سے ہے، فتاویٰ خیر میں ہے، فان اعداء رحمہم اللہ قتالی ذک وادان من اعدائہ من اللہ قتالی علیہ وسلم ان ینیب الیہ اولاد ہنا وہ ولم ینکروا علیہ اللہ فی اولاد بنات بناہہ فاختصہ للذبیۃ الصیاء فخطہا اولاد فاطمہ لاس بعدہ الحسن والحسین وام کلثوم وبنینہ ینسبون الیہ علی اللہ قتالی علیہ وسلم واولاد الحسن والحسین ینسبون الیہما فینسبون الیہ علی اللہ قتالی علیہ وسلم واولاد بنیب وام کلثوم الی ابیہم من رحمہم اللہ لانی الامم ولا لانی ابیہما علی اللہ قتالی علیہ وسلم لانہم اولاد بنت بنتہ لاولاد بنتہ من عیالہم فہم علی قاعدۃ الشرف العربی فی ان الاول بنیہ اباء فی النسب لاعداء وناخنا من اولاد فاطمہ وحنہا لخصوۃ النبی وادنا حدیث بجا وھی مقعدہ

حق ذمیریہ المحصنات المحسنین نیز اسی میں ہے، لہذا اہل النسب مخصوص بالانساب اور سید کی ماں اگرچہ ذمیریہ ہے، غیر قرشی اس کا کفو نہیں، صرف قرشی ہی اس کا کفو ہے۔ کما مر۔

(۲) نیز قرشی کو قرشی غیر ہاشمی پر بھی بنا فضیلت نہیں، اگرچہ غیر قرشی عربی انشلی ہو اور اگرچہ قرشی کی ماں ذمیریہ ہو، ذکر اولاد رسول سے نسب میں بڑھ جائے، مگر یہ نسبت جزئیہ غیر کو کب مل سکتی ہے، اگرچہ علم و خبر دیگر فضائل میں دوسرا بڑھ جائے یا مال و غیرہ کسی وجہ سے باعث مانا جائے، مگر اس سے نسب بدل نہیں سکتا، اس شخص کا تو باپ سید ہے، جس سے نسب کا اعتبار ہے، جس کی ماں سیدہ ہو اور باپ سید نہ ہو، اس کو بھی فی الجملہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت سے شرف حاصل ہو جائے، فتاویٰ خیر یہ یہ ہے، مسئلہ فی ابن النہاشیۃ مل ہو ہاشمی ام لا واذ اقدم لاهل یشیئہ شرف مسلم لا واذ اقدم ہل یشیئہ فی اولادہ ام لا اجاب لا شہدۃ فی ان لہ شرفا ماما کذا الاولاد لہما اہل النسب مخصوص بالانساب والفقہاء یفتی قد ملج الخیج الخ ایچہ الوجہ اللعۃ اذ باد فی نسبۃ الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشیئہ الشرف والسیادت فاذا ثبت ہذا القدر لاجل النہاشیۃ ثبت لا اولادہ و اولادہ اولادہ الخ ایچہ الیہم لوجود نسبۃ مامہ النسب۔

(۳) کفو ہے کہ دونوں قرشی بلکہ ہاشمی بلکہ سید ہیں کہ جب باپ سید ہے تو بیٹا بھی سید ہی ہے، اگرچہ ماں غیر قوم کی ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰ مرد مولوی عبد العزیز امام مسجد کلس داغلی میر ضلع ہزارہ، ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ کی فرمائے ہیں غلام نے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مرد جاہل اور بے دین کا حق کے ساتھ نیک صالح تقویٰ و عورت کا عقد ہو سکتا ہے یا نہ، اگر لاٹھی سے ہر جانے تو سو قوت ہے یا نہ، اگر نکاح فاسد ہے تو وہ بلا اجازت دوسری جگہ نکاح کر دینے کی مستحق ہے یا نہ؟

الجواب: بے دین مرد سے مسلمان عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا کہ مسلمان عورت کے نکاح کے لئے مرد مسلمان ہو نا ضرور ہے، اور مرد فاسق صالح کا کفو نہیں کہ عورت اگر بطور خود بیہ اجازت ولی اس سے نکاح کر لے گی تو مذہب مفتی پر ہیں نکاح ہو گا ہی نہیں، اور اگر ولی کی اجازت سے ہو تو ہو جائے گا کہ یہ اس کا حق تھا، اس نے خود ہی ان کی کڑ ویر متناہی ہے، فلیس فاسق کفو الصالحۃ او فاسقۃ بنت صالح مسلما کان اولی اللہ انہما یترکایا ہی،

وینفقا غیر الکنو بعد م جو ان کا املا و هو المتناسق لغوی نفسا حالن ماضی اور اگر پہلے اس کا فاسق ہونا معلوم نہ تھا
اب معلوم ہوا یا پہلے فاسق نہ تھا اب فاسق ہو گیا رکعت فسخ نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں اگر غیر فاسق ہونا شرط تھا یا مرنے
کنو ہونا ظاہر کیا تھا اور اب معلوم ہوا کہ وقت عقد فاسق تھا تو ولی کو اختیار ہے اور غل ریم ہے، ورنہ زجر عا ہر ضحیا
وہ معلوم اب ہم تکفایہ مفر علیا اختیار الاحاد الا اذا شطر الکفاۃ او اخیر ہم بعد وقت العقد مفر وجہا علی
والا فثم ظہر انہ غیر کنو فان لهم الخيار ووالا تجبہ رد المثل من غیر فاسق ہے، ورنہ وجب بینه الصبیحین
بنکوانہ پیش باب المسکوف اذا هو من من له وقاتل بعد ما کبروت لا اسخنی بالکفاح انہ نہ کیکن یجہر عنہ الالب بشرط
وکان قبلتہ اهل بیتہ صالحین فالکفاح باطل لانہ انما وجب علی من انہ کنو وادعہ قتالی اہلہ۔

مسئلہ: اگر کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ اس نے اپنی لڑکی کا نکاح غیر کفوئیں کر دیا، اور پھر آزاد بھائی رضامند نہیں ہوا، انکا ذکر تاقتا اس صورت میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جب پھر آزاد بھائی موجود ہے تو کسی ولیا ہے، بغیر اس کی اجازت کے غیر کفو سے نکاح نہیں ہو سکتا، جبہ فیقہ لغتہما الذمہ صحت کذا فی الدسار، بلکہ کفوئیں بھی اس کی اجازت پر موقوف ہو تا جب کہ لڑکی نابالغ ہو کہ نکاح رضویٰ اجازت ولی پر موقوف رہتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئله: از ستون ریاست اند و در هر سله مولوی غلام جیلانی، به روضه المنظر ۱۳۳۳ هـ.

حرامی لڑکے کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں، وہ وارث ہو سکتا ہے یا نہیں، بیٹو اور جرداء،

جواب :- والد الزنا کفر نہیں، اگر کوئی اسے اپنی لڑکی دے تو نکاح ہو سکتا ہے وہ اپنی ماں کا وارث ہو سکتا ہے۔
سوال :- اب تو اس کا ہے نہیں جس کا وارث ہو سکے۔ حدیث میں فرمایا، الولد للضر، والضر للام، والام للام، والام للام، والام للام، والام للام۔
مسلکہ :- از جوڑہ کرشنا پارادھر سدا حکیم ابو محمد عبدالرزاق آری نام مسجد کربلا، مدرسہ مظہر العلوم،
 ہند نہ بے وقت نکاح خود زید سے یہ شرط کیا کہ اگر تم ہماری برادری دیم قوم جہڑات کے ہو تو نکاح ہے
 وہ نہیں بعد نکاح دو تین سال کے زید اس کی برادری کا نہیں نکلا۔ اب ہندہ اس کے ضل رہنا نہیں چاہتی ہے
 اس شرط پر بغیر طلاق نکاح فسخ ہو گیا یا طلاق کی ضرورت ہے، اگر فسخ ہو گیا تو عدت بھی ہوگی یا نہیں، اور طلاق
 کیے کی ضرورت برعدت ہوگی یا نہیں، کیونکہ یہ نکاح معلق بشرط ہے۔

فمن وجہا عن ذالک دفع ظہار منہ غیر کذا کذا لہم الخیار واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نکاح جائز ہو سکتا ہے اور جبکہ لڑکے اولیا نے جان بڑھ کر اجازت دی ہو تو قطع کا اختیار نہیں ہے اور نہ قطع کر سکتے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم

یہ اس وقت ہے کہ باپ یا دادا نے نکاح کیا ہو جن کا سوا اختیار معلوم نہ ہو اور اگر ان کا سوا اختیار ثابت ہو چکا ہو باپ یا دادا کے سوا دوسرے ولی نے نکاح کیا ہو تو یہ نکاح صحیح نہیں۔ درمختار میں ہے۔ وضمن النکاح ولو بجنین فاحش اور غیر کثرت کا ان ولی الممنوح اہا او جد المصحیحت منہا مسودہ الاحتیاد اور معرفت لایسے النکاح النفاق ان کا من الممنوح غیر ہا لایسے النکاح من غیر کثرت ولو بجنین فاحش املا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جائز ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب المہر

مہر کا بیان

مسئلہ: مسودہ عبدالحی مستقیم بدست مقرر اسلام بریلی ۸ ربیع الاول شریف ۱۳۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے عمر کی لڑکی کو نکاح کرنے کے ارادے زید نے عمر کو کہہ بتا دی

جہاں داری کے لئے کچھ روپیہ دیا آیا لینا دینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا تو جرد،

اچھا اب برا بیوی کے کھلانے کے لئے یا اپنے عزیز و اقرباء و اجاب کے کھلانے یا ان کے یہاں مثالی وغیرہ قسیم کرنے کے کچھ روپیہ لینا دینا جائز ہے، اسی کی خبر یہ مہر ہے، مثل فی رجل خطب من اخصا غنیمۃ ودفنہ لہ شیئا یجوز صلاکاد وراہم البیاض عادیۃ اهل المن وجہ الامتداد لخاص بہ ولفہ یسیر ام النکاح حل لخاصہ ان یرحم فیہ ام لاجاب فہم لحد تا یرحم بذلک بشروط عدم الاذن منہ فافادنا لہم بانماخذہ واطلعلہ لئلا یس صلاکامند اہم انما یس بنفسہ طعاما لہ وفیہ لایرجمہ واللہ اعلم، اس سے معلوم ہوا کہ یہ روپیہ بطور رشوت نہیں دیا جاتا ورنہ واپس کر اس سے مشروط کرتے کہ روپیہ دیا اور نکاح نہ ہوا اور اجازت خرچ کرنے کی نہ دی ہو، بلکہ اگر بطور رشوت جو تازہ ہر حال واپس کر سکتا کہ وہ دینا لینا احرام ہے لہذا خود اسی فتاویٰ فی خبر میں فرمایا، مثل فی امی ادا ابی انا بجا

ان ہر وجہ والا ان بعد منع نسکھہ المذبح کن افعدہم بہ حل یلزم ام لا اجاب لایلزم وقد نفع ذلک ان یناخذ قائمہ اوھا کا لائمہ مشوقہ کافی البزازیۃ وغیرھا، درنکار میں ہے اخذ اہل المراءۃ شیتا عند التسليم فلا یبذروا ان یستردوا لائمہ مشوقہ، رد المحتار میں ہے وعند التسليم ای ما بان ان یسدها اخرھا او تحرقه حتی یأخذوا شیتا وکن افرا فی ان یزوجهما فذلک وجہ الاسترداد قائمہ اوھا کا لائمہ مشوقہ بزلازیم جب یہ روئے اولیا زن نے اپنے لئے انہیں لے کر وے گا تو لڑکی دیکھ گے، دوسے کا نزدیکی کے قورشت نہیں، لہذا اپنے دینے میں حرج بھی نہیں، اور صورت مسنود میں تو لڑکی کے باپ نے اسکا بھی نہیں، بلکہ زید نے خود برائتوں کے کھلانے کے لئے دیا ہے اسے رشوت سے کچھ علاقہ نہیں، واخذ قال العلم۔

مسئلہ یہ مسنود فیض بخش صاحب گندہ نال، بریلی ۱۳۱۰، جمادی الاولہ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت میں کہ زید کا نکاح بندہ مرلہ سے ہوا اور مہر بارہ سو روپیہ قرار پایا جس میں کچھ فیور ات بوقت نکاح دئے گئے، جو نقد اور ہبے کہ گئے، اور یہ کہا گیا کہ اس کی شوبہ کے ذریعے بندہ سے جو ہر من ثبوت صحیح اور برس و نکاح نہیں ہوا اور بندہ کا انتقال ہو گیا، اس کے ورثہ میں صرف والدین اور شوہر ہیں پس ترکہ بندہ کا کس طرح تقسیم ہو گا زید کی بابت صرف بیان مرد کا یا اس کا حلف کہ یہ زید مہر میں دیا کافی ہو گا یا نہیں، جو کچھ ذمہ دے ثبوت لیا جائے گا کیا ہے۔

الجواب : شوہر پر زید مہر واجب الاو ہو گیا، اگرچہ ثبوت نہ ہوئی ہے، ہدایہ میں ہے، ومن سخی مہر اعشج فسا من الاصلیہ المصحفی او دخل بھا او صحت عنھا الا نہ بالی حلی ینتفی تسلیم المبدل و بے یتاک ابدال و بالوت تنقح الکناحہ شادیۃ و اخفی با تنجائہ یتقر، و یتاک فی نفسہ، جیسے مواجد، ورنہ کریں ہے، وینا کہ عند علی او خلقہ صحۃ او صحت احدھا، اور زید جو مہر کہ کر دئے مہر میں شمار ہوں گے اور جو رشوت کے ورثہ اگر اس میں خلاف کرتے ہوں تو گواہ ہے ثابت کریں ورنہ شوہر کا حلف بیان کرنا کہ میں نے مہر میں دئے کافی ہے اور زوج کا قول مستبر ہے، ورنہ اس میں ہے، ورفض الی امرأۃ شیتا ولم ینکحہا جہۃ عند اللہ فی غیر حجة المہر، مقاتلہ حو صدیۃ وقال ہومن المہر او من الکسوة او ماریۃ فانقول لہ وجینہ والینہ، لہذا فتاویٰ عالمگیری میں ہے، ومن بحث الی امرأۃ شیتا فانکاح حو صدیۃ فقال ہومن المہر فانقول لہ فی غیر الملقی فلا ینکح، اب ترکہ بندہ جو کچھ جو یہ زید اور زید بقیہ مہر اور اس

علاوہ جسے اس کی ملک میں تھی، چہ سہام بہ قسم ہو کر تین سہام شوہر اور ایک ماں اور دو باپ کر لیں گے، واللہ تعالیٰ اعلم،
مسئلہ ۱۰ مسئلہ فی حق صاحب گندہ نالہ، بریلی، ۱۳ جمادی الاخرہ ۱۳۴۱ھ۔

نکار کے وقت جو زیور ہر دو طرف سے چڑھایا جاتا ہے وہ دنیاوی زیبائش کے واسطے اس کی ملکیت ہر دو طرف اپنی اپنی رہتی ہے، یعنی فروخت کرنا زائد کرنا اپنا اپنا اختیار ہوتا ہے ہمارے یہاں جملہ اہل برادران میں یہی قاعدہ ہے، اگر ان میں سے کوئی لا ولد مر جائے تو ہر دو طرف کی چیز اپنے اپنے ورثہ کو حصے دی جاتی ہے، چنانچہ چند عرصہ کے بعد ہندہ کا انتقال ہو گیا، اب وہ زیور کس طرح تقسیم ہونا چاہئے؟

الجواب ۱۰ اگر اس قوم میں یہ رواج ہے کہ جو کچھ زیور دیا جاتا ہے عورت کو اس کی ملک نہیں کیا جاتا تو دینے والے کی ملک ہے، عورت سے واپس لے سکتا ہے اور بعد انتقال عورت وہ زیور ترکہ میں شمار نہیں کیا جائے گا،

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱ مسئلہ مولوی اکبر علی مستطعم مدرسہ خاص، ۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۱ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا اور رخصت نہیں کی بعد کہ معلوم ہوا کہ لڑکا بہت بد چلن فراتی اور بد کار ہے لڑکی جانے پر رخصت نہیں ہے اول ہر ادا کیا جائے جب رخصت کیا جائے ہر چند لڑکی کو بھڑکتے ہیں، لڑکی راضی نہیں ہے، لڑکی کا باپ لڑکی کو چھوڑا نا چاہتا ہے، لڑکی کے رضامند نہ ہونے کے سبب سے اس صورت میں ہر بھی نے کیا یا نہیں؟ بیوا تو جروا،

الجواب ۱۰ اگر قبل غلط میر طلاق سے دے گا تو نصف ہر لازم آئے گا، واللہ اعلم و جل فرما کر ہے، وان غلطو معہ قبل ان تنسوجت و حیا فرضتم لھن من حیضۃ ما فرضتم، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲ مسئلہ بابو حنیفہ الرحمن صاحب اذرائی کھیت، ۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۱ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ زید کے زوجه نے ایک ماں باپ کے جبر و اکراہ سے زید کی زندگی میں دین ہر صاف کر دیا وہی جب کے شاہد بخبر اس گھر کی عورتوں کے دوسرے ہو گیا یہ عانی شرع شریف جائز قرار دے سکتا ہے، اگر ہو سکتی ہے تو کس کتاب کے حوالہ سے؟

(۲) اگر محنت کسی وجہ سے اپنے شوہر کو برضا و رغبت دین ہر صاف کر دے اور چند دن کے بعد اپنا دین ہر

چاہے اور شوہر بڑے تو شریعت مطہرہ کے رو سے وہ دین ہر کام میں ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بیڑا تو جبر واد،

الجواب: اگر واقعی جبر واد کے ساتھ کہ اس سے صاف کر لیا کہ اس نے زکوٰۃ وغیرہ کی دھنگی دی اور انھیں مارنے وغیرہ پر

قدرت بھی تھی حکومت کو مجبور اندیشہ تھا کہ اگر صاف نہ کرے گی تو جو کہتے ہیں کہ گزیر کے گے تو صاف نہ ہو گا اور اگر جبر واد کے

پر مراد ہے کہ انھیں نے بار بار عورت سے کہا اے اس پر ناراضی ہوئے یا حکومت کو ناراضی کا خوف ہوا اور صاف کر دیا تو

یہ اگر وہ نہیں، اور ایسا ہوا تو ہم صاف ہو گیا اور ان میں ہے، ولادہ من سرناھا فہی حبیۃ الخلاصہ خوفنا البیض

مختار حبیب محمد حامد علیہ الرحمہ و آلہ العزیز، عالمگیری میں ہے، وجان حطت منہا ہر حاجۃ الخ لکن اللہ العزیز

ولادہ فی حقہ علیہا من المباحی لکانہ مکرمۃ لہ علیہ و علیہ ان لا یكون منہا عیۃ من المروت حکماء فی البصر

وہا ان، اور صاف کرنے کے لئے گواہوں کا جو تاخیر وری نہیں، ہاں اگر عورت صافی سے انکار کرے تو جواب شوہر یا اس کے

خارجوں کو گواہوں کا ہے کہ گواہوں کا اور صرف عورتوں کی شہادت مستہ نہیں، بلکہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں،

اور گواہوں میں وہ شرائط بھی ہوں جو غلطی کے اثبات کے لئے ضرور ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جب برضا و رغبت صاف کر دیا تو صاف ہو گیا، اور اب وہ مسنونہ زریعہ، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسنونہ مولیٰ بخش حملہ باری پر، بریلی، ۲۲ شعبان ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع میں اس مسئلہ میں کہ فی زمانہ رواج ہے کہ عورتوں کے واسطے جو زور

پینے کی فرس سے شوہر کی طرف سے بھیجا جاتا ہے وہ ملکیت شوہر کے ہے یا نہیں؟

(۱) ہاں شوہر کے والد سے جو ہر طلب کیا جاتا ہے، شوہر کے والد کے ذمہ ہر دنیا قائم ہوتا ہے یا نہیں، حالانکہ لڑکا ہاں

ہے ورنہ ذریعہ کے والدین کے درمیان ایک اقرار نامہ برادری تحریر کر کے فیصلہ کر دیا تھا، آمدورفت کی بابت جس اقرار نامہ

کی نقل شامل سوال ہے، ورنہ جو کچھ منظور کر لیا تھا، رواج کا والد بھیجے پر کافی ضمانت تھا مگر زوجہ کے والد نے اب یہ

غندہ پیش کیا کہ لڑکی ہاں ہے، خود ہر طلب کرتی ہے، حالانکہ لڑکی اپنے شوہر کے یہاں نہیں لایم وہ چکے ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا ہر

ہوا کہ ورنہ ہاؤں گی ورنہ نہیں، اسی حالت میں یہ امر دریافت ہے کہ لڑکی کا والد اس کے ولی ہونے سے انکار کرے اور

اس معاملہ کو لڑکی کے سپرد کرے اور لڑکی بغیر ہر وصول کئے نہ آئے، شریعت میں جائز ہے یا نہیں، نکاح کو عرصہ تین

سال ہوا؟ بیڑا تو جبر واد، -

مسئلہ: مسئلہ محمد بخش، محلہ شاہدانہ، بریلی، یکم ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ۔

کیا فرماتے ہیں علما دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کی شادی ہوئی ہو کہ تین سال سے اپنے مکان پر بیٹھ رہی اور دوم تہ اپنے شوہر کے مکان بھی جو آئی ہے، جس کا مہر پانچ سو روپیہ قرار پایا تھا، جس میں نصف بھل اور نصف قبر بھل تھا، اب وہ سماء چاہتی ہے کہ مہر کو جو کھانا پائے، چھ کو جانے سے کوئی اسکار نہیں ہے، لہذا اس کو اپنا مہر مل سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: اجتناباً بر بھل ہے اسے وصول کرنے کے لئے عورت اپنے نفس کو روک سکتی ہے، اگرچہ عورت اپنی خوشی سے شوہر کے مکان یا جگہ کو بلکہ شوہر کے پاس رہ چکی ہو، درمختار میں ہے، و نہا منہ من الوطی و دہا حبیہ شہاح مجبہ و عافہ بہا و فیہ عوٹی و خلوة و شہۃ الا ان کل و طلاق معتود علیہا فتسلیم البیع الا ان یجب تسلیم الباقی لاخذ ما یبطل عجلہ مصلحتہا کما اذہنہ، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، کل موضوعہ دخل بہا و صحتہ الخلقہ و تکانک کل المہر و اس امت ان تنسہ فتنسہا الاستیفاء، المجل لہا ذالک عندہ، بلکہ اگر بھل میں سے ایک روپیہ بھی باقی رہ گیا ہے، تو اس کے لینے کے لئے عورت اپنے کو روک سکتی ہے اور شوہر کو دینا پڑے گا، اسی فتاویٰ ہندیہ میں سراج و ہاج سے ہے، فان اعطاھا المہر الا و سہا و احدھا فخلھا ان تنسہا و لیس لہا استرجاع ما قبضت کذا فی المصرا ج الوہاج، لہذا صورت مسئلہ میں عورت نصف مہر کافی الحال مطالبہ کر سکتی ہے اور جب تک وصول نہ کرے شوہر اسے سختی پر مجبور نہیں کر سکتا و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئلہ محمد بخش، ساکن محلہ شاہدانہ، شہر گنڈ، بریلی، ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ۔

یہ فرمائی جی ہے یا نہیں اور ہم کل برادری اس پر کار بند ہو سکتے ہیں یا نہیں اور جو شخص اس فتوے کو جو بہت سوال پر مرد رقا ہے نہ مانے اس کو اہل برادری مذکور سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: یہ فرشتی عرض غلط ہے، سوال میں نہ مہر بھل ہے نہ غیر بھل، اگر عرض بھل قرار دے کر جواب دیا، تو یہ کہنا کہ جو کہ

ملہ کیا فرماتے ہیں علما دین اس مسئلہ میں کہ دو تیس سال کا ہوا شادی کر کے ہونے پہلی رخصت میں ایک شاذ روزہ کر چکی تھی، دوسری رخصت میں میں روزہ کر چکی تھی اس کے بعد، چھ ماہ قبل سے پیدا ہونے اب وہ اپنا مہر گھر بیٹھے طلب کر سکتی ہے، اس وجہ پر برادری نے فیصلہ کیا تھا کہ فتویٰ کی دہائی پر مذکور کا بلا عذر شرعی نہ روک نہیں سکتا، اور نہ روکے والا بلا عذر شرعی نہ لاکے کی بیوی کو روک سکتا ہے، اب روک لے کر ہذا بیکو مہر روایا جائے، لہذا کس شکل پر وہ مہر لے سکتی ہے؟

الجواب: عورت مسئلہ میں جو کہ عورت نے دو دفعہ اپنے نفس کو فاسد

عہدہ سے دوسرے مرتبہ اپنے نفس کو خفا دینے کے پروہ کر دیتا ہے۔ لہذا اب مطالبہ مہر کے لئے نفس کو روک نہیں سکتی ہے۔ "بزرگ مہر کی نہیں
 کہ جب غیر محال ہے تو نفس کو سپرد کیا ہو یا کیا ہو۔ بہر حال مطالبہ مہر کے لئے نفس کو روک نہیں سکتی۔ پھر پروہ کر کے کیا قید بیگار
 دیا جائے، ہدایہ میں ہے، دوکان المہر کلامہ مؤجلہ فیس لہا ان تبتع نفسہا لاسقا ملھا حقہ لاجلہ لتاجیل، اقویب
 میعاد مقرر کئے گئے ہیں مگر یہ تو جس میں میعاد کا وجود ہی نہ ہو جیسے یہاں، تو بدرجہ اولیٰ مطالبہ کے لئے نفس کو روک کے کا حق تھا
 ہی جس میں، شوہر کو تسلیم نفس کیا ہو یا یہ کیا ہو، پھر تسلیم کی شرط محجب ہے، اور اگر مہر مہل تکھ کر جواب دیا جب بھی خطا ہے کہ تسلیم
 نفس کر کے ہے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک عورت کو جرور کے کا حق تھا باطل نہیں ہوتا، ہدایہ میں ہے
 وقرآن فی حقہ نفسہا حتی تأخذ المہر، وجمعه ان یخیر جہا حتی یؤتیہا المہر کلامہ اعی الجمل منہ وان دخل بها
 فکلامہ لہا، الخراب عند ان فی حیفۃ اہر ملتقطاً، کنز الدقائق میں ہے، ہر جہا منصف من، اقویب، والآخر اح لہم
 وان داوطیہا، بجر الرائق میں ہے، اسی لہذا فی حقہ نفسہا من وطی الزانیہ ذاکر اجھا من بلف، ہا حق فی حقہا مہر
 وان کانت قد سلطت نفسہا لوطی فی طیحا، تبیین الکھائن میں ہے، واعلم ان المہر المذکور بعد جہا من ضرورت تعجیلہ
 نیو ان میں ہے، لہذا انما علی مقبل فی حقہ المہر، واثابیدہ، فہو علی ما شرط حق کان لہا الا تبتس نفسہا الی ان تستوفی
 کلامہ فیما اذا شرط تعجیل کلامہ، ولیس لہا ان تبتس نفسہا فیما اذا کان کلامہ مؤجلہ لان النقص فی حقہا من الدلائل
 نکاح اولیٰ، لفتی الا بجر میں ہے، ولہذا فی حقہ نفسہا من وطی و النقص حتی یؤتیہا قدر ما بین تعجیلہ من
 مہر ہا کلامہ، وبعثا دھن اجیلہ الدخول وکذا ابجد کا، غرر للاحکام میں ہے، لہا منہ من وطی و النقص بہا
 جہا وطی و خرقہ ما رہبتھا لحد ما بین تعجیلہ،

اور غرض یہ کہ مفتی نے اس کے بعد لکھا اب مہر مہل ہو گیا۔ یعنی اب تک مہر مہل نہ تھا، روک کے جب دوبارہ تسلیم نفس
 کر دیا تو اب مہل ہو گیا، حالانکہ غیر مہل کسی مہل نہیں ہو سکتا۔ بالاتفاق باطل محض ہے، پھر جب خود کہا کہ اب مہر مہل ہو گیا،
 تو لو کہ کو مطالبہ کا حق کیوں فی الحال نہیں کیا مہر مہل، اسی کو کہتے ہیں جس میں مطالبہ کافی الحال حق نہ ہو، اگر کہتے کہ
 چونکہ دوبارہ تسلیم نفس کر چکی ہے، لہذا مطالبہ نہیں کر سکتی ہے تو اولیٰ امام اعظم کے مذہب کے خلاف، مثانیہ، آپ تو یہ کہتے ہیں

پھر مایہ میں ہے، اگر پروہ کر دیا ہے لہذا اب مطالبہ مہر کے لئے نفس کو روک نہیں سکتی ہے، اب مہر مہل ہو گیا ہے، اور وقت صرت کاوند کے مطالبہ کا حق
 ہے، لی الحال نہیں بدلتا، خد کو اختیار ہے جب وقت چاہے مہر دے اگر عورت کی طرف سے حق معاذہ نہیں دے، کوئی فی کتاب لاف، واللہ تعالیٰ اعلم

ہے اور اولاد ہو تو ان سے زید اگر عورت کو زید کا مالک کر دیا وہاں کا عورت ایسا ہو کہ عورت کو جو زید بنا کر دیتے مالک ہی کرتے ہیں تو عورت کی ملک ہے۔ مگر وہاں نہیں لے سکتا اور صرف پہننے کے لئے دیا اور مالک دیکھ تو زید کی ملک تھا بعد انتقال تک وہ میں شمار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۔ مرد عورت کو بیچ کر علیٰ صاحبہا کس کو منہ پورا کھاٹ ضلع پٹنہ، بہار، رجب الآخر ۱۳۳۲ھ

زید نے ہندہ سے یہ کچھ کر نکاح کیا کہ اس کا شوہر نہیں ہے کچھ زمانہ کے بعد ہندہ کا پہلا شوہر آگیا ہندہ زید پر مہر کا دعویٰ رکھتی ہے شرعاً زید پر مہر واجب ہے یا نہیں یہ ایک شخص کہتا ہے کہ نکاح نہیں ہوا مہر کیوں واجب ہوگا مگر ہندہ اور زید کو کسی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ ہندہ کا شوہر مر گیا تھا حالانکہ وہ زندہ ہے؟

الجواب ۱۰۔ یہ نکاح قاسد ہو واجب کہ یہ جان کر نکاح کیا ہو کہ بے شوہر والی ہے اور الحاح میں فساد نکاح کی صورتوں میں ایک بیورت بھی مذکور ہے و نکاح امر اقلہ الغیر بلا عذر بانہما متفقہ وجہ، اور نکاح قاسد میں اگر شوہر نے جانا کر لیا ہے تو مہر مثل دہر سنی میں جو کم ہو اس کی تسخیر ہے۔ یعنی بوقت نکاح جو مہر مقرر ہوا اگر وہ مہر مثل سے کم یا برابر ہے، جب نوہ لازم ہے ورنہ مہر مثل در مختار میں ہے، و یجب مہر المثل فی نکاح قاسد باوطاقی یقتضی لا یجوز کا غلوۃ فی حرمۃ و طہارۃ و حدیثہ مہر المثل علی المسکین لہ ضام بالحد و لو کان دون المسکین لہم مہر المثل لفساد النسیۃ بفساد العقد و لولہ یسلطہ اذ جعل لہما عینا یلغی و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱۔ مرد عبد الرزاق خاں صاحب رضوی شہر دہلی، مقام سیدہ، لے کو زید کو کوئی مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ خطا زید نے اپنی شادی کسی ایک بیوی سے کی اور شادی کے چار ماہ بعد بیوی انتقال کر گئی اور زید اپنا مہر اس بیوی سے نہ بخشو اسکا اب کون سی ایسی شکل ہے کہ اس کا مہر معاف ہو عورت کی ماہی اور بھائی زندہ ہے۔ کس صورت سے معاف کر لیا جائے اور اس وقت شری مہر عورت پر کتنی بندہ صافی جاتی ہے اور زیادہ سے زیادہ کتنا ہوتا ہے، اگر لڑکے کی اتنی حیثیت نہ ہو تو کیا کیا جائے، مثلاً پانچ ہزار باندے، اور انکی حیثیت نہیں ہے تو کیا حکم ہے اور اس شخص کا جبر ایک ہزار مہر باندہ ہے؟

الجواب ۱۱۔ جب کہ عورت مر گئی اور مہر معاف نہیں کیا تو اب یہ عورت کا ترکہ ہے اور اگر اولاد یا بپ نہ ہو صرف ماہی اور بھائی ہے تو چھ سو سو سے دوسو سو ماں کے ہیں اور ایک بھائی کا اور تین حق شوہر اب معاف کرنا اس کی ماں

اور بھائی کے اختیار میں ہے۔ اگر یہ دونوں معاف کر دیں تو معاف ہو سکتے ہیں اور باہیں تو بقدر اپنے حصے کے وصول کر سکتے ہیں۔
 کہ وہ شوہر کے نزدیک واجب الادا ہے۔ ہر کہ اتنا دیکھی کی جانب مقرر ہے کہ دس درہم سے کم نہیں ہو سکتا اور زیادہ کے لئے کوئی حد نہیں۔ دس درہم یا زیادہ جو باندھا گیا وہی مہر ہے۔ اگرچہ شوہر کی حیثیت اتنے کی نہ ہو۔ درغنا میں ہے۔ وجہ بیکش
 منہا ان سہی اوکشتہ و والیاریں ہے۔ دہی ہاکنما پیشہ۔ دھرتھا انا منہ۔

مسئلہ ۱۰ مسئلہ مولوی غلام علی صاحب ازکان پور، ۱۳ شہان ۱۳۲۲ھ

میاں فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا مقدمہ ہند سے ہوا۔ عرصہ تک آپس میں میل جول رہا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد آپس میں نا اتفاق ہوئی اور ہندہ کو طرح طرح کی تکلیفیں ہونے لگیں۔ چنانچہ ہندہ نے زید کا اس مضمون کا نوٹس لیا کہ میرا مہر پہلے ۲۵ ہزار جو تھا اسے زہر ہے اور اگر دور دور نہ تھا تو فی چارہ جولائی کی جائے گی۔ زید نے اپنی سکا کچھ کر ہندہ کو اس بات پر راضی کیا کہ بچاریت میں اس کا قصہ ہو جائے۔ ہندہ نے اس کو منظور کر لیا۔ چنانچہ بھلائی میں تین مسلمان شخص تھے یہ فیصلہ کیا کہ زید کی جائیداد جو تینہا نہیں ہزار کی ہے۔ ہندہ کو دس دی جائے۔ زید کو کچھیں ہزار مہر کا قرار تھا۔ بچوں نے یہ فیصلہ کر کے عدالت میں داخل کر دیا۔ عدالت نے اس فیصلہ کو منظور کر کے ہندہ کو دس دی چنانچہ اس کے بعد برابر اس جائیداد پر ہندہ کا قبضہ رہا۔ اور بیچ لگتی رہی۔ زید پر کچھ قرضہ تھا ہندہ نے اس جائیداد کے ایک جز کو ضمانت میں دے دیا۔ جب زید قرضہ نہ دے سکا تو ہندہ نے اس جائیداد کا ایک جز فروخت کر کے اپنے شوہر کا قرضہ ادا کیا۔ زید نے اپنے ایک بیان میں یہ بھی لکھا کہ اگر کیا کہ دیں ہر کے مقابلہ میں ہندہ کو جو جائیداد میں نے دی ہے۔ وہ قرض ہے۔ لیکن اسی جلس اور اسی بیان میں یہ بھی کہہ دیا کہ قرض سے میری مراد یہ ہے کہ بچہ پر قرض ہے۔ اس کے بعد زید کا انتقال ہو گیا۔ زید کے پاس اس جائیداد کے علاوہ اور بھی تھوڑی سی جائیداد تھی اس کو فروخت کر کے زید کا قرضہ ادا کیا گیا۔ بعد زید کے لڑکے عمر کا انتقال ہوا۔ زید کے چچا زاد اور بھائیوں نے دعویٰ کیا کہ زید سے جو جائیداد ہندہ کو دین مہر کے مقابلہ میں دی گئی ہے۔ وہ فری ہے۔ حالانکہ زید کی موجودگی میں جائیداد کا ایک جز ہندہ کے نام سے زید کے ایک چچا زاد بھائی نے رہن رکھا تھا۔ اس لئے عمر کے انتقال کے بعد ہم لوگوں کو چچا زاد بھائی کے ذکر سے حصہ ملنا چاہئے۔ دیکھو کہ یہی لوگ عمر کے بعد تھے۔ بھائی و بھائی اور کوئی عصبہ نہ تھا۔ لہذا یہ مقدمہ عدالت میں گیا۔ عدالت نے دونوں فریق کو سمجھا کہ بچاریت سے قصہ کرانے کو کہا ہندہ بچاریت میں دو ہندہ شخص نے اس فیصلہ کو جس سے قبل کی بچاریت میں ہوا تھا۔ فری قرار دے کر عمر ایک ہے۔

میں چچاؤں کو حصہ دلوا دیا اس کے بعد ہندہ نے اس جائیداد کو اپنی چار لڑکیوں کو جبہ کر دیا، لیکن یہ جبہ کئی وجوہ سے شرعاً ناجائز قرار پایا، لہذا دریافت طلب یہ ہے کہ کوئی شخص ہندہ کو بچپن ہی سے ہزار کی جائیداد کا دین بہر میں دیا جائے، فرمائی بتلا دے در اندھا لیکہ اس کے پاس اس کا کچھ ثمر نہ ہو، اس شخص کا یہ قول مجتہد پر ہوگا اور کیا کسی بہر خواہ کو اس کا بہر دے دینا بھی فرمائی ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو شرعاً اس کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب: ہندہ کا بہر جب زید کے ذمہ واجب الادا تھا اور ہندہ نے زید سے مطالبہ کیا اور وہ زوں نے بخیاریت میں فیصلہ کرنا چاہا، بچوں نے جو من پسین ہزار بہر میں زید کی جائیداد کو دلوا دی تو اب ہندہ ہی اس جائیداد کی مالک ہو گئی، زید کا اس جائیداد سے کچھ تعلق نہ رہا، زید کا کسی بیان میں اسے فرمائی کہنا ہندہ کے لئے اصلاً مضر نہیں، اگرچہ فرمائی کے جو معنی اس کے بیان کئے نہ بھی بیان کرتا بہر واجب الادا کے بدلے کسی جائیداد کو دینا ہرگز فرمائی نہیں ہو سکتا، اولاً تو خود زید نے بطور خود دیا نہیں کہ فرمائی کا احتمال ہو سکے، بلکہ یہ بخیاریت فیصلہ ہے جس سے زید و ہندہ دونوں نے تسلیم کیا، فیصلہ کا فرمائی ہونا عجیب بات ہے، ثانیاً، زید نے خود دیا ہوتا اور فرمائی ہی سمجھ کر دیتا جب بھی فرمائی نہ ہوتا کہ جو شخص مطالبہ واجہ کے بدلے دے جائے وہ فرمائی نہیں ہو سکتی ورنہ قرض خود اہوں کو فرمائی وصول کرنا محال ہو جائے، ثالثاً، زید خود کہتا ہے کہ فرمائی یعنی فرمائی ہے تو اس کے کلام کو دوسرے معنی پر عمل کرنا خلاف انصاف ہے، سابعاً، دینے کے بعد اب لاکھ مرتبہ اسے فرمائی قرار دے فرمائی نہیں ہو سکتا اگرچہ دیتے وقت فرمائی کی نیت بھی ہو کہ عقد میں لفظ کا اعتبار ہے، نیت کا نہیں اس جائیداد میں زید کے چچاؤں کا امتداد نہیں یہ فیصلہ باطل محض و صریح ظلم ہے اور اگر فرمائی ہی کرنا جائے کہ یہ کاروائی فرمائی ہوئی اور یہ قابل اعتبار بھی ہے، جب بھی ان کو ترک نہیں ہو چکے سنا کہ دین بہر منجملہ دیون ہے، اور دیون میراث پر مقدم پہلے ہندہ اپنا کل بہر وصول کرے گی، پھر جو بچے اس میں میراث جاری ہوگی، اور بچپن ہی ہزار کی کل جائیداد کو اب تو خود خست ہو کر اتنے کی رہی ہوگی نہ ہوگی تو ساری جائیداد بہر میں ہی کے مطالبہ کئے کے لافانی نہیں پھر اگر کچھ غیر منجملہ ہے تو یہ ہی باقی رہا، اگر فرمائی فیصلہ بہر وجوہ باطل محض ہے زید کے چچاؤں کا جائیداد نہ ہونا اس لئے کہ نہیں ہو سکتا، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۰: مسئلہ مناولہ امیر اللہ، محلہ بہاری پور، بریلی، ۲۶ رذیقہ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی کی شادی ہوئی جس کو عمر تین سال ہوا ایک سال آنے

جانے میں ختم ہوا اور اس شخص سے ختم ہوا گویا جان کے لالے بڑ گئے چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ اس لڑکی کو کھڑکی کے اندر بند کیا اور بہت مار لگائے یہاں تک کہ لڑکی کے بدن پر زل بڑ گئے اسی حال میں ایک شخص لڑکی کی ماں سے آکر کہہ بیٹھا کہ میں گئی بھر خرابی لڑکی کو بہت تنگ کیا جا رہا ہے، تب اہل محلہ کے ساتھ لڑکی کی ماں گئی، ماں نے حالت سن کر کہہ لڑکی کو میرے شامل کر دو انھوں نے کہا کہ لڑکی کو لے جاؤ جب ماں نے لڑکی کو دیکھا تب نہ آئی اور لڑکی کو لے کر وہاں سے چل دی اور کوئی میں آکر فوراً پٹ کھوائی اور شوہر کو تار دیا کہ ایسا معاملہ ہے تم فوراً گھر چلے آؤ جب لڑکی کو مکان پر لائی تو سبھوں نے لڑکی کی چوٹ دیکھی لڑکی سے بوٹ وغیرہ کی حالت پوچھے گئے تو لڑکی نے بتایا اور جب شخص نے ماں کو بڑی تھی اس سے معلوم ہوا تھا کہ شامپ پر نہیں سادے کاغذ پر انگوٹھا بٹھایا گیا یا راکھی ابتدا ہے لڑکی انکار کرتی تھی وہ انگوٹھا دکھاتا تھا اسی بنا پر لڑکی دو سال تک اپنے ماں باپ کے گھر رہی تھی اس اثنا میں کوئی بٹالے بھی نہیں آیا یہاں تک کہ دو سال کے اندر لڑکی کا انتقال ہو گیا، چونکہ ماں باپ کا دل بچا ہوا ہے اب لڑکی کے ماں باپ لڑکی کا جینز اور مہر لینا چاہتے ہیں ۹۔

الجواب اور صورت متفقہ میں جب کہ عورت سے سادے کاغذ پر انگوٹھے کا نشان لیا گیا اس کا کچھ اعتبار نہیں اگر اس کاغذ پر اب شوہر وغیرہ مہر کی معافی لکھائیں تو اس سے مہر معاف نہ ہو گا اور اب چونکہ لڑکی کا انتقال ہو گیا لہذا مہر واجب الادا ہے، عورت کے درتہ وصول کر سکتے ہیں بلکہ اگر سادہ کاغذ نہ بھی ہوتا اور اس کاغذ میں مہر کی معافی لکھی ہوتی اور اس جو نقد و زکوٰۃ سے انگوٹھے کا نشان لیا گیا تو معاف نہ ہو کہ اگر وہ کے ساتھ مہر معاف نہیں ہو سکتا رد الحار میں ہے، ولابد من مصلحتی حیدر الخصاصۃ خود بخلاف حق و حبت مہر حالہ بیسے لو۔
 قادم آئی الغیب المذکور جینز عورت کی ملک تھی اس کے مرنے کے بعد وراثت جاری ہوگی وراثت کو بقدر سهام فرشتے ملے گا، رد المحتار میں ہے، اکل احد یصلہ ان الجہان للہ، ۱۰۰، واللہ تعالیٰ اعلم۔۔۔

مسئلہ ۱۰۔ میر و نئی علی محلہ ملوک پور بریلی، ۲۲، محرم الحرام ۱۳۳۳ھ۔

کیا فرمائے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میری بہنیرہ کا عقد میں کو عرصہ دو سال ہوا یعنی امیر جان کے ساتھ ہوا وہ لڑکا نامزد ہے دس ہزار مہر دین ہے، میں میں نصف مہر اور نصف میر مہر ہے اور وہ لڑکا دیگر شخص کے مکان پر رہتا ہے، دریافت کرتے سے معلوم ہوا کہ وہ اس کی مشق میں ہے کوشش کی گئی کہ اس فعلیہ سے باز آجائے اور اپنا گھر

مجھے، لیکن ناکامیابی رہی اور اب لڑکی کی جان کا اندیشہ ہے۔ ایسا حالت میں کتنا مہر واجب ہے، اور اسے شرعاً شریف جو حکم حالی ہو فرمایا جائے؟

اجواب: نصف مہر کر مکمل ہے، اس کا مطالبہ عورت ہر وقت کر سکتی ہے اور نصف جو بوجہ مکمل ہے اس میں تفصیل ہے اگر غلوت مجھ ہو چکی ہے یعنی دونوں ایک مکان میں تنہا رہتے ہوئے ہوں اور کوئی مانع صحت یا طبی یا شرعی نہ ہو اگرچہ مشورہ ہرے جانتا نہ کیا ہو تو بعد طلاق یہ نصف بھی لے سکتی ہے اور اگر غلوت مجھ یعنی مذکور نہ ہوئی ہو تو بعد طلاق پورے مہر کا نصف ہی لے سکتی ہے، یعنی اب تک کچھ وصول نہ ہوا ہو تو نصف لے گی اگر کچھ وصول ہو چکا ہو تو نصف میں تنہا باقی ہے وہ پائے گی اور اگر نصف وصول کر چکی ہے تو اب کچھ نہ پائے گی، اور نصف سے زیادہ وصول ہوا ہو تو نصف پر متنازعہ و اند ہے واپس کرے اور اگر طلاق نہ ہوئی بلکہ دونوں سے کوئی مرگیا تو بہر حال پورا مہر واجب الادا ہو گا، مانگیر می ہے، المہر، یتاکا باحد، فمال الثلثة الداخل والخلاوة والصیحة وعتق احدی الذین وجبت، نیز اس کا مہر ہے، والخلاوة والصیحة ان یجتمع فی مکان لیس هذا حمانہ عینہ من الذلی حسا او شرھا او طبعھا کذا فی فتاویٰ قاضی خان، نیز اس میں ہے، وخلاوة الدین، والحنی خلاوة صیحة کذا فی الذخیرۃ، تنویر الابصار میں ہے، والخلوة بلاما فی صی دلی، وشرعی کا وظی و زوجہ یا او عینا او حسیا فی ثبوت النیب و تاکد المہر، مہر مستقلا، والثلث

مقاتی اعلم۔ -

مسئلہ: ۱۔ از اندور کی مسجد رانی پورہ معرفت محمد عبداللہ، پیش امام مرسلہ تحت بی بی، یکم جمادی الاولیٰ ۱۱۱۱ھ اگر جوگی نے شوہر متوفی کو مرتے وقت اپنی دین مہر صاف کیا پھر اگر واپس لینا چاہے تو لے سکتے یا نہ؟ (۲) اگر جوگی نے جبر و اکراہ سے دین صاف کیا تو اس کو مل سکتی ہے یا نہ، بیضا تو جوا، -

اجواب: ۱۔ جب عورت نے مہر صاف کر دیا تو صاف ہو گیا اب جنس لے سکتی اور شوہر کی بیماری کو اس میں کچھ دخل نہیں، ہاں اگر عورت اپنے مرض الموت میں صاف کرے تو حکم وصیت میں ہے، در مختار میں ہے، مع وطعھا مکملہ او یعتقہ عنہ قبل اولاد، رد المحتار میں صاف کی شرائط میں ایک شرط یہ لکھی، وان لا تكون مہیئة مہر الموت، ۲۔ اگر واقع میں جبر و اکراہ کیا گیا مثلاً مارنے کی اسے دھکی دینی اور اکراہ کرنے والا اس پر قادر بھی تھا عورت کو گمان ہو کہ صاف نہ کروں تو مارے گا، ایسی صورت میں صاف نہ ہو کہ اس میں رضا شرط ہے اور اگر کوئی

صورت میں رخصت ہو جائے، ورنہ الحاق نہیں ہوگا۔ ولایہ میں، صاحبہ فسخیہ، الخلاصۃ خوفہا بجنبہ فسخیہ و
صہا حامیہ و قتلہا علی الضرب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: اگر درمستطاع الاسلام موضع جادو، ضلع درنگ، آسام، سرسہ دیوار الدین احمد قادری رضوی،

۱۳۴۵ھ بمطابق ۱۳۴۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کابین کے کہتے ہیں اور لڑکی کی فادی کے وقت
جو دلہن کے ولی یا ماں باپ کا ہیں لے لیتے ہیں وہ کابین شرعی کیسی ہوتی چاہئے اور اس میں جو شرائط کھواتے ہیں کہ
ان شرائط کو لفظ باللفظ یا کرا کر یا چاہئے یا نہیں، اب ان میں اگر شرائط طلاق کھواتے ہیں تو وہ شرائط پائے جانے
سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں اگر واقع ہوگی تو وہ شرائط ایجاب و قبول کے وقت مذکور ہونا چاہئے یا نہیں اگر
بغیر قرار کرانے اور مذکور کیے مطلق نکاح پڑھا دیں اور نکاح ہو جائے کے بعد دھوکا کونا یا جائے اور دھوکا لے لی
جائے تو اس صورت میں کوئی شرائط پائے جانے سے اس صورت پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں اور اس صورت
کا کسی دوسرے کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں، بیوا تو جو واجبہ الکتاب والدہ میل۔

الجواب: کابین ہر کہتے ہیں، مہر جو کچھ مقرر جس اگر لڑکی یا بیعت اس میں کابین ہے یا کسی مقدار خالص کا قبل
رخصت لینا وہاں کا عرف ہو تو عورت یا اس کے اوپا یا قبل یا اس معروض کو قبل رخصت وصول کر سکتے ہیں، تنویر الابصار

میں ہے، دلہا جسے صنفی و الفی و جہاد و طہ و خلوۃ و منیتہا لاختام یا بیعت قبیلہ او وقت سما جھیل
ملتجہا صغیرا، کابین نام میں جو شرائط کھے ہوں وہ یا تو شوہر نے کھوائے ہوں یا بعد کھینے کے اس کی تقدیر کی اور اقرا
کیا ہو رہے شوہر پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا، اگر کسی شرط کے پائے جانے پر طلاق واقع ہو تا مرقم ہے اور قبل نکاح اس
کو شوہر نے کھوایا تو طلاق واقع نہ ہوگی، مگر اس صورت میں کہ نکاح کر کے طلاق کے لئے شرط کیا ہو اس لئے کہ
فیلق کے لئے ملک یا اضافت الی الملک ضرور ہے، تنویر میں ہے، شرط الملک و الاضافۃ الیہ، اور اگر عقد
یعنی ایجاب و قبول میں وہ شرط داخل کی یا بعد عقد شوہر نے وہ لکھی یا اس کا اقرا کیا تو شرط کے پائے جانے پر طلاق
واقع ہوگا، مگر اس صورت میں طلاق ہوگی اگر وطی یا خلوت ہو چکی ہے تو اس میں حدت گزرے پر دوسرے سے
نکاح کر سکتی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱: مرد نکاحیت حسین صاحب حق رضوی قادری بریلوی، ساکن صالح نگر بریلی،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و دانشان انبیا و مرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہما و علیٰ آئینہما و علیٰ سبطہما و علیٰ جمیعہم، مسائل ذیل میں کہ شروع بہت تنگی سے نکاح تک اکثر یہ معاہدہ ہوتے رہے ہیں کہ ایک مکان لڑکی کے نام لکھو یا ماہوار کی روپے لڑکی کے نام اور زیور و فیضہ تحریر کرو، لیکن جگہ تحریر ہو بھی جاتے ہیں اور بعض موقعہ پر رجسٹری بھی ہو جاتی ہے، ایسے معاملوں میں سخت سخت جیتیں ہوتی ہیں، اور لڑکی رجسٹر کے لئے پکڑی تک جاتی ہے ایسے واقعات میں حکم شرع کیا ہے، (۲) نکاح میں مہر کی بابت سخت سخت اور جھگڑے ہوتے ہیں اور وہ مہر وارث خود یا لڑکی سے لکھواتے ہیں کہ لڑکی کی حیثیت سے کچھ ممکن نہیں ہو سکتا، اگر لڑکا یا وارث قبول نہیں کرتے تو نکاح نہیں ہوتا ہے، ایسی صورت میں نکاح کرنا چاہئے یا نہیں؟

(۳) قاعدہ ہے کہ اگر لڑکی والے نہیں مانتے تو لڑکا وارث کچھ لیتے ہیں کہ میں کہیں دینا حضور اہی ہے، کون دیتا ہے اور کون لیتا ہے، جو یہ کہیں وہی مان لو جھگڑا تو ختم ہو جائے، کیا یہ خیال جائز ہے؟

(۴) مہر کی بعض اوقات مہر کی ضرورت پڑتی ہے جیسے بعد طلاق یا عند طلب مہر زوجہ طلب کر بیٹھے؟
(۵) اس فرمان میں دیکھا جاتا ہے کہ مہر بانڈ کے نکاح میں یہی وارث یا غیر آدمی ملے کر لیتے ہیں، اکثر لڑکی تک تو بہت نہیں پہنچتی، کوئی کہتا ہے کہ ہم اتنا مہر بانڈ رہے ہیں اور کوئی یہ بھی نہیں کہتا کیا یہ جائز ہے اور اس میں حجت کون؟

بخدا و تو جروا،

الجواب: جائز معاہدہ شش مکان لکھو یا زیور کا طلب کرنا جائز ہے اور اس کی رجسٹری بھی کرانی جاسکتی ہے، رجسٹری میں لڑکی کی جانے کی کیا ضرورت ہے اور فرض بھی کیا جائے تو پردہ کے ساتھ جاسکتی ہے،

(۲) بہتر تو یہی ہے کہ تاجر ہو جو شوہر ادا کر سکے اور اگر اس کی وسعت سے زیادہ ہو تو یہ نیت ضرور رکھے کہ خدا مجھے عطا فرمائے اور میں ادا کر دوں یہ کہ کون دیتا ہے کون لیتا ہے اور اگر مہر کی استطاعت نہ ہو اور نفیس پر قیاب ہو تو بہتر نکاح ذکر نام ہے اور اس صورت میں روزہ کی کثرت کرے، حدیث میں فرمایا، من استطاع منکم ابداً فلیتزوج و من لم یستطع فلیتعلی بالصلوم قائمہ لہ و جاعہ۔

(۳) یہ خیال ناجائز ہے، جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

(۱۴) بعد طلاق یا مہر مہمل جب عورت طلب کرے تو دینا ہی پڑے گا اس کا حق ہے نہ دینے کا کیا مہنی۔
 (۱۵) لڑکی کا تو باں کہنا دشوار ہوتا ہے وہ خود ہرگز نہ کہنے لگے گی دوسرے لوگ مہنی اس کے اوپر واقربا سے
 کر سکتے ہیں، مگر جو طے ہو جائے اسے خبر کر دیں تاکہ وہ اپنی رضامندی ظاہر کر سکے یا ولی وکیل نے اگر اختیار عام لے لیا ہے
 کہ جو عقد ارٹے کر دے عورت کو منظور ہے تو اس وقت خبر کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰: از قبیلہ جہانلو، ضلع بجنور، محلہ سادات مرسلہ جناب یدماہن علی صاحب،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑاکا جس کی عمر اندازاً نکاح کے وقت ۱۳-
 ۱۴ سال کی تھی، اس وقت ولی لڑکی نے دین مہر کا خاص لڑکے کے باپ اور بھائی کو بنایا، بھائی اور باپ نے رضامندی
 اپنی ضمانت دین مہر کی قبول کی تھی، اور اسی شرط پر آپس میں عقد نکاح منعقد ہوا تھا بعد کو لڑکے نے اپنی زوجہ کو طلاق
 دے دی، آیا اس صورت میں دین مہر رضامندی یعنی باپ اور بھائی ادا کریں گے یا کون؟ بیٹو باں لکتاب و تبر و ایوم و احساب،
الجواب: یہ تیرہ چودہ سال کی عمر میں اختمال ہے کہ بائنہ ہو یا نائینہ مہر مال ضمان مجیم ہے اور عورت کو اختیار ہے
 کہ ولی خاص سے مطالبہ کرے یا اپنے شوہر سے کہ شوہر اگرچہ وقت نکاح نابالغ بھی ہو تو اب جب کہ طلاق دے دی ہے نابالغ
 نہیں اور نابالغ بھی ہوتا جب بھی باپ سے بوجہ ضمان مطالبہ کر سکتا ہے، تو یہ الالباع میں ہے، ولایطالب الاب بجمہ ابینہ
 الضمیر الفیہ ۱۵۱ من وجہ امر آقا الا ۱۵۱ مسئلہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱: ایک لڑاکا جس کی عمر تین سال چھ ماہ تھی اب بروقت نکاح دین مہر کا خاص لڑکے کا ولی یعنی
 باپ اور بھائی ہو ۱۱ اور اسی شرط پر آپس میں عقد نکاح منعقد ہوا بعد کو شوہر نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، اس
 صورت میں لڑکا اپنا دین مہر شوہر سے وصول کرے گی یا اپنے ضمانت یا شوہر و ضمانت ہر دو سے، بیٹو باں لکتاب
 و تبر و ایوم و احساب۔

الجواب: جب لڑکے کے باپ اور بھائی مہر کے خاص ہونے کو عورت کو اختیار ہے کہ چاہے مہر کا مطالبہ شوہر سے
 کرے یا اس کے بھائی یا باپ سے کہ یہ ضمان مجیم ہے اور لڑکا سولہ برس کی عمر میں نابالغ تھا، بلکہ اگر نابالغ ہوتا جب بھی
 یہ ضمان مجیم ہے اور خاص سے مطالبہ کر سکتا ہے، درمختار میں ہے، و مع ضمان الولی مہر ہاد و امر آقا سفیرۃ دو
 صاحب الکلام سفیر و مطالب ایاءات من وجہ الامان لے اولی الضامن، رد المحتار میں ہے، قولہ لعمریہ

مسوۃ کان ذی الن وج اذ الن ذجۃ صغیرین کا نا و کبیرین اما غایب الکی و صغیرا فلا ھر لاندہ کا جفتی تم ان کا باسہ سے والا والا و اما ذی الصغیرین فلا ھر صغیر و صغیر و د الله تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۰: ازاجیر شریف، ارذی الحجۃ ۱۳۳۴ھ

لڑکی کے والدین نے عقد کے قبل اپنے داماد سے کار حوری کے لئے مبلغ سو روپیہ قرض کے طور پر ہنگامہ لمانے سو روپیہ مہاجن سے لاکر دیدیا برائے پر، مہر وقت لڑکی کے والدین نے اپنے قبضہ میں روپیہ کر لیا تو اپنے خیال سے یہ فرماتے ہیں کہ سچا سو روپیہ مہر میں اور کچا سو روپیہ شادی خرچ، روپیہ دینے سے قبل اس کا ذکر نہ تھا و وعدہ۔۔۔ قرض مانگا تھا قرض نے کر دیا گیا، لہذا قسرت کو یہ دینا اور ادا کرنا واجب ہے یا نہیں؟

الجواب ۱: جو روپیہ قرض یا نقد و واجب الاطلاق ہے، سودی قرض ہی لینا حرام تھا اس گناہ سے توبہ کرے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱: مرشد مہاجن اکھن، ریاست،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین احمدی و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندہ کو اس اقرار کے ساتھ اپنے عقد میں قبول کیا کہ علاوہ مہر کے مبلغ عیسو روپیہ قرض شوہر اول کا ادا کرے گا اور اس عقد کے بعد زید اور ہندہ ساتھ رہنے لگے تین ماہ بعد ہندہ کے بطن سے ولد حرام پیدا ہوا اور ہندہ نے اپنے پرانے کنیل کے مکان میں وضع کلی کیا کہو کہ زید کو یہ علم ہو جائے پر کہ وہ حاملہ ہے، جس کا اس کو بوقت نکاح علم تھا، اس کے دل میں رنج ہوا اور کشیدگی اختیار کی لیکن پھر بعد فراغت کلی زید نے کنیل سے رخصت کا اتفاق نہ کیا اور انکار پر اعلیٰ حضرت ثواب صاحب ہندہ کے اجلاس میں در خواست دے کر ہندہ کو رخصت کر لیا ہے اور اپنے گھر لے آیا ہے اور شل زن و شوہر کے تعلق قائم ہو گیا ہے ایسی صورت میں کیا زید اقرار کے موافق ایلا و ماہدہ کا ذمہ وار ہے یا نہیں؟

الجواب ۱: صورت مستفسرہ میں علاوہ مہر کے عیسو شوہر اول کا قرض ادا کرنے کا اقرار کیا ہے، یعنی نکاح میں یہ شرط قرار پائی ہے کہ زید قرض بھی ادا کرے گا، لہذا یہ رقم زہر سے خارج ہے، مگر چونکہ زید نے اس کی ادائیگی ذمہ داری لی ہے اس وجہ سے اس کو کنیل اور غناں قرار دیا جائے گا کہ شوہر اول کے قرض خواہ اب زید سے مطالبہ دین کرے گی اور چونکہ یہ کفالت بدیون کے وفات کے بعد ہوئی ہے لہذا اس کی دو صورتیں ہیں، ایک صورت میں کفالت

مجھے ہے اور دوسری صورت میں بھی نہیں ہے اگر وہ دین بوشوہرا ولی پر تھا اس کے مرنے سے ساقط ہو چکا ہے یعنی حالت نکاح میں اس کا انتقال ہوا ہے اور اسے دین کے لئے کوئی ترکہ از قبیل نقد و جنس نہیں چھوڑا ہے اور نہ اس کی زندگی میں اس دین کی کسی نے کفالت کی تھی۔ اور نہ کوئی چیز اس کی تھی تو اب زید کی کفالت بھی لازم نہ ہوگی یعنی اس سے حیرا یہ دنیا ولی نہیں کیا جاسکتا اور اگر شوہر اول نے مال یا کھیل یا دین چھوڑا تھا تو زید کی کفالت بھی لازم ہے یہ حصے کی رقم ادا کر لی پڑے گی۔ در مختار میں ہے، ولا تصح ہدیٰ جن ساقط دوسن واسن من میت مفلس الا اذا کان بدہ کفیل ۱۷۔
 صاحب معنی ۵۷۔ اذ ظہر لہ حال فقہ جتن کا اجماع اذ تحققت دین چند صورتہ فقہ الکفالتۃ، ہادیہ وغیرہ میں
 بھی امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کا اس باب میں یہی قول بیان کیا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علما نے دین و سفیان شریعتین اس مسئلہ میں کہ ایک مساکہ صاحب اولاد اپنی میات میں چند عزیز مردوں اور عورتوں کے سامنے وقتاً فوقتاً زبانی اپنے برادر حقیقی کی نسبت کہتی ہے اور پھر تحریر کر دیتی ہے جس سے مافی الضمیر کو صاف پتہ چلتا ہے، چونکہ مورثہ عساکر شریعت دینی قسم رکھتی تھی، لہذا مضمونی بناوٹ اور انشاء پر داری سے پاک وصاف ہے، محض صداقت بھرے بلا کم و کاست چند جملے ہیں جو اس کے دینی و دنیوی معاملات پر رسداری ہیں، و هو هذا،

بسم اللہ الرحمن الرحیم، (۱) بعد سلام کے سب سے پہلے اپنے بزرگوں کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ میں نے میرا خدشہ کے واسطے صاف کیا اس سے زیادہ اللہ و رسول صاف کرے، آپ صواب گواہ رہیں، ۲۔

(۳) اور بھائی صاحب پر جو جو حقوق ہیں میں نے سب صاف کئے اللہ کے واسطے مگر بھائی صاحب اتنا حق مجھے ضرور دیں کہ باغ میں کسی جگہ دنیا میں باقی اور سب صاف،

(۴) اب ان کی دشواری پر خطاب، خدمت میں عرض ہے کہ بچوں کو اپنے سے کبھی غلط نہ ہونے دینا، جو روری اور بات ہے (قیمت سامان، مشین، ٹھکانے، لڑکی کا لون) کی ہے، اس کو دیکھ جائے میں مجبور ہوں نہ بیٹھا جاتا ہے نہ قلم کھڑا جاتا ہے اس لئے عزیز غرضی سے (جھوٹی بین کا نام) لکھوا رہی ہوں کہ پڑا جس قدر ہے بجز سلا ہے سب پر برصی لڑکی کا نام ہے، سلا ہوا کپڑا چاہے اللہ کے واسطے دیار کھوڑو اور سب برصی کا ہے باقی میرا کتنا سب صاف کر دیں، والسلام،

اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ آیا مورثہ جب کہ اپنی ملکیت زبانی اور تحریر میں صاف کر دیا ہے تو اس کے حق میں بھائی کی حق صاف

کرتی ہے نہ یہ حقیقت ہوئی یا نہ اور اس میں بروئے شرع شریعت کس پر اور کیا عمل ہونا چاہیے؟

الجواب: عورت نے چونکہ مرض الموت میں ہر صاف کیا ہے جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے، لہذا ہر صاف نہیں ہوا کہ اس کے لئے مرض الموت نہ ہونا شرط ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، لا بد فی حصہ حطاعہا من المرض حتی لو كانت مكرهة لم یصح وجہا ان لا تكون مریضۃ من الموت حکم فی المجرى المرضی، رد المحتار میں ہے، لا بد من رضاها وان لا تكون مریضۃ من الموت، اور سماع نے اپنے بھائی کو جو حقوق صاف کئے ہیں، اس میں تفصیل ہے کہ جتنے حقوق غیر مالہ میں وہ سب صاف ہو گئے اور حقوق مالہ میں دو صورتیں ہیں اگر وہ حقوق مالہ عورت کے صودت کا ذکر ہے، جس کی وہ عورت فقہار تھی اور بھائی نے اب تک نہیں دیا ہے، اس کو صاف کرتی ہے تو صاف نہ ہو عورت کے ورثہ شہر و اولاد اس کے بھائی سے وصول کر سکتے ہیں، فتاویٰ برازیہ میں ہے، انکس صدر الاسلام ابراہیم احمد اور شافعی الباقیین شافعی و حنفی باقی اور شافعی الترتیب ان الاصلیۃ بالترتیب و اس ۱۵۱۵ ہجری ۱۰۱۵ھ میں، اور اگر حقوق مالہ اس قسم کے نہ ہوں تو اگر یہ کل مال ساقا کے ترک کا ثلث یا ثلث سے کم ہے تو صاف ہو گیا، اور اگر اس کے متروک کے ثلث سے زیادہ ہے تو بقدر ثلث صاف اور باقی حق ورثہ ہے جو اس کے ذمہ واجب ہے، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: رسول محمد آخیر لد الفوڈ و ثانی ذکون روڈ لاہوری، دربار ہوٹل، ۲۰۰۰ء میں،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوال میں کہ ہمارے علاقوں میں بہت دفنوں سے رسم ملی آ رہی ہے کہ لڑکی کا والد فرض کے پاس سے مہر کے پیسے لے کر لڑکی کو زیور وغیرہ بنا کر دیتے ہیں اس میں مہر کے جتنے پیسے ہوتے ہیں، اس میں بھی کم و بیش لگاتے ہیں یہ کسی کو معلوم نہیں کیونکہ ہماری طرف معلوم نہیں کہ مہر پر ہمارا کتنا حق ہے اور مہر کیا ہے اور لڑکی کا والد اپنا نام بڑا کرنے کے لئے یہ زیور ہوا کہ سب لوگوں کے سامنے دیتے ہیں، اور لوگوں کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ باپ نے یہ زیور دیا ہے، ایسا کہ ناجائز ہے یا نہیں، اس طرح کے مسائل اپنی عقل سے نکال کر لوگوں کو بتاتے والے شخص پر کیا حکم ہے؟

الجواب: لڑکی کا والد اس کے مہر کا روپیہ لے کر اگر اس کے زیور ہوا کہ لڑکی کو دیدے تو حرج نہیں مہر کی مالک لڑکی ہوتی ہے اور اس کو مل گئی اور اس میں سے کچھ دینا اور کچھ رکھ لینا ناجائز ہے، عقل سے مسائل بتانا ناجائز ہے

حدیث میں فرمایا، اتحدن الناس راؤ صاحبہ الا من شہدا فافتوا ابنہ علیہ علم ففعلوا واصلوا، واللہ شافی اعلم۔

مسئلہ ۱۰ منوط جناب غلام نبی صاحب اشرفی قصبہ مبارک پور، اعظم گڑھ، ۱۵ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی خالدہ رخصت ہو کر زید کے گھر آئی رات میں زید اپنے بیوی کے
 پاس گیا، جان خالدہ تنہا تھی، مگر جب زید نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ بیوی اس لائق نہیں ہے کہ اس کی مائتہ زن و شوہر کے
 تعلقات برتے جائیں، چنانچہ وہ سو گیا، صبح کو اس کمرہ سے نکلا پھر چند ماہ کے بعد زید نے طلاق دے دی، اور اس کے ساتھ
 نصف مہر بھی بیچ دیا، مگر چند ماہ کے بعد سے سسرال والے مدعی ہیں کہ غلط میمہ ہوئی اور پورا مہر ملنا چاہئے اور زید
 کو احمد سے انکار ہے، ان جھگڑوں کو سن کر زید نے اپنی طرف سے چند عورتوں کو خالدہ کے پاس بھیجا کہ معلوم ہو سکے کہ
 وہ لڑکی اب رخصتی کے پندرہ ماہ بعد بھی بانٹ ہوئی یا نہیں تو عورتوں نے آکر بتایا کہ کم و بیش دو سال میں ابھی جا کر بانٹ
 ہوگی تو صورت منسلکہ میں دریا فت ہے کہ زید پورا مہر ادا کرے یا نصف و اس پر کہہ کر رخصتی معنی رسی طور پر ہوئی تھی
 رخصتی سے پہلے خالدہ کے والدین رخصتی کرنے پر راضی نہ تھے، مگر جب یہ کہا گیا کہ زید کے والدین رجا کرنے جا رہے ہیں،
 تو مجبور ہو کر رخصت کر دیا تو اس صورت میں کیا حکم ہے، مینو اتوجروا،

الجواب ۱۰ سوال کی عبارت سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ سائل نے غلط میمہ سے جماع اور وطی مراد لیا ہے، حالانکہ
 ایسا نہیں بلکہ غلط میمہ کو یہ مطلب ہے کہ زوج و زوجہ دونوں کا جماع ہو اس طرح پر کہ وطی سے شرعاً یا طبیعتاً کوئی
 مانع نہ پایا جاتا ہو یہ غلط و طی کے حکم میں ہے، یعنی جس طرح وطی کرنے کے بعد طلاق دینے میں پورا مہر واجب ہوتا ہے
 اسی طرح اس غلط کے بعد بھی پورا مہر واجب ہو گا، اگرچہ وطی نہ ہوئی ہو، وقایہ الروایہ میں ہے، و غلطہ بلامانع
 وطی حسا و شرعاً و طبیعتاً و مضافاً و مضافاً و اجرام بغير من و نقص و حیض و نفاس و کونہ، عالمگیری
 میں ہے، و الخلوۃ المیمیۃ انما تحتجب مما فی کفایت یس من مانع مانع من الوطی حسا و شرعاً و طبیعتاً کنافی
 فتاویٰ قاضی خان، نیز انسانی عالمگیری میں ہے، و المہر یتکون باحد من اعضاء الخلوۃ الدخولی و الخلوۃ المیمیۃ و
 قوت احد الزوجین سواء کان سنی او مہر المثل حق لا یستلزم منه شیء بعد الا بالابواب من صاحب
 المحقق کنافی المبدی،

پس صورت مستفہرہ میں اگر وہ لڑکی اتنی چھوٹی تھی جس سے جماع نہیں کیا جاسکتا ہے تو غلطہ میمہ نہیں ہوئی کہ
 صخر بھی موانع غلط میمہ سے ہے اور اگر جماع کے قابل تھی تو اگرچہ نابالغ تھی غلط میمہ ہو جائے گی، عالمگیری

میں ہے، دلائل صلوٰۃ الفلاح النبی لایجاد مع مسئلہ دلائل الخلوۃ بصیرۃ لا یجاء مع مسئلہ،
 بیگیہ ہے کہ نابالغ سے خلوت مجید کے متعلق عمر کی کوئی قید نہیں، بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ اس سے اجازت کیا جاسکتا ہے یا نہیں
 یعنی اس میں اس کی طاقت ہے یا نہیں اور اس میں لڑکے سے اجازت کیا جاتا ہے یا نہیں، درمیان میں ہے، ومن انہی یحق
 وقرن وعقل وصغر ولو بزواج لایطاق معہ الجماع، اردو لکھا میں ہے، قال فی البصر، وفی خلوۃ الصغیرۃ الذی
 لایقدار علی الجماع قولان وجزم قاضیان بعدم الصحۃ فکان ہذا المعنی، ولذا اقلید فی الذخیرۃ، بالمرح
 قولہ لایطاق معہ الجماع وقد مات الاطاعتہ بالبلوغ وقیل بالنسب والاوی فی عدم التقید بکما قد سئلنا
 ولانکھ متعلق اصلہ، -

حُقوقُ الزَّوجِینِ شوہر و عورت کے حقوق

مسئلہ: جوڑی بڑی دینا ناج اور، مرسلہ جناب حاجی شیخ عظیم اللہ انصاری صاحب، درمضیر النکاح ص ۱۲۷،
 بوی کے اور شوہر خلوت شرع کے گھروں زیادتیاں کیا کرے، یعنی بوی کو مارنا، پیشا منکلات بکنا کھانے پینے میں
 تکلیف دینا، خود شراب پینا بدست رہنا، رنڈی بازی کرنا وغیرہ وغیرہ ان تمام حالتوں میں تاوتلیکہ بوی طلاق
 جنہیں لے سیتی وہ ہمیشہ شوہر کی ملے رہے یا نافرائی کرے، مینو اور جوہر،

اجواب: زوج و زوجہ دونوں پر اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے حقوق رکھے ہیں ہر ایک پر لازم ہے،
 کہ دوسرے کے حقوق کی پابندی کرے ورنہ میں طلاق عورت حقوق ادا نہ کر لے میں، خود ہر گ شوہر بھی نافرد ہو گا
 حدیث میں ہے، لایجند احدکم امراتہ جلد العبد، تم میں کا کوئی شخص عورت کو گڑے سے نہ مارے جیسے غلام کو، راستہ
 سوا لا اجماعی و مسلم میں، لایجاد مع مسئلہ ص ۱۲۷، نیز فرمایا، خیرکم خیرکم لاهلہ وانا خیرکم لاهلہ،
 تم میں اچھے وہ ہیں جو اپنی بیگم کے ساتھ بھلائی کریں اور میں سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے حق میں اچھا ہوں،
 سوا لا الترمذی والداسی میں، ص ۱۲۷، ص ۱۲۸، اللہ تعالیٰ عنہا، لیکن ہم بن سوا یہ تشریح اپنے باپ سوا یہ جہد
 سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا، قلت یا رسول اللہ ما حق ما زوجۃ احدنا علیہ قال ان تلعبھا اذا

مجله: فرهنگ و ادب، شماره ۱، زمستان ۱۳۸۵، صفحه ۱۰۰

میکھا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت میں کہ میرے نکاح میں جو سامان، چیزیں میرے خسر نے اپنی دختر کو دیا تھا اس کا ایک کاغذ مجھ سے تحریر کرایا تھا، اس میں لکھا تھا کہ یہ کل سامان برائے خراج دیا جاتا ہے، حفاظت سے رکھنا اب میری زوجہ کا انتقال ہو گیا یہ سامان میرے خسر واپس لائے، یہ سامان دریافت طلب یہ امر ہے کہ میرے خسر نے سامان واپس لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جینین جو کہ سامان طاقاب کی مالک عورت تھی بعد انتقال عورت وہ سب اس کے ترکہ میں ہے تمام ورثہ کو بقدر حصص ملے گا، اور وہ تحریر کر لکھا جائے گی، اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ وادائے غائبہ نہ کرے نہ کہ ترکہ بھی مالک نہیں، ردالمحتار میں ہے، کل احد یعلم ان الجواز ظہر اذ اذ اطلاقها تاخذ کاکلہ و اذامات یورث عنها، ورنما میں ہے، جہنم ابنتہ خیر ادعی ان ما دفعہ لہا عامیۃ و قالہ ہر تملیخ او قال النزوج ذالک بعد موتہا لیرث سہا و قال الاب او ورثتہ بعد موتہ عامیۃ فالمتحد ان القول للزوج و لہا اذ کان العروہ مسقر ان الاب ینفع مثلہ جہان الاعامیۃ نوافذ قضا علیہم۔

کتاب الطلاق

طلاق کا بیان

مسئلہ: ہر مرد یا عہدار صاحبِ پستی از غیر و منع دیر غازی خان، ڈاکخانہ مانہ احمدانی، سہریجہ الاخر ۱۳۳۳ھ
پہی فریاد علمائے دین متین در صورت نکاح نابالغ و منکوحہ بالغہ بتا غیر از دواج امکانی زنا و خوار و غیرہ از د
اگر مقدمات بشریہ بطور آئینہ موجب وبال دارین و شرمساری شود دریں صورت مذکورہ طلاق صغیر جائز است یا
بہر ہم جنین طلاق مراہق جائز است یا نہ بہرہم تو جردا۔

الجواب: طلاق منہج صحیح نیست، اگرچہ مراہق باشد در تنویر الابصار و غیرہ عامہ متون مذکور است،
لا بیع طلاق المبی، در درمقار فرمود، و لومہ اعتقاد احتمال زنا را بر وقوع طلاق منہج و عدم وقوع بیع متعلق
نیست، و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ہر مرد ملاقات نامی یا بی بی یاں، مدریہ والا اندھو راجی کاٹھیا وار گھالی کوٹھ، سہریجہ الاخر ۱۳۳۳ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید بنی بکر نے جھوٹے ٹیلی گرام ات اور جھوٹے خط اپنے داماد اعراہی
صاحب کی طرف سے جماعت میں پیش کر کے اپنی لڑکی ہندہ کو طلاق لے لی، باوجود اس کے شوہر کے طلاق نہ دینے اور خط
اور ٹیلی گرام جماعت میں جعلی ثابت ہونے کے اس کا انصال کو رش سے مقدمہ چلا کر جھوٹے گواہ پیش کر کے طلاق
ثابت کر لی کو رش نے حنفی اور سنی گواہی کی ضرورت نہیں کر کے طلاق ثابت کر لی، یہ طلاق عند الشرح جائز
ہے یا ناجائز، بہرہم تو جردا۔

الجواب: جب شوہر خط اور ٹیلی گرام ات سے انکار کرتا ہے، تو اب جب تک گواہان عادل سے یہ ثابت نہ
ہوے کہ یہ خط اسی شوہر نے لکھا ہے یا ٹیلی گرام ات اسی نے دیا ہے، یا کسی کو اس کا کوئی کید یا یہ کہ میں نے اپنی ملاں عزت
کو طلاق دے دی تو ٹیلی گرام ات سے اس سے اطلاع کر دے، ورنہ جب تک گواہوں سے ثابت نہ ہو طلاق کا حکم نہیں

دیا جاسکتا اور وہ عورت بدستور اس کی زوجہ قرار پائے گا کہ اگر بالخطبہ خطبہ الخطبہ بد اختیار میں فتح القدیر سے ہے، انا
الکتاب فی صحیح بلاد شہاد و انا لا شہاد فلکھ المراتب من اثبات الکتاب اذا اجمعت الوجہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ بمسئول عن عزالدین من مٹن پوری از موضع مونیٹیا جاگیر ضلع بریلی، ۵۲ جلد کی اول فرم ۳۳۳
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زوج اگر اپنی زوجہ کے حقوق تمام وکمال ادا کر تا ہو کیا شرطیت مطہرہ
اس سے طلاق دینے پر مجبور فرماتی ہے، جو لوگ اسے طلاق دینے پر مجبور کریں ان کا کیا حکم ہے؟ بیوا تو جو را،

الجواب : یہ نیز کسی وجہ شرعی کے طلاق دینا ممنوع ہے اور اگر عزوجل کو تائب نہ ہے، حدیث میں ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، انی اللہ لا یحلل الی اللہ (الطلاق) یعنی کوئی حلال چیز اللہ عزوجل کے نزدیک
دوسری روایت میں ہے، اما حل اللہ شیئاً اجنبت الیہ (الطلاق) یعنی کوئی حلال چیز اللہ عزوجل کے نزدیک

طلاق سے زیادہ ناجائز نہیں، امام ابی حامی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فتح القدیر میں فرماتے ہیں، والاصح خلافہ، الا الحاجة للائحة
المد کوہ، تحریک ولفظ المباح علی ما یصح فی بعض الادوات احیاً وقات تحقق الحاجة البیعة، اسی سے کہ بغیر حاجت طلاق

ممنوع ہے کہ دیلوں سے یہی ثابت ہے، اور بائع سے مراد یہ کہ بعض وقت مباح ہے، یعنی جس وقت حاجت پائی جائے یہ کلام
تزوج کے متعلق تھا کہ بغیر حاجت اسے طلاق دینا جائز نہ رہا، عورت کا طلاق طلب کرنا اگر بغیر ضرورت شرعیہ ہو تو حرام ہے

حدیث میں ارشاد فرمایا ہے، ایسا امر آتہ مسلت من وجہا طلاقاً فی غیرہا باس غم ام عیہا ساراً ثمة الجنة، جو عورت
اپنے شوہر سے بغیر ضرورت طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے، سداً واحداً و التوفیٰ و ابو داؤد و ابن

ماجہ و الدارمی صحیحان، اللہ تعالیٰ عنہ و شیخ متفق محدث و جو کہ اللہ تعالیٰ لعنت میں فرماتے ہیں، ای
فی غیر شدت و عن وقت من عوھا و تلجھا الی المغاسقہ، یعنی طلاق طلب کر کے اس وقت عورت کو اجازت ہے

کہ ابھی ضرورت پائی جائے کہ اسے بدائی پر مجبور کرے دوسری حدیث میں ہے، ایسا امر آتہ مسلت من وجہا طلاقاً فی غیرہا باس غم ام عیہا ساراً ثمة الجنة، جو عورت اپنے شوہر سے طلاق طلب کرے اور شوہر کی جانب سے کوئی
بدعتی نہ ہو تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی لعنت، اور جب شوہر حقوق زوجیت تمام وکمال ادا کرے تو

جو لوگ طلاق پر مجبور کرتے ہیں، وہ گنہگار ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے، وکنن الشیطن کفر و ایتھن انناس اصھا
انی قولہ فیستلحق منھا بعض وقت بہ من یعین اللہ اذن وجہ شیطین کا فریب لگوں کو باوجود سکھانے میں جس سے

مرد اور اس کی عورت میں جدائی ڈالتے ہیں، حدیث شریف میں ارشاد ہوا ایسا منامیں خبیث علی امریٰ من وجبتہ، جو شخص کسی مرد سے اس کی عورت کو پرگشتہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں، مرد و عورت کو وہ ایسا کم جنت میں بھیجی ہو، ہر مرد و عورت کو فی الصنیع و الاوسط بخیر و احسن، ابن عمر و ابوہیثم بسند صحیح و الطبرانی فی الاوسط و ابن عباس صریحاً اللہ تعالیٰ علما، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰: مسئلہ مولوی اکبر علی طالب علم درجہ اول، ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ، کیا فرماتے ہیں علما کرام اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کی بیوی چھپ کر بھاگ گئی تین سو قدم تک نکل گئی تھی پھر لوٹ جیے ہو گئے اور اس کو شوہر کے گھر پہنچا دیا، اس کا شوہر پر دس میں تھا جب آیا اور اس قصہ کو سنا تو یہ کہا کہ میری بیوی نکاح سے باہر ہو گئی دوبارہ نکاح ہونا چاہئے تو اب شرعاً کیا حکم ہے؟ سینہ انوار ج ۱،

الجواب ۱۰: عوام کا یہ خیال غلط ہے کہ عورت نے اجازت شوہر کا گھر سے نکل جائے تو نکاح سے نکل جاتی ہے لہذا شوہر کا یہ کہن کہ میری بیوی نکاح سے باہر ہو گئی اگر اسی خیال غلط کی بنا پر ہے تو کچھ نہیں، ورنہ یہ لفظ خود الفاظ طلاق سے ہے، جب باہر نہ ہوئی تھی تو اب اس کہنے سے باہر ہو گئی، اگر طلاق کی نیت سے کہا، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ ۱۱: مسئلہ مفہوم زمین صاحب از بریلی مکذوبہ ۱۰، ارجمادی الاول ۱۳۳۱ھ،

کیا فرماتے ہیں علما کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ طلاق دیتے وقت عورت کا موجود ہر منہ زوری ہے یا نہیں؟ اگر غیبت میں طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں، سینہ انوار ج ۱،

الجواب ۱۱: بوقت طلاق عورت کا وہاں ہونا کچھ ضرور نہیں، البتہ یہ ضرور ہے کہ طلاق کی عورت کی طرف اذاعت کیے مثلاً یہ کہ میں نے اپنی زوجہ مسماۃ فلان بنت فلان کو طلاق دی، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ ۱۲: ایک مسلمان مرد کی عورت جو آوارہ ہو چکی ہے اور اپنے شوہر کا حکم نہیں بجالاتی، بلکہ دوسرے مرد سے یارہ کر لیا ہے تو اب مرد اس عورت کو طلاق دے کر مہر ادا کرے یا نہیں کیا حکم ہے؟

الجواب ۱۲: ایسی عورت کو بالاتفاق طلاق دینا جائز ہے، بلکہ ایسی عورت کو طلاق دینا ہی بہتر ہے، ورنہ میں بھی

بلی تعجب و تعزیر، مرد و عورت میں ہے، اطلاق فعل الموزون لہ و لغیرہ بقولہا اہ و عہد لہا، اور بصورت طلاق مہر ادا کرنا لازم ہو گا اگر بدخل ہے تو کل مہر ادا فرما دے خولہ ہے یعنی عورت میسر نہیں ہوئی ہو تو نصف مہر، اور عورت محالہ کہ

کلیا جز، تو اتنا صاف ہو جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: مسئلہ عیب اللہ ساکن نوازہ شیخان شہر کٹہہ بریلی، ۲۸ ارشبان المظفر ۱۳۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بندہ اپنے شوہر کے یہاں سے بلا اجازت غیر مجتہدین کی کٹا اور ایک مدت رہا اس کے بعد بندہ کے رشتہ دار نے بندہ کو اپنے یہاں لے گیا، اس پر اہل علم و شوہر کو برادر کی سے خارج کر کے بیٹا اور بیٹی بخشی بندہ کرتے ہیں، تو اس صورت میں برادر کی سے خارج کرنا اور بیٹی بخشی کا بندہ کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس صورت کو رد کرنا جائز ہے یا نہیں؟ میرزا تاجروا،

الجواب: یہ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ عورت اگر بغیر اجازت شوہر کی بی بی جائے تو طلاق ہو جاتی ہے، یہ غلط ہے، اور فیہ اہل برادری کا شوہر کو بندہ کرنا اسی بنا پر ہو، صورت مسئلہ میں شوہر کا کوئی ایسا قصور ثابت نہیں ہوتا جس سے اس کو برادر کی سے خارج کیا جائے اور اس صورت کو طلاق دینا ضروری نہیں شوہر اس کو رد کر سکتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسئلہ عبدالرحیم ساکن بی بی بھیت محلہ فیل خانہ، ۲۸ شوال ۱۳۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے دوسرے کی عورت کو اپنی فحاشی عرض کی و بد رویش کر دیا، اور کسی طرح ظاہر نہیں کرتا ہے، جب اس سے یہ کہا گیا کہ تم شوہر سے طلاق دو اور دیتے ہیں تو اس سے نکاح کر لینا تو اس نے ظاہر کرنے اور عورت کو حاضر لانے کا اقرار کیا اور شوہر سے طلاق نہ کرکھوایا گیا جو درج ذیل ہے، مگر اس طلاق نہ کرنے اصل مقصد یہ تھا کہ کسی طرح وہ شخص اس عورت کو حاضر لائے اور طلاق نامہ شوہر کا فسخانہ لگو چھلے لیا گیا، شوہر نے طلاق وغیرہ کے الفاظ نہیں کہے، ہذا سوال یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

نقل طلاق نامہ،

میں کہ غلام حسین ولد محمود ساکن موضع دھکونا کاہوں جو کہ میرا نکاح مسماۃ بتول بنت حبیبہ ساکن موضع چند گڑ کے ساتھ ہوا تھا اب باہم میرے اور مسماۃ مذکورہ کے توافقی رہتا ہے، اس وجہ سے میں اس کو اپنی زوجیت میں رکھتا ہوں پس نہیں کرتا ہوں، اور جو توافقی آج کی تاریخ سے رخصت ہوا، میرے مسماۃ مذکورہ کو طلاق دے کر اقرار کرتا ہوں کہ کچھ پہلو کی تادیب مسماۃ مذکورہ سے کسی وقت کچھ سرکار نہ ہوگا، مسماۃ مذکورہ کو اختیار ہے کہ جس جگہ چاہے اپنا نکاح کر لے جو اسے اور مسماۃ مذکورہ نے مجھ سے اپنا دین ہر نہ ریدہ دیدی تکست تاریخ امروز میں وصول پایا، لہذا یہ طلاق نامہ کہ دیا تاکہ سند ہو،

اجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ کاتب طلاق نامہ نے کھینے کے بعد پڑھ کر خود کو سنا دیا اور شوہر نے سن کر فغان کیا لہذا صورت مندرجہ میں طلاق واقع ہو گئی، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، رجل انکتاب من رجل آخر الی امرأته کتبا بطلانها وقرء علی النہی فاختار وطرأ وختم وکتب فی عنوانہ وجہا الی امرأته فانتہا الکتاب واقع النہی عنہ کتبا بہ خلاف الطلاق یتے علیہا، مگر اس طلاق نامہ سے دو ہی طلاقیں واقع ہوں گی ایک فقط مردع ہے اور دوسرے کہ یہ یعنی یہ لفظ کو سماء ذکرہ کو اختیار ہے، جب جگہ چاہے اپنا مکان کر لےوے، اور یہ لفظ کچھ کو سماء ذکرہ سے کسی وقت کچھ سروکار نہ ہوگا، الفاظ طلاق سے نہیں، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، رجل قال لامرأته، طرأ وکتب فی ذی بعد الطلاق لا یتے، لہذا شوہر بغیر حلالہ اس سے نکاح کر کے اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسئلہ مبارک صین غلط محمد خاں مرد آباد، محلہ نواب پورہ ۳۰، رشتہ اول مسلمان،

بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نسلی علی صین کا نکاح جری ہمیشہ فرزندوں کے ساتھ ہوا تھا، قریباً تین سال تک استقامت و نصیحت نہ ہو سکا، اس وجہ سے تاہنوز یکجائی نہ ہو سکی تھی کہ میرے نام علی صین کا بذریعہ ڈاک لکھی سے اپنے قلم کا لکھا ہوا اور اس کا خاص اکوٹھا لگا ہوا غلط حسب ذیل الفاظ لکھا آیا جس کے شاہد بھی ہیں دو مسلمان بچے تھے:

”برادر عزیز بعد سلام علیک، واضح ہو کہ ہم خیریت سے ہیں اور خیر و عافیت آپ کا، چاہتے ہیں، دیگر احوال یہ ہے کہ ہم نے بہت سی باتیں آپ لوگوں میں اس قسم کی دیکھی کہ میں بہت سخت ناگوار گذر اجد نکاح میرے والدہ رخصت کرنے سے لیکن آپ نے رخصت دیکھا اور نکاح کو بھی قریباً چار سال ہوئے اور بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ ہم تحریر نہیں کر سکتے ہیں، لہذا یہی تحریر میری تلاق و طلاق، اب میں شادی کرنا نہیں چاہتا ہوں، اب آپ اپنی ہمیشہ کی کہیں اور تحریر کیجئے، لہذا خدا کو حاضر و ناظر کر کے یہ صاف اور شک تحریر کرنا ہوں، آپ کو اس پر یقین ہونا چاہئے، دیگر اب اس کے جواب کی بھی ضرورت نہیں اور یہ میں نے سوچا کچھ کر لکھا ہے، اب مجھے شادی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اب میں اپنا حق ادا کر چکا ہوں اب آپ کو اختیار ہے کہ اس کو مایوس یا ناامید، ایک دوسرا پیرچہ جو اس خط کے ساتھ ہے، اس کی عبارت حسب ذیل ہے، دیگر اس بات کی خبر میری والدہ کو ہونی چاہئے، یا بچوں کو دعا، غار ماجہ کو سلام، دیگر ہماری اور آپ کی محبت میں فرق نہیں آسکتا، مگر ہاں اس رشتہ کو میں منظور نہیں کرنا چاہتا، آپ اس بات کو منظور کر لیں گے، زیادہ تحریر کرنا منقول ہے اس

خلفہ کو موصول ہونے کے بعد ہی بی بی میں واداد میں کے دریافت کرنے پر کہا کہ خط میرا کہلے ہے اور میں نے طلاق دیکھی ہے، اسی روز نیا شغفوں نے ایک تیسرے آدمی سے اس کی تصدیق کی اس تیسرے شخص نے مراد کہا کہ کچھ سے کہہ اب علی حسین خود اگر اس خط کے لکھنے اور بھیجنے سے انکار کرتا ہے، مگر خط ملنے کے لئے نہ اپنی تحریر دیتا ہے نہ انکو خط کا نشانہ نہ ملے، دیتا ہے۔ یہ قسم کھاتا ہے، ایسی حالت میں یہ نکاح جائز ہے یا ناجائز، اور شرعاً طلاق جائز ہے یا نہیں، خدا نے تعالیٰ آپ کو جزا بخیر عطا فرمائے، بیڑا توجروا۔

جواب: جو خط علی حسین نے لکھا اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس پر طلاق کا حکم دیا جائے، ایک جگہ یہ ہے کہ میری تحریر میری تلاق اس تحریر کو طلاق کہتا ہے اور تحریر طلاق نہیں ہو سکتی نیز یہ کہ عورت کی طرف سے اضافت طلاق نہیں، اور بیڑا مخالفت حکم نہیں دیا جاسکتا جب تک وہ یہ نہ کہے کہ میری مراد اپنا زوجہ کو طلاق دینا ہے، فتاویٰ غانیہ میں ہے، لا تطلق لامر ما اضافت الطلاق الیہ جاء بجر الرافق میں ہے، لہذا فی الواقع الامتناع ایسا ہوا، اگر لڑکوں نے جب اس سے دریافت کیا کہ تو نے اپنی بیوی کو طلاق دیکھا، اس نے کہا میں نے طلاق دیکھی ہے تو اس لفظ سے طلاق واقع ہو گئی، اگر گواہوں سے ثابت ہو جائے تو طلاق کا حکم دیا جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ماہ منولہ خفیہ شہر کبیر بریلی محلہ کانکر ڈور، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹

میں شمار ہو سکتا ہے یا عورت کو طلاق نہ دینے پر زید نگار یا اسلام سے خارج ہو سکتا ہے یا محض عورت کی بد چلتی سے جس کا کوئی چشم دید ثبوت نہ ہو بلکہ برادری کے خوف سے عورت قہراً و جبہ بھج کر چکی ہو اس کا خاوند زید باوجودیکہ تنبیہ اور سختی کرتا رہا ہو شرعاً مجرم اور گناہگار ہے اور اس قابل ہے کہ وہ برادری کے عہدہ کر دیا جائے و بیوقوف ہو اور

الجواب ہر ہندہ کو ایسا جگہ جانا کہ لوگوں کو بدگمانی کا موقع ملے ناجائز ہے، حدیث میں ہے، **الافتوا حواضع** **النتہم** اور لوگوں کو خواہ مخواہ بدگمانی بھی حرام ہے، **قال اللہ تعالیٰ**، **یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من النہی** **ان یفسد النہی** اشم، حدیث میں فرمایا ایک دم **والنہی فان النہی اکذب** الحدیث، اگر دقت یہی ہے کہ زید نے فقط اپنے ہی عقد کے کہ جسکو قہر سے کام نہیں ہے تو اس عقد سے طلاق واقع نہ ہوئی، اتفاقاً کوئی عالمگیر یہی ہے، **رجل قال لامرأ بعد بل** **بکاشقہ**، **و لولا فیہ** **الطلاق لا یفتی**، شرعاً طلاق درنا واجب نہیں ہاں اگر عورت میں بد چلتی کے آثار پائی ہو تو طلاق دے دینا بہتر ہے، پھر بھی اگر نہ دے تو گناہگار نہیں، جب کہ شوہر ایسے افعال سے متنبہ کرتا اور بقدر وسعت تنبیہ کرتا ہے۔ **در عقد**، **ہے** **بن یسحب** **لومو ذیۃ** **رد المحتار** میں ہے، **الطلاق فثل المذویۃ لہ** **والغیر لا یقتلہا** **و یفعلہا ط**، اور شوہر کی جب یہ حالت ہے کہ عورت کے حرکات پر راضی نہیں اور اسے روکتا ہے اور بقدر وسعت اس کا انتظام بھی رکھتا ہے تو اسے برادری سے خارج کرنے کی کوئی وجہ نہیں، **واللہ تعالیٰ اعلم**۔

مسئلہ **ہر ہندہ** **شیخ محمد یوسف علی موسیٰ سام پور ڈاکا** **سلیم پور گورکھ پور** **۱۳۳۱ھ** **ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ** **کی فرمائے** **ہیں** **علمائے دین** **و ملتین** **شرع میں** **اس مسئلہ میں** **کہ زید نے اپنی بیوی کو بھالت فصدہ بایں لفظ طلاق دیا کہ خدا و رسول کو درمیان دے کر طلاق دیا طلاق، طلاق، طلاق، پڑ گئی یا نہ پڑی اور اگر طلاق پڑی تو کے طلاق اس وقت کہ دو سال سے بوجہ لایا رحمت نہیں کی گئی، اگر طلاق پڑی تو رحمت کی کیا صورت ہے؟**

الجواب **ہے** **طلاق** **دیتے** **وقت** **بتینہ** **الفاظ** **زیانہ** **سے** **نکلے** **پورے** **بیزیر** **دوبدل** **کے** **ٹھکے** **پھر** **جو حکم** **شرع ہوگا**، **اطلاع دی جائے گا**، **و ہونے والی اعلم**،

مسئلہ **ہے** **مسئور محمد بخش علی بانس منڈی بریلی** **۱۳۳۲ھ** **مصر** **المنظر** **۱۳۳۲ھ** **محمد عزیز کی گزارش** **ہے** **کہ** **ایک** **لڑکی** **جس کو** **عمر** **تین برس** **جو اپنے** **خاوند کی** **اجازت کی** **بیزیر** **نکاح** **پہنچائی** **ہے**،

اب اس کا فائدہ نہ اس کو بلانے آتا ہے نہ وہ لڑکی جانے پر آمادہ ہے، بلکہ خاندانہ کتاب ہے کہ جب وہ میری اجازت کے بغیر چلی گئی تو اب تک کو جانے کا حق نہیں ہے، کیونکہ وہ لڑکی میرے نکاح سے باہر ہے، جہاں لڑکی کا بچہ چاہے نکاح کر لے تو کیا واقعہ لڑکی نکاح سے باہر ہے، اگر لڑکی نکاح سے باہر ہے تو اس کا نکاح کہیں اور کر دیا جائے، کیونکہ لڑکی بہت جوان ہے؟

الجواب: عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ بغیر اجازت شوہر اگر عورت چلی جائے تو نکاح سے باہر ہو جاتی ہے، یہ بالکل غلط ہے، شوہر نے جو یہ لفظ کہہ کہ وہ لڑکی میرے نکاح سے باہر ہے، جہاں لڑکی کا بچہ چاہے نکاح کر لے، یہ دونوں الفاظ کتاب سے ہیں، اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق دینے کی ہے تو نکاح سے باہر ہو گئی، بعد اس نکاح کر سکتی ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، الرقاع لعمالہ نکاح بین و بینک اذ قال لم یبق بینہ و بینک نکاح یقع الطلاق اذ لای دلائل

حقانۃ لعمولہ۔

مسئلہ: دوسرے جہاں سبحان درزی بانی مسجد چنار ضلع مرزا پور، ۲۰ مفر المظفر ۱۳۴۳ھ

کیا فرمائیے میں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی بیگم کو مختلف اور متعدد لوگوں کے ساتھ زنا کرنے پر مجبور کر کے یہ فعل قبیح کر ا دیتا ہے اور اس کے معاملہ میں نقدی یا کوئی شے لے کر خود فائدہ اٹھاتا ہے اور زواجی ٹکرا کر نکاح ہے، اس وقت تک کہ ایک سال سے فرار ہو کر دوسری بیگم جگہ متم ہے تاکہ اس فعل بد سے بچے اور دوسرے شخص سے نکاح کر لے، زید کیا فوراً سے طلاق نہیں دیتا ہے عورت کے پاس بچہ اپنے بیان صلفی اور ایک شخص کے جو اس سے اکثر زنا کر چکا ہے اور اب بھی تعلق رکھتا ہے کوئی دوسری عورت شہادت نہیں کیا ایسی صورت میں نہ کہ عورت کا نکاح اس کے دیوث شوہر زید کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے اور کیا بغیر طلاق کے بغیر خوف خدا انھیں لوگوں میں سے کسی ایک کے ساتھ عورت نکاح کر سکتی ہے، جو پہلے اس کے ساتھ زید کی تربت سے زنا کر چکا ہو، یا ہنوز حرام تعلق رکھا ہو؟

سینو الخ بردا۔

الجواب: اس فعل شنیع و امر فحش کے کرنے یا کرنے سے وہ عورت نکاح سے باہر نہ ہوئی، البتہ عورت پر لازم ہے کہ جس طرح ممکن ہو اپنے گرام سے بچائے اور زید اگر باز نہ آئے تو طلاق حاصل کرے، بغیر طلاق لے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰: مسئلہ علی مروان خاں صاحب ساکن بریلی، مورخہ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ،

میر ایک ملازم منجمن عبد الستار بن اہلیہ کو لینے کی غرض سے سسرال گیا لڑکی کی نانی نے غدرات پیش کئے مگر عبد الستار نے اصرار کیا وقت بابتھا سیدکہ لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر کہا چل مگر لڑکی کی نانی اس وقت بھی ماننے ہوئی، نتیجہ یہ نکلا کہ عبد الستار ناراض ہو کر چلا آیا اور باہر آکر ایک نابالغ لڑکے سے جوڑ کی کاموں ہوتا ہے، کہا کہ اگر اس وقت بھیجا تو میں طلاق دے دوں گا ایسی صورت میں احکام شریعت کیا ہیں؟ یا طلاق ہوگی یا نہیں؟

الجواب ۱۰: اگر واقعی میں یہی عقد کے لئے کہ طلاق و دوہا تو طلاق نہ ہوئی کہ یہ طلاق دینا نہیں ہے، بلکہ آئندہ طلاق دینے کا اہل ہے اور محض اس ارادہ یا وعدہ پر طلاق نہیں ہوتی، لان هذه اللفظ مستعمل لا يستتبعان للاحقة بہ الاطلاق كما في الفتاویٰ المغنیۃ و غیرہا و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱: مرسلہ جناب مدظلہ اللہ خاں نقشبندی رضوی اعلیٰٰ بن اصلاح عقائد گرانڈ ٹریک روڈ بوڑھ، ممبکت، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کو حرم پانچ برس کا ہو کر والدین کی اجازت سے کسی غیر جنگ گیا اور وہیں زید کی ایسی عورت سے نکاح کیا، جس سے حصول اولاد غیر ممکن ہے، اور اس جنگ زید مقروض بھی ہو گیا اور زید اپنے مکان یعنی ماں باپ کے پاس عورت مذکورہ کو اس وجہ سے نہیں لے جاتا ہے کہ عورت کی عمر زید کی عمر سے دو گنی ہے، زید چاہتا ہے کہ اس عورت کو طلاق دے دے، بشرطیکہ خدا اور مول کے حکم کے خلاف نہ ہو اور عورت مذکورہ اکثر شوہر کا نافرمانی بھی کرتی ہے، جو شرعاً خلاف ہے بہر صورت اطاعت والدین فرض ہے، ایسی حالت میں زید کو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب ۱۱: جب اس نے نکاح کر لیا ہے تو اسے گھر بھی لے جاسکتا ہے اور یہ کہ اس کی عمر نیا رہے یہ گھر لے جانے سے مانع نہیں پھر اگر واقعی میں عورت بوڑھی ہے، اس سے اولاد کی امید نہیں ہے تو طلاق دے سکتا ہے، ایسا بھی اکثر شوہر کا نافرمانی کرتی ہے تو شوہر کو اختیار ہے، درحقیقت میں ہے، وایضا عہدہ صاحب عند العامة لا طلاق الا بایات اکل وقیل للاصح حظرة الامام جید و کبر و صرح فی الامم۔

مسئلہ ۱۲: مرسلہ مستری امام الدین صاحب، سنگل ترک باکی کولری، بریڈ جھادنی، بیاکوٹ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص سخی زید عمرہ نوسال کا ہو کر ایک عورت سماء جندہ سے نکاح

کیا اس عرصہ میں اس نے زہدہ کو آباد کیا نہ نان و نفقہ کا بھی فیصلہ ہوا ہندہ کے والد نے نان و نفقہ کے وصول کے لئے اس پر دعویٰ کیا، سخی زہدہ نے اس کو حد الیم میں تسلیم کر لیا، اور آئندہ کے لئے اقرار نامہ لکھ دیا، مگر پھر وہی کیفیت رہی، اب ہندہ کے والد نے چند اجاب کے ذریعہ اس کو سمجھانا چاہا، مگر زہدہ کوڑے میں کب معاش کی کرتا تھا، بجائے آبادی کے اس نے اپنے خسر کے تادم و خطوں میں ہندہ کو طلاق بھیج دی، ہندہ کے والد نے عدالت میں ہر کار دعویٰ دار کر دیا، دعویٰ دار نے اس کے لئے پہلے ایک رجسٹری نوٹس دی گئی جس کو زہدہ نے وصول کیا، دعویٰ کرنے پر وہ طلاق والا خط پیش کیا گیا، عدالت نے زہدہ کو کچھ مانتے بغیر یہ سننا و اشتہاد طلب کیا، مگر وہ روپوش ہو گئی، بریل انتظار کے بعد حد الیم میں ایک طرف فیصلہ کرتے ہوئے طلاق تسلیم کی اور ہر کی ڈگری ہندہ کو دے دی، اب مسئلہ زہدہ طلاق والے غلطی سے انکار کیا ہے، اگر میرے نہیں اور نہ میں تمام عمر آباد کر گا اور نہ طلاق دوں گا، تو کیا طلاق مذکور شرعی طلاق ہے یا نہیں اور سرکاری حد الیم کے فیصلہ پر ہندہ دوسری جگہ کلاج کر سکتی ہے یا نہیں؟ بنوا تو جروا،

ابواب : یہ تحریر سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے جب کہ شرم جو حیثیت طلاق ہو کہ اہل احدی سے یا نبی مگر جب بشور اس تحریر سے منکر ہے تو حکم طلاق کے لئے ثبوت ضرور ہے اور بعض اس کا ساخط ہونا کام نہ دے گا کہ الفخذ حیثیہ افخذ اگر گوہر میں سے ثابت ہو کہ یہ خطا ہی نے لکھے ہیں تو طلاق مانی جائے گی، اور کچھ کے بعض ایک طرف دیگر دینے یا طلاق مان لینے سے شرعی طلاق قابل اعتبار نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ : ہر مسلما جاتی محمد ابراہیم صاحب مبارک پور، اعظم گڑھ، ۶ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ
گزارش ہے کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو بذریعہ ڈاک طلاق لکھ کر بھیج دیا ہے اور جس نے طلاق دیا ہے، اس کی عمر ۱۴ برس کی ہے اور اس کی عورت اسی روز اس کے مکان پر گئی تھی، جس روز نکاح ہوا انھوں نے نہ نہ دکھائی میں اسی روز وہ ایک چور کو دیکھ کر چور ہو کر ہٹ گیا، یہی واقعہ ہے یا لڑکی کی کچھ دوبارہ نہیں گئی اور اس لڑکی کا بہرہ کیا ہوتا ہے، اور کس کا ہوتا ہے اس بارے میں علما سے دن سے فرمایا ہے تحریر فرمادیں،

سے رسوم سے مراد میاں پرے کوٹا کے سفینہ پر مطلع کرنے کے بعد اس پر شہر نے دیکھا کہ جس اور جسے طلاق سے مراد ہے، چکر اس کے کیا نام پر رہ گیا کہ میری نظر اب میری یا فلانا، بنت فلانا کہ جس نے طلاق دکھا اور جس پر خطہ لکھے ہوئے اور خطوں کی کو طلاق دینے کی نیت ہے، ایسا نہ کہ مرثا خطہ کی لڑکی کے دیکھ کر یہ ثابت ہو کہ اس کی عورت نے اس کو طلاق دیا ہے، اور اس کو لکھا ایذا طلاق کے لئے جس میں مرثا لکھی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم،

اجواب

جواب اگر وہ نابالغ ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور باطل ہے اور اس کے طلاق کلمہ کہ صحیحی تو طلاق ہوگئی، مگر جب کہ خط سے انکار کرے اور گواہوں سے ثابت نہ ہو کہ یہ کسی کا خط ہے تو حکم طلاق نہیں دیا جاسکتا، اگر طلاق واقع ہوئی اھ خلوت میچ ہو چکی ہو تو پورا ہر واجب اور نفقت میچ نہ ہوئی ہو تو نصف مہر اور جو زور وغیرہ عورت کو رو نہائی میں ملا اس کا مالک وہی عورت ہے، مگر جب کہ دیتے وقت تفرق کر دی ہریا واپس کا چلن یہ ہوگا فقہ پر سننے کے واسطے دیتے ہیں عورت کو باقی نہیں کرتے تو شوہر واپس لے سکتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: درمرد غمہ قبیح افندہ کو ثانی پوکر ضلع و مہکمہ ۴۴ ہر سوال المکرم ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علما و دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بکالت بیہوشی غصہ ہو کر زہر دیا تو کہنے پائے بیٹے عمر و نے کہا تم اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دے دو، اس پر عمر و نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دے دیا، بعد زید نے اپنے بھائی بکر کو بلا کر بیان کیا کہ ہمارے بیٹے عمر و نے اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاق دے دیا بعد چند روز میں زید انتقال کر گیا، انشاء اللہ کے بعد بکر نے اپنے بھتیجہ عمر و سے کہا تم اپنی بیوی کو بغیر علانہ نہیں رکھ سکتے، اس پر عمر و نے جواب دیا ہم نے تو اپنی بیوی کو دو طلاق دیا ہے مجھ کو ملائی کوئی عزت نہیں ہے، اس پر بکر نے کہا تو جو شاہ بہتر راہ ہم سے کر گیا ہے کہ ہمارے بیٹے عمر و نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیا ہے، عمر و نے کہا ہمارے باپ نے غلط بیان کیا ہے، ہم نے تعرت دو طلاق دیا ہے، طلاق کے وقت ایک عورت بھی موجود تھی اس کے بیان سے بھی معلوم ہو کہ دو طلاق دیا ہے اور اس کا کھڑا ہوا اور یہ

[illegible]

سبحان اللہ تعالیٰ و تعالیٰ انھیں واپس کر دے اور غزوہ خندق میں جب وہ پندرہ سالہ کے ہو گئے تو شریک فرمایا، اللہ تعالیٰ اعظم،

کہا میں نے اپنی بیوی کو بائن طلاق دے دی ہے یعنی دو طلاق دیا ہے، اور یہ کہ اگر بجا گیا لہذا صورت مذکورہ میں کسی کے دل پر فتویٰ ہوگا، اور اگر کسی طرح اپنی بیوی کو رکھ سکتا ہے، بیٹو با بحدیث تو جو ایوم الحساب۔

اجواب: جب تک گواہوں سے تین طلاق کا ثبوت نہ ہو تین طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا، مگر کیا یہاں کہ گواہوں نے اس سے تین طلاق دینا بیان کیا تھا یہ کوئی ثبوت نہیں، ہاں اگر واقعہ میں عمر و نے تین طلاقیں دی ہوں تو عمر و پر لازم ہے کہ بغیر حلالہ اس عورت کو نکاح میں نہ رکھے کہ اللہ عز و جل عالم الغیب والشاہدہ ہے، اس سے کچھ نفی نہیں گواہوں کا دہونا قیامت کے دن اسے مفید نہ ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: محلہ ٹوک پور بریلی، مسئلہ نمبر ۵۵، ہر محرم الحرام ۱۳۳۳ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ کچھ کوٹھی والا کہ طلاق نامہ کی ایک تحریر لے لی گئی اور مجھے یہ تحریر لگائی تھی کہ اس بات کی رسید ہے کہ میں اپنا زوجہ کو کبھی اپنے ماں باپ سے ملنے کو نہ روکوں گا، اور جب بلائے گئے، میں بیچ دوں گا، اب میں نے نابالغ خصلوں سے توبہ کر لی ہے، بیٹو اجزوا،

اجواب: ہر بیان سائل سے معلوم ہوا کہ نشہ اس نے فوراً چھوڑ دیا تھا کہ نہ پلایا نہیں، نہ پیئے پر مجبور کیا، لہذا اگر نشہ میں اس نے طلاق دی تو واقعہ ہوگئی، درختار میں ہے، حقیقہ طلاق کل نہ وجہ بالغہ فصالح و لائق جواب، اگلے فیصلہ میں سکھانے والا کہ اگر یہی مسئلہ ہے، و طلاق اسکا اسکا واقعہ اسکا کوہ الخ، و النبیذ و صوفی حب اصحابنا رحمہم اللہ صادقین انھی الخ، ہاں اگر جس پرچہ پر دستخط کر دے اس کو دوسرا کاغذ ظاہر کرنا اور یہ شخص بے پردہ تھا کہ نہ جان سکا، اور سائل کا بیان صحیح ہے تو حکم طلاق نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: از محلہ کانگرہ، بریلی، ۹، اربعہ الاول شریعت، مسئلہ ۵۵، مسئلہ عبد الباقی،
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ خالد و عمر و بچا بیعتہ دونوں شکل میں ماورطی منڈے میں، بیعتہ کی بیوی سے چمپلے نے زانیہ رات میں اس کا بیعتہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور عبت کرنا چاہا، تو عورت نے کہا تم ابھی میرے پاس سے گئے ہو اور پھر آگئے، اس نے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑا اور کہا چ بتا دو سر اخص کون تھا، جب اس نے تشدد کیا تو مصوم ہوا کہ چا صاحب تھے، جب بیعتہ نے اپنی بیوی کو مارنے کا ارادہ کیا تو چچا نے فیون کالی، اب چچا بیعتہ آپس میں ایک ہیں، ان دونوں کے باہر میں کیا حکم ہے، اور جو دلا دہوئی اس کے لئے کیا حکم ہے، ۹۔

اجواب: بھیتے کا تو اس میں کچھ قصور نہیں اور عورت نے اگر اسے اپنا شوہر سمجھا تھا، بیساعت سوال سے یہی ظاہر ہے تو وہ بھی بری ہے، البتہ بھائی نے نکاح اس پر وبال ہے وہ گنہگار اور مرتق نادر و فاسق خارج ہو کر بھیتے کا نکاح نہیں ٹوٹا، جو اولاد ہو گئی وہ بھیتے ہی کی ہو گئی، حدیث میں فرمایا، الولد للفراش والذی للہما الحجب، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: وہ چری فریادہ علمائے دین شرع متین اندر میں مسئلہ سن کر قبول و رد بعد دویم سال بہ سماء علیہ سیر بست سال بانو بیوہ نکاح کر دیں، بھائی قبول نہ کر پھر اوہمدا نکاح و قبول نمود و سماء مذکورہ بر بخت کمال و رونا خود برودر گئی ہاں و مجلس عام بزبان خود مظلومہ کر دیا انہوں بدش ماہ سماء علیہ مذکورہ نیز در اس یک سال کہ نکاح بہ سستی قبول و رد بعد دویم سال کر دہ بودی خواہد کہ شوہر من صغیر و نیم سالہ مطلق و دہر آیا طلاق نامک صغیر و دویم سالہ و شرع شریف بہ ثبوت آیات قرآن شریف و علماء و فقہاء و قبول اگر دین جائز است یا نہ بہ مینو اتوجروا۔

اجواب: یہ اس نکاح کہ بعد دویم سال بازن بست سالہ واقع شدہ است جائز و صحیح است، انہوں نامذکیکہ سستی قبول شوہر سماء علیہ باغ نہ شود طلاق نامکمن است کہ طلاق را بطور شوہر شرط است نابالغ طلاق لایفیت و رد و مقدار است، و اہلحدہ نادر جہا عقلاً باغ نہ خویر فرمودہ، لایق طلاق النسیا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: وہ چریلی و فرتی، ایس، آفس ڈاکٹر آئی زنت نگر، مسئلہ باویر مدق علی، ڈیپیر، اور بیعدہ کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا نکاح زید کی خالہ نے اپنی بیٹی ہندہ کے ساتھ بلا خوشی اور بلا وجہ اپنے شوہر کے کر دیا، مگر رخصت نہیں کی، زید بعد نکاح برویں چلا گیا اور برویں میں ایک بدھن عورت سے ناجائز تعلق ہو گیا، زید کے بھائی نے سمجھا یا کہ اپنی نکاحی بی بی کو چھوڑ کر جو کہ تھا اسے خالہ کی لڑکی ہے اور اس سے ناجائز تعلق پیدا کر لیا، تو زید نے جواب دیا کہ ہندہ میری بہن ہے اور میں بہن کے برابر خیال کرتا ہوں، میری خالہ کیوں اس کی جوانی خراب کرتی ہے؟ کہیں اور شادی کیوں نہیں کر دیتیں، میں بھی خود شریک ہو کر اور کھڑا ہو کر ہندہ کا نکاح کر دوں گا وہ اب میری بہن جیسی تھی ویسی ہی ہے، اور ایک مرتبہ طلاق قصہ کر کے رکھا، تو زید کے بھائی نے اس خیال سے کہ یہ خالہ کو پہنچ دیا جائے گا کہ زید کے چھیک دے، یا ہندہ کی والدہ کا بلا مسمی و بلا موجودگی اپنے شوہر کے ہندہ کا نکاح کر دینا جائز ہے یا نہیں؟ اور زید کا یہ کہنا کہ وہ میری بہن ہے میری خالہ کیوں جیس کہیں اور نکاح کر دیتیں، اور میں خود شریک ہوں گا، کہاں تک نکاح کو قائم رکھتا ہے، منسل طور پر جواب معہ ہر دو حفظ عنایت ہو بعد عنایت ہو۔

الجواب: مسائل کے یہ تحریر بھی کہ ہندو وقت نکاح بالذاتی یا بالانگہ اگر بالذاتی تو اس سے اذن لیا گیا تھا یا نہیں اور بالانگہ بھی تو بپ اس کا کہاں تھا، کتنے نام لے پر تھا اسی شہر میں تھا یا کہیں اور گیا تھا، اور ہندو کا کوئی بھائی چچا یا دادا برادر یا کوئی مرد موجود تھا یا نہیں اور اگر تھا تو اس سے اجازت لی گئی یا نہیں، اور زید نے جو طلاق تحریر کی اس کی عبارت کیا تھی، ان امور کا جواب اپنے پرسوال کا جواب دیا جائے گا۔

مسئلہ: ۱۔ از جاودہ منقطع نہ تھے عہد گنگی پورہ ہر سال نور محمد عبد الحکیم، ۲۶ ربیع الآخر ۱۲۴۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دینی و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی ہندو کو تین طلاق ساتھ خطا کے دی، اور کہا کہ تو اب میرے کام کی نہیں ہے، اور تو میرے مکان سے علی جا، ہندو نے جواب میں کہا کہ کہاں جاؤں؟ زید نے کہا میری طرف سے کہیں جا، چاہے تیرے باپ کے یہاں جا، مگر میرے مکان میں نہیں رہ سکتے دوں گا جب ہندو نے کہا کہ تم نے مجھ کو طلاق دے دی تو میرا مہر کچھ کدو ہے، دو زید نے کہا کہ مہر تو اس سے بے باس زیور ہے وہ میں نے تم کو دیا، ہندو نے کہا اس پر تمہارا باپ دعویٰ کرے گا کہ زید تو میرا ہے، زید نے کہا کہ اس بات کی تحریر طلاق نامہ لکھ دوں کہ نہ میں دعویٰ کروں گا نہ میرے باپ دعویٰ کریں گے، ہندو نے کہا کہ لکھ دو، زید نے اس معنوں کی تحریر ہندی میں لکھ دی جس کی اردو میں نقل تحریر طلاق نامہ یہ ہے،

میری طرف سے طلاق ہے، اٹال مہر کے بالمعنی جس کا کسی طرح کا دعویٰ جھگڑا نہیں جو کہ مجھ کو میرے والد کریں تو جھوٹا دیکھا، والدین یہ تحریر نے کہ ہندو اپنے باپ کے یہاں گئی اور کہا کہ میرے خاوند نے مجھ کو طلاق دے دی، اور یہ طلاق نامہ بھی لکھ دیا، ہندو کا باپ ہندی بڑھا ہوا تھا، اس نے طلاق نامہ کو بڑھ کر کہا کہ اس میں تو ایک طلاق لکھی ہے، مجھ کو کتنی طلاق دی، ہندو نے کہا کہ تین طلاق دی ہیں، ہندو کے باپ نے کہا کہ پھر جا اور اس سے کہہ کہ بپ تو نے تین طلاق دی ہے، تو تحریر میں بھی تین طلاق تھیں لکھ نہ مان سے تو تین طلاق ہی دی ہیں، اور تحریر میں ایک طلاق لکھی ہے، زید نے ہندو سے کہا کہ اچھا تین طلاق کا طلاق نامہ اور دوسرا لکھ دوں، زید نے دوسرا طلاق نامہ لکھ دیا، جس کی نقل یہ ہے، میری طرف سے طلاق، طلاق، طلاق ہے، رقال مہر میں گئی ہیں کسی قسم کا دعویٰ کروں تو جھوٹا میرے والد کریں تو جھوٹا میرا کچھ اختیار نہیں میں جھوٹ بچھا ہوں، دیکھا والدین،

لیکن اس تحریر میں نہ نام لکھا نہ خطاب ہے، اور ہندو کو خطاب کے ساتھ طلاق دینے کا ہندو کا طریقہ سے کوئی

گواہ نہیں ہے، مگر زید تحریر طلاق نامہ کا اقرار ہی ہے اس صورت بالا مذکورہ میں کیا حکم ہے،

صورت دوم یہ ہے کہ زید کا چچا زید کو لے کر ایک دیگر قبہ جہاں ایک مولوی صاحب رہتے تھے گیا اور ان مولوی صاحب سے کہا کہ اس زید نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی ہے، زید سے مولانا نے دریافت کیا تم نے ایک طلاق دی ہے، زید نے کہا ہاں پھر مولانا نے فرمایا کتنا عرصہ ہوا زید نے کہا چھ ماہ مولانا نے فرمایا اس کی عدت گزرنی نکاح و دہر الیہا حال کی خبر زید کے خسر کو ہوئی، زید کا خسر مولانا کے پاس پہنچا، اور عرض کیا کہ زید ایک طلاق کو غلط کہتا ہے ایک طلاق تو ایک تحریر میں لکھی ہے، اور ایک دوسری تحریر لکھ کر دی ہے، اس میں تین طلاق لکھی ہے، اور اول سے آخر تک جو مال گذر افتادہ سب میں وہ مولانا کے سامنے بیان کیا جب دوسری مرتبہ زید اور اس کے چچا مولانا کے پاس گئے، تو مولانا نے زید سے فرمایا کہ تو کتنا غلط کہی ہے میری بیوی کو ایک طلاق دی ہے، اور تحریر خسر کر گیا ہے کہ تین طلاق دی ہیں اور تین طلاق کی تحریر بھی لکھ دی ہے، چچا کہ تو نے تیری بیوی کو کتنی طلاق دیں، زید نے کہا ہاں صاحب سچ تو یہ ہے کہ میں نے میری عورت کو تین طلاق دی ہیں، اس کا طرف سے ایک اور شخص کو زید کے باپ اپنے مکان پر بلا کر گئے، اور زید سے کہا کہ اس کے ساتھ سچ چچا کہہ دے، زید سے اس شخص نے دریافت کیا کہ تحریر طلاق نامہ میں تین طلاق کی اور ایک طلاق کی کہ تیری عورت کو لکھ دیا ہے، یہ بھی سچ ہے، کہا ہاں سچ ہے، اس شخص کو زید کے باپ نے سن کر بہت رویا اور یہ کہنا چاہے نہیں معلوم کہ اس نے ایسا ظلم کیا، بلا وجہاں باپ کے یہاں آنے جانے پر زور کے بارے میں ایسا کہہ گا، اس قسم کے اور بھی گواہ ہیں، اس صورت دوم میں زید سے دریافت کرنے پر زید کا تین طلاق کا اقرار کرنا اور دریافت پر ہاں کہنے پر طلاق ہوئی یا نہیں، اور زید پر بیعت ہندہ بلا حلال طلاق ہے یا حرام اس کا جواب قرآن و حدیث اور کتب فقہ سے مہجرات اور ہر عبادت کا ترجمہ اردو میں مفصل جواب عطا ہو، بیواؤ! حروا۔

ابواب جب اسٹانی عورت کو تین طلاقیں دے دیں تو تینوں واقع ہو گئیں، خواہ وہ کہے کہ کچھ کو میں نے تین طلاقیں دیں، یا یوں کہ لفظ طلاق کو تین مرتبہ ذکر کیا ہو، تو اوی عالمگیری بیان طلاق پہلی میں مذکور ہے، والذی یعود فی العدد وان یطلق ثلاثاً فی شہر واحد بکلمۃ واحدة او بکلمات منفردۃ فاذا فعلن ذلک وقع الطلاق علی عاصبہ و وقوع الطلاق کے لئے گواہ ہونا بھی ضرور نہیں، گواہ نہ بھی ہوں جب بھی طلاق پڑ جاوے گی اور تین طلاقیں دی ہیں تو عورت حرام ہو جاوے گی، اور جب کہ زبان سے تین طلاقیں دے چکا ہے تو تحریر میں ایک لکھے یا تین لکھے ہم وغیرہ

دکرے یا ذکر کئے تو میری پابند نہ رہے گی میری جانب سے اس تحریر کے ذریعہ سے اس کھلافی بھیجا جاوے گی اور وہ اپنا شرع دوسری جگہ کرے گا میرا کوئی دعویٰ یا حق شرعی نہ ہوگا اس پر۔ لہذا یہ اقرار نامہ بذریعہ ہوش و حواس اپنے کئے کلمہ دیا ہے کہ نہ رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔ تحریر بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۲۲ء بمقتضی غلام مبارک نور محمد ولد رحیم خاں کے تحریر کردہ جاتوں بحرف پڑھ کر عطا کیا۔

الجواب :- میان سائل سے معلوم ہوا کہ شوہر نے شرائط مندرجہ کے خلاف عمل کیا تحریر لکھنے کے بعد سے نہ اس نے نفقہ دیا نہ اس کے مکان پر رہا بلکہ اس کے مکان پر گیا بھی نہیں، لہذا اس صورت میں بموجب تحریر ہذا عورت کے دس روپے ہوا ہمارے سب سے وصول کرنے کا اختیار تھا مگر چونکہ عورت نے وصول نہ کیا تو جب دونوں شرطیں متحقق ہو گئیں تو جو ادا بھی تہیت پابستہ مگر شوہر کے یہ الفاظ کہ میری جانب سے اس تحریر کے ذریعہ سے طلاق بھیجا جاوے گی، الفاظ طلاق سے نہیں یہ لفظ بیکار ہے فتاویٰ مالگیری میں ہے، امر اے حالت لہذا وجہ امر، الطلاق وہ فتاویٰ انصاف و داد و گیند، اوکس وہ گیند ان فتویٰ بیعت و نکون سہیہ و ان لہم ینزلایقہ و لوقال دادہ انکار اوکس وہ انکار لایقہ و ان فتویٰ شوہر کا یہ لفظ کہ وہ اپنا شرع دوسری جگہ کرے گی یہ لفظ علقہ ہے کہ شرع کہنا عورت میں یعنی نکاح کرنا ہے اور یہ کہنا بیعت مالگیری کا ہے، و لوقال تفرقہ و فتویٰ الطلاق او انکس سے دان لہم ینوشیہ لایقہ کن انی لعتاقہ، لہذا شوہر کی نیت معلوم ہونے پر طلاق یا عدم طلاق کا حکم ہو سکتا ہے اگر وہ طعن سے بیان کرے کہ اس لفظ سے میری نیت طلاق کی تھی تو طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا اور اگر بیعت طلاق یہ لفظ کلمہ گئے یا نہ تھا کرتے وقت اس کے ذہن میں یہ خیال تھا کہ اس سے طلاق ہو جاوے گی تو طلاق واقع ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- ایک فراتہ جس میں علمائے دینی و مفتیان شرع میں اس مسئلہ میں کہ زبردستی سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں اگر واقع ہو جائے تو کس مذہب میں خفیہ میا یا خافیہ میں، یعنی اقرب و ابداً الکتب والحدیث،

الجواب :- مذہب کے نزدیک حالت اگر ایسی زبردستی میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، حدیث میں ارشاد فرمایا، نکاح جہنم جہنم ہے، نکاح و الطلاق و اعتاق، و زعماء میں ہے، و بیعت طلاق کل نہ وجہ بالحق عاقل و لوصد، و اسکھا، و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- جناب عبداللطیف صاحب از سکندر پور ضلع بلیا، ۲۰ جولائی ۱۳۴۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نابالغ اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے یا نہیں اس کی طلاق نافذ ہوگی یا نہیں، اگر نہیں تو کیا اس کا باپ یا ولی اس کی جانب سے طلاق دینے میں مختار ہے یا نہیں، خواہ لڑکے کی رضا سے یا بغیر رضا خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ اس نکاح کے باقی رکھنے میں خونِ حضرت ہو مثلاً لڑکی بالذہور ہوگی اور لڑکے کے بلوغ میں چار یا پانچ سال کی دیر ہے، اور خوف ہے کہ خلیہ لڑکی اپنے نفس پر مبرک کرے اور اسے نفرتش ہو جائے، اس صورت میں جب کہ لڑکا اور اس کے ولی میں سے کوئی شخص طلاق دینے کا مجاز نہیں، ان کی طلاق نافذ ہو سکتی ہے اور لڑکی کی جانب سے بھی احتمال نفرتش ہو کوئی صورت نکاح کے فسخ کی ہو سکتی ہے یا نہیں، بیوقوف اور جاہل

الجواب :- نہ تو نابالغ خود طلاق دے سکتا ہے نہ اس کا ولی یا باپ نہ رضا مندی سے نہ بغیر رضا مندی کے کہ یہ اس کو ضرر پہنچاتا ہے، اور اس کا کسی کو حق نہیں، در مختار میں ہے، لا یقتضی طلاق البیوی حقاً و اجازاً ما بعد البلوغ، حدیث میں ہے، الطلاق لحن الخفاء بالحق، اگر دونوں میں عمر کا اثبات تفاوت تھا تو پہلے سے نکاح ہی کیوں کیا تھا جواب اندیشہ پیدا ہوا لڑکی مہر کرے اور یہ کوئی نادر بات نہیں اکثر لوگ عین کی شادی اٹھارہ برس کی عمر یا اس کے زائد میں جوتی ہے، اگر باپ دادا کے غیر کا نکاح کیا جوتا تو خیار بلوغ حاصل ہوتا، مگر بظاہر سوال سے ایسا نہیں معلوم ہوتا اور جو بھی تو اب جب کہ نابالغ ہو چکی ہے اور اب تک اپنے نفس کو اختیار نہ کیا تو اب خیار بلوغ کی بھی صورت باقی نہ رہی کوئی صورت نکاح فسخ ہونے کی نہیں ہے، والله تعالیٰ اعلم، ۱۳۲۶ھ

مسئلہ :- اگر بڑا، ایم، گھوس لائن جبر سے باجوہ تالاب مرشد جناب محمد وزیر علی خان صاحب، ۱۳۲۶ھ، مراد کی اولیٰ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی سسرال گیا اور اپنے خسر سے اپنی بیوی کی رضعت یا ہی، انھوں نے کہا اتنا ہو کہ صبح رضعت کر دوں گا، مگر زید کہنے لگا ابھی رضعت کر دو خسر نے کہا زید زیادہ ہو چکی ہے ابھی رضعت نہیں کروں گا تو فرما زید نے مفہم میں اگر کہا اتنا لڑکی کو طلاق ہے، اتنے میں زید کی بیوی سامنے آنکلی، اس وقت زید اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا تم کو طلاق ہے، طلاق ہے، حتیٰ کہ اس لفظ کو تفریحاً دس مرتبہ تک تکرار کیا، بعد ازاں بیگمیت ہوئی، اس میں اس نے قول کا اقرار کیا کیا اس کی بیوی نکاح سے منسلک گئی اور اس پر طلاق نافذ ہوئی تو کون سی طلاق؟ بیوقوف اور جاہل

الجواب :- اگر عورت غیر مدفوعہ ہے تو ایک طلاق یا ٹھن واقع ہوئی اور مدفوعہ ہے تو تین طلاقیں پڑیں اور

تین سے زائد متبنی مرتبہ کیا گیا ہو، ایک ایک مجلس میں تین بار طلاق دینا بھی گناہ ہے، اگرچہ واقع ہو جائے گی، حدیث میں ہے، (اخبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں) ہر طلاق امر اثنی عشر تک تعلقاً بوجہ انتقام غضبان ثم قال ایضاً بکتاب اللہ عز وجل وانا بنینا انظرہم لک الحمد یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں، حضور غم میں پکڑے ہوئے اور فرمایا کیا میری موجودگی میں کتاب اللہ کے ساتھ کھیل کر کتاب ہے، ان کا جلاقاں بعد اللہ میں عباس اثنی عشرت امر اثنی عشرت تعلقاً بماذا انتی فی فقال ابن عباس میں طلاق منہ بطلت وسیع وسیعون اتعدت بھا ایات اللہ عز و ا، ایک شخص نے بعد اللہ عز و ا میں اس سے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو سو طلاقیں دے دیں آپ کے نزدیک مجھ پر کیا حکم ہے، ابن عباس نے فرمایا کہ وہ عورت تین طلاقیں سے ملحق ہو گئی اور تینوں سے تو نے کتاب اللہ کے ساتھ کھیل لیا، اس صورت میں منقطع طلاق ہوئی بغیر عذر اس شخص کو اس صورت سے نکاح کرنا حرام ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ اگر کوئی شخص غصہ کی حالت میں طلاق دے تو وہ طلاق نافذ ہوگی یا نہیں، بیوقوف جواب،

الجواب بیشتر طلاق غصہ ہی میں دی جاتی ہے، ایسے غصے میں جس سے عقل لڑائی نہ ہو جو طلاق دی جاتی ہے واقع ہوتی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ اگر ناگوار شرعی طلاق تو وہ درپردہ جناب احمد بخش صاحب دہرہ منظر انظر ص ۱۳۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو دیتیں بار بار کہ میں نے تجھ کو چھوڑا اور وہ عورت ابھٹا مانا ہے اور لڑکا بھی بوسہ کر تو نہیں ہے تا بالغ ضرور ہے، اور یہ دونوں طلاق وغیرہ نہیں کہتے ہیں، اس لڑکی کے وارث کہتے ہیں طلاق ہو گئی ہے کہ لڑکی کو گئے اور لڑکا کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی اور اپنے رشتہ داروں کو لینے کے لئے بھیجا تو وہ بھیجے سے امتداد کرتے ہیں اور کہنے لگے اگر تم کو گناہ ہے تو ایک اپنی لڑکی اس کے عین میں ہم کو دو تو اللہ ہم سے پیچ دیں، اور دوسرے شرعاً نہیں کیا حکم ہے۔

الجواب اور لڑکا کہیں نے تجھ کو چھوڑا الفاظ طلاق سے ہے اور عورت میں طلاق کے لئے مستعمل ہوتا ہے، لہذا بغیر نیت بھی اس سے طلاق ہوتی ہے، پھر اگر عورت بغیر مدخل ہے تو ایک طلاق واقع ہوگی اور ایک ہی سے بائن ہو جائے گی اور یہ شوہر اس صورت سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور اگر مدخل ہے اور دوبارہ کہا ہے تو وہ ہوں گی اور تین بار کہتا ہے

توقین ہوں گی اور اگر تین بار کہا ہے تو بغیر ملازہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی اور نہ ملازہ ضرورت نہیں، بلکہ عدت میں رجعت کر سکتا ہے اور بعد عدت جرت نہیں کہ نکاح نکاح کر سکتا ہے، یہ حکم اس وقت ہے کہ شوہر بالغ ہو اور اگر نابالغ ہو تو طلاق کا اہل نہیں ہے، اس کے طلاق دینے سے طلاق نہ ہوگی، درمیان میں ہے، لایع طلاق ایسی دلیلیا حق الزکا والوں کا یہ کہنا کہ اس کی حوض اپنی لڑکی ہم کو دو تو ہم بیچ دیں گے یہ باطل ٹھنڈ ہے، اگر طلاق نہیں ہوئی ہے تو کسی طرح اس لڑکی کو بیع کرنا شرع روک نہیں سکتے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ایک فراتے میں علمائے دین و مفتیان دین میں مسئلہ ذیل میں کو زید نے ہندہ سے نکاح کیا وہ ہندہ چند روز تک زید کے مکان پر آتی جاتی رہی پھر نزع ہندہ کا زید کے مکان پر آنا جانا بند ہو گیا، ہندہ نے اپنے مکان میں زنا کرنا شروع کیا اور زید بھی پرانی عورت پر دست دراز کر کے لگا، زید کی یہ حالت دیکھ کر اہل محلہ نے کہا تم اپنی جوی کو بلا کر رکھو، اسے طلاق دے دو مگر زید نے اہل محلہ کے کسی بات پر عمل درآمد نہ کیا، جس کے سبب اہل محلہ نے زید کے ساتھ ترک معاملہ کر دیا تب زید نے دوسرے محلہ والوں سے مراسم پیدا کئے اور ہندہ عرو کے ساتھ زنا کر اٹھی، جس سے دوا کے پیدا ہوئے، تیسرے کی امید ہے، اہل محلہ نے زید سے کہا تم اس کو طلاق دے دو مگر وہ طلاق نہیں دیتا ہے، لہذا ایسے شخص کے ساتھ دنیاوی امور بیکار لانا اور اس کو ناجر و فاسق اور دیوث کہنا اور اسے شرعاً شریف کیسا ہے؟ بینا تو جردا۔

اجواب ہندہ پر واجب ہے کہ ہندہ کو اپنے یہاں رکھے اور اس کے لفظ و غیرہ کی جو جگہ کرے اسے مطلق پھر نکاح کرے خود رکھے اسے طلاق دے کر کسی اور سے نکاح کر لے یہ جائز نہیں مگر جب کہ زید ہندہ کو رکھنا چاہتا ہو اور ہندہ آنے سے انکار کرے تو زید برمودا غنہ نہیں کہ زید نے اسے مطلق نہ چھوڑا اور اس محبت میں زید پر طلاق دینا بھیجا نہیں، کہ عدت اگر شوہر کے یہاں نہ جائے تو شوہر پر طلاق دینا واجب نہیں ہوتا، ہندہ کا زنا کرنا اگر زید اس کے اس فعل سے ناراض ہے اور اسے یہ بات بری معلوم ہوتی ہے کہ لوگ ہندہ کے اس فعل پر مطلع ہوں اور اسے اپنی بے عزتی اور بے آبروی تصور کرتا ہے اور وہ اپنی طاقت کے موافق اسے منع کرتا ہے اور اسے روکتا ہے، مگر ہندہ ربی خفا کی وجہ سے باز نہیں آتی تو زید دیوث نہیں، کہ دیوث وہ ہے کہ اپنی اہل کے خواہش پر مطلع ہو کر منع نہ کرے اور اگر زید اس کو ان حرکات سے باوجود قدرت منع نہیں کرتا تو بیشک دیوث ہے، اور اس پر بھی مبرا غنہ ہے،

قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اذ انفقتم ما اهلككم تاسوا وادراس صورت میں اس سے میل جول سلام کلام میں ہے اقول الله تعالى فلاتنكحوا الذين كنتم من النكاح وادخله تعالى اعلم ۔

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے عمرو کو زبردستی مار مار کر یہ کہلا دیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا یہی حالت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب بصورت مسئلہ میں طلاق واقع ہوگئی، تنویر الابصار میں ہے، ولیع طلاق کن، وجہ حاکم باطلہ دلوعدنا اذ انکحنا، والله تعالى اعلم،

مسئلہ مسئلہ حافظ عبد العزیز صاحب بھوجپوری،

بسم الله الرحمن الرحیم، محمدؐ، وصلى على حبيبہ الکتب دیدہ میں علماے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی ہندہ زید کی بلا اجازت اپنی بہن کے ہمراہ اپنے والد کے مکان کو چلی گئی تھی جس سے زید بہت ناخوش ہوا اور غصہ میں یہ کہا کہ میں نہیں رکھوں گا اور اسی نامی میں کئی مہینہ تک جاکر نہ لائے وہ خود اس خوف سے نہ آئی کہ شاید مجھے مارے، چنانچہ زید کو لوگوں نے بہت بچایا کہ اس کی خطا معاف کر دو اور اس کو بلا لیں مگر زید نے نہ مانا، اور یہ کہا کہ میں نہیں لاؤں گا اور نہیں رکھوں گا اور یہ بھی کہا کہ تم اس سے ہم معاف کر دو میں طلاق دے دیں گے، ہندہ اس بات بلکہ دو شخصوں نے ہندہ کے پاس جا کر اس سے کہا کہ تم ہم معاف کر دو وہ تجھے طلاق دے دیں گے، ہندہ اس بات پر راضی نہ ہوئی اور انکار کر دیا اس دوران میں ہندہ اپنے باپ ہی کے مکان پر رہی، کئی مہینہ کے بعد لوگوں نے زید کو پھر بھیجا کہ خطا معاف کرنا خدا کی خوشنودی کا باعث ہے، جب زید نے ہندہ کے لانے کا اقرار کیا اور بلا لائے چنانچہ اس وقت ہندہ زید ہی کے مکان رہے، کیا زید کے اس قول سے کہ نہیں رکھوں گا، طلاق دے دوں گا، ہندہ پر زید کی طلاق واقع ہوگئی زید ایک محدث کا پیش امام بھی ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ زید کے ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگئی، اور پھر اس کو کہ لیا، لہذا زید لائق امامت نہ رہا، اس کو امامت سے سزا دی کہ وہ بیٹائے اس کی امامت جائز نہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ زید کے والد اور بھائی کی امامت بھی جائز نہیں، کیونکہ وہ ایک چلے کا بچکا کھانا کھاتے ہیں، لہذا اور یافت طلب یہ امر ہے کہ زید باوجود اپنے اس قول و فعل کے قابل امامت رہا یا نہیں، اور ہندہ زید کے نکاح سے خارج ہوگئی یا نہیں اور بالضرع زید قابل امامت نہ رہا تو زید کے والد اور بھائی بھی قابل امامت

جہاں نہیں، ان کی امامت شرعاً جائز ہے یا نہیں، بجز الکتب مستبرہ بیان فرمائیں، بیوقوف تو جروا،

الجواب: ہر صورت مستفسرہ میں ہندو زید کی بدستور زوجہ ہے، ان الفاظ سے تو زید کے طلاق واقع نہیں ہوئی، زید نے دو لفظ اشتغال کیے ہیں، ان میں پہلا لفظ نہیں کہنا ہے۔ الفاظ طلاق بھی نہیں اور دوسرا لفظ جو تکبیر سے مستقبل ہے اس سے بھی طلاق نہیں ہوئی، مستقبل تو محض ارادہ پر دلالت کرتا ہے کہ آئندہ میں ایسا کروں گا وہ محضین پر دلالت ہی نہیں کرتا اسے طلاق کیو نہ کر واقع ہو سکتی ہے، اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ آئندہ میں طلاق دوں گا اور جب آئندہ زمانہ میں طلاق نہ دی تو طلاق نہ ہوئی، مستقبل کو مستقبل ہے میض مضارع جرمال اور مستقبل دو دنوں کے لئے ہوتا ہے، اس سے بھی طلاق نہیں ہوئی، جب تک معنی حال میں غالب نہ ہو جائے، فتاویٰ فیہ میں ہے، حیثیتہ الغضارہ لایقہ بھا الطلاق کا صرح ہے اھکال ابن العمام الا اذا غلب فی الحال بدو التارک جبارت بھی اسی معنوں پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے، وکن الغضارہ اذا غلب فی الحال مثل الحلقۃ، کافی البصر، اسی وجہ سے کتب میں جتنے الفاظ طلاق ذکر کئے گئے، ان میں کوئی بھی مستقبل کا لفظ نہیں ہے، اور زید کے کلام میں یہ مستقبل بھی مطلقاً بشرط ہے کہ جب ہر معاف کر دے گی تو یہ طلاق دے گا مگر نہ ہندو نے ہر معاف کیا نہ زید نے طلاق دی پھر طلاق کیو نہ کر ہو سکتی ہے کہ میں تو شرط ہی پائی نہیں گئی، بلکہ اگر وہ ہر معاف کرتی جب بھی طلاق دینے سے طلاق پڑتی، اس کلام سے طلاق نہیں پڑتی اور اس سے کہا جاتا کہ تو نے مشروطاً وعدہ کیا تھا، اور شرط پائی گئی لہذا وعدہ اور اگر یعنی طلاق دے دے، اور یہاں شرط پائی نہیں گئی لہذا اس سے طلاق دینے کو کہا بھی نہیں جاسکتا، جو شخص یہ کہتا ہے کہ طلاق ہو گئی وہ غلط کہتا ہے، اور مسئلہ سے ناواقف ہے اور باوجود ناواقف کے مسئلہ بیان کرتا ہے، یہ اس کی جرأت ہے جس سے بچنا ضروری ہے، اور جب طلاق ہی نہ ہوئی تو اس پر یہ تصریح کرنا کہ زید طلاق امامت نہ دیا بھی غلط ہے کہ اولاً طلاق ہی نہیں ہوئی تو زید کو ہندو کا رکھ لینا کون سا جرم ہے، کہ زید طلاق امامت نہ دے یہ بتانا طلاق ہوئی تو زید، ہاں منظر اس کی قسمیں ہیں، اس کہنے والے کو دیکھنا پڑے گا کہ میں کون سی طلاق ہے، اور عورت کو کہ لینا کیا جرم ہے اور کہاں نہیں ان امور سے ناواقف ہوتے ہوئے انہیں لوگوں کا حکم دینا محنت غلط ہے، پھر یہ کہنا کہ زید کے بھائی باپ بھی طلاق امامت نہ دے کہ ایک جو ملے کا بچا ہوا کھاتے ہیں یہ بنائے خاسر کی اقدار ہے اور بلا وجہ قطع رحم کا حکم دینا ہے، اکیاصل اس وجہ سے زید کی امامت میں کوئی نقصان نہیں، پھر اس کے باپ بھائی کی امامت میں کیو نہ کر اس وجہ سے نقصان آئے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : ہذا نکلتے ۱۲ مسجد پانچوں خان مان لائن ہر سہ ہفتہ میں صاحب ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ

کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ اسماعیل اپنے داماد کی نسبت چاہتا ہے کہ ہمارے گھر رہے اور لڑکی بھی ہمارے گھر رہے مگر داماد سسرال میں رہنا پسند نہیں کرتا ہے، اس بنا پر زبردستی لڑکے سے ایک تحریر کر لیا ہے کہ ہماری لڑکی کو تو اپنے گھر لے جاؤ گے اور اپنیٹ کرو گے یا گھر سے نکال دو گے تو لڑکی پر تین طلاق ہو جائے گی، کیا اس قسم کی زبردستی تحریر ہے اگر شوہر زانیہ بیوی کو گھر لے جائے اور اپنیٹ کرے یا گھر سے نکال دے تو تین طلاق واقع ہو جائے گی، یا نہیں؟

الجواب : ہذا زبردستی سے اگر مرد ادا کر اہل شرع ہے کہ اس کو جان جانے یا محض کالے جانے کا مجب اندیشہ تھا اور تحریر لکھ دی تو اس تحریر سے طلاق واقع نہیں ہوئی رد المحتار میں ہے، و فی الجہات الملہ والاکسۃ علی التسلط بالطلاق خو اکسہ علی انہ یکتب طلاق امرۃ فکتب لا ینطلق لان اکتابۃ ایضاً مقام اصحابۃ باعتبار ما لہا وجہ وللاختصاص ھذا کذا فی الفتاویۃ، اور اگر زبردستی سے مراد محض اصرار سے کہنا یا زبردستی جو حد کہ اہل شرع کو نہ پہنچا ہو تو اس زبردستی کا کوئی اعتبار نہیں اور طلاق شرط کے پائے جانے سے واقع ہو جائے گی، وجہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ : کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ مسماہ سکنین کا شوہر غصہ جا رہا پانچ برس سے چھوڑ کر علحدہ چلا اور کسی قسم کی خبر گیری نہیں کرتا ہے اب تک مسماہ جوڑی بیچ کر اوقات بسر کرتی رہی اب مجبور ہو کر بانی گورنٹ میں استغاثہ دیا کیا کہ میرا شوہر چار پانچ برس سے ناپاؤ لفظ نہیں دیتا بانی گورنٹ کے حاکم نے نائب قاضی کو حکم نافذ کیا کہ ان کو لڑی کر کے زبردستی دو نائب قاضی نے تحقیق اور انکوائری کی اور شوہر سکنین سے دریافت کیا، اس نے جواب دیا کہ ہم کو بیوی سے کام نہیں اور کچھ بکلی سبکی باتیں کر کے خاموش ہو گیا قاضی نے زبردستی کی کہ ایک مسماہ سکنین کا شوہر آوارہ ہے اور اپنی بیوی کی خبر گیری نہیں کرتا اور اس پر دو مسلمان گواہ لے کر حاکم کو دے دیا اس کے بعد حاکم ہوڑہ لے کر قاضی کا حکم دیا اللہ آبادت دی کہ مستند جس سے چاہے اپنا نکاح کر لے تو از روئے شرع بتایا جائے کہ اس عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں، علاوہ اس کے شوہر مذکور کے داماد میں کچھ غلط بھی ہے امید کہ مسماہ کی خلاصی کے لئے کوئی صورت بتائی جائے

بیٹو اتو جروا،

الجواب : یہ حکم فقہی شرعاً باطل و ناجائز ہے، البتہ اگر اس کی حالت ذمائی کبھی بھی درست رہتی ہو تو ایسی

نہ اس تقریر کیا، جو کہ اسباب یہ کہ صورت مؤذم علیہ برحق الام ہے، ہمارا یہ کہ وہ مستند نہ کرنا لفظ نہیں دیتا، مطلق جملہ ہوئے ہے، ہمارا (بیٹو ص ۳۹۹)

جس بیوی نے اپنا مطالبہ بتایا اور بیاہر جس بیوی نے کہا ہمارا کوئی مطالبہ نہیں ہے کیا حکم ہے اور زید کی نیت طلاق کی نہیں تھی
تہدید کے طور پر تھا نیز بیوی کے علاوہ دو گورقوں کی شہادت گذر چکی ہے یہ بیوا تو جردہ،

الجواب ۱۔ صورت مذکورہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی کہ اولاً اس کو خود شک ہے کہ کیا الفاظ بولے تھے، اور
گو امروں سے بھی ایسے لفظ کا ثبوت نہیں جس سے طلاق واقع ہو، درمیان میں ہے، علم دن حلف مہم یہاں بطلان اطمینان
لحاظ کی وضاحت اطلاق ام لاہیا ثابور لفظ اس نے استعمال کیا وہ تین لفظوں میں دائر ہے، اگر وہ لفظ دے دیں گے ہے، یہاں کہ
زود جردہ دوسری گورقیں بیان کرتی ہیں تو یہ ایک دلیل ہے، اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ آئندہ طلاق دینے کی دھمکی ہی
نہ کوئی اکمال طلاق دینا اور اس سے طلاق نہیں ہوئی، فتاویٰ خیرہ میں ہے، مسیقتہ المضامین لایتنے بعد الطلاق کا
صرح یہ کہ ان اہل اہم الام ۱۷۱ ذ غلبہ الحان، اور اگر وہ دیتے یا دے دیتے ہے، اگر جردہ کو داورہ کے باطل خلاف ہی
کہ ایسا بگڑے لفظ بولا جائے، جب بھی طلاق نہ ہوگی کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ طلاق نہیں دی اور کبھی یہ لفظ حق کے لئے بولا جائے
بہر حال دو گورقوں میں سے کسی کی طلاق نہ ہوئی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ہر مرد فقیر اللہ وسلامت اللہ کلا تھ مرچٹ، مبارک پور، انکم گدھ،

کہا کرتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرعیتیں مسئلہ مسؤل ذیل میں کہ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے نان و نفقہ پانچ
کے بارہ میں اقرار نامہ کھا جو درج ذیل ہے، اس کے بعد زید نے بھی کلا زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو شروع شروع میں پانچ
پانچ روپیہ تین مرتبہ اور پانچ روپیہ ایک مرتبہ سات ماہ کے اندر دینی سے رو کر لیا اور اب چھ ماہ سے زید نے ہندہ
کے لئے نان و نفقہ کے واسطے خرچ نہ بھیجا اور یہ خود بخود آیا اور نہ ایسی بیل مقرر کی جس سے ہندہ کا نان و نفقہ چل سکے
زید کو بھائی گئے ہونے قریب قریب چودہ ماہ ہوتے ہیں، حالانکہ زید نے صرف ایک سال اور ماہ چار خرچ اور بوجہ طلاق
و مجبور ہیں وہاں اقرار کیا تھا زید اپنے اقرار کے مطابق نہ تو سال کے اندر آیا اور نہ ہر ماہ میں خرچ رو کر لیا تو ایسی صورت
میں ہندہ اس کے نکاح میں باقی رہی یا نہیں؟ بیوا اب الذیل،

دقیقہ ۱۰۰۰ اکام جس میں جو طلاق کہانی کو بھی نہیں اگر شوہر مدتی میں بھی کہتا تو طلاق واقع نہ ہوتی، مگر یہ میں ہے، یہاں قال لا ریت
مہا بکار و نیت و نیت و نیت بلا نیت، یہ جہ، وہ میرے کام کی نہ رہا یا وہ میرے کام کی نہیں، نہ یہ طلاق ہے، یہ میرا کرتی دیکر مزید
حدیث نمبر ۵۲۸ اور بار شریعت ص ۲۸۸ میں فقیر نے یہ جہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

اقتسام نامہ، ہم کو ذکر حسین ولد ہدایت اللہ قوم شیخ ساکی محلہ نادرہ متعلقہ قصبہ مبارک پور کے ہیں، چونکہ میں پنج لوگوں کے سامنے اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میں اپنی ایک سال کے لئے جاتا ہوں اور اپنی بیوی سماءہ عینہ کو مبراہ میں خرچہ فانی گانہ ولفقہ کے واسطے بھیجا کروں گا، اگر میں اپنے اقرار اور معاہدہ کے مطابق نہ کروں گا، خدا نے خواست اگر میں بیارہ ہوں تو ایک ماہ کے میں تیسرے ماہ تک خرچہ ضرور واد کروں گا اگر اس اقرار کے خلاف ہو گا، طلاق بجا ماؤں سے گا، اس لئے چند کلمہ بطریق اقرار نامہ کے لکھ دیتا ہوں کہ وقت پر کام آئے۔

الجواب، یہ صورت مذکورہ میں طلاق واقع نہ ہوئی کہ اولاً طلاق بجا ماؤں سے طلاق سے نہیں، اگر لفظ الطلاق طلاق سے ہوتا تو تحقق شرط سے وقوع طلاق کا حکم دیا جاسکتا، ثانیاً لکھ دیا گیا ہے میں ہے، امر آقا، قاتلہ و جہام طلاق وہ قتال دادہ انکسرا و کورہ انکسرا و لایقہ وان ذوی ثانیات، تحریر زوجہ اضافت سے خالی ہے، یعنی اپنی عورت کا مطلقہ ہونا اس میں نہیں تحریر ہے، بلکہ یہ لفظ مطلق ذکر کرتا ہے کہ طلاق بجا ماؤں سے لایقہ نہیں ظاہر کرتا کہ اس کو طلاق ہے اور حکم وقوع طلاق کے لئے اضافت ضروری ہے، اس پر موصوفی کتب الفقہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ مسئلہ طلاق کے اہم مسائل میں سے ہے، طلاق واقع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ طلاق کی اضافت عورت کی طرف ہو، اور اگر یہ شرط خلاف ہو تو لازم آئے گا کہ زوجی لفظ طلاق کسی طرح بولے، اس کی صورت کہ طلاق واقع ہو جائے اور یہ جماعت کے خلاف ہے اس لئے طلاق واقع ہونے کے لئے عورت کی طرف اضافت ضرور ہے، خواہ مرد اضافت ذکر کرے یا کہ عورت نے اپنی بیوی کو طلاق دیدیا بیوی کا نام لے کر کہ میں نے طلاق کو طلاق دیا یا عورت سے قاضی ہو کر کہ میں نے طلاق دیا یا عورت کی طرف اضافہ کر کے کہ اس کو طلاق دیا، خواہ تہریر یا شہادت نے سوال کیا ہے طلاق دے شہرہ نے کہا میں نے طلاق دی کسی نے اس سے کہا اپنی بیوی کو طلاق دے یا طلاق دے اس لئے کہ میں نے طلاق دی، خانہ اسوال و معاد فی الجواب، ایضا اضافت ثابت میں ہو، مثلاً شوہر نے کہا یہ کہہ کر میں نے طلاق دیا، اور اس کی نیت بیوی کے طلاق دینے کی ہوتی ہے اور یہی صورت اکثر واقع ہے، بیکڑوں اور کادیہ تجربہ کے شوہر نے عورت کی کہا، میں نے طلاق دیا اور پوچھنے پر اس نے تہریر یا کہ بیوی ہی کو طلاق دی، اس لئے کہ طلاق بیوی کے ملاؤ کسی اور کو نہیں دی جاتی، عوام اس کو خوب بھی طرح جانتے ہیں، اس لئے اگر لفظ میں نیت نہ ہو، لفظ تقدیر، نفیث میں اضافت ضرور ہوتی ہے، اس لئے اس قسم کے مسائل میں ضابطہ یاد رکھی جائے، ایسا بہت ہے کہ نیت بھی اضافت کا کلمہ نہ ہو، بلکہ صرف اس پر موصوفی ہو گا کہ اس کی اضافت طلاق کے لئے مجزئی واقع ہو، ورنہ لفظ میں اضافت خواہ نہ ہو نیت میں اضافت ضرور ہوتی ہے، بہر حال اگر لفظ میں نیت نہیں نہ مرد نہ تہریر، اور نیت پر کوئی تردید ہے اور شوہر نے کہا کہ میں نے عورت کی طرف طلاق کی

مسئلہ: از بائس مندی بر بی، مسؤل محمد اسحاق صاحب،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کچھ عرصہ سے رقت و ضعف باہ و درمنز بریا میں مبتلا ہے، طلاق برابر جاری ہے، اطباء کی بھی رائے ہے کہ صحت ہو جائے گی، ایسی صورت میں زید کی زوجہ اور اس کے اقربا یہ چاہتے ہیں کہ زید اپنی زوجہ کو طلاق دے دے، نان نفقہ زید پر بار دیتا ہے، باوجود اس کے زوجہ کے والدین اپنی مرضی اپنے گھر بیٹھا رکھا ہے اور طلاق دووانے پر مصر ہیں، ایسی حالت میں زید کو کیا صورت اختیار کرنی چاہئے، اگر طلاق نہ دی جائے تو زید پر کوئی الزام شرعی تو نہیں، نیز اس کے والدین سامان حیز اور ہنر لےنا چاہتے ہیں، اس کے متعلق کیا حکم ہے زید کی والدہ نے کچھ زیور اپنا ہسوکو بطور استعمال دیا تھا وہ اب واپس لینا چاہتا ہے، اگر وہ ہر جس سے منہا کرنا چاہتے ہیں، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب: اگر کس شخص باہ و در رقت کی بیماری ہے اور مباشرت پر قدرت رکھتا ہے تو ایسی صورت میں طلاق دینا لازم نہیں ہے اور اگر بیماری اس حد تک ہے کہ حقوق زوجیت ادا نہیں ہو سکتے تو زید پر طلاق دینا واجب ہے اور تمنا میں ہے، اوجب نفعات الایمان مع بالعمد، رد المحتار میں ہے، کہا لو کان قسیاً و مجنوناً او حسیلاً او شکلاً او احمقاً و غیر ذلک، لہذا زید کو خود اس کا خیال کرنا چاہئے کہ اگر عورت کے حقوق پر اسے ادا نہ ہوتے ہوں، عفو نہ ہی کو چاہیئے ورنہ اس میں بہت مفاسد کا دروازہ کھلتا ہے، حیز عورت کی ملک ہے، شوہر اس کے روکنے کا حق نہیں رکھتا وہ جب چاہے جہاں چاہے لے جائے، ماحضت کا اختیار نہیں، زیور جو پہننے کو دیا گیا ہے عورت کو رکھنا نہیں کیا ہے، وہ واپس لیا جاسکتا ہے ورنہ اگر چہ عفو و سکوت کا زیور ہے، یا رونمائی میں دیا گیا ہے، عورت مالک ہے، وائتہ تعالیٰ اعلم،

نہ ۸۹، ۹۰، برحق جو حکم یہی رہا ہے نہ طلاق واقع نہیں ہوئی، اس صورت میں صحت کی ضرورت نہیں، مگر یہی مسئلہ ہے، جسک ان محبت سے امر نہ ختم ہوا نہ قطعاً، بقا لہذا رسیۃ حبہ طلاق، ان قال مفتی ام القیصر، و ان لم یقل شبہاً لا یصح، اور اگر عورت کی رقت ادا نہ ہو کر تو کتبہ طلاق کا حکم ہوگا، اگر شوہر ہم کہہ دے، گمیری نہ ملتا دے، اپنی بیوی کی طعن اٹانے کی تو طلاق کا حکم نہیں، مگر یہی مسئلہ ہے، خداوندی، بن قال لامرؤۃ، اگر قرآن میں اس سے طلاق، اسے حد و انیلا وایۃ اذا قال لامرؤۃ ان طلاق لا یصح، ماحضت غلم، مکی، مضیفاً، ایچہ نیز لای میں کہہ دے، مسئلہ شیخ الاسلام فتیہ، جو غرض میں سکھان قال لامرؤۃ ان طلاق لا یصح، ماحضت غلم، فقال بانہا رسیۃ، اگر قرآن میں ایک طلاق دو طلاق سے طلاق، قرمی

مسئلہ: مرد سید اشفاق صاحب بریلی ۲۳ اگست ۱۹۳۵ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کونجھ کو معتبر ذرائع سے ظاہر و تحقیق ہو چکا ہے کہ میری زن منکوحہ کا حال چلن ایک عرصہ سے خراب ہو گیا ہے اور ناعال خراب ہے بختیقات و غیرہ سے ظاہر ہوا کہ وہ ایک غیر شخص سے ناجائز تعلق رکھتی ہے چنانچہ حال ہی میں شخص مذکور اور زن مذکورہ دونوں کو ایسی حالت میں دیکھا گیا جو تعلقات ناجائز ہونے کا جتن ثبوت ہے جس کا علم اہل محلہ کو بھی ہو چکا ہے، تو ایسی صورت میں شرع شریف سے میرے واسطے کیا حکم ہے، نیز زن مذکورہ اور مجھ سے عرصہ چار پانچ سال سے تعلقات زنی و شوکی نہیں ہے کیونکہ اس کا طرز عمل عرصہ سے میرے خلاف و مشتبہ تھی، اور اس وقت تک ہے وہ میری ہدایت و حکم کے خلاف طرز عمل کرتی ہے، اس نکاحانی ثبوت اور شہادتیں مل چکی ہیں ایسی حالت میں شرعی احکام و بارہ زن مذکورہ کیا ہوں گے،

اجواب: عورت پر شوہر کی اطاعت اور فرماں برداری واجب ہے، تا فرامانی سخت ترین جرم ہے، حدیث میں ارشاد فرمایا: ثلثة لا یقبل لہم الصلوٰۃ ولا یسمی لہم حسنة (زانی ان قال: المرءۃ الساحطۃ علیہا زوجی

ذکرہ) ۱۹ احکام وافر میں من مذکر و حرمیم انکھوید بدہ الطلاق فالقولی قولہ تبرکائیہ برائی ہے، حال لہا لا تحرم لہا باذن مالی ملت یا الطلاق فی حق لا یقع لعدم ذکر علنہ بطلا قہا و یحق التحصن بطلا قہا غیر ما لا یقلد، ہذا اخص فی مالی المہر و غیرہ۔
اس سوال سے ظاہر ہے کہ دونوں کے مابین غلط رویہ یا فتنہ دلی بھی ہو چکا ہے، اگر یہ صحیح ہے تو زید کے ذریعہ مرد واجب ہے، طلاق دینے یا نہ دینے پر مرد واجب ہو چکا، البتہ اگر انکی طلاق کے بعد واجب ہوگا، اس لئے کہ ہندوستان میں تو ہمہ اہل طلاق ہے، مگر یا تو میں نہیں ہوتا، یا شوہر سے ویاہر میں مل کر ملحق ہو کر لیتے ہیں، درنہر میں ہے، دیتے کہ عند اولی و اولوت سمیت من ان وجہ او عورت اعداد و روا کر کر کے قریبیت، احتراز اس فقرہ و الفاسدۃ کی سیاق میں آتا، اور جو زیور پہننے کے لئے دیا تھا، اس کو مہر کے عوض ان خود نہیں رکھ سکتے، جب کہ زنی بتاتی ہے کہ پرانی زیور میں ہے، ہو سکتا ہے کہ جب تک زید ہندوستان میں نہ ہو، تب تک اس نے زید کو روک دے کہیں، اس لئے کہ خدا ترس کا رویہ ان کی دلوں سے اٹھ گیا ہے، اگر وہ لوگ زیور پر مائیں گے تو پھر بھی نہ دیں گے، اس اندیشہ کے تحت انکی مہر تک زیور روکے رہ سکتے ہیں، اور اگر باقرین غلط دلی نہیں ہوتی ہے تو شوہر کے ذریعہ آداب مرد واجب ہے، قرآن مجید میں ہے، وان طلقتموهن من قبل ان یخصوا و قد خرستم فہن فی ذینۃ فضعنا ما ضرمنہن، اس کے تحت تفسیر محمد میں ہے، ونبی ان ینسلہن ان الخلوۃ العیصۃ فی حکم اولی فان لم یلحق المرءۃ ذکون ثلثی مباح خلوۃ العیصۃ یجب علیہا کمال المہر، واللہ اعلم،

تین شخص وہ ہیں جن کی مذکور قبول ہو نہ کوئی ٹیکی مرتبہ قبول نہ ہو پھر ان میں ایک وہ عورت ہے جس کا شوہر اس سے ناراض ہو، شوہر کو عورت مذکورہ کے متعلق جب ایسی خبریں پہونچ گئی ہیں جن کی بنا پر کافی طور پر شبہ ہو چکا ہے اور یا پچاس سال سے تعلقات بھی منقطع ہو چکے ہیں تو ایسی حالت میں اسے طلاق دینا جائز بلکہ مستحب ہے جو علل اور فضاہل طلاق میں مطلقاً داخل کہتے ہیں، وہ بھی ایسی حالت میں طلاق دینے کو جائز کہتے ہیں درختدار میں ہے، دایضاً وہ صاحب حق و قلیل کا حقل کا لاجباً کسی سبب، رواجدار میں ہے، اقلین والشفق ای نعمہ انقضتہ، نیز اسی درختدار میں ہے، ربل مستحب لوصوفیۃ، دایضاً تقاضا، اہم۔

مسئلہ وہ مرد سیدہ شفاق صاحب، مورخ ۳۳ مارچ ۱۹۳۵ء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس حالت میں کہ سائل کی شادی مسماۃ ہندہ کے ساتھ سال ۱۹۳۳ء میں ہوئی، سائل نے بسلسلہ معاش پر ویس میں شادی کے قبل سے ہمارا ہے، بعد شادی کے سائل نے اپنی ذمہ مسماۃ ہندہ کی کو اپنے ساتھ عظام پر ویس لے جانا چاہا، مگر زن مذکورہ اپنے والدین کے انوار سے نہیں گئی، سائل ہر دفعہ برابر ہمارے جانے کی کوشش کرتا رہا، یہاں تک کہ سال ۱۹۳۵ء میں بہت زیادہ کوشش اپنے ہمراہ لے جانے کے لئے کی، مگر زن مذکورہ ہر بار حکم عدوی اور تافانی کر کے جانے کی بابت دفع الوقتی کرتی رہی، سائل نے جس وقت لے جانے کی کوشش کی تو زن مذکورہ نے جیلہ جوار کرتے وقت کو ٹال دیا اور مجھ کو تہنا پر ویس جانا پڑا، سال ۱۹۳۵ء میں بذریعہ تہنہ اور ۱۹۳۶ء میں بذریعہ پختہ یہ بھی بات ہوئی کہ زن مذکورہ کو اپنے شوہر کے ساتھ پر ویس جانا اور رہنا چاہیے، مگر وہ پر ویس جانے پر رضامند نہ ہوئی، اس پر سائل نے چند سوز و گونگوشیں کیا اور ان کے سامنے اس امر کو پیش کیا، چنانچہ سب لوگوں نے اس کو سمجھایا اور کہا کہ بروئے تعینہ اور معاہدہ تم کو اپنے شوہر کے ساتھ پر ویس جانا چاہیے، تمہاری بدنامی ملے اور خاندان میں ہجور، حملہ ہے، اس سمجھانے کو بھی مسماۃ کو پرکھ کر اثر نہ ہوا، بات میری سمجھ میں کچھ نہ آئی، زن مذکورہ کو بر بلے اس دور کیوں محبت ہے، جس کی وجہ سے میرے ساتھ جانے سے انکار کر رہا، جب سائل نے مکرر مسماۃ کو رساتھ لے جانے کے واسطے اصرار کیا، اور کوشش کی تو زن مذکورہ نے یہ الفاظ ادا کئے، کہ اگر سائل زن مذکورہ کو پر ویس لے جا دے تو وہ اپنا کل دین مہر معاف کر کے دست بردار ہوتی ہے، اس پر انھیں لوگوں نے زن مذکورہ کو پھر مکرر سمجھایا اور دریافت کیا، تو اس نے صاف الفاظ میں یہی ظاہر کیا اور کہا کہ اگر سائل زن مذکورہ کو

پرویس نہ ملے جائے، تو دین ہر معاف کر کے دست بردار ہوتی ہے چنانچہ سب کے مواقع میں سماء ہندہ نے یہ الفاظ اپنی زبان سے تین مرتبہ میں ادا کی کہ اگر میرا شوہر مجھ کو اپنے ہمراہ بردہیں کو نہ لے جاوے تو میں اپنا کل دین ہر بخوشی خاطر معاف کر کے دست بردار ہوتی ہوں، اس معافی اور دست بردار کی کاآب صاحبان کے سامنے اعلان کرتی ہوں آپ لوگ اس کے شاہد رہیں، اس پر سائل راضی ہو گیا، اور تنہا بلا سماء مذکورہ کے بردہیں چلا گیا، مجھ کو یہ نہیں معلوم تھا کہ زین مذکورہ کا چال چلن ایک عرصہ سے خراب تھا، اور تاحال خراب ہے، جس کا علم زین مذکورہ کے والدین کو بھی بخوبی ہے لیکن انھوں نے اس کا اندازہ اس وقت تک نہیں کیا، اور مجھ کو اب مزید تحقیقات سے ظاہر ہوا، اور میں نے چشم خود دیکھا کہ زین مذکورہ ایک غیر شخص سے ناجائز تعلق رکھتی ہے، جس کا حال و تشاؤ فحشا ظاہر ہوتا رہتا ہے، چنانچہ ایسی حالت میں سائل کی بے عرق ہونے کے علاوہ خطرہ جان بھی ہے، جس نے سائل کو روحانی صدمات میں مبتلا کر کے سائل کی زندگی کو تلخ اور برباد کر دیا، اب دریافت طلب یہ امور ہیں،

(۱) زین مذکورہ اور اس کے والدین کی وجہ سے مجھ کو کچھ روحانی صدمات اور میری بے عرقی اور بدنامی ہوئی ہے، اس کے ذمہ دار زین مذکورہ (۱) اس کے والدین ہیں یا نہیں اور شرعاً ان پر کیا الزام وارد ہوتا ہے؟

(۲) مہر کی معافی شرعاً ہونی یا نہیں؟

(۳) زین مذکورہ اپنی بد بطنی کے باعث شرعاً اپنے حقوق سے محروم ہو گئی یا نہیں، سائل کے جواباب و زیور بلا اجازت سائل زین مذکورہ کے پاس ہے یا وہ زین مذکورہ سے سائل واپس لینے کا متفق ہے یا نہیں؟

(۴) عرصہ چار پانچ سال سے زین مذکورہ قطعاً حقوق زوجیت سے اور سائل سے بالکل علیحدہ ہو کر آزادانہ اور بد بطنی روش طلاق اختیار کرتے ہوئے ہے، پس ایسی حالت میں شرعاً زین مذکورہ کے بارے میں کیا حکم ہے، بیوقوف و بزدل، **الجواب:** اگر عورت کے والدین نے اسے اغوا کر کے شوہر سے جدا کر رکھا ہو تو وہ گنہگار ہیں، حد میں ارشاد ہوا، فلیس منامن شب امر، انا و عا و جہا و عبد، یعنی سیدہ، عورت کی بد بطنی معلوم ہوتے ہوئے اگر اس کے والدین تاحد قدرت اس کا اسناد او نہ کرتے ہیں تو یہ ان کا دوسرا جرم ہے، جو نہایت درجہ قبیح ہے، عورت اور اس کے والدین پر صورت مذکورہ میں ان مذکورہ امور سے باز آنا اور جو بہ کرنا لازم ہے،

(۵) صورت مذکورہ میں عورت نے مہر کی معافی کو شرط برعقل کیا ہے، اور یہ شرط بھی متعارف نہیں، لہذا یہ معافی

نہج نہیں، درکناس میں ہے، مایہ جبل بالشرط الفاسد ولا یصح فلیقعہ بہ رالیقہ الی قال والا جہاد عن ابن یونس لاند
تلیق من وجہ الا اذا كانت الشرط متعاضدا جعلتہ بامر کاٹھ، واللہ تعالیٰ اعلم،

۳) اگر شوہر عورت کو رکھنا چاہے تو دونوں پر حقوق زوجیت لازم ہیں، اور جدا کر دے تو طلاق کے احکام
ثابت ہوں گے جو اباب و زیور شوہر کے ملک میں وہ شوہر چاہے وہاں لے سکتا ہے عورت کو اٹھا رکھتا نہیں،
واللہ تعالیٰ اعلم،

۴) اس حد کی چٹنی ہے اسی حد کا گناہ ہے اور ایسا حالت میں شوہر عورت کو طلاق دے سکتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم،
مسئلہ ۱۰: از بھرت پور بازار، ایس۔ ایم عبد القیوم گھڑی ساز، ۳۲ ستمبر ۱۹۳۵ء،

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ طلاق کے جائز و ناجائز ہونے کی نسبت زید و ذکر کے درمیان صلح کی انکسور ہوتی ہو
زید کہتا ہے کہ اس کی نسبت علماء کرام یہ ہے بعد تحقیقات شرعی فیصلہ کر لیا جائے جو کچھ بھی وہ حکم دیں ناطق ہوگا، مگر
اس کو نہیں ماننا اور کہتا ہے کہ یہ زید اس طلاق کو جائز تسلیم کر چکا ہے، اچھا اس کے خلاف کسی بھی عالم کا کوئی فیصلہ
ماننے کو تیار نہیں ہوں، کہ بحیثیت بیچ ہو سکتے ہیں، زید کا فیصلہ میرے لئے ناطق ہے، اپنی ذاتی رائے کے مقابلہ میں
جude علماء کرام اور احکام شرعی کے لئے ایسا ناموزوں باتیں کہتا ہے اور شوہر اپنی ضد پر قائم ہے، لہذا ایسی صورت
میں اس ضد کی بکر کے لئے شرع شریعت کا کیا حکم ہے۔

ابواب ۱۰: طلاق و غیرہ کے الفاظ کے متعلق بہت سی صورتوں میں ایسے وقائع ہیں کہ بظاہر لوگ سمجھتے ہیں
کہ طلاق ہوگئی، حالانکہ نہیں ہوتی، یوں ہیں، اس کا عکس عوام کو اپنے علم و فہم پر اتنا بھروسہ کر لینا، ہرگز روا نہیں، حکم
شرع قول فقہاء و کتب دین سے حاصل کیا جاتا ہے، نہ کہ اپنے ذہن سے، نہ کہ رائے خاں بلے، مگر اس قول میں سخت خطا کا رونا
اس کو اپنی ضد سے باز آنا چاہئے، اور اپنے قول سے توبہ کرے، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ ۱۱: مرسلہ عبد القیوم گھڑی ساز از مقام بھرت پور،
کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید کی برودہ عین زوہر بر بنا اور انکار غانہ دار کی ناراضی ہو کر زید کی
مرضی کے خلاف پریشیدہ طور پر ہر وقت جب مکان مکونہ سے نکل کر چلی جاتی ہے جب تلاش کیا جاتا ہے تو دوسرے علماء اور
بازار کی جانب سے واپس لائی جاتی ہے، لہذا اس صورت میں اس مساماتہ کے لئے شرع شریعت کا کیا حکم ہے، یہ بھی

ارشاد فرمایا جائے کہ آیا زید کے نکاح میں رہی یا نہیں، پس تو خود راہ

الجواب: بلا اجازت شوہر عورت کو اس طرح گھر سے نکل بانانا جائز، عورت گنہگار اور حق شوہر میں گرفتار ہے، عورت اس حرکت سے توبہ کسے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے گھر سے نکل جانے پر عوام میں مشہور ہو کر نکاح سے باہر ہو جاتی ہے، یہ غلط ہے، اس فعل سے خارج از نکاح نہیں ہوتی، عورت کو دھمکی دینے کے لئے لوگوں نے یہ بات مشہور کر رکھی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: یہ مسئلہ عبد القیوم گھر کی سارا از بھرت پور،

کہا فرماتے ہیں علامہ دین اس مسئلہ میں کہ تحریر مندرجہ ذیل معنوں کے جس میں دو پہے تین مرتبہ لفظ طلاق بلا تکلف و بلا کسی مزید عبارت کے درج ہے، بکانت انکار زوج یا حلف و عدم کتابت، از قلم خود با وجود ہونے خواندہ و نہ ہونے کہیں کوئی نیت یا ارادہ طلاق صرف مخالطہ کی بنا پر کر ایسے دستخط و نشانہ سماعت کا تحریر پر کیا شرعیہ طلاق پختہ جائز عورت پر پڑ جائے گی عبارت تحریر کے ہر پہلو کو بغور ملاحظہ فرما کر جواب مفصل مع حوالہ کتب معتبرہ جلد محقق فرمایا جائے، نقل تخیل موافق، میں عبد القیوم ولد سراج الدین بتاریخ ۱۹۳۵ء اپنی بیوی کو ماریٹ کیا اور اسی غصہ کی حالت میں یہ کہہ دیا کہ طلاق طلاق اگر یہ میرا کتنا شرعاً طلاق ہو گیا تو اپنی بیوی سے میں دست بردار ہو جاؤں گا، ورنہ واپس لا کر اپنے گھر رکھوں گا، اس وقت عنایت رفعا میرے خسر و صوبیدار مدد علی میری بیوی کو لئے جاتے ہیں اور میری کوئی مال زیور اس وقت بیوی کے پاس نہیں ہے، مگر یہ ہے کہ وقت نکر اور محمد اسحاق نے تجھ سے یہ کہا تھا کہ ماریٹ ٹھیک نہیں ہے یا تو اپنی گواہی کے گھر بھیج دو ورنہ طلاق دے دو، اس پر میں نے تین مرتبہ طلاق کا لفظ محمد اسحاق کی طرف مخاطب ہو کر کہا تھا،

الجواب: سوال کی عبارت بہت پیچیدہ ہے، پہلے تو تحریر کرتا ہے کہ بکانت انکار زوج یا حلف جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس تحریر سے منکر ہے نہ اس نے وہ تحریر خود لکھی نہ کسی سے نکھوائی، اس پر دستخط کئے پھر لکھتا ہے کہ صرف مخالطہ کی بنا پر کر ایسے دستخط و نشانہ سماعت کا تحریر پر اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ تحریر پر مسائل کے دستخط ہیں اور وہ اس سے منکر نہیں ہے، صرف مخالطہ کا عذر کرتا ہے، مگر یہ نہیں بیان کرتا کہ کیا مخالطہ دا گیا، جب وہ اپنے کو خواندہ بتاتا ہے تو بلا ظاہر مخالطہ نہیں ہو گا کہ تحریر کا معنوں کچھ اور بتایا گیا ہو اور دھوکہ دے کر اس سے

دخشا کرانے سے بہر حال شوہر اگر تحریر سے باطل ہو کر ہے کہ تحریر نہ اس نے کھنی نہ کھوائی نہ بلا اگر وہ شرعی اس پر دستخط کے تو اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کہ اس نے کھنی یا کھوائی ہے، اگر ہمیں کی ضرورت ہوگی، فیذا یضبط الخلافۃ فیما بینہما من اجماع اور اگر دخشا کا اقرار کرتا ہے مگر یہ بھی کہتا ہے کہ اگر وہ شرعی اسے دخل دیکھا ہے خود کہا کہ گواہ ہیں کہ میں نے کھنوں کے، البینۃ علی المدعی کافی الحدیث الشجرہ بار ہر حدیث مدودہ خود خواندہ ہے اور یہ تحریر اس کے ہاتھ کی نہیں ہے، اس عذر سے وہ تحریر باطل نہ ہوگی کہ میرے سے خواندہ اس قسم کی تحریریں دوسروں سے لکھواتے ہیں اور اس پر دستخط کر دیتے ہیں۔ وہ تحریریں انہیں کی قرار پائیں گے مگر جبکہ دستخط اسکے ہاں اگر شوہر نے اس تحریر پر دستخط اگر وہ شرعی کی وجہ سے کئے یا اگر وہ شرعی سے اس نے تحریر لکھی اور زبان سے کچھ نہ کہا تو طلاق واقع نہ ہوگا، اور تحریر بیکار ہوگی۔ قضاوی عالمگیر یہ ہیں ہے اصل حکم بالاضافہ والجلس علی ان یکتب طلاق امر اتھ فلائع بنت فلائح ابن ملائ فکتب امر اتھ فلائع بنت فلائح بن فلائح طالق لا تطلق امر اتھ کذا فی الصنادیق خانیہ عن ابیہ تمام صورتیں اس وقت میں کو شوہر نے زبان سے عورت کو طلاق ٹوکی ہو اور اگر شوہر نے زبان سے طلاق دے دی اور کسی نے وہ الفاظ تحریر کئے پھر شوہر سے اس پر دستخط لے لیا کہ اگر وہ بلا اگر وہ یا باطل و دستخط کرانے سے بہر صورت طلاق واقع ہوگی شوہر کو اس تحریر سے انکار ہو یا اقرار مغالطہ سے دستخط کرانے گئے یا باطل مغالطہ کے وقوع طلاق تحریر سے نہیں ہے، بلکہ زبان سے جو الفاظ کہے ان سے ہے، ہاں اگر شوہر جس طرح تحریر سے منکر ہے الفاظ طلاق بولنے سے بھی منکر ہے، تو جب تک گواہان شرعی سے طلاق رہنا ثابت نہ کیا جائے، محض وہ تحریر جس کا شوہر کی تحریر ہو یا اس پر شوہر کے دستخط ہونا ثابت نہ ہو، کوئی چیز نہیں سائل اس سے بیشک انکار کیا ہے، کہ وہ تحریر اس کی ہے مگر اپنے دستخط سے منکر نہیں ہے، اگر چہ دستخط کرنے میں مغالطہ کا حذر کرتا ہے، جس کی کوئی تفصیل درج سوال نہیں کیے مغالطہ کیا تھا یوں ہی سائل نے اس معنون سے انکار نہیں کیا جو اس تحریر میں مندرج ہے لہذا صورت متفسرہ میں حکم کا رد وعدہ اس معنون پر ہے، جو تحریر مندرج ہے، اگر ان الفاظ سے منکر ہے جب تو ظاہر کہ بیان طلاق کو گواہ پیش کرنا ہوگا بغیر ثبوت طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا اور اگر ان الفاظ سے منکر نہیں، بلکہ منقریہ بصورت انکار گواہوں سے ثابت ہو تو یہ امر زیر غور ہو گا کہ آیا ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں، حضہ میں وہ الفاظ کہے اس کا حکم یہ ہے کہ گواہ طلاق حضہ ہی میں ہو کر کرتی ہے، رضامندی کی حالت میں نہیں ہوتی، ہاں اگر حضہ ایسا ہو کہ آسمان وزمین میں امتیاز باقی نہ رہے عقل تکلیفی زائل ہو جائے تو وہ شخص مکمل معذور ہیں

اس کی طلاق واقع ہوگی، یہاں جو اہرام ہے وہ یہ کہ شوہر کے الفاظ میں اضافت ہو جو درست ہے، اور وقوع طلاق کے لئے اضافت کی ضرورت ہے کہ فی الدرائس روایت ہے، ولاحقاً میں ہے، الا بدلی وقعه قضاءً وادیانہ من قصد

اضافۃ الطلاق الیہا عالم بمقتضاہ دلہ فیہ خدہ الی ما یجملہ، مگر تحریر طلاق نامہ میں اخیر میں یہ الفاظ مندرج کر محمد اسحاق کے جواب میں شوہر نے تین بار لفظ طلاق کہا، انتہائی میں جو تحریر کی نقل درج کی گئی، اس میں اپنے کو کھمبے غائب فیصل کی غلطی ہے یہاں محمد اسحاق کے یہ الفاظ ہوں گے، اپنی زوجہ یا بوی یا عورت کو یا وہی قسم کا اور کوئی لفظ ہوگا، اگر محمد اسحاق نے اس قسم کے الفاظ کہے اور اس کے جواب میں عبد القیوم نے لفظ طلاق تین بار کہا تو طلاق واقع ہوگئی، اور شوہر کا یہ کہنا کہ میری نیت نہ تھی مسوع نہ ہوگا، مگر سبب الفاظ میں نیت کی ضرورت نہیں، مدعی روایت میں ہے، فی ذلک منہ یزنی یشق، وروایت میں ہے، الصریح لا یحتاج الی النیت، اور عبد القیوم کے یہ الفاظ چونکہ محمد اسحاق کے الفاظ کے جواب میں ہیں، اور فقہاء اپنی کتابوں میں تصریح فرماتے ہیں، الاسأل معاد فی الجواب، لہذا اضافت نہ ہونا نہیں کہا جاسکتا، فی ذلک عالمگیر میں غائبہ سے ہے، دخلت علیہ ام امہ ثقالت طلقتم وادھ

تخطی حق ابیہا دعا بتبہ فی ذلک فقال ہذا ثانیۃ او ثالثۃ تعلق اخری او رابعۃ وکملت کمال الطلاق فقال ہذا کا المقام لا یقع الثانیۃ الا بالنیۃ، یعنی ساس نے دہا سے کہا تو نے اسے طلاق دے دی اور اس کے باپ کے حقوق کا خیال نہ کیا شوہر نے کہا یہ دوسری ہے یا تیسری ہے تو یہ طلاق بھی بڑا سہی گئی، اور اگر ساس نے طلاق کا ذکر کیا ہو تو بغیر نیت واقع نہ ہوگی، نیز اسی عالمگیری میں ہے، طلاق بدست مرطوق کن فقال طلاق می کنم وکر ثلثا طلقتم ثلثا نہ عورت نے کہا تیرے ہاتھ میں طلاق ہے، مجھ کو طلاق دے دے، اس نے کہا طلاق دیتا ہوں، اس لفظ کو تین بار کہا، تین طلاقیں ہو گئیں، نیز اسی میں ہے، قالتم وجہا انکانت طلاق ہین عی لطلقت فہی الف تعلیقہ فقال ان وجع من نیز نہ ہار دایم وذلعل وادیم تعلیقہ الطلاق، عورت نے کہا، میرے ہاتھ میں طلاق ہوتی تو میں اپنے کو ہزار طلاق دے دیتی ہوں گے کہا میں نے ہزار دیا یہ کہہ کر کہ میں نے تجھے کوئی جب بھی طلاق واقع ہوگی، ان عبارات کتب سے ظاہر کہ سوال کے جواب میں شوہر اگر اضافت کو ذکر نہ کرے جب بھی اضافت ہے اور طلاق واقع ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: ہر مرد، ماشرید اگر علی بدو حائض کا مردہ، یا گجور سی، ٹی۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرعاً تین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے مکان سے کچھ قاعدہ پرکھ گاڑوں میں ملازمت پر تھا اور اس کی بیوی سے کچھ جھگڑا ہوا جس پر اس شخص کو طلب کر کے تمام واقعہ بیان کیا گیا، جس کی وجہ سے غصہ ہو کر اس نے اپنی بیوی کو زور و کوب کیا اور دینی تین مرتبہ کہہ کر اس نے تجھے طلاق دی یاد و دفعہ لفظ طلاق کہا اور ایک دو دفعہ یوں کہہ کر کہ تو شلیری ماں باپوں کے ہے اور غصہ فرو ہونے کے بعد بھی اپنے رشتہ داروں سے کہہ دیا کہ میں نے کیا کہا مجھے کچھ خبر نہیں میں اپنی عورت کو اس طرح سے کہہ دوں یہ میرا ارادہ تھا افسوس ۹

اور اس کا حکم یہ ہوگا کہ جب تک کفارہ لہبار ادا نہ کرے عورت سے جماع نہیں کر سکتا اور اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے رجعت کرے گا یہاں تک کہ عدت گزر جائے تو دو کو بائن ہو جائے گی اگر صورت یہ ہو اور بائن ہو کہ قبل کفارہ ادا کرنے کے عدت گزر جائے گی تو زبانی رجعت کرے تاکہ طلاق بائن نہ ہو جائے، وادعی قنانی اعلم،

مسئلہ ۱۰: مرد مولوی مسود الرحمن غانہ صاحب گنج، ۵ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان نے بکالت غفلت بخار میں طلاق دے دی اور ایسا حالت میں ایک اور شخص کے سامنے کہہ دیا میں تجھ کو طلاق دیتا ہوں، اس تو می سے جس کے سامنے کہا اس شخص کی دشمنی تھی اس نے اس کی منکوحہ کو ذرا ہلکا کر اس کی والدہ کے یہاں پہنچا دیا جس وقت خوشی میں آیا تو اپنی بیوی کو تلاشی کیا معلوم ہوا کہ تم نے طلاق دے دی اور وہ اپنے سیکے چلی گئی، اس شخص نے ہر چیز یہ کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی، اس شخص کو ہمیشہ دوسرے تیسرے سال خاطر احتیاط کو کم گرامیں دورہ ہو جاتا ہے جس وقت طلاق دی دورہ کی شروع حالت تھی،

الجواب ۱: اگر واقعی غفلت کی حالت تھی تو طلاق واقع نہیں ہوتی، درمختار میں ہے، ولا یتع الطلاق

(بقیہ ص ۱۹۸) اور تخیم کی نیت ہے تو بلا ہے، اور کچھ نیت نہ ہو تو کچھ نیت نہ ہو، اور نیز (بہار شریعت کے اسی حصہ میں طلاق کنانی کے الفاظ میں ذکر کیا، توضیح میری ان یا بھی یا بھی ہے، فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۶۳۱، بر ہے، ہاں اگر وہ ہو کہ کو تش یا مائد یا مائدے ہاں، بھی کہ ہے، تو اگر نیت طلاق کہا تو ایک طلاق بائن ہوگئی، اور عورت صحاح سے نکل گئی، اور بہ نیت لہبار یا تو می کہہ دینے میں ملا ہے کہ کوش نامہ بھی کہ کچھ پر حرام تو کفارہ ہو گیا، اور اگر ان میں سے کوئی نیت نہ تھی تو یہ لفظ بھی نذر اور پس ہوگا جس سے طلاق اور کفارہ و ذبح و کچھ لازم نہ ہو گا، اسی سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اس لفظ سے تو می مرد ہو تو می لہبار کہا ہو گا، ایلا ہوگا، جیسا کہ صاحب برادر خاں فرمائی قانون گذر ہے، اب یہاں ہم صورتیں جو میں اولیٰ کو شہر ہر کا اور اگر کسی نیت اس لفظ سے طلاق کی تھی تو صورت نذر میں تین طلاق واقع ہوگئے، دوسرے کو شہر پر کہے کہ کویری نیت لہبار یا تو می کی تھی، تو لہبار ہوگا، تیسرے کہ کویری کہے کہ کویری نیت، اور اذکی تھی کہ یہ میرا تو دیکھیری میں کے کشتل مخر ہے، چوتھے یہ کہہ کہ کویری نیت کچھ نہ تھی، تو چونکہ حالت مذکورہ طلاق کہ ہے، اس لئے اس سے ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی کہ کویشا سے یہ نکلن ملا و فرار لئی کے کام سے مستفاد ہے اب ہر تین طلاق ہو جائے گی، تیسری صورت میں طلاق کا حکم قصا ہے اور عورت کم قصا پر عمل کرنے کی مکلف، وادعی قنانی اعلم،

غفلت سے یا سحر یا دیوانگی کی اس غفلت سے جس میں خوشی میں باقی نہ رہے جیسا کہ مآوردہ ہے اتنا زیادہ بارے کہ غفلت ظاہری ہو جاتی ہے اس میں ہر چیز ہے کہ کو سوال میں تفرق ہے اس نے غفلت باریں طلاق دی ہے، وادعی قنانی اعلم

المغنی علیہ وهو لغة الغش والخذلان هو حش، رد المحتار میں ہے، وفي القاموس قال صبا: او ذهب عقله من ذهل او دله ابل اقتصر على هذا في المصباح فقال دهش: حش من باب حطب ذهب عقله صبا: او خفاه ذهن: هو المراد حشنا، ولفظ اجعلته في البحر: او غش في الجنون، اور جب کہ یہ بات معلوم ہے کہ اس شخص کی کچھ بھی ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ اس کو ذہاب العقل کہا جاسکتا ہے تو اس کی تصدیق کی جائے گی اور حکم طلاق نہیں دیا جائے مگر رد المحتار میں ہے: واذا كان يتأوه بان عرف منه الدهش مرة واحدة بلا برهان، خصوصاً ایسی صورت میں کہ ایک ہی شخص اس کی شہادت دیتا ہے اور وہ بھی ایسا شخص ہے جس سے دشمنی ہے، لہذا اس کی گواہی ناقص قول ہے، حدیث میں ہے، ولا تذاہی عن علی اخيه، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ہر مرد ہر عورت کا علم از مقام بھر چندی ڈاکا ز ڈھکر کی مثل سکھ سندرہ، ہر عورت ہر مرد کی مانند، کیا فرماتے ہیں علمائے دین صورت ہذا میں کہ ایک شخص منکوحہ کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے، دو تین ماہ تک تو اس کے خطوط ایک شہر سے آتے رہے ہیں، بعد ازاں اس نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے کر کچھ بیچا ہے، اب وہاں سے مفقودانہ ہو گیا ہے، جس کو عرصہ ایک سال گزر چکا ہے، مخفی ذر ہے کہ اس نے اپنے خسر کو خط لکھا ہے کہ میں نے تمہاری لڑکی سماء غلام کو طلاق دے دی ہے، اب عرض یہ ہے کہ طلاق واقع ہو گئی یا نہ اگر واقع ہو گئی تو وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اگر نہیں واقع ہوئی تو مفقودانہ ہونے کی وجہ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتویٰ دیا جاسکتا ہے یا کسی طرح خط کی شافت اس کے احباب وغیرہ کر سکتے ہیں کہ یہ اس کے قلم سے ہے، قول محقق منشی بکراکتب روانہ فرمادیں ۱۹۔

الجواب: جب گمان غالب یہ ہو کہ خط اس کا ہے تو بعد عدت عورت کو دوسرے سے نکاح کرنا ناجائز ہے، ورنہ قرار میں ہے، اخیر ہفتہ ان من وجہ ان الذائب مات او طلقها ثلثا او اٹا حلت کتاب علیہ ثقتہ باطلاق ان اکبر سائما انما حق خلا با صلاحتہ و تنسوج، رد المحتار میں ہے، قوله علی ثقتہ هذا غير قید کافی اثر نیز اسی میں ہے، اخیر ہا عدل او غیر عدل فاما کتاب من من وجہ باطلاق ولا تنسوج ای ان کتابہ اول الا ان اکبر سائما انما حق خلا با صلاحتہ و تنسوج، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: ہر مرد ہر عورت کا علم از مقام بھر چندی ڈاکا ز ڈھکر کی مثل سکھ سندرہ، ہر عورت ہر مرد کی مانند، کیا فرماتے ہیں علمائے دین صورت ہذا میں کہ ایک شخص منکوحہ کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے، دو تین ماہ تک تو اس کے خطوط ایک شہر سے آتے رہے ہیں، بعد ازاں اس نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے کر کچھ بیچا ہے، اب وہاں سے مفقودانہ ہو گیا ہے، جس کو عرصہ ایک سال گزر چکا ہے، مخفی ذر ہے کہ اس نے اپنے خسر کو خط لکھا ہے کہ میں نے تمہاری لڑکی سماء غلام کو طلاق دے دی ہے، اب عرض یہ ہے کہ طلاق واقع ہو گئی یا نہ اگر واقع ہو گئی تو وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اگر نہیں واقع ہوئی تو مفقودانہ ہونے کی وجہ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتویٰ دیا جاسکتا ہے یا کسی طرح خط کی شافت اس کے احباب وغیرہ کر سکتے ہیں کہ یہ اس کے قلم سے ہے، قول محقق منشی بکراکتب روانہ فرمادیں ۱۹۔

ہر مرد ہر عورت کا علم از مقام بھر چندی ڈاکا ز ڈھکر کی مثل سکھ سندرہ، ہر عورت ہر مرد کی مانند، کیا فرماتے ہیں علمائے دین صورت ہذا میں کہ ایک شخص منکوحہ کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے، دو تین ماہ تک تو اس کے خطوط ایک شہر سے آتے رہے ہیں، بعد ازاں اس نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے کر کچھ بیچا ہے، اب وہاں سے مفقودانہ ہو گیا ہے، جس کو عرصہ ایک سال گزر چکا ہے، مخفی ذر ہے کہ اس نے اپنے خسر کو خط لکھا ہے کہ میں نے تمہاری لڑکی سماء غلام کو طلاق دے دی ہے، اب عرض یہ ہے کہ طلاق واقع ہو گئی یا نہ اگر واقع ہو گئی تو وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اگر نہیں واقع ہوئی تو مفقودانہ ہونے کی وجہ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتویٰ دیا جاسکتا ہے یا کسی طرح خط کی شافت اس کے احباب وغیرہ کر سکتے ہیں کہ یہ اس کے قلم سے ہے، قول محقق منشی بکراکتب روانہ فرمادیں ۱۹۔

جلد مطلوب ہے،

۱۱ اگر کوئی غیر مسلم عاقل یا غیر مسلم ثلث و پنج مسلمان مرد و عورت کے نکاح کو اسلامی احکام کے مطابق فسخ کر دے یا غیر مسلم عاقل یا غیر مسلم ثلث و پنج عورت پر مرد کا ظلم ثابت ہو جانے کی صورت میں مرد کی طرف سے عورت کو طلاق دے دے یا کسی اور صورتوں میں مسلمان قاضی کو یہ حق حاصل ہے تو کیا نکاح فسخ ہو جائے گا؟ اور عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی، اور عورت کو شرعیہ حق حاصل ہو جائے گا کہ وہ غیر مسلم کے فسخ کردہ نکاح اور ایقانہ طلاق کو شرعاً درست سمجھ کر بعد عدت یا یہی صورت ہو دوسرے مسلمان مرد سے نکاح کر سکتی ہے؟

۱۲ اگر سوال مذکورہ الصدر کا جواب فتی میں ہو یعنی شرعاً غیر مسلم کے حکم فسخ نکاح اور ایقانہ طلاق کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اور غیر مسلم کے حکم فسخ نکاح یا ایقانہ طلاق کے بعد بھی وہ عورت شوہر اول کی زوجیت میں باقی رہتی ہے تو اس صورت میں جو عورت دوسرے مرد سے نکاح کر لے گی اور اس دوسرے مرد کو یہ علم بھی ہو کہ اس عورت نے غیر مسلم عاقل یا غیر مسلم ثلث و پنج کے ذریعے طلاق حاصل کی ہے، تو وہ نکاح باطل و فاسد ہو گیا یا نہیں؟ اور دوسرے مرد سے نکاح کے باوجود اس عورت کا زین و شوکا تعلق رکھنا حرام ہو گیا یا نہیں؟ اور دونوں شرعاً زنا کے مرتکب سمجھے جائیں گے یا نہیں؟

۱۳ اور دوسرے مرد سے نکاح باطل ہونے کی صورت میں جب اس دوسرے مرد سے کوئی اولاد ہوگی تو وہ اولاد احرام ہوگی یا نہیں؟ اور یہ اولاد اس دوسرے مرد کے ترکہ سے محروم ہوگی یا نہیں؟

اجواب: نکاح، طلاق، طبع فسخ، تفریق، یہ اسلامی شرعی چیزیں ہیں، ان کا وجود و ثبوت اسی مخصوص طریق کے ساتھ ہو گا، جس کو شرع منکر نے مقرر فرمایا ہے، اگر شرع کے مقررہ اصول کے تحت یہ چیزیں عمل میں لائی جائیں، تو ہو جائیں گی ورنہ کا عدم بلکہ عدم بھی جائیں گی جس طرح نکاح میں وہ تمام باتیں ملحوظ ہوتی ہیں، جو شرع نے بیان کی ہیں، وہ نہ ہوں تو نکاح نہیں، اسی طرح فسخ و تفریق میں بھی ان تمام قیود کا اعتبار ہو گا، جو شرع میں مذکور ہیں، نکاح کی گروہ شوہر کے ہاتھ میں، قرآن مجید میں فرمایا گیا، بعد کا عقد و انکسار، شوہر کو اختیار دیا گیا کہ اس گروہ کو برقرار رکھے یا کھول ڈالے، دوسرے سے اس کو تعلق نہیں، مگر بعض مخصوص صورتوں میں جہاں اس نکاح کے ازالہ کی صورت

الاسلام لوداعی علیہ مسلما، دروغ میں ہے، لامن کا فرض علی مسلما، سب طرح قاضی کا مسلم ہونا ضروری ہے بچہ کا مسلم ہونا بھی ضروری ہے، بلکہ یہاں اس کی بھی بڑھ کر وہ یہ کہ کافر کو مکہ بنا دیا اگر وہ مسلمان ہو جانے کے بعد فیصلہ کرے یہ فیصلہ بھی نافذ نہ ہوگا، دروغ میں ہے، و شرط من جهة الحكم بالفسخ صلاحیتہ للقضاء ویشترط اهلایة المذکر و ان ذلک ای حکیم وقت الحکم جمیعاً فلوحکاً ذمیا فاسلم ثم حکم لا ینفذ حکمہ، بدایہ میں ہے، و ینفذ حکمہ علیہا وھن اذا کان الحکم لصفة الحاکم لانه بمنزلة القاضي فیما بینہما یشترط اهلایة القضاء ولا یجوز ان ینفی حکمہما کما فی والعباد الذمی الخ، تبیین اختیار میں ہے، و شرط ان ینفذ صالحا للقضاء لانه بمنزلة القاضي فیما بینہما یشترط فیہ ما یشترط فی القاضي حتی لو حکم کافر، او عبد المجرب، او مدعی و دانی قذف او صبیلا لا یجوز لانه لا یصلی قاضیا لاند ام، صلیۃ الشہادۃ ہیں ان تقریحات سے ثابت ہو کہ غیر مسلم اس معاملہ میں دقائمی کی حیثیت رکھتا اور نہ ثابت یا حکم اور بیچ کی اس کا جو کچھ بھی حکم ہو گا عدم اور بے سود ہے، اس کے فسخ کرنے سے نکاح فسخ ہو گا، اور نہ طلاق دینے سے طلاق پڑے گی، نہ عورت کے لئے کوئی عدت ہوگی، اس ماکم غیر مسلم یا فسخ یا طلاق دینا ویسا جیسا ہے، جیسا کہ کوئی عامی شخص کسی کا نکاح فسخ کر دے، یا کسی کی عورت کو طلاق دے دے، جس طرح اس عورت میں فسخ و طلاق کے احکام مترتب نہیں ہوں گے، اس ماکم کے فسخ و طلاق دینے کی صورت میں بھی احکام کا ترتیب نہیں ہو گا، اور اس عورت کو جس طرح پہلے دوسرے سے نکاح کرنا حرام و باطل تھا، اب بھی حرام و باطل ہے، کیونکہ وہ بدستور سابق اسی پہلے شوہر کی زوجہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، و الذین من النساء احرام ہے تم پر شوہروں کی عورتیں خاصہ (۲) یہ دوسرا نکاح باطل ہے، جب کہ شوہر دوم کو اس کا علم ہے، تعلقات زوجیت حرام اور دونوں ترکب زنا سمجھے جائیں گے، اور اگر مرد کو اطلاع نہ تھی، جب بھی عورت گنہگار اور ترکب حرام ہے، واللہ اعلم بالصواب

۱۔ عالم اسلام کو بھی کھوس سورتوں میں مرت فسخ کا یا الفریق کا اختیار ہے، طلاق دینے کا حق مسلمان ماکم ضروری قاضی کو بھی نہیں جیسا کہ گذر چکا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا، بیدعقۃ نکاح، اور حدیث میں فرمایا، انما الطلاق من اخصاب، مصاق اس لئے اگر اخصاب کو نکاح مسلمان یا قاضی جو مسلمان، مسلم کی طرف سے مقرر ہو، وہ کسی کی عورت کو طلاق دے دے تو طلاق دانستہ ہوگی، نہ اگر مرد کو اس کی خبر نہ تھی کہ یہ دوسرے کی بیوی ہے، تو یہ نکاح نامہ ہوگا، مرد پر کوئی گناہ نہ ہوگا، اولاد ذات انسب ہوگی، علم میں آنے کے بعد شوہر بدو فریبہ کی اس سورت کے خلاف جو جلتے، اور اگر شوہر کہ یہ مسلم ہو کہ اس کا نکاح غلط شخص سے ہوا تھا، اور غیر مسلم ماکم یا غیر مسلم بچے سے نکاح فسخ کر دیے، یا طلاق،

۳۰) ایسے نکاح سے جو اولاد ہوگی وہ ولد الحرام ہوگی، اور وہ اس دوسرے مرد کے ترکہ سے محروم ہوگی کہ شریعہ اس کی جائز اولاد ہی نہیں، درمیان میں ہے، وعبثہ ولد النزاہ وولد الملاءنہ وولد الام لانه لا بائعہا، عالمگیری میں ہے، وولد النزاہ وولد الملاءنہ وولد الام لانه لا بائعہا لہ قترۃ قرابۃ امہ وینفہم، والله تعالیٰ اعلم

مسئلہ یہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین صورت مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تفریقاً و وہاں ہوئے کہ طلاق دے چکا تھا لیکن کوئی شہادت یا بقی اتفاق سے ۱۹ درجہ المرجحہ ^{۳۱} طلاق اسٹریکٹ چند اشخاص کے سامنے مندرجہ بالا واقعہ کا تذکرہ آیا تو زید نے استراحت کیا کہ اس میں تم قریب دو ڈھائی ماہ ہوئے کہ طلاق دیا تھا مگر ہم دونوں میاں بیوی کے سوا کوئی شخص زچہ ایسی صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں، اگر طلاق ہوگئی تو زید اپنے شوہر یا اس کے عزیز سے اپنا مہر اور عدت کا نان و نفقہ اور جہیز جو والدہ ہی کے یہاں سے پالی تھی لے سکتے ہیں یا نہیں جواب میں حوالہ کتب تحریر فرمائیں، مگر یہ کہ اگر وہ اس کے سامنے زید نے لفظ طلاق مکرر کر رکھا ہے؟

اجواب: طلاق واقع ہونے کے لئے گواہ ضروری نہیں، اگر بالکل تنہائی میں طلاق دے جب بھی طلاق واقع ہو جائے گی، البتہ اگر شوہر طلاق دیتے آٹھ بار کہتا ہو تو جب تک گواہ نہ ہوں طلاق ثابت نہیں ہو سکتی، صورت مذکورہ میں جب کہ زید نے چند اشخاص کے سامنے طلاق دینے کا اقرار کیا تو اب طلاق کا ثبوت بھی ہو گیا اب اگر زید انکار کرے تو ان گواہوں کے ہوتے ہوئے اس کا انکار ناممکن ہو گا، پھر اگر اس نے ایک طلاق دی ہے تو ایک واقع ہوگی دوسری ہے تو رد واقع ہوگی، تین وی ہے تو تین واقع ہوگی، زید نے اگر گواہوں کے سامنے بار بار اقرار کیا ہو تو چند بار اقرار کرنے سے متعدد طلاقیں نہ ہوں گی جب کہ طلاق دیتے وقت اس نے ایک طلاق دی ہو اور ایک ہی طلاق دینے کا اقرار کیا ہو، اور اگر متعدد طلاقیں دینے کا اس نے اقرار کیا تو متعدد طلاقیں ہوں گی، اگرچہ ایک مرتبہ اقرار کیا ہو صورت مذکورہ میں اگر طلاق بائن یا منقطع ہو تو ہندہ اپنا مہر اور نفقہ عدت اور جہیز کا کل سامان شوہر سے وصول کر سکتی ہے اور اگر جہیز طلاق تھی، اور اندرون عدت شوہر نے رجعت کر لی ہو تو وہ بدستور اس کی زوجیت میں رہے گا، واللہ تعالیٰ اعلم

دلیل ص ۱۰، نکاح ویدیہ، پھر نکاح کیا تو جہیز کا باقی ہو گا، جتنی قیمت ہوگی نکاح اور اولاد و لا زلہ، اور زوجہ کو نکاح، نکاح و نکاح یہ حلال ہیں، اور بقدر نصاب ہوں، لیکن کم از کم میں دو مرد یا ایک مرد و دو عورتیں حاملہ تھیں حدین لائق قبلہ شہادت ہوں، اور یہ لوگ گواہ بھی دیتے ہوں کہ شوہر نے ہمارے سامنے طلاق دینے کا اقرار کیا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: آمدہ از ریاست بیکانیز مرسلہ صوفی نوبت شاہ واری،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک پیر کے مرد اور عورت دونوں مرید ہیں تو وہ دونوں شخص ہم بستر ہو سکتے ہیں یا نہیں مگر پورے یہ اعتراض ہوا ہے کہ ایک پیر کے مرید ہونے سے نکاح ٹوٹ گیا ہے۔

اجواب: ہاں میں یوں کہ دونوں ایک پیر سے مرید ہو سکتے ہیں نکاح پر کسی قسم کا اثر نہیں آئے گا جو شخص نکاح ٹوٹ جانا بتاتا ہے وہ احکام شرع سے بالکل جاہل ہے، صحابہ کرام اور ان کی ازواج بھی جو کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئے جن طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مردوں سے بیعت لیتے عورتوں سے بھی اور یہ طریقہ آنکھ بالکیر مسلمانوں میں جاری رہا شاید اس فتویٰ دینے والے نے سمجھا ہو گا کہ دونوں بھائی ہیں ہو گئے۔ لہذا نکاح جاتا رہا۔ اور یہ نہ سمجھا کہ نکاح انھیں بھائی نہیں میں ناجائز ہے، جو نسبت سے بھائی نہیں ہوں یا رضاعت سے دیئے تو سبھی مسلمان نہیں ہیں بھائی ہیں۔ اور مسلمان عورتیں نہیں ہیں، قرآن مجید میں فرمایا، اِنَّمَا الْمَرْءُ وَنِسَاؤُهُ خَوْفٌ، تو جس طرح یہ اخوت اسلامی ماننے لگتے ہیں، اسی طرح ایک شیخ کے مرید ہونے میں یا ایک استاد کے شاگرد ہونے میں جو اخوت ہے، یہ باعث خدا نکاح نہیں اور نہ مانع حاکمت، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسند مولوی نور محمد صاحب ازاجین، مالوہ، ص ۳۶، ردیہ الاول

جیل فاد میں ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق ثلاثہ تحریر کر دی اس پر شاہد ایک مسلمان اور کافر ہے کیا کافر کی شہادت طلاق کے معاملہ میں تسلیم کی جا سکتی ہے یا نہیں، دوسرا شاہد مسلمان ملا نہیں یا اس وقت حاضر نہیں تھا، عند اللہ شرع کافر کی شہادت مسلمان کے ہمراہ طلاق واقع ہونے کے لئے کافی ہے یا نہیں؟

اجواب: طلاق واقع ہونے کے لئے شہادت شرط نہیں ہے، اگر کوئی بھی گواہ نہ ہو جب بھی واقع ہو جائے مگر شوہر اگر طلاق دینے سے منکر ہو تو، اس صورت میں اگر انہوں کی ضرورت ہوگی کہ گواہ طلاق کا ثبوت نہیں ہو سکتا اور شہادت میں وہی تمام شرائط ہیں، جو دیگر معاملات کے لئے ہیں، یعنی دھور عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں کافر کی شہادت مسلم کے خلاف مردود ہے، اس صورت میں اگر وہ شخص طلاق دینے سے انکار کرتا ہو تو کافر کی شہادت سے اگرچہ اس کے ساتھ ایک مسلم بھی ہے ثابت نہ ہوگی اور طلاق کا حکم نہیں دیا جا سکتا، دہر تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسند یار علی واری از مہر اول ضلع بستی، ص ۳۶، ردیہ الاول

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق بائن و بیکین طلاق بائن اسی صورت سے دیا کہ زید ہندہ کو خرچ و غیرہ نہیں دیتا تھا، ہندہ بہت پریشان تھی کیونکہ زید گھر پر رہتا بھی نہیں تھا، اور زید کا پیشہ جوڑی کرنے کا تھا جس سے زیادہ ترجیح ہی میں رہنا پڑتا تھا، اسی لئے زید کے گھوڑوں والوں نے ہندہ کے کہنے سے زید سے اس کی پریشانی اور خرچ و غیرہ کے لئے کہا تو زید نے ایک کاغذ پر ان لفظوں میں اقرا کیا کہہ دیا کہ اگر میں ۱۶ اگست ۱۹۴۶ء کو مبلغ پچیس روپیہ ہندہ کو خرچ نہ دوں تو طلاق بائن تصور فرمایا جائے، اور میری جائیداد سے عدت کا نان نفقہ لے لے، زید نے تاریخ مقررہ پر روپیہ نہیں دیا جس کو عرصہ پانچ ماہ پورا اور گاگناک زید نے ہندہ کی کوئی خبر نہیں لی اور لوگوں کی زبانی ہندہ کو معلوم ہوا ہے کہ زید جیل میں ہے، دریافت طلب یہ امر ہے کہ اب ہندہ دوسرے کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے، بعض لوگ منہ کرتے ہیں کہ دوسرے کے ساتھ عتد ناجائز ہے، جب تک زید طلاق منقطع نہ دے، بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہندہ کو زید رکھنے سے انکار کر دے اب دوسرے کے ساتھ جائز ہے اور ہندہ اب زید کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی نہیں ہے، ۹

الجواب: شوہر کا یہ لفظ کہ طلاق بائن تصور فرمایا جائے، اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی کہ طلاق کا تصور طلاق نہیں اگر یہ لفظ ہو تاکہ اگر ۱۶ اگست کو مبلغ پچیس روپیہ ہندہ کو خرچ نہ دوں تو اسے طلاق بائن ہے، تو بلاشبہ ایک طلاق بائن واقع ہو جاتی اور ہندہ کو عدت کے بعد دوسرے سے نکاح کر لینا جائز ہو جاتا، غداؤں کا لگبیر ہی میں ہے، امرائے قیامت لہو و جہا مرا طلاق و اقول الز و ج دادا کا لنگار اوکس دہا امکولایقے وان لونی، ملتعلی، ملتعلی، ہر ایک قسم کی طلاق خواہ بائن ہو یا رجعی ایک یا دو ہوں یا تین جب اس کی عدت پوری ہو جائے یعنی وقوع طلاق کے بعد تین حیض شروع ہو کر ختم ہو جائے، اور آئسہ یا صبیحہ جو تو تین ہیے گذر بائیں اور جمل والی جو تو تین ہیے جہا بائیکہ بائیکہ عدت پوری ہو گئے کے بعد لا مدت کو دوسرے سے نکاح کرنا درست ہے، جو لوگ منقطع کی شرط لگاتے ہیں، یا شوہر کا رکھنے سے انکار کرنے کو شرط ٹھہراتے ہیں، ان کا قول غلط ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

صریح کابیان

مسئلہ:۔ مرسلہ جناب جان محمد صاحب رضوی از جہڑہ: ۸، ر عمر الحرام ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا والد بیمار تھا کسی غرض سے زوج زید کے متعلق کہا تمہاری بیوی طلاق کے قابل ہے، باپ کے کہنے پر زید کو غصہ ہوا اور کہا میں نے اس کو طلاق بائن دیا، لیکن اس وقت بیوی موجود نہ تھی، مجزہ دو شخص کے کچھ دیر بعد اس واقعہ پر بیوی مطلع ہوئی، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو زید کے لئے وہ بیوی کس طرح حلال ہو سکتی ہے، بیہوا اثر مرد؟

الجواب: اگر یہ لفظ تین بار کہے تو تین طلاقیں ہو گئیں، البتہ ملاہ اس کے نکاح میں وہ عورت نہیں رہ سکتی اور اگر ایک یا دو بار کہے تو ملاہ کی حاجت نہیں، اس سے دوبارہ نکاح کر کے عدت کے اندر یا بعد نکاح کے بعد وہ حلال ہو جائے گی بشرطیکہ خیر طلاق مذکور ہو کر وہ اور یہ مل کر تین ہو جائیں گی، درمیان میں ہے، لا یطیق ابطال ابطال اذا امکن جملہ اخبار اعم الا اول کانت بائن بائن او ابتنت بتطلیقہ فلا یقع لانہ اخبار فلا یقع فی جملہ اشیا جملات ابتنت بائن یا خبری او کانت طالق بائن او قال فینت البینونہ اکثری لصدقہ مرحلہ علی الاخبار فیجعل انشاء، نیز کسی میں ہے، قال امرأته طلاقاً لم یسم جملہ امرأته مفردۃ طلقت امرأته استحساناً۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسؤلہ نذیر حسین بریلی، محلہ بازار عندل خان، ۱۴۱۲ شہان (۱۳۴۱ھ)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع شیعہ اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی اور زید میں کسی وجہ سے کچھ جھگڑا ہوا زید کے پدر نے زید کی بیوی کی حمایت اور جانب داری کی زید کی نرمی کے خلاف اس پر زید نے بائن اطلاق کر اگر تم اس کی حمایت کرتے ہو تو میں نے اس کو طلاق دی اور زید نے صرف ایک مرتبہ اپنی زبان سے طلاق کہا، اس کے لئے سوال یہ صرف اتنا ہے، اس کو طلاق بائن دیا، چونکہ وہم میں یہ شک ہے، یہ تین بار سے کم طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، اس لئے جب وہم طلاق دیتے ہیں تو قیاس سے کم نہیں دیتے، سوال میں جو کچھ لکھا ہو گا ہے، وہ طلاق حضرت پر غلبہ اور ظاہر ہے، اس لئے ہی کا اختتام کرنا ممکن تھا طلاق دی ہو، اور لکھا ایک بار، اس بنا پر حضرت نے دونوں شخصوں پر حکم فرمایا، اس جواب کے ظاہر ہو گیا کہ اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے جیسے تیرے کو طلاق بائن دیا، طلاق بائن دیا، تو اس کا زوج پر تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی، اتنے اس حمایت کے کفیل کرنے کی ضرورت پیش آتی کہ اس لئے بیوی کا نام نہیں لیا، یہ کیا ہے، اس کو طلاق بائن دیا، اس کو ہم اشارہ ہم ہے، اگر چہ یہاں یہ بات ہے کہ شوہر کے باپ نے یہ کہا تھا تمہاری بیوی طلاق کے قابل ہے، اس کے جواب میں شوہر نے وہ جملہ کہا، اس سے متنبہ ہے کہ اس کو اشارہ بیوی ہی کی طرف ہے، اور لکھا (دفعہ ۲۰۶ ص ۱۰۱)

بعد زید کا باپ زید کی بیوی کو سواری میں سوار کر کر اپنی لڑکی کے یہاں لے گیا، سوال یہ ہے کہ صورت بالا میں طلاق ہوگی یا نہیں؟

الجواب: بصورت مستفسرہ میں اگر عرف ایک ہی بار یہ لفظ کہے تو ایک طلاق رجعی ہوئی، شوہر اگر چاہے عدت کے اندر رجوع کرے شوہر کا فقط یہ کہنا کافی ہے کہ میں نے اسے رجوع کر لیا، اولیٰ وغیرہ کرنے سے بھی صحت ہوگی مگر اب وہ صحت و طلاق کا مالک رہا، آئندہ اگر کبھی دو طلاقیں دے گا، مطلق ہو جائے گی، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسعودی بخش، بی بی بحیثیت مملہ کچھرا، ذیقعدہ ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اقرار کیا، میں نے لڑائی کی حالت میں اپنی بیوی کو اس طرح کہا، میں نے تجھے کو طلاق دی، نکاح باہن نے تجھے کو طلاق دی، نکاح باہن الفاظ کے کہنے سے شریعت مہلہ کا جو حکم ہو،

بیان فرمائیں؟

الجواب: فقیر کے پاس اس واقعہ کے متعلق پیشتر استفتا آیا، سوال میں تھا کہ دومرتبہ طلاق دی سائل

سے دریافت کیا کہ شوہر نے کیا کہا تھا، اس نے بیان کیا کہ یہ کہا، میں نے تجھے کو طلاق دی، میں نے تجھے کو طلاق دی، اس پر

دو طلاق رجعی کا حکم دیا، اب پھر یہی واقعہ کے متعلق دوبارہ باہن الفاظ سوال آیا، اور اس کے ساتھ ایک فتویٰ بھی ہوا،

معنی کا کام صورت مستفسرہ کا جواب دینا ہے، واقعہ کی کیا خبر کہ شوہر نے کیا الفاظ کہے تھے، اور سائل طلاق میں

لفظ کے تیسرے اکثر حکم بدل جاتا ہے، اب جو لوگ سوال لے کر آئے ان سے جتنی بار پوچھا گیا، ہر بار بیان بدلتا گیا،

کبھی کہا کہ لفظ تھے میں نے طلاق دی، نکاح باہن، کبھی کہنا کہ طلاق دی، نکاح باہن، اور کبھی کہنا کہ نکاح باہن نے طلاق دی

جا، اور کبھی کہنا کہ شوہر کو باہن کہیں کہ اس نے کیا الفاظ کہے تھے، اور اپنی فہم پر روشن کر ان تیارات سے احکام میں کس

قدر اختلاف ہوگا، اب اگر صورت وہ ہے جو پیشتر بیان کی گئی تو حکم وہی ہے جو حکم دیا گیا، اور اگر الفاظ کچھ

اور میں تو حکم وہ ہوگا جو ان الفاظ سے نکلے، مگر استفتا میں اب جو الفاظ نقل کئے گئے، ان کے متعلق حکم شریعت بیان

کیا جاتا ہے، اور غالباً طلاق دینے والے کے یہی الفاظ ہوں گے کہ سائل سے معلوم ہوا کہ شوہر نے ایسے الفاظ وہاں

ذیقعدہ ۱۳۴۱ھ سے اس کی بیوی کی ہے، اور اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی بیوی کا حکم دے اور اسے ایسے لفظ سے ذکر کرے

طلاق دے کہ وہ متین ہو جائے تو اس کو دو طلاق بڑ جائے گی، واللہ تعالیٰ اعلم،

ایک عالم کے سامنے بیان کئے اور عالم نے خود سوال مرتب کیا اور جواب لکھا،

فقیر کے پاس یہ سوال وجواب نصیح کے لئے پیش کیا، مگر بعض امور فقیر سے مانع ہوئی، اور مستقل جواب کو مناسب جانا،
اشاء وجواب میں ان امور کی طرف بھی مٹنا اشارہ ہو گا، غافل و باللہ المستوفی، شوہر نے جو الفاظ کہے ان میں دو لفظ مرتب
ہوئے، ان سے ہر حال دو طلاقیں واقع ہوئیں، خواہ اس نے طلاق دینے کی نیت سے کہے یا نہیں، تیسرا لفظ اس میں ہے
صریحہ یا مضمین الاشیہ کلمات سے و انت طالق و مطلقۃ فیقع بها واحدۃ صحیحہ وان لفظی خلافہا اولہ
یؤشیثا، اور دوبارہ لفظ کہے کہ نکل جائیہ الفاظ کا یہ سے ہے، اور قتل دے اور اس میں ہر حال نیت کی ضرورت
ہے، اگر شوہر نے اس لفظ نہ نکل جا، سے طلاق کی نیت کی تو اس سے بھی طلاق ہوگی، اور اب تین طلاقیں ہو گئیں، اور
عورت نکاح سے نکل گئی اور بغیر نکاح میں نہیں آسکتی، اور لفظ نکل جا، سے اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو صرف دو
رمبی طلاقیں ہوئیں، زنا حد میں سب سے کہتا ہے اور بہ حد نکاح جدیدہ اور حلالہ کی اس صورت میں ضرورت
نہیں، اگر شوہر بقسم بیان کرے کہ میں نے لفظ نکل جا، سے نیت طلاق نہ کی تو اس کا قول مان لیا جائے گا، غضب کی

لہ، لفظی صواب الحمد للہ رب العالمین والصلوات والسلام علی رسولہ والہ وصحابہ وسلم، انا بعد شریعت باہر میں نزدیک اس کے کہ
پرتین طلاقیں پڑیں، اور یہ طلاق منقطع ہوگئی، جس کے بعد بغیر طلاق ان میں باہر ہوئی میں نکاح ناجائز ہے، اس لئے کہ یہ نہ چار لفظ طلاق کے
ہوئے دو لفظ مرتب دینے سے کہ طلاق دہی، اور مرتبہ طلاقیں رمبی ہوئیں، اگر رمبی نہ ہوئیں، لفظ طلاق سے، کہ طلاق رمبی فرمایا ہے
خواہ طلاق تین طلاق کی نیت کرے خواہ ایک کی نیت نہ ہو، و طلاق سے قطع واحدۃ صحیحہ و انت طالق الاکثر والاہانتہ
اولہ یؤشیثا، مگر یہ کہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں، لفظ آخری اور اذھی سے اگر نیت طلاق ہے یا وہ کی نیت تو ایک طلاق باقی
اور تین کی نیت کی تو تین طلاق باقی پڑیں گی، مگر نہ کہ اگر طلاق کا ہو تو بغیر نیت طلاق قضاؤ طلاق ہو جائے گی، بقیتہ
اکھتایات الاشیہ الطلاق کا نیت واحدۃ یا شذوۃ ان لای شذوۃ کا نیت شذوۃ ان لای شذوۃ کا نیت شذوۃ کا نیت واحدۃ یا شذوۃ
وقتی خلافہ من الیۃ الا ان یکون فی حالۃ منۃ اس کے طلاق فیقع بها واحدۃ صحیحہ و انت طالق الاکثر والاہانتہ
بھی موجود ہے، طلاق حریج کا مرتب اور بائن سے محقق شرع شریعت میں معتبر اگرچہ زنا حد میں مشروطہ بھی موجود اور محقق بائن مرتبہ کے
ساتھ بھی موجود، انصاری، عینی، حلی، العریج، در مختار، ان تمام عبارات کتاب فقہیہ
معتبرہ پر نظر کرنے سے حکم مقرر ہوتا ہے، تاہم زنا و زور کے درمیان جہائی لازم و ضروری اور نہ حد تک کہ تین ماہ ہیں اور
(بجز ۹ ماہ)

صورت میں نیت پر موقوف نہ ہونا اس کا یہ ہیں ہے جو محکم رد و سب نہ ہو جو اب کے لئے متعین ہو اور مذکر مطلق میں جو محکم سب ہے یا محکم رد و سب کا یہ ہو یہ دونوں نیت پر موقوف نہیں اور یہ لفظ محکم جو محکم رہے، لہذا مذکر یا غضب کا ذکر کہ فتویٰ میں واقع ہوا، اور اس بنا پر نیت پر موقوف نہ جانا اور بغیر نیت شوہر تین طلاق کا حکم دیا میم نہیں، تخریر الابصار میں ہے، فتویٰ اخباری و اذہبی و قوی بخلاف سدا، درغما میں فرمایا، تنوقت الاقسام الثلثة علی نية للاحتیال والاعتزل لم یمنعہ فی عدم النية وبکفی تعلیمہا لہ فی منزلہ و فی الغضب وقت الاطلاق ان قوی وقی و الاطلاق مذکورہ الطلاق یتوقف الاول فقط ویقع بالآخرین وان لم یمنع اور ہدایہ سے استناد کیا کہ اگر خرجی اور اذہبی اگر مذکر مطلق کے وقت جوئے جائیں تو بغیر نیت قضاء طلاق ہو جائے گی، حالانکہ صاحب ہدایہ نے یہ قول قدوری اولاد ذکر کیا، اس کے بعد بتا دیا کہ اس قول میں اگرچہ تمام الفاظ کی نسبت ایک حکم رکھا، مگر اس میں یہ تفصیل ہے جو محکم رہے، اس سے اس میں بغیر نیت حکم طلاق نہیں فرماتے ہیں، سو فی ہین ہذا والا لفاظی اسی ان قال، و فی حلالہ ہذا اکثرہ الطلاق لم یصلح فی ما یصلح جہا ولا یصلح مردانی العتدہ فیصلح فیما یصلح جہا و سدا و معتزل قول قدوری خرجی قوی، صاحب ہدایہ نے یہ جو تفصیل ذکر کی اور قاعدہ کلیہ ذکر فرمایا، ان سب سے ختم پوشی نہ جائے گی، پھر قدوری نے صرف مذکر کے لئے یہ حکم دیا، مجیب نے اس پر غضب کا اضافہ فرمایا، مثلاً یہ بغیر غضب نہ کہ کوئی کافی سمجھا، اور مجیب یہ کہ عدت تین ماہ اور وضع حمل بتائی، حالانکہ مطلقہ غیر حامل کی عدت تین حیض ہے، تین حیض کے لئے تین ماہ ہونا کیا ضرور ہاں اگر اُسے یا مغیرہ ہو تو اربعہ عدت تین ماہ ہے، واللہ تعالیٰ اعلم،

بدینہ ص ۲۰۰، دیکھئے، اگر زوج حامل ہو طلاق دینے والے پر زوجہ طلاق کا نفع شرعاً واجب، میں نے جو کتب سے، اس پر جو حکم حکم تمام لفظ حکم کے اول مزید اہمیتان کے لئے اس مسئلہ کی تفسیر مذکور ہے، اسے در مختار میں کنایات طلاق کی تین جہاں ہیں، ایک وہ جو رد کا احوال رکھے دوسرے وہ جو سب و حکم کا احوال رکھے تیسرے وہ جو رد کا احوال رکھے، اور نہ سب و حکم کا، بلکہ جواب کے لئے متعین ہو جہاں یہ ہے۔ واکتبات شدت، ما یجوز انہما دھما یصلح طلاقاً ولا، اب جہاں صاحب در مختار اول فرمائی گئے، اس سے مراد وہ قسم ہے، جو رد کا احوال رکھے، اور جہاں اولاد فرمائی گئے، اس سے مراد وہ کنایات ہیں جو رد کا احوال رکھیں، یا سب و حکم کا احوال رکھے، اور جہاں اظہر لوں گے، اس سے مراد وہ قسم ہے جو رد کا احوال رکھے نہ سب کا، حالت مذکر مطلق میں دو لہد والی تموں میں نیت کا ضرورت نہیں، البتہ پہلی قسم میں مذکر مطلق میں بھی نیت کی حاجت ہے، اور جب خود صاحب تخریر الابصار نے یہ تقریر کیا کہ وہ کہ بکل جا، پہلی جا، کفری ہو جا، رد کا احوال رکھتا

مسئلہ ۱۰ مسؤل طفیل احمد بریلی، ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ۔

کیا حکم ہے شریعت مطہرہ کا اس صورت میں کہ ایک شخص دس بجے رات میں اس مکان میں آیا، جس میں اس کی بیوی عاریہ رہتی تھی، اس کی بیوی نے کہا کہاں تھے، آج تین چار روز میں آئے، اس نے کچھ جواب نہیں دیا، اس کی خوشنما نے اپنی بیٹی سے کہا کھانا پکائے وہ بولنا مجھے بھوک نہیں، میں نہیں کھاؤں گا اور اپنی بیوی سے کہا میرے مکان پر چل بیوی نے جواب دیا میں نہیں جاؤں گی، اس جواب پر شوہر کالی بکنے لگا اور جوتا سے مارنے لگا اور کہا میرے کپڑے دے اس کی بیوی نے کہا اس صندوق میں ہے، شوہر کپڑے لے کر جاتے وقت کہا بیٹی تجھے جوتا میں لے کر دے گا، اب اپنی ماں کے پاس رہ، تو طلاق ہوگی یا نہیں، اور در صورت طلاق عدت پوری ہوگی یا نہیں، کیونکہ اس واقعہ کو تقریباً ایک سال ہو گیا ہے، بینو اتوجروا۔

اجواب ۱۰ دو طلاقیں واقع ہوئیں کہ یہ لفظ اردو زبان میں مرتج طلاق ہے، کتاب میں کہ نیت وغیرہ کی حاجت پڑے، کا حقیق فیہنا قدما سرہ فی خداؤہ، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، لوقال الرجل لامرأۃ بہشتم او بلہ کر دم قر او بائے کشادہ کر دم ترا فجدن کلمہ خفیہ قولہ طلاق صحیح فاحتمی یكون رجعا وینقض بدون النیۃ کن انی الخلاصۃ وکان شیعہ الاسلام یظہروا ان من مرفعیانا راجعہ اللہ تعالیٰ یعنی فی قولہم بہشتم باواقعہ بلا نیۃ ویکون افراتہ رجعا وینی فی ما سواہا بشتر اما النیۃ ویکون اواقعہ بائنا کن انی الذ خیرۃ، لہذا اگر شوہر نے عدت کے اندر رجعت کی ہو تو بعد عدت طلاق صحیح کر سکتی ہے، باور اگر طلاق صحیح والی ہے تو عدت بھی نہیں ہے، قال اللہ تعالیٰ و المطلقت بقولین یا نفسھن ثلاثۃ قس و ۶، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱ مسؤل حافظہ عبدالکریم صاحب، محلہ زخرو بریلی، ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنی بیوی کو مار رہا ہے اور مایہ دے رہا ہے اور اس کی حالت میں کہہ رہا ہے، تجھے طلاق ہے، تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟
دوسرے شخص کی حالت کی طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟ بینو اتوجروا۔

شیخ فرمودی نہیں کہ ایک سال میں تین مرتبہ ایسے ہوں، اگر دہرہ عدت کی عام عادت کے مطابق جہ کی کلاوت و معذرت نہ ہو، تین ایسے تین میں تین تہا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از بار سس محکمہ کثیر، مسدسہ دار مولوی حفیظ اللہ صاحب، ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ولی محمد نیند سے بیدار ہوا تو بچہ رو رہا تھا قصہ معلوم ہوا تو بچہ کو دو تین طمانچہ مارا، بچہ کی ماں نے سنا کیا اس پر بچہ کو اور غصہ کیا اور اس کو بھی مارا اس اثناء میں ہمارے بھائی امانت اللہ آئے اور بچہ کو روکائیں نے بھائی سے کہا، آپ سے کیا مطلب میں ماروں گا، انھوں نے کہا اگر ایسا کرنا ہی ہے تو مکان سے نکل جاؤ، میں نے کہا میں نہیں نکلوں گا۔ تب بھائی امانت اللہ نے کہا، اگر تم سے نہیں سیرتا تو چھوڑ دو، اس کے جواب میں ہم نے کہا کہ طلاق دے دیا، بعدہ تھوڑی دیر تک ہنکار اور باتوں میں ہوتی رہی اس کے بعد سلامت اللہ آگئے اور مجھ سے کہنے لگے کیا کرتے ہو چپ رہو یہ سب کیا بک رہے ہو، تو ہم نے سلامت اللہ سے کہا جو کہا سو کہا، سلامت اللہ نے کہا کیا کہا، تو ہم نے کہا کہ طلاق دیا، سلامت اللہ نے کہا کوئی گواہ بھی ہے ہم نے کہا امانت اللہ سے پوچھ لو پھر سلامت اللہ نے پوچھا، کئی مرتبہ کہا، ہم نے کہا دو مرتبہ اتنا کہہ کر میں باہر چلا گیا، سلامت اللہ دو دن بھائی لڑ رہے تھے، اتنے میں بی بی بونچا دل چمک کر کہتے ہوئے سنا کہ ہم چلے جائیں گے، میں نے کہا کہاں چلے جاؤ گے تو کہنے لگے ہم تدر ہیں گے، طلاق دے دیا، عورتوں نے اوپر سے ہاتھ سے اشارہ دیکر نہیں، پھر میں نے دل محمد سے کہا کیا، ہنسی مذاق سمجھے ہو، پھر ولی محمد نے کہا، ہم نے طلاق دے دیا اس کے بعد باہر چلے گئے، چند منٹ کے بعد ان کے بھائی امانت اللہ نے مجھ سے کہا کہ اس سے پوچھو، چاکا یا جھوٹ، میں نے پوچھا، جس کے جواب میں ولی محمد نے کہا دو مرتبہ طلاق دیا، اتنا کہہ کر باہر چلے گئے؟

اجواب: ہر صورت مستقرہ میں کئی مرتبہ ولی محمد نے لفظ طلاق دیا، بیان کیا، اور سلامت اللہ گواہ بھی اس کا قول اتنا ہی بیان کرتا کہ طلاق دیا، اور کہ طلاق دینا دل سے آخر تک کہیں طلاق کی اضافت نہیں ذکر کی اور وقوع طلاق کے لئے اضافت ضروری ہے، ورنہ آثار میں ہے، ورنہ ان خرافتیں سے طلاق اولاً تین جہاں اضافت حلفیت، بطلان خیریت، لم یقل لکنہ الاضافۃ، چہاں اس کلام سے بظاہر یہ منہم ہوتا ہے کہ اگر حراۃ اضافت سے خالی ہو تو طلاق اصلاً واقع نہ ہوگی، اگر حق یہ ہے کہ حراۃ اضافت ہونا ضروری نہیں، بلکہ اضافت اگر نیت میں ہو جب بھی کافی ہے، ہاں اگر شوہر قسم کے ساتھ یہ بیان کرے کہ میں نے اپنی اس عورت کو طلاق دینا مردانہ لیا تھا تو وقوع

طلاق کا حکم نہیں دیں گے کہ اضافت نہ نکاح میں ہے نہ نیت میں، رد المحتار میں بحر الرائق سے ہے، اقول امرأتہ طلاق اول طلق امرأتہ ثلثا وقال لم اصح امرأتہ فی قصدا قہار وینعم منہ الاول لم یقل وادخل تعلق امرأتہ لان الصداقہ ای صیغہ امرأتہ ای صیغہ بطلانہ لا بطلان فی غیرہا، خصوصاً اس مقام میں جب کہ وہ اپنی عورت کو مارتا تھا اور اس کا بھائی امانت اللہ کہتا ہے کہ چھوڑ دو، اس کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ طلاق دے دیا، یہ مخرج اور صاف قرینہ ہے کہ اسی عورت کو امانت اللہ نے چھوڑنے کو کہا اور اس نے اسی عورت کو طلاق دینا کہا، ایسی صورت میں انکار کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی، اور بہ نظر ظاہر اس کا انکار قابلِ سماعت نہیں اور جب کہ وہ اس سے انکار کر رہا ہو، تو وہ طلاق کا حکم دیں گے کہ وہ خود بھی دوسرے طلاق دینے کا اقرار کرتا ہے، اب رہا یہ معاملہ کہ سلامت اللہ کے سامنے اس لفظ کو کئی بار کہا اور یہ بھی کہتا ہے کہ دوسرے طلاق دیا، اگرچہ حکم یہ ہے کہ جتنی مرتبہ اس لفظ کو زبان سے کہے، اتنی ہی طلاقیں واقع ہوتی ہیں یعنی تین مرتبہ تک، مگر چونکہ یہ سوال کے جواب میں ہے، لہذا یہ خبر ہے، انشاء اللہ، تو اس لفظ سے جدید طلاق واقع نہ ہوگی، وہی دور میں گئی، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، اقول لا رمتہ انت طالق فقال لم یحل ما قلت فقال طلقته فقال اطلاق قلت ہی طالق فصح دامت فی القضاء کن اخی بعد ان یخبر بوجوبت مسؤل میں اگر پیشتر کبھی اس عورت کو ایک یا دو طلاق دے چکا ہے، تو اب مغلطہ ہوگی، ورنہ یہ رد و جوی ہیں، اگر عدت ختم نہ ہو چکی ہو تو رجعت کر سکتا ہے اور عدت ختم ہو چکی ہے، تو اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے حلال کی حاجت نہیں، مگر یہ معلوم رہے کہ آئندہ جب کبھی اسے ایک طلاق دے گا، تو ایک ہی سے مغلطہ ہو جائے گی کہ دو یہ جو بھی ہیں، اس وقت میں جدید کی حاجت نہ ہوگی، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ :- از جودہ پور مارواڑ پوٹھن ٹٹا کر صاحب کی دکان، امرسلہ حاجی غلام محمد عبد العزیز صاحب ۲۶ جمادی الآخر ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سماءہ بیگم اللہ بنت الدین کا نکاح مٹھی میرو سے ہوا اور میر و اپنی اہلیہ سیم اللہ کے ساتھ جودہ پور ہی میں رہنے لگا، چونکہ سیم اللہ صوم و صلوة اور تلاوت قرآن کی پابند تھی اور اس کا شوہر صوم و صلوة کا پابند نہ تھا، اس لئے وہ اکثر سیم اللہ کے صوم و صلوة کے لئے مانع ہوتا تھا، شدہ شدہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ شخص مذکور نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اور صاف کہہ دیا کہ

میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، یہ میرے کام کی نہیں ہے، اس وقت بسم اللہ حاملہ تھی، لیکن اس نے اپنے گھر سے نکال دیا اور خود تمام سامان لے کر نیا شہر چلا گیا، تین سال تک اس نے بسم اللہ کی کوئی خبر نہیں لی، بعد چند اشخاص نے واپس لانے کے لئے کہا، اس پر بھی اس نے وہی جواب دیا کہ میں اس کو طلاق دے چکا ہوں، وہ اب کسے واپس آ سکتی ہے، مگر اس کے بشیروں نے کہا، ہم اس کو برادری کے ذریعہ سے تیرے ساتھ کر دے دیں گے، بالآخر اس نے جوہرہ پر آکر پچائیت کی، پچائیت نے بھی بسم اللہ کو اور اس کے والد سے بسم اللہ کو تے جانے کے لئے مجبور کیا، چونکہ چار مہر خفوں نے بھی اس کے طلاق دے دینے کی تصدیق کی، اس لئے بسم اللہ طلاق ہو جانے کی وجہ سے ساتھ چلنے کو انکار ہی ہے، لہذا صورت حال میں عند الشرح کیا حکم ہے، ہمزاء جوہرہ،

اجواب: مسائل نے یہ تحریر نہیں کیا کہ میرے بسم اللہ کو کتنی طلاقیں دیں، اگر تین طلاقیں دی ہیں، جب تو بسم اللہ کا جائز رکنا اور بغیر طلاق بسم اللہ کا میرے کے ساتھ نکاح بھی نہیں ہو سکتا اور اگر ایک یا دو طلاقیں دیں اور عدت پوری ہو گئی اور میرے نے رجعت نہ کی، یا وہ طلاق بائن تھی تو اب بسم اللہ اس کے نکاح سے باہر ہو گئی، اس صورت میں بھی بغیر نکاح جدید اس کے یہاں نہیں جا سکتی، بظاہر یہی دو صورتیں معلوم ہوتی ہیں، اور بلاشبہ ان صورتوں میں بسم اللہ کا اس کے یہاں جائز ہو گا اور جو لوگ اسے مجبور کرتے ہیں، وہ حرام پر مجبور کرتے ہیں، ہرگز ان کے کہنے پر بسم اللہ حلال نہ کرے ورنہ آخرت کے سخت مواخذہ کی سختی ہوگی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۸

مسئلہ: بہر مسند ولد اور علی واکخانہ بھریا، مقام انٹ بھگٹیا، پنا، کٹوری چانک کے پاس، ۲۲ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ کیافر مائے میں علما نے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے دو گواہوں کے سامنے یہ بات کہی کہ ہم اس عورت کو نہیں رکھیں گے، اور ہم کو اس عورت سے اب کوئی غرض و تعلق باقی نہیں رہا اور ہم یہ بات کہہ دیتے ہیں، اپنی زبان سے کہ ہم نے اس عورت کو چھوڑ دیا، ہم نے اس عورت کو چھوڑ دیا، ہم نے اس عورت کو چھوڑ دیا، اسی طرح سے زید نے تین مرتبہ کہہ کر چھوڑ دیا، یا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟۔

اجواب: بہر صورت مذکورہ میں کہ زید نے تین مرتبہ یہ کہا کہ ہم نے اس عورت کو چھوڑ دیا، اس سے تین طلاقیں واقع ہو گئیں، طلاق کی عدت پوری کر کے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یعنی زید نے جب یہ لفظ

کہا، اس کے بعد سے عورت کو اگر تین مہینے ہو چکے ہوں تو عدت پوری ہوگئی اور اب نکاح کر سکتی ہے، اور ابھی تین مہینے نہ ہوئے ہوں تو جب پورے ہو جائیں نکاح کرے، قیام کی عالمگیری میں ہے، دول قال الرجل لامرأته تراجبک بازوانتم ادبہنتم اذیکما کما کم تراواہنکے کشادہ کس دم، تراواہنکے کھلے کھسیر فی لعلقتا عسرا حتی یکون راجیا ویقع بدون الینۃ کذا فی الخلاصۃ وکان فی لفظ الامام منطویا لدین المرغینانی رحمہ اللہ فتاویٰ یعنی فی قولہ ہمشتم بالواقع بلاینۃ ویکون الواقع راجیا یعنی فی ماسواہا باشتراط الینۃ ویکون الواقع باننا کذا فی الذخیرۃ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

اضافت کا بیان

مسئلہ: برآمدہ از نواب گنج، ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنے سر سے کہا میرا زور مجھ کو دیدے تیری روکی سے کچھ تعلق نہیں ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے، حلاق ہوئی یا نہیں؟
اجواب: وہ اگر فقط اتنے ہی لفظ کہے جو سوال میں درج ہے تو طلاق نہیں کہ تیری روکی سے تعلق نہیں ہے یہ لفظ عمل ہے، نہیں کہا کہ کسی روکی سے تعلق نہیں ہے، زور کو یا مجھ کو یا کسی اور کو اور یہ بھی نہیں بتایا کہ اپنی زوجہ کے نسبت کہتا ہے یا کسی اور کی نسبت کیوں کو سائل سے معلوم ہوا کہ زور کو اور بھی تین نہیں ہیں، لہذا تعین نہیں ہوئی تو طلاق نہیں ہوئی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئلہ جناب حبیب اللہ صاحب شہر کرا، ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اور زید کی زوجہ سے آپس میں زانیہ کی گھر دار ہوئی حبیب عورت نے زبان درازی زیادہ کی تو زید کو غصہ زیادہ بڑھا آپس میں لڑائی بھی زیادہ بڑھ گئی، اسی وقت زید نے ایک مرد اور دو عورت کی موجودگی میں تین مرتبہ زبانی سے ادا کیا، طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی اب ایسی صورت میں عورت نکاح سے باہر ہوگئی یا نہیں؟

اجواب: اگر صورت واقعہ ایسی ہے اور زید نے یہی لفظ کہے جو سوال میں ہیں اور اتنے کہے تو

طلاق واقع نہ ہوئی کہ امانت سے خالی ہے، اور طلاق بغیر امانت واقع نہیں ہوتی، فتاویٰ غازیہ ص ۲۳۲ پہر
خلاصہ پہر علیگری ص ۸، ۴ میں ہے، ارجل قال لامر آتی الغضب اگر قرض من معنی سے طلاق وحدان ایہ
لا تطلق لانہ ما اضاف الطلاق الیہا، واللہ تعالیٰ اعلم، ۔

مسئلہ ۱۰۔ اسکندر پور ضلع بلیا مرسلہ نور علی شاہ ۱۲۰ ہجری الاولیٰ ص ۱۲۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ گوہر علی شاہ اور ان کی بیوی میں جھگڑا
ہوا اسی وقت گوہر علی شاہ کے بھائی نور علی شاہ آئے ان کے سامنے گوہر شاہ کی بیوی نے گوہر شاہ کو فحش گایا
دین شروع کی، اس پر نور علی شاہ نے اپنے بھائی سے پوچھا بتاؤ اب کیا ہو گا اس پر گوہر شاہ نے کہا میں نے
اس کو طلاق دے دیا، نور علی شاہ نے منع کیا مگر عجبیں مرتبہ کی کلمہ کہتے رہے، جناب مولوی عبدالعظیم صاحب
کے پاس بھی آکر یہی کلمہ کہا کہ میں نے اس کو چھوڑا، اب سکندر پور میں منصف نہ دکھاؤں گا، جھپسیوں مرتبہ کہتے رہے،
اور وہاں سے حافظہ وارث علی صاحب کی خدمت اقدس میں گئے، وہاں بھی یہ کہا میں اپنی بیوی کو طلاق دیکر
آ گیا ہوں، اور اب حافظہ صاحب کے ساتھ جاؤں گا اور پھر سکندر پور نہیں لوٹوں گا، پھر سکندر پور پہنچے، لوگوں
سے یہ خیال ظاہر کیا کہ میں نے اس کو طلاق نہیں دی، میں اس کو دکھوں گا، اس پر نور علی شاہ نے حملہ کے چند
آدمیوں کو جمع کر کے پریسڈنٹ پیش کیا تو لوگوں نے طلاق کی بابت گوہر شاہ سے پوچھا تو گوہر شاہ نے انکار کیا کہ
میں نے طلاق نہیں دی، یوں ہزاروں لاکھوں مرتبہ طلاق طلاق کہا، مگر کسی کا نام نہیں لیا، اس کے بعد نور علی شاہ
نے طلاق کے ثبوت میں لوگوں سے کہا کہ عبدالرحمن میاں سے انھوں نے اپنا طلاق دینا انھوں کے ساتھ بیان
کیا ہے کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے کر آیا ہوں، گوہر شاہ نے کہا عبدالرحمن کی بات کا کچھ اعتبار نہیں، وہ میرے
دشمن ہیں، لال محمد اسی مجلس میں موجود تھے، نور علی شاہ نے مجمع سے کہا، لال محمد موجود ہیں، ان سے دریافت کریں،
مجمع نے لال محمد سے دریافت کیا، انھوں نے جواب دیا، میں نے اتنا سا کہ عبدالرحمن نے گوہر شاہ سے کہا کہ اب
مے امانت کی کثرت اس مسئلہ میں جو حق ہے، اسے منقولہ ہے کہ خود حضرت نے فرمایا ہے اور اس غاوم نے اس کے تحت مایہ میں ذکر
کہے، اور آئمہ مختلف مسائل میں حضرت نے اس کی تفصیل فرمائی ہے، وہ ساری تفصیل یہاں اور منصف کے جملہ مسائل میں جاننا چاہیے
حضرت نے بظرافت اس صورت ایک شق پر حکم فرمایا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم،

تو تھوڑی بیوی تہ پر حرام ہو گئی، گوہر شاہ نے کہا، ہاں تب نور علی شاہ نے کہا، ان واقعات سے انکا طلاق دینا میرے نزدیک ثابت ہو چکا ہے، میں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتا، تب گوہر شاہ نے اپنی بیوی کی طرف اشارہ کر کے جمع کے سامنے نور علی شاہ سے کہا، لیجئے اب میں پھوڑتا ہوں، آپ لوگ گواہ رہیں، اب سوال یہ ہے کہ آیا یہ طلاق ہوئی یا نہیں، طلاق ہو جانے کے بعد اس کو رکھ لینا کیسا ہے، نور علی شاہ ان کی کچھ مدد کر بس تو کیا حکم ہے، اور جو لوگ گوہر شاہ کو اس بیوی کو رکھنے کی ترغیب دیں، اور اس طلاق کو طلاق نہ سمجھیں ان لوگوں کو کیا حکم ہے؟

منقولہ تو جردا

اجواب: یہ طلاق میں اضافت کی ضرورت ہے، اگر اضافت باطل نہ ہوتی تو طلاق واقع نہ ہوتی، وہ مختار میں ہے، لم یقع لذلک، الاضافۃ ایضا، مگر گوہر علی شاہ کے الفاظ میں اضافت موجود ہے کیونکہ اس نے یہ کہا ہے کہ میں نے اس کو طلاق دے دیا، اگرچہ بعد میں اپنے ان الفاظ سے انکار کرتا ہے، مگر نور علی شاہ کے سامنے یہی الفاظ کہے اور مولوی عبد الیظم کے سامنے انھیں الفاظ سے بیان کیا، اور دوسرے لوگ بھی ان الفاظ کے شائبہ موجود ہیں، پھر یہ انکار قطعاً ناجائز ہے، اس کی عورت کو تین طلاقیں واقع ہو گئیں، اور نیز ملاز اس سے نکاح بھی نہیں کر سکتا، رہا یہ کہ بی بی کا نام نہ لیا، مگر جب کہ عورت سے جھگڑا ہو رہا تھا، اور نور علی شاہ نے اسی عورت کے متعلق سوال کیا تھا، اس پر گوہر علی شاہ نے کہا، میں نے اس کو طلاق دے دیا، تو اس کو تیسے مراد وہی عورت ہوگی، اور طلاق ضرور واقع ہوگی نیز لوگوں کے سامنے گوہر علی شاہ کا یہ کہنا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دیدیا باطل صاف ہے، ان الفاظ کے ہوتے ہوئے نام لینے کی حاجت نہیں، بصورت مذکورہ میں نیز ملاز اس عورت کو تصرف میں لانا حرام اور جو ایسی ترغیب دینے والے ہیں، وہ بھی حرام کے مرتکب ہیں، اس دلی حرام کے وبال میں وہ بھی شریک ہیں، قال اللہ تعالیٰ، ولا تعادوا علی الاثم والعدوان، گوہر علی شاہ یہ فرض ہے کہ اس عورت سے فوراً جدا ہو جائے اور توبہ کرے ورنہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ گوہر علی شاہ کا مقابلہ کریں، اس سے میل جول، سلام کلام سب ترک کریں، قال اللہ تعالیٰ، طما ینشیط الشیطان فلا تعادوا، جدا الذکر ہی مع القرم الخلاب، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسٹر نیا ز علی خاں، محلہ بازار مندر خاں، بریلی، ۳۰ مارچ ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ طلاق دی، طلاق ہی طلاق یا چار شخصوں اور بیوی کے روبرو اور طلاق نامہ لکھا گیا، جس پر چار شخصوں کی گواہی ہوئی، مہر بخشے کا علاحدہ کاغذ لکھا گیا، اور کاغذ اب پھاڑ ڈالے گئے اور اب چاہتے ہیں کہ دونوں کے باہم پھر نکاح ہو جائے، اگر جائز ہے، تو کس طرح جائز ہے، مہر کر دی جائے اگر ناجائز ہے تو کس طرح ناجائز ہے، مہر کر دی جائے، اور لوگوں کے کہنے سے (طلاق دی، طلاق دی کہنے سے پتلہ رویا بھی، تب شوہر کہتا ہے کہ دوم ترہ طلاق دی)۔

الجواب: شوہر نے طلاق کی طرف اشارہ کیا کہ میں نے صرف اتنے ہی لفظ کہے تھے کہ میں نے طلاق دی نہ اپنی عورت کا نام لیا تھا، نہ اس کی طرف اشارہ تھا، نہ اس لفظ سے میری مراد بیوی کو طلاق دینا تھی، اور گواہ کسی کفایت ملی ولد صادق علی ساکن محلہ کٹنگر نے بھی یہی بیان کیا کہ صرف اتنے ہی لفظ کہے تھے، بیوی کا نہ نام پیا نہ اس کی طرف اشارہ کیا، لہذا صورت مذکورہ میں چونکہ یہ لفظ اضافت سے خالی ہے، طلاق واقع نہ ہوئی پھر اگرچہ میں ہے، لہذا یہ دفعہ الامتناع ایسے جہاں بیان شوہر سے معلوم ہوا کہ جو طلاق نامہ لکھا گیا تھا جس کو کتاب نے پڑھ کر شوہر کو سنایا تھا اور شوہر نے اس پر انگوٹے کا نشان لگایا، اور وہ کاغذ پھاڑ ڈال لیا، اس میں یہ لکھا تھا کہ سماءہ الزری بنت خادم حسین بیگ اپنی زوجہ کو میں نے طلاق دی، اس طلاق نامہ میں صرف ایک بار طلاق کا ذکر تھا پس اگر واقع یہ ہے، تو اس طلاق نامہ کی رو سے ایک طلاق رجعی ہو گئی، اور شوہر اس عورت کو پھر رکھتا ہے اور چونکہ اس صورت میں طلاق رجعی واقع ہو گئی، لہذا شوہر کا دو شخصوں کے سامنے تنہا کہہ دینا کہ میں نے اس عورت کو واپس لیا، کافی ہے، جدید نکاح کی بھی حاجت نہیں، اور اللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسنود ڈاکٹر محمود صاحب خیر کہنہ، بریلی، ۸، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰

نزدیک کو اس پرچہ کی اب تک خبر نہ تھی، آج چار سال کا زمانہ ہوا لیکن اس درمیان میں کسسرال سے برابر رید کی آمد و رفت رہی، اور اب تک ہے بہت سے لوگوں نے رید کی بیوی سے نکاح کی خواہش کی بیوی نے انکار کر دیا اور یہ کہ اگر دوسرا نکاح نہیں کر دے گی، میں اپنے پہلے ہی خاوند کے گھر جاؤں گی، یہ حال تمام لوگوں پر روشن ہے، اب بیوی چلی آئی اور رید نے نکاح کر لیا، اب رید یا رید کی بیوی پر کیا حکم شرع ہوگا ہے، بیٹو تو جردا،

اجواب: یہ بیان سائل سے معلوم ہوا کہ رید نے صرف یہ لفظ کہ میں نے طلاق دی، دو بار کہے، اگر واقع میں یہ بیان صحیح ہے اور عورت کا زمانہ یا نہ اس کی طرف اشارہ کیا کہ اسے طلاق یا بچہ کر طلاق دی، تو یہ اضافت سے خالی ہے اور حکم وقوع طلاق کے لئے اضافت ضرور ہے، لکن فی الحقیقہ وغیرہا، اور اگر اضافت محلی تو دو طلاقیں واقع ہو گئیں، اگر چہ رجعی تھیں کہ عدت کے اندر رجعت کر سکتا تھا، مگر جب عدت گزر چکی تو رجعت نہیں ہو سکتی، ہاں نکاح جدید ہو سکتا ہے کہ اب بائن ہو گئی، رجعی کا حکم صرف زمانہ عدت تک رہتا ہے اور چونکہ طلاقیں دہریہ ہی ہیں، لہذا احلال کی حاجت نہیں، بغیر طلاق نکاح ہو سکتا ہے، قال اللہ تعالیٰ، الطلاق مرتان فاما ببعہ، و ان تقریح باحسان، ہاں یہ ضرور ہے کہ اگر ایک طلاق اب کہی دے گا تو منقطع ہو جائے گی، یعنی پورے تین ہو جائے گی، اور اس وقت حلال کے نیز رید سے نکاح نہ ہو سکے گا، قال اللہ تعالیٰ، فان طلقتھا فلا تحل لھ من بعد حتی تنکح نكاحاً غیرہا، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: وہ ازدریاست، اور محلہ نواب پورہ مرسلہ جناب سید محمد احمد صاحب، ۱۲۷۶ھ، ۱۳۲۶ھ
کیا فرماتے ہیں علما نے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت طلاق کا دعویٰ کرتی ہے، اور شوہر منکر طلاق ہے، عورت نے جو گواہ ثبوت طلاق میں پیش کئے ہیں، ان کے بیانات کی نقل اور عورت کا بیان اور خط بھی منقول از مرسل
از سال ہے،

جیسا کہ محمد فیوسف: میں ایک روپیہ ہاوار کر آیا، بیٹھک مرزا بی کا دیتا ہوں، شاید تاریخ ۱۸۱۹ء ۱۲۷۶ھ
کو دین کے دو بچے چھوڑا، ہوا بدی مسود حسن اور ان کی ساس کے درمیان چھوڑا، ہوا بدی مسود نے کہا میری عورت کو بھیج دو ساس نے کہا چلے ہو، بچوں کی، پھر مدعی نے برقعہ بالی، منگوا یا میں نے اندر سے لاکر دے دیا، میں نے طلاق کا لفظ نہیں سنا، نہ میرے سامنے کہا، میں اندر بیٹھک ہی میں بیٹھا ہوا تھا، میں مسود حسن سے دو ہاتھ کے

فاملہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ب لوگ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سوال مدی کے محتار کا جواب دیا۔ انور خاں اس وقت موجود تھے۔ یہ میرے چازاد بھائی ہوتے ہیں۔ یہ میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے، ایک ہاتھ کے فاملہ پر کرسیاں پڑی ہیں۔ وہاں بیٹھے تھے، ان کی ساس نے رنج دہائی لاؤ کہ وہ میں نے مدی کو دے دی مدی خاک ڈریں پسینے ہوئے تھا۔

بیان انور خاں کس ایسا دان۔ مدی نے اپنی ساس سے کہا میں اپنی عورت لے جاؤں گا اسے بیچ دے گا میں کہا چلم ہو جائے دو لے جانا۔ مدی نے کہا میں ضرور لے جاؤں گا۔ تم کو بھیجنا ہو گا۔ اس نے کہا، بغیر چلم ہوئے میں نہیں بھیجوں گی، اس بات پر جھگڑا ہو رہا تھا۔ مدی نے کہا میں طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، پانچ چھ دفعہ یہ لفظ کہے اور کہا، تم ساری عمر اپنے گھر رکھو یہ لفظ مدی نے تیزی میں اگر کہتے تھے۔

بیان خدا بخش۔ مدی نے کہا ساری عمر رکھو، میں نے طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، میرے کپڑے دیدو یہ لفظ تین چار دفعہ طلاق کے کہے۔

بیان نجیب الدین۔ مدی نے کہا کہ تو نہیں بھیجے گی، تو میرے کام کی نہیں ہے، میں چھوڑ چکا دو تین دفعہ یہ کہا اور اپنا مال مانگا۔

بیان امیو۔ مدی نے چار دفعہ کہا، طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی،

بیان ہتھوڑ۔ پھر مسود نے کہا، میں نے طلاق دی، ساری عمر رکھو تین چار دفعہ تیزی میں اگر یہ لفظ کہے، بیان جمیلہ بیگم۔ خط جو مسود حسن نے حضور کو دکھا یا وہ مجھے دکھا یا، میں نے دکھا یہ خط میرے ہاتھ کا تھا یہ خط مجھے یاد نہیں، کس کو دکھا ہے، خط کی عبارت میرے ہاتھ کی نہیں ہے، مگر میں ایسا ہی سمجھتی ہوں، میں نے خط کو خود کر کے دیکھا ہے، میرے ہاتھ کا نہیں ہے قرآن شریف کی رو سے کہتی ہوں، میرے ہاتھ کا نہیں ہے، نہ پر میرے ہاتھ کے دستخط ہیں، میں نے چھوڑنے کا غرض جو بٹھے دکھلائے ہیں، یہ بھی میرے ہاتھ کے نہیں ہیں، میں نے اپنے شوہر کو کبھی خط نہیں لکھا اپنی دعویٰ فتا نامہ کو دیکھا، ان پر میرے دستخط ہو رہے ہیں، میرے ہاتھ کے ہیں، میں نے اپنے خاوند سے کہا تھا میرے بھائی کا چلم ہو جائے گا، اس کے بعد میں نکاح گھر آؤں گی، اس کے دوسرے دن پھر میرا خاوند آیا، اور بیٹھک میں رہا اندر سے نہیں آنے دیا لڑائی جھگڑا ہوا، میری والدہ نے

یہ کہا جب چاہیوں جو جائے مجھ کو جب سمجھوں گی، سوال عدالت جواب دیا میرے خاوند نے کہا جب تم آتی ہو لڑائی جھگڑا ہوتا ہے، تم پتہ پائی واپس کر دو ہیں نے طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، اب اپنے خاوند کے ساتھ ہزرگ جانا نہیں چاہتی، کیونکہ مجھے طلاق دے گئے، بفضل جواب عنایت ہو کہ ان بیانات سے شرعاً طلاق ہوگی یا نہیں، بیخود تو جردا۔

جواب: ۱۔ اللہ بڑے خستہ دل، مطلق کلام صورت مستفسرہ کا جواب دینا ہے، اب رہا کہ واقعہ کی تحقیق کہ ان اس صورت معاملہ میں کیا واقعہ ہے، یہ سنتی سے متعلق نہیں، بلکہ یہ کام تاملی کا ہے، وہی واقعات کی تحقیق کرتا ہے اور جیسا کہ انہوں سے ثابت ہو اس کے موافق فیصلہ کرتا ہے، اور اس سوال میں چونکہ کسی خاص صورت کا حکم نہیں دریافت کیا گیا ہے، بلکہ چند گواہوں اور صورت کے بیان پیش کر کے سوال کیا گیا ہے، لہذا یہ عالم متعلق بقضائے اور فیصلہ کے لئے چند امور کی ضرورت ہے، صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ گواہوں کے بیان پیش کر دیئے اور اس پر فیصلہ کر دیا جائے، سب سے پہلے اس کی ضرورت ہوتی ہے کہ گواہوں کے متعلق یہ دیکھا جاتا کہ آیا یہ اس قابل میں یا نہیں کہ ان کی گواہی قبول کی جائے، اگر یہ بات نہ ہو تو ہر جھوٹے دعویٰ کو جھوٹے گواہوں سے ثابت کیا جاسکتا ہے، تو ایسے فیصلے سے مظلوم کی دادرسی کیا ہوگی، بلکہ ظلم کرنا ہوگا، جن گواہوں کے بیانات جیسے گئے، ان کے متعلق کوئی ایسی تحریر نہیں ہے جس سے ان کا ثقہ عادل ہونا ثابت ہو، نہ ان کے حالات کی کچھ تفصیل ہے جس سے تبصرہ کیا جاسکے، صرف ایک خدا بخش کی نسبت البتہ اتنا ہے کہ قمار بازی میں اسے سزا ہو چکی ہے، اور اس کا یہ بھی اقرار ہے کہ شراب بھی پیتا تھا، باقی گواہوں کے متعلق کوئی نہ جرح ہے نہ تعدیل، سائل کو چاہئے تھا کہ سوالات کی ترتیب درست کرتا تاکہ جواب کے لئے آسانی ہوتی، مگر سوال کرنا مولوی کام نہیں، اسی واسطے فقہاء نے فرمایا ہے کہ، السوال لغت العدل، اور کاغذات بھی جیسے گئے، تو نامکمل عرضی دعویٰ جس کا جیلہ بیگم اپنے بیان میں اقرار کرتی ہے، وہ نہیں آیا تاکہ معلوم ہو کہ عرضی دعویٰ اور ذبانی بیان میں موافقت ہے یا مخالفت، شہرہ کا نہ تحریر کیا بیان ہے نہ ذبانی ان سب امور سے گذر کر جو کچھ ان بیانات سے ثابت ہو رہا ہے اس کے متعلق حکم شرعی ظاہر کیا جاتا ہے، وہ باللہ التوفیق، خدا بخش چونکہ ایک فخر بازار اور شراب خور شخص ہے جس کی توبہ اور اصلاح کا کار کا کچھ پتہ نہیں ہے، لہذا اس کی گواہی مردود و نجیب الدین نے جو الفاظ بیان کئے،

وہ یہ ہیں تو نہیں بھیجے گی، تو میرے کام کی نہیں میں چھوڑ چکا۔ اولاً۔ یہ الفاظ اس کے تمنا ہیں، نہ جیلہ نہ کیم۔ یہ الفاظ بیان کرتی ہے، نہ کوئی دوسرے گواہ اس کی تائید کرتا ہے۔ دوم یہ لفظ کہے گئے ہیں بھیجے گی، ظاہر ہے کہ یہ لفظ مسودے اپنی ساس سے کہتا ہے کیونکہ جیلہ سے اس کے کہنے کے کوئی معنی نہیں، اب اس کے بعد کا جملہ تو میری کام کی نہیں اس سے ساس مراد ہے تو ساس کو کہا کرے، اس سے کیا ہوتا ہے اور جیلہ کو کہا تو اوپر کا کلام اس کے منافی تھا ان وجوہ سے بھی گواہی قابل اعتبار نہیں، امیر گواہ یہ کہتا ہے کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کس نے طلاق دی نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس کو طلاق دی گئی تھی اس لئے لفظ کہے گئے پر طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا، اب صرف دو گواہ اور خاں و بہنو، باقی ہیں، اور خاں کے لفظ یہ ہیں، میں نے طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، اور بہنو کے الفاظ یہ ہیں، میں نے طلاق دی ساری عمر کھو، تین پارہ وغیرہ میں اگر یہ لفظ کہے، ان دونوں کے الفاظ بھی مختلف ہیں اور یوسف گواہ وہیں موجود ہے، وہ نہیاں تک دخل ہے کہ برقعہ اور بالیاں وہی لاکر دیتا ہے، اور تمام واقعات اس کے سامنے ہوئے ہیں، وہ الفاظ طلاق سے بالکل انکار کرتا ہے۔

تجب ہے کہ مسودہ دواختہ کے قائلہ پر ہے، جب طلاقیں سنیں اور یوسف نے سننے والا لکھ لکھ گواہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی مرتبہ یہ لفظ کہے، اور خاں اور بہنو اگر فرض کیا جائے کہ متفق لفظ ہوں، جب بھی ان دونوں نے جملہ بیان کئے، ان میں یہ نہیں کہ کس کو طلاق دی، بلکہ خود جیلہ کیم کے بیان میں بھی یہ تصریح نہیں، اور ظاہر یہ ہے کہ شوہر طلاق سے منکر ہے، ورنہ گواہوں سے ثابت کرنے کی ضرورت نہ ہوتی، اور حکم وقوع طلاق کے لئے اضافت ضرور ہے، جیسا کہ درمئی میں ہے، لہذا قول ابن خربتہ یعنی الطلاق اولاً تنجزی الا باذنی خانی حلفت بہا الطلاق فخر جنت ہم یعنی لکھ لکھ الاضافۃ الیہا۔ لہذا اگر یہ قول ثابت بھی ہو تو جب تک شوہر سے اضافت کا ثبوت نہ ہو تو طلاق کا حکم نہ دیں گے، سماءہ جیلہ کیم کے بیان کی حاجت بھی قابل توجہ ہے، اولاً اس تحریر کا صاف اثر کر رہی ہے، جس میں اس کے بھائی و خیرہ کی خواہش ہے کہ جدائی جو بائے، پھر یہ تہی ہے کہ میرا یہ شرط نہیں ہے، مگر میں کھتی ایسا ہی ہوں، اس سے شریعہ فوتا ہے کہ یہ لکھ لکھ کر کسی کے بتانے اور کہنے سے کرتی ہے، خود یہ کہہ رہی ہے جیسا کہ کوئی کہتا ہے وہی یہ بھی کہتی ہے، لہذا اس کا قول قابل اعتبار نہیں، بالجمہ ان کاغذات کے دیکھنے پر جو تجویزیں سننے اخذ کیا وہ یہ ہے جو تحریر کیا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ از پراری اسکول، ضلع بھاگل پور، مدرسہ جناب عبدالغفور شاہ ماسٹر،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنے وطن کو چھوڑ کر آٹھ ماہ سے اپنے سرسراں میں سکونت پذیر تھا، بیان کرتا ہے کہ ایک روز میں نے اپنی بیوی کو جو ایک گھر کے دروازہ کے چوکھٹ سے متصل کٹری تھی، کسی قصور پر چوکھٹ سے نکل دیا، جس کی وجہ سے اس کی پیشانی پر دم آگیا، یہ کٹری میری ساس کے غائبانہ بیوی ہوئی، دوسرے روز میری ساس نے مجھ سے کہا کہ تم نے اس طرح کیوں مارا میں انکار کیا اور کہا کہ تم اپنی لڑکی سے دریافت کرو، لیکن وہ براؤ فرختہ ہو کر مجھ کو سخت سخت کہتی رہی اور یہ بھی کہا، کہ مار پیٹ کیوں کرتے ہو، میری بیٹی کو طلاق دے کر میرے یہاں سے نکل جاؤ، اس بات کو سن کر مجھے ایک جنون کی کیفیت طاری ہوئی اور بے ساختہ میرے منہ سے نکل گیا، طلاق، طلاق کہتی ہو تو لو طلاق طلاق جس وقت یہ باتیں ہو رہی تھیں، اس وقت میری بیوی دوسرے گھر کے محن میں بیٹھی کام میں مشغول تھی، جو تقریباً پچیس ہاتھ کے فاصلہ پر ہے زید کے خلیش و اقارب اس کے بیان کو سن کر مناسب و ضروری سمجھا کہ اس کی بیوی اور ساس کے بیان کو بھی معلوم کر لیں، چنانچہ ان لوگوں نے جو بیان کیا، اس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے، زید کی ساس کا بیان ہے کہ، میری بیٹی کچھ کھا رہی تھی، کہ یکایک میری نظر اس کی پیشانی کے درم پر پڑی، میں نے اس سے دریافت کیا، یہ پھولن کیسا ہے، لڑکی نے جواب دیا، گوارڈ کی چوٹ لگی ہے، ہم نے کہا، اگر چوٹ لگی ہے تو میری قسم کھا کر کہو کہ چوٹ لگی ہے، لیکن بجائے قسم کھانے کے خاموش بیٹھ رہی، اس پر پورے گناہ ہو کر اس کو اس کے شوہر نے مارا ہے، تو مجھ کو غصہ آگیا، اور جب زید حویلی کے اندر آنا، تو ہم نے زید کو کہا یہ کیا کہینہ بنا ہے، کوئی اپنی بیوی کو اس طرح نہیں مارتا ہے، تم یہاں سے نکل جاؤ، یہ سن کر کہا کہ، طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا، اس وقت زید کی بیوی اپنے حاکم کے مکان کے سائبان میں تھی اور زید اور زید کی ساس دوسرے مکان کے سائبان میں تھی جس کا فاصلہ پچیس ہاتھ تھا، زید کی بیوی کہتی ہے، کہ ہم نے مرت اپنی جگہ سے طلاق، طلاق، طلاق کی آواز سنی، اور کی مرتبہ بھی غصہ دیا نہیں سنا، اب اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

اجواب۔ زید کا جب یہ بیان ہے کہ اس کی ساس نے کہا کہ میری بیٹی کو طلاق دے کر میرے

یہاں سے نکل جاؤ اس پر زید نے کہا، طلاق، طلاق کہتی ہو تو تو طلاق، طلاق، اگر چہ زید کے ان الفاظ میں اضافت نہیں ہے، اور وقوع طلاق کے لئے اضافت ضروری ہے، مگر چونکہ یہ ساس کے جواب میں کہا، اور اس کی سہی نے یہی کہا تھا کہ میری بیٹی کو طلاق دے کر نکل جاؤ، لہذا زید کے الفاظ کے معنی یہی متین ہیں کہ تنکاری میں کہ طلاق، اس بیان سے دو طلاقیں پڑ گئیں، زید کی ساس یا زوہر کا بیان، اس میں اگر چہ اضافت مذکور ہے، دیکھو سوال کو جواب معلوم ہوتا ہے کہ اس سے اضافت ماخوذ ہو، اور یہ کلام ضرور محکم تھا، مگر جب کہ زید کا بیان خود صاف و مخرج ہے، تو دیگر بیانیوں کی کچھ حاجت نہیں، البتہ ان دونوں کے بیانیوں میں لفظ طلاق تین مرتبہ ہے، لہذا اگر زید تین بار کا اقرار کرے یا گواہوں سے تین بار لفظ طلاق ثابت ہو تو تین طلاقیں ہوں گی، ورنہ دو طلاق میں تو کلام ہی نہیں، پھر اگر تین بار کہنا ثابت ہو، جب تو وہ عورت نکاح سے نکل گئی، اور فیروز ملال زید کے نکاح میں نہیں آسکتی، اور اگر وہی بار کہنا ہے تو رجوع کر سکتا ہے، اور آئندہ کے لئے صرف ایک طلاق کا مالک رہے گا کہ ایک طلاق دینے سے منقطع ہو جائے گی، و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- مرد مولوی عبدالمعین صاحب ازگوری پور ضلع جو میں پرگنہ، مرحوم الحرام ۱۳۷۹ھ

باپ اپنے جوان آوارہ بیٹے کی فحشاء کرنا ہے کہ تم اپنی بیوی کی خبر گیری کرو، اس کے نان و نفقہ کا انتظام کرو، بیٹا جواب دیتا ہے کہ میرا نکاح ہی نہیں ہوا یا یہ کہ مجھے معلوم ہی نہیں، میں جانتا ہی نہیں کہ میرا نکاح ہو چکا اور فلاں میری بیوی ہے، باپ نے کہا اگر ایسا ہے تو پھر تم طلاق دیدو ورنہ کے جواب میں کہا، طلاق، طلاق، پس صرف لفظ طلاق تین مرتبہ کہا، اس نے اس کی نسبت و اضافت کسی طرف کی نہ کہیں نے اس سے جوچھا، آ یا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر واقع ہوئی تو کس لفظ سے اور کون کس؟ -

الجواب :- انکار نکاح یا نکاح سے ناواقفیت کے اعتبار سے طلاق نہیں پڑتی، اگرچہ یہ الفاظ بہت طلاق کہے، فساد فی عالمگیری میں ہے، و ان قال لم اتزوج جدید و ذی الطلاق لا یصح بالاجماع کن فی البیان و لو قال مالی امرأة لا یصح و ذی، البتہ بعد جس نے سوال کے جواب میں طلاق، طلاق، طلاق کہا، اس سے طلاق ہو جائے گی، اگرچہ شوہر کے الفاظ میں اضافت نہیں، مگر طلاق واقع ہوگی کہ صریح اضافت و وقوع طلاق کے لئے ضرور نہیں، ردالمحتار میں ہے، قوله بترکہ الاضافة ای منویۃ فانہما الاضافة، چونکہ اس کے باپ نے

اس کی عورت کے نطق کے متعلق کہا تھا جس پر اس نے نکاح سے انکار کیا، پھر اس نے کہا ایسا ہے تو طلاق دیدے جس کا مطلب یہی ہے کہ اس عورت کو طلاق دے دو، اس کے بعد اس کا یہ لفظ کہنا، اس کے یہی معنی ہیں کہ اس عورت کو طلاق ہے، لہذا طلاق ہوگئی، پھر اگر وہ عورت مدخولہ ہے، تو تین ہوئیں، اور غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق سے بائن ہوگئی، باقی دو بیکار گئیں، صورت اولیٰ میں عمار کی ضرورت ہے، صورت دوم میں نہیں، و ہوتفا علیہ

مسئلہ وہ مسئلہ الطاف حسین ہتولی سید کا س گنج، جلد ثواب لگی، نیار یاں، ۲۲، سوال اگر مرد مسئلہ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرعیتین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو غصہ کی حالت

میں لفظ طلاق کو تین مرتبہ استعمال کیا جس میں زید بالقسم کہتا ہے کہ میں نے شروع میں لفظ میں اور آخر میں لفظ تجھ کو یا تجھے دینی میں نے طلاق دی تجھ کو یا تجھے، استعمال کر کے اسے اجتناب کیا، اور صرف لفظ طلاق طلاق طلاق تین مرتبہ بھانگے ہوئے کہا، زید کی بیوی بھی اس کی تصدیق کرتی ہے، اور فریقین اس رشتہ کے قائم رکھنے کے مستعد ہیں، ہندہ اپنے بھائیوں کے یہاں ہے، اور زید کے ہمراہ بھیجے سے اس وقت تک ٹکڑے، جب تک ان کو شریعت مطہرہ سے ثبوت نہ ملے، لہذا جواب باصواب سے مطلع فرمائیں، کہ کسی صورت میں ہندہ اور ہندہ کے عزیزوں کو کیا کرنا چاہئے، بیوقوفانہ جواب

اجواب :- طلاق واقع ہونے کے لئے اپنی عورت کی طرف اضافت ضروری ہے، وہ تمام میں ہے، وہ قطع تکرار الامضاۃ الیہا، مگر اضافت کا لفظ میں ہونا ضروری نہیں، مثلاً تجھ کو یا تجھے طلاق ہے، یا اس کا نام لے کر کہا کہ اسے طلاق ہے، بلکہ اضافت اگر لفظوں میں نہ ہو، مگر شوہر کی نیت اور مراد میں ہو جب بھی طلاق ہو جائے گی، رد المحتار میں ہے، ولا یلزم کوف الامضاۃ صریحہ فی الاملاۃ لما فی النبی وقال طالق فیتن لہ من عین فقال امرأتی طلقتم امرأتہ، لہذا صورت مستفسرہ میں اگرچہ زید کے کلام میں امراتہ عورت کی طرف اضافت مذکور نہیں، مگر اس کہنے سے اگر اس کی مراد اپنی زوجہ کو طلاق دینا ہے تو اسے تین طلاقیں ہو جائیں گی، اور اگر یہ مراد نہ ہو تو وقوع طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ :- مسئلہ عثمان خاں، جیسک پور، ۱۹، ارزی المجاہد،

بخدمت علمائے دین متین معروض ہے کہ ایک مرد مسلمان ایک عرصہ سے سچاپنے، اہل و عیال اپنی سسرال

عورت پر عدلت بھی نہیں۔ درمختار میں ہے، اداوت فرقی بوصف او خبر ادا علی او بخصف او غیرہ بانسہ بالادنی لانا لی
عداؤ دکن الم تقع اختانیة بخلاف الموطاة حیث یقتضی النکاح، اب عورت کو اختیار ہے جہاں چاہے نکاح کر لے اور
اگر اسی شوہر سے پھر نکاح کرنا چاہتا ہے تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے اور حلالہ کی حاجت نہ ہوگی، کہ ملاحہ کی
ضرورت تین طلاق کے بعد ہے اور یہاں ایک ہی واقعہ ہوئی، واللہ تعالیٰ اعلم،

کنایہ کا بینا

مسئلہ: مسؤل محمد مطلوب علی حنفی غازی پور ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندو زید کی زوجہ ہے اور وہ دین
و ایمان کی قسم کھا کر کہتی ہے کہ اس کے شوہر نے اس کو سنا کر اور اس سے مخاطب ہو کر برہمنی کی حالت میں تین
تین چار چار مرتبہ سے زیادہ فقرات ذیل زبان سے ادا کئے، ہم سے یہ معاملہ (مراد عقد نکاح) نہیں نہہ سکتا، ہم
خوشی سے کہتے ہیں کہ اس بات کا فیصلہ ہو جاتا تو بہتر تھا یہ تعلق طے ہو جاتا تو اچھا تھا، ہم دین و ایمان سے
کہتے ہیں کہ یہ معاملہ طے ہو جائے تو بہتر ہے، کوئی اس کو طے کر اے تو اچھا ہے، مغت میں میری جان آفت
میں پڑی ہے، ہم کو لوگوں نے آفت میں ڈال دیا ہے، ہم خدا اور رسول کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم سے تعلق
نہیں نہہ سکتا، ہم کو مجبور کر کے کیا گیا ہے، ہم تو چاہتے ہیں کہ اس بات کی چھوڑ چھوڑا ہو جائے تو اچھا ہے،
ہم سنا کر نا نہیں چاہتے ہیں، تم ہمارے پاس سے ہٹ جاؤ، چل جاؤ، دور ہو جاؤ، ہم کو تھاری صورت
سے نفرت ہے، ہم تمہارا سنا نہیں کرنا چاہتے ہیں، بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ تم دور رہو، ہمارے قریب نہ آیا
کر، خدا کے واسطے دور رہا کرو، ہٹ جاؤ، ہم سے تم سے کوئی تعلق نہیں، کوئی واسطہ نہیں، تم ہمارے
کوئی نہیں ہو، نہ ہم تم کو کچھ سمجھتے ہیں کہ تم کون ہو، ہم کو تھاری ہر بات سے نفرت ہے، بولی، بات چال پلن
صورت سب سے نفرت ہے، ہم چاہتے ہیں کہ علحدگی ہو جائے تو بہتر ہے، تم ہمارے پاس نہ آیا کرو، تمہاری
صورت سے غصہ آتا ہے، میں نے تم کو طلاق دیا، میں نے تم کو طلاق دیا، میں نے تم کو طلاق دیا، فقرات
بالا ایک ہی جلسہ میں نہیں، بلکہ متعدد جلسوں میں جزا و کلا ادا کئے گئے ہیں، اور انھیں الفاظ کا کوسن کر ہندو

ہے کہ مطلقہ کچھ کر دو تین مہینوں سے اپنے شوہر سے علیحدہ ہو گئی ہے، ایسی حالت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر طلاق واقع ہوئی تو دین ہر شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے، یا نہیں، اور اب تک سسرال سے جوئے پاہ لائے کپڑے آئے، جس میں سے کچھ بیٹ گئے اور کچھ باقی ہیں، یا جو زیورات سسرال سے اس کو ملے ہیں ان کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ بیوقوف ہو جاؤ،

اجواب: ابتدا کے بہت سے الفاظ ڈرانے دھمکانے ہیں پھر ان کے بعد چند الفاظ کنایت سے ہیں مگر آخر کے الفاظ صریح طلاق ہیں، لہذا صورت مستفسرہ میں بلاشبہ تین طلاقیں ہو گئیں، اب اگر غلط ہے یا غلط سمجھ ہو چکی ہے اور ظاہر سوال سے یہی ہے تو پورا سسرال واجب الادا ہمایہ میں ہے، وہی سسرال عشرہ فدانہ فضلیہ المسمیٰ ان دخل بها اومات عنہا، اور اگر غلط سمجھ نہ ہوئی تو نصف مہر لینے کی عورت مستحق ہے، اللہ عز وجل فرماتا ہے، وان طلقتمھن من قبل ان یتھوحن وقد فرضتم لھن مخرجاً فخذن مما رزقکم، ماضی منع، کپڑے یا زیور جو سسرال سے آئے ہیں، ان میں بنائے کا عروت پر ہے، اگر اس شہریا قوم میں بطور ملکیت دیتے ہیں تو ان کی مالک عورت ہے، یوں ہی اگر میضہ ملکیت کہا، مثلاً مالک کر دیا، یا دے دیا، یا عورت ہی مالک ہے، اور اگر رواج یہ ہو کہ صرف پہننے کے لئے دیتے ہیں اور ملک شوہر یا اعزہ شوہر کی ہوتی ہے، یا دیتے وقت اس کی تصریح کر دی ہو تو عورت کی ملک نہیں، بلکہ دینے والے کی ملک میں ہے اور عورت کے پاس بطور عاریت ہے اور اس صورت میں ان میں سے جو کچھ قبل طلاق تلف ہو گیا، مثلاً چور لے گیا، گر پڑا، دو لٹن کے پہننے پر تنے میں ٹوٹا، بگڑا، خراب ہو گیا، بشرطیکہ وہیں تک اپنے استعمال میں لائی ہو، جہاں تک کے پہننے پر غرضاً مندی کبھی جاتی ہو تو رد لٹن پڑتا وان نہیں، فان العواہی لا تغنی بالجلاد من غیر لقتل کا فی التوبیر، انگیر کی میں ہے، اذا انتقص عین المستعار فی حالة الاستعمال لا یجب العین بسبب نقصان اذا استعماله معهود اور اگر خلاف عروت و عادت پر غوری سے پہننے میں خراب کیا یا بے احتیاطی سے گنوا دیا یا بعد طلاق اپنے گھر لائی اور یہاں کسی طرح تلف ہو گیا تو تبا وان دینا پڑے گا، جامع الغصوبین میں ہے، لو كانت العارضة موقفة فامسکھا بعد الوقت مع امكان الرد ونقصان لہ يستعملها بعد الوقت هو المختار، سواء توقفت فضا او دلاۃ اور ظاہر کر یہ عاریت عرفاً اسی وقت تک

محض اس عورت کے بیان پر نکاح کر دیا گیا، لہذا عورت کا بیان درج ذیل کر کے دریافت طلب ہے کہ ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور یہ نکاح صحیح ہو گیا یا نہیں، بیان عورت حسب ذیل ہے،

مجھ کو میرے شوہر نے محض یہ کہہ کر نکاح دیا کہ تم میرے گھر سے چلی جاؤ، لہذا اس کے گھر سے چلی آئی، اور نکاح کے وقت سوا اس لفظ مذکورہ بالا کے اور کچھ نہیں کہا، نکاح لانے کا سبب یہ ہوا کہ برادری میں کوئی جھگڑا تھا، پس ایسی صورت بالاکر دے اور دسے شرع شریف کی حکم ہو سکتا ہے، مینا تو جروا،

اجواب: شوہر کا یہ لفظ کہ تم میرے گھر سے چلی جاؤ، طلاق کنایہ سے ہے، اگر اس لفظ سے شوہر نے طلاق کی نیت کی تھی، تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی، ورنہ کچھ نہیں بغیر دریافت نیت شوہر نکاح نہیں کیا جاسکتا فتاویٰ خبر میں ہے، لایقہ علیہ الطلاق الا اذا اذاع بقولہ صحیحاً و صحیحاً اذہی کما صحیح یہ صاحب الفی، اور چونکہ یہ لفظ محتمل رد ہے، لہذا غضب بلکہ مذکرہ طلاق کے وقت بھی بغیر نیت اس سے طلاق واقع نہ ہوگا، تنویر الابصار میں ہے، فخر اخرجی و اذہی و قوی محتمل سدا، پھر فرمایا، تتوقف الاقسام الثلثة علی نية ذی الغضب الا دلالات فی هذا کما فی الطلاق الاول فقط، والله تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مہر سدا کلن خاں جمدار صفائی، نجیب آباد، ضلع بجنور، ۲۷ ربیع الآخر ۱۳۲۲ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ زید اپنی بیوی سے جو اپنے والدین کے گھر ملنے کے لئے آئی ہوئی تھی، کہا اپنے گھر چلو اس پر اس کی بیوی اور والدین نے کہا کہ دو ایک روز ہم تجھ پر اڑیں گے پس اتنا کہنے پر زید درہم برہم ہو کر بولا، میں تم کو تھوکتا ہوں، اور میں تم کو ہمیشہ کے لئے آزاد کرنا چاہوں اب میں تم کو کبھی اپنے گھر نہیں لے جاؤں گا، میں اپنے عمر بھر تم سے کلام نہیں کروں گا، اگر تم سونے کی ٹھنی بن کر دکھائی دو، تو کبھی میں تم کو نہیں دیکھوں گا، پس میں نے تم کو تھوک دیا، یہ کلمات اس نے مکر سے کر رکھے چند دفعہ پتو رات کے رو برو، اور یہ بھی کہا کہ میں شادی کا پناہ دوسرا انتظام کر لوں گا، اور تم اب عمر بھر اپنے والدین کے ہاں رہو، کیا ان الفاظ سے عورت مطلقہ ہو سکتی ہے، اگر ہو سکتی ہے تو بروئے قرآن و حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مطلق فرمائیں؟

اجواب: زید نے جو یہ الفاظ استعمال کئے، انھیں آزاد کرنا ہوں، کنایہ طلاق ہے، اگر بہ نیت

طلاق کہے، تو ان طلاق واقع ہوئی، بلکہ اگر نیت طلاق نہیں کی، جب بھی اس لفظ سے اس حالت میں طلاق واقع ہوگی کہ یہ لفظ نہ ممکن رہے، نہ سب اور حالت حالت غضب ہے، لہذا نیت پر توقف نہیں، درمیان میں کناہ کی قسم ثالث یہ بیان کی، نحو اعتدای واستبرائی و حملت انت و احدتا انت حرۃ لا یجکل الہ و الہ و السب پھر فرمایا، و فی الغضب توقف الاولان (ای علی النیت) ان فی وقف والا، رواہ ترمذی میں ہے، بخلاف الفاظ الاختیار ای ما یقتضی الجواب لانہا وان احتملت الطلاق وغیرہ ایضا لکنہ لما ازل عنها احتمال الہ و التبعید والسب والشمم الذین احتجبہا حالۃ الغضب تعینت الحال و اذاع علی ارادۃ الطلاق فتخرج جانب الطلاق فی کلامہ ظاہر افلا یصدق فی الصریح عن الظاہر خلد او قع بہا قضاء بلا توقف علی النیت، کما فی صریح الطلاق اذ فی بہ الطلاق عن وثاق، عالمگیری میں ہے، ولو حرۃ و اذاعتی مثل انت حرۃ کذا فی البحر الرافعی، اور اس کے بعد کے الفاظ میں ایسے گھر نہیں لے جاؤں گا، تم سے کلام بھی کروں گا، تم کو نہیں دیکھوں گا، یہ الفاظ کنایہ سے نہیں اور ہوتے بھی تو ان سے طلاق نہ ہوتی کہ یہ محض وہ کہ ہیں، یوں ہی یہ کہ میں نے تم کو تنوک دیا، کنایہ نہیں، عالمگیری میں ہے، ص ۴۰۰، امر اذ قال لہما ودجھا انا استعنت عند فکالت الہ اذ کاہنراق فی الغنم فان کنک تستکنک عنہا فارام بہا فقال الہ و قع تفت ورمی بالہراق و قال سمیت و فی بہ الطلاق لا تطلق، واللہ قانی اعلم ..

مسئلہ: بہ از سکندر پور، ضلع ملیا، مرسلہ نور علی شاہ، ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ یوسف شاہ اور ان کے فرس مرہن شاہ میں سلسلہ خصمتی تنازع تھا، مرہن شاہ یہ کہتے تھے، میں رخصت نہیں کروں گا، بلکہ یوسف شاہ سکندر پور ہی مکان بنوا کر رہے اور ماہوار کچھ خرچہ دیتے رہے، تا وقتیکہ مکان تیار ہو جیسا کہ بوقت نکاح شرط تھی، یوسف شاہ خرچہ دینے اور مکان بنوانے سے انکار کرتے تھے، آخر کار ان دونوں نے جہد مسلمانوں کو جمع کیا، چار مسلمان جمع ہوئے، فریقین نے ان چاروں کو حکم مان لیا اور اقرار کیا کہ یہ جو فیصلہ کریں، ہم کو منظور ہے، ان لوگوں نے یہ حکم سنایا کہ یوسف شاہ اپنی بیوی علیہ کہہ کر دس روپیہ ماہوار کے حساب سے چھ ماہ تک خرچہ دے اور اس چھ ماہ کے عرصہ میں ایک مکان بنوائے اگر یوسف شاہ نے چھ ماہ تک دس

روپیہ ابوا نہ دیا اور اس عرصہ میں مکان نہ بنوایا تو اس حالت میں ظہیر جو یوی کو طلاق ہے، یوسف شاہ نے کہا ہم فرخ نہیں دیں گے یہ مکان بنوایں گے۔ اس کے بعد مجھ نے کہا، اب طلاق مکمل ہوگئی، یوسف شاہ نے کہا، طلاق ہی سہی میں نے جو کس درخانی و بفرہ دیا ہے، واپس لٹا چاہئے، چاروں کیم سے بھی بعض نے یوسف شاہ کے انکار پر یہ کہا کہ مکمل طلاق ہوگئی، مجھ کے یا ر اس کہنے پر پھر ایک مرتبہ یوسف شاہ نے کہا کہ ہاں مکمل طلاق، مہر شاہ نے دیکس وغیرہ جتنی چیزیں تھیں، اسی تحس میں واپس لا کر دے دیا، اور یوسف شاہ نے لے لیا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب :- جو لفظ یوسف شاہ نے پہلے کہے تھے، یعنی طلاق ہی سہی، اس سے طلاق ہونا اس کی نیت پر موقوف تھا کہ یہ لفظ معنی فرض کرنے کے مستعمل ہوتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، امرأت قال لمن وجھا من اطلاق ده، فقال النزوج، داده گیدو کسدہ گیدو، او قال داده باد و کسدہ باد، ان نذی یقع و یکون ساجیاد ان لم یؤلا یقع، مگر دوسری مرتبہ جو یوسف شاہ نے کہا، ہاں مکمل طلاق، اس میں نیت کی حاجت نہیں کہ لفظ اسکل مرتبہ ہے، واضح تعالیٰ اعلم!

مسئلہ :- از قصبہ پچھار پور ڈاکخانہ، مکتی پور روڈ ضلع مظفر پور، مرسلہ جناب عبدالغفر مراد صاحب کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع تین اس مسئلہ میں جب کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک وقت میں یہ باتیں کہیں، کہ تم کو ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے، تم سے ہم کو کوئی تعلق نہیں ہے، تا قیامت تم سے ہم کو کوئی تعلق نہیں ہے، جب یہ الفاظ کہہ چکا تو اس کو یہ خیال ہو کہ ان الفاظ سے تو میرا نکاح ٹوٹ گیا، اسی بنا پر انھوں نے یہ باتیں کہیں کہ اب تم کو ہم سے پردہ کرنا چاہئے، اس لئے کہ صبی غیر عورت ہے، ایسے ہی تم ہو، تمھارے ساتھ ہم کام آجائے، اگر تمھارے ساتھ وہی کریں تو اولاد حرامی پیدا ہوگے، ہم یہ ناجائز فعل نہیں کر سکتے ہیں، ہم تم کو نہیں رکھیں گے، ان الفاظ سے نکاح باقی رہا یا ٹوٹ گیا، از روئے شرع اس کا جواب تحقیق کے ساتھ تحریر فرمادیں؟

الجواب :- یہ الفاظ جو سوال میں مذکور ہیں کہ ہم کو تم سے کوئی تعلق نہیں، الفاظ کنایہ سے ہیں، کہ اگر یہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے، طلاق ہوگی، ورنہ نہیں، مگر اس کے بعد کہ لفظ کہ ہم سے پردہ کرنا چاہئے، اس سے

ظاہر ہے کہ طلاق بائن بلائیت بھی واقع ہو جائے، رد التہار میں ہے، رد التہار مستقری معنی خرج معی کو نہ کہ تہار
وہل المراد عدم الوقوع بہ اصلاً او انہ یقعے بلائیت و التہار الثانی و علیہ فعل الافاعیہ بانہ او جہی
و التہار البائن کلونہ قلہ معنی قریبۃ لفتیۃ علی سادۃ الطلاق بمنزلۃ المدن اکہ تہا مل، اور
بعض دیگر الفاظ بھی طلاق کنایہ کے ہیں، جن سے بشرطینت طلاق ہوگی، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ ۱۰۔ از شکر گڑھ، میوڑ، ضلع جہان پور، قاضی یعقوب محمد نقضار دار، ۲۰ شوال ۱۳۳۷ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ زید نے کسی وزیر خاں کی لڑکی
کے ساتھ شادی کی، اس وقت لڑکی کی عمر آٹھ سال کی تھی، اور زید کی عمر چودہ سال کی تھی، لڑکی کے
ایام بلوغت سے پہلے ہی زید نے ایک دوسری عورت تو مہ سے ماہن اہل ہندو سے ناجائز تعلق کریں، اور
شادی شدہ لڑکی وزیر خاں کو ایک روز کے لئے بھی اپنے یہاں نہیں لے گیا، اور بعد ازاں اس ماہن کو اپنی زوت
میں لے لی ہے، جس سے اولاد بھی ہے،

۱۔ والد لڑکی نے زید کے پاس جا کر اپنی لڑکی کو لے جانے یا طلاق دینے کی خواہش کی جس پر زید نے
چند مہتر گواہان کے رد و رد ایک نوشتہ کر دی ہے جس میں حسب ذیل عبارت درج ہے،
چار بیٹے کے اندر اندر تمھاری لڑکی کو میں آکر لے جاؤں گا، اگر اس عرصہ میں نہیں لے جاؤں تو میری
طرف سے تمھاری لڑکی کو طلاق سمجھی جاوے، میرا تو میری عورت کی بابت کوئی عذر نہیں، کوئی دعویٰ نہیں
اور آپ کی لڑکی کو ہمراہ دعویٰ نہیں، اور میرا میری عورت آپ کی لڑکی جنت کے لئے کوئی دعویٰ نہیں، آپ
کی مرضی آدے اس کے ساتھ نکاح چڑھا دینا، یہ دسٹاویز میں نے میری راضی خوشی عقل ہوشیاری سے کھ
دی ہے، جو صحیح ہے، جاہادہ فخم ہو کر عرصہ دراز ہو چکا، ہنوز لڑکی کو نہیں لے گیا،

۲۔ اب والد لڑکی اپنی لڑکی کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے، کیونکہ لڑکی مانع ہو چکی ہو،
سو بروئے شرع شریف حکم فرمایا جاوے، کہ زید کی اس تحریر مندرجہ العدد سے طلاق واقع ہوگئی یا
نہیں، اور والد لڑکی اب لڑکی کا دوسرے کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، اگر زید کے کوئی رشتہ دار
لڑکی کو دوسرے کے ساتھ نکاح پڑھانے میں کوئی عذر کریں تو ان کا عذر بمقابلہ تحریر زید کے واجب

ہے یا نادرہ کرم جواب سے آجکا ہی فرما کر عند اللہ ثواب دارین حاصل فرمائیں،

جواب :- یہ لفظ کبیرا عورت کی بابت کوئی دعویٰ نہیں، اور یہ کہ اس کے ساتھ نکاح پڑھا دینا یہ دونوں الفاظ کنایہ طلاق سے ہیں، اور پہلے لفظ میں نہ احتمال رد ہے اور نہ گناہ کا احتمال ہے، اور دوسرے میں گناہ کا احتمال ہے، مگر خبیث طلاق یا مذکورہ طلاق کے وقت شوہر نے یہ لفظ کہے، یا لکھے، تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں، اور یہ لفظ کہ تمہاری لڑکی کو طلاق سمجھی جاوے، اگرچہ اس میں طلاق کا صریح لفظ موجود ہے مگر چونکہ سمجھی جاوے گا لفظ ملا دیا، اس وجہ سے یہ لفظ طلاق ہونے سے خارج ہو گیا، اور اس سے طلاق نہیں ہوگی، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، امر آتہ قالت لہ وجہا، امر الطلاق بدعا، فقال، دادہ انکسار داد کسودہ انکسار، لا یقع وان ذمی، واللہ تعالیٰ اعلم، -

مسئلہ :- از بمبئی ۲۰، برسلہ حلیمہ بی بی، معرفت منشی محمد علی صاحب، مدرس مدرسہ محمدیہ، ۳۲ شوال ۱۳۳۹ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو زد و کوب کیا، اور مکان سے نکال ڈالا اور کہہ کر علی جا، میرے کام کی نہیں، جماعت کے چار شخص بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں، زوجہ ایسی حالت میں مکان کے دروازہ پر ٹھہری، لیکن شوہر نے مکان میں نہیں دیا، تب لاچار ہو کر اپنے والدین کے مکان پر چلی آئی، تین سال گزر گئے کہ مرد اپنی زوجہ کو نہیں بلاتا اور نان نفقہ بھی نہیں دیتا، سوال طلب یہ ہے کہ مرد نے کہا، علی جا میرے کام کی نہیں، لفظ کنایات ہیں، شرعاً ان الفاظ سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب :- یہ الفاظ کنایات طلاق سے ہیں، اگر شوہر نے ان سے طلاق کی نیت کی تو طلاق واقع ہوگی، واللہ تعالیٰ اعلم،

نہ اور چونکہ یہاں حالت مذکورہ ہے اس لئے طلاق واقع ہوئی، شوہر کا پہلے یہ کہتا طلاق بھی جائے نیز لڑکی کے باپ کا بی بی کوئی کے طلاق کا سوال کرنا، حالت مذکورہ ہے، خفی میں ہے، قولہ اودلالة الحال، المراد بوجہا الحالت الظاہرة المفیدۃ لاعتقاد منہا عقد، فکما الطلاق، بجمیع عن المخیط، پیرا اس میں ہنر سے ہے، البتہ اگر تہا ان مسائل ہی اور اجنبی الطلاق -

واللہ تعالیٰ اعلم،

تفویض کا بیان

مسئلہ: مرد مولوی عبدالحی سلطہ از ہند والی منڈھ، ضلع بنی تال، ۱۵ اگست ۱۳۳۵ھ،
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ ہندو کا نکاح ناہانی میں اس کی نانی نے بوجہ برداری
 کرنے کے کیا، اور ہندو کا باپ نکاح میں شریک نہ ہوا، مگر اس سے انکار ثابت نہ ہوا، بعد ازاں اس کے شوہر
 مسیحی نے ہندو کو تکلیف دینا شروع کیا، بلکہ ایک عورت اور بلا شکار کے کر لیا، ہندو کو اس کے ورثاء
 نے بوجہ تکلیف دینے کے اپنے یہاں روک لیا، بعد ازاں اس کے شوہر نے ایک تحریر اس معنوں کی دی کہ اگر اب
 میں اس کو تکلیف دوں تو ہندو کو اختیار ہے، میرے یہاں رہے یا نہ رہے، اور دوسری دہشتہ عورت کو
 نکال دوں گا، اس اقرار کے بعد ہندو کے ورثاء نے مسیحی کے یہاں رخصت کر دی، مگر زید نے اقرار اصلہ
 کے خلاف کیا، اور ہندو کو تکلیف دینے لگا، اور دوسری دہشتہ عورت کو بھی نہیں نکالا، ہندو بوجہ تکلیف
 دینے کے اپنے ورثاء کے یہاں چلی آئی، اور ہندو حاملہ ہے، مگر زید ابھار کر تاپے کر یہ میرا حمل نہیں ہے، ان
 صورتوں میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے، اور ہندو اپنا دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ بیٹا تو جروا۔۔۔
الجواب: دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی اور طلاق کا حکم نقطہ اتنے الفاظ سے نہیں لایا جاسکتا
 کہ زیادہ سے زیادہ اسے تفویض طلاق کہہ سکتے ہیں اور جب مجلس میں اختیار نہ کیا، تو اب تفویض جاتی
 رہی، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مرد سلطہ دار الانعام لکھنؤ، ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء۔

میں کہ..... ابن..... قوم..... ساکن..... کا جوں جو کہ میرا نکاح مسماۃ..... بنت..... قوم.....
 ساکن..... کے ساتھ بھوس مہر ملنے..... کہ رائج الوقت کے جس کا نفع ملنے..... ہوتے ہیں قرار پایا ہے
 لہذا میں بدستی بھوس و خواہ بلا جبر و اگر طائفہ و راغباً مندرجہ ذیل اقرار نامہ کہتا ہوں تاکہ میں اس
 کا پابند رہوں، اور در صورت عدم پابندی مسماۃ مذکورہ کے لئے رہائی کی صورت ہو سکے، پس میں اقرار
 کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ تاریخ امروز سے (نکاح کے بعد سے) جب تک وہ میرے نکاح میں رہے

شرائط مند جو ذیل میں سے اگر کوئی ایک شرط بھی پائی جائے اور اس خلاف شرط ہو سکے گو زید، عمرو، بکر، عمار وغیرہ و غیرہ اس اشخاص میں سے کم از کم دو آدمی یا دو مستند عالم یا برادری کے دو قلیہ مندرجہ اشخاص تسلیم کر لیں تو سماء مذکورہ کو اسی وقت یا ایک ہمسینہ کے اندر اختیار کا اہل ہو گا، کہ اگر چاہے تو اپنے اوپر ایک طلاق بائن واقع کر کے اس نکاح سے الگ ہو جائے، اور جب کبھی کسی شرط کا خلاف وقوع پذیر ہو تو ہر بار ایک ایک ہمسینہ کے لئے اختیار حاصل ہوتا رہے گا، مدت مبینہ ایک ماہ کے اندر طلاق نہ واقع کرنے سے یہ اختیار اس وقت کا حق میں سلب ہو جائے گا، اور زوجیت سے علاحدہ نہ ہو سکے گی، بلکہ پھر دوبارہ کسی شرط کے خلاف ورزی کا انتظار کرے گی اور یہ جملہ شرائط صرف ایک نکاح تک محدود رہیں گے، اور اگر کسی وجہ سے فرست و ملکہ کی ہو جائے اور نکاح کا اعادہ ہو تو اس کے بعد یہ اختیار کالعدم ہوں گے، بلکہ اس وقت جو کچھ دوبارہ ملے ہو، اس کے موافق عمل درآمد ہو گا، شرائط حسب ذیل ہیں،

۱) سماء مذکورہ کے نان و نفقہ کی ذمہ داری صرف عام بحسب حیثیت (ادائیگی میں دانستہ طور پر کوتاہی نہیں کر دیں گے، عام ازیں کرانے وطن خاص میں رہیں یا بیرون از وطن رہتے ہوئے بھی ایسا نہ کروں گا، بلا حد معقول بعد مطالبہ صرف کبھی مسلسل چار ماہ ڈوں۔

۲) موافق حکم شریعت اسلامیہ سماء مذکورہ کو صلح فرماں بردار رہنے کی حالت میں بلا وجہ معقول نہ دو کبھی نہ کروں گا،

۳) سماء مذکورہ سے علاحدہ وطن سے باہر اس طور پر کبھی نہ رہوں گا کہ مفقود یا خبر ہو جاؤں جنی کہ چار ماہ مسلسل گزر جائیں،

۴) اگر متحدہ دو سال تک میں عینین رہوں اور حق شرعی معلوم کی (ادائیگی سے قاصر رہوں) جس کا فیصلہ دو مآثر طیب کریں گے، جس کو متذکرہ بالا ہر دو اشخاص بھی تسلیم کریں،

۵) خطرناک مرض جنون یا ہذا م یا برص میں مبتلا نہ کرنا قابل علاج ہو جاؤں،

۶) بدوں ثبوت شرعی سماء مذکورہ پر زنا کی تہمت نہ لگاؤں گا،

مذکورہ بالا چھ شرطوں میں سے کسی ایک کے وجود پر اختیار طلاق ملحق رہے گا، اس اقرار نامہ کو

اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ یہ میرا تیسرا مرتبہ ہے، دوسرے مرتبہ فیانی اقرار کیا ہوں، اور یہ تیسری مرتبہ تحریر کرتا ہوں کہ اب میں کہیں بھاگ جاؤں یا سفر میں چلا جاؤں یا کسی طرح یعنی بیوی... کی خبر گیری نہ کروں یا خود دوش زدوں چھ ماہ تک آج کی تاریخ سے لے کر توبہ عدت گزر جانے کے بعد... کو اختیار ہو گا کہ اپنے نفس پر تین طلاق بائن واقع کر سکتی ہے، میرا کوئی دعویٰ و حق بیوی... پر رہے گا، طلاق تفویض کا میں نے اختیار دیا، فقط۔

مختار جو سن دجہ کی طرف سے... میں کہ مہر بیوی... بنت... ساکن... ہوں، میرا شوہر مسٹر جس کی زوجیت میں میں ہوں، مجھ سے الگ ہوتے وقت اقرار نامہ تحریر کر کے گیا ہے، آج سے چھ ماہ تک اگر میں تمہارے خود دوش زدوں کی خبر نہ لوں، تو تم کو طلاق تفویض کا اختیار ہے اور یہی مذکورہ بالا شرائط متحدہ مرتبہ چند میرے عزیز و اقارب کے روبرو زبانی کیا تقریباً دس ماہ کے میرے شوہر مذکورہ کو مجھ سے الگ ہونے ہوتا ہے، دتو اب تک اس نے میری خبر لی اور نہ تان و نفقہ ہی پہنچا، لہذا اس کے دینے اختیار کے بموجب مذکورہ ذیل گواہوں کے سامنے اپنے اوپر تین طلاق بائن واقع کرتی ہوں، اور اس معنون کو کھو کر انگوٹھے کا نشان کر دیتی ہوں کہ سندر ہے اور وقت پر کام آئے، اب سوال ہے کہ مذکورہ بالا صورت میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں، اور عورت عدت گزر جانے کے بعد نکاح کر سکتی ہے یا نہیں،

منو اتوجروا،

اجواب: صورت مذکورہ میں کہ شوہر نے عورت کو تفویض طلاق کی ہے، اس تفویض سے عورت اپنے کو صرف اسی مجلس میں طلاق دے سکتی ہے، جس میں یہ شرط پائی گئی کہ چونکہ تفویض کی وجہ سے طلاق نہ مجلس تک محدود رہتا ہے، مگر جب کہ عموم کا کوئی لفظ ہو یا اس کے لئے کوئی وقت مقرر کر دیا ہو، عموم کی صورت یہ ہے کہ یہ کہہ دینا کہ جب کبھی وہ چاہے، اور شمار میں ہے، ولا تطلق بعد الا ای مجلس الا اذا اراد علی قولہ ملکی فسد واخواتہ منی شئت او حتی ما شئت او اذا شئت او اذا ما شئت فلا یقتضی بالجلس وقت کی یہ صورت ہے کہ شوہر نے طلاق دینے کے لئے کوئی وقت محدود کر دیا ہے، مثلاً ایک دن ایک ماہ اور شمار میں ہے، ولا یصل الی الوقت بالاعراض بل بعضی الوقت حلت ادلا، مگر یہاں یہ دونوں صورتیں نہیں

کے طلاق کا امر تیرے ہاتھ میں ہے یا یوں کہہ کر اگر تو چاہے تو میری عورت کو طلاق دے دے ان ہر سر الفاظ کے کہنے کے بعد زید وکیل کو طلاق دینے سے معزول کر سکتا ہے یا نہیں، اور الفاظ مذکورہ بالا میں تفسیر مجلس وکیل کے واسطے ہے یا نہیں اور زید نے جو الفاظ طلاق وکیل کو کہے ہیں، وہ الفاظ تفویض کے ہیں یا توکیل کے؟

(۲) زید نے اپنی جماعت کے اراکین سے یہ عہد کیا کہ میں بغیر اجازت تمھارے اپنی عورت کو طلاق نہ دوں گا، اور اراکین کی اجازت کے بغیر میں اپنی عورت کو طلاق دوں تو جماعت کا گنہ گار ہوں، بعدہ زید نے بغیر اجازت اراکین اپنی عورت کو تین طلاق دے دیں پس کیا زید کی عورت مطلقہ ہوگئی یا نہیں اگر مطلقہ ہوگئی تو کیا حکم اراکین جماعت زید اپنی عورت کو زوجیت میں بغیر حلالہ یا نکاح جدید کے رکھ سکتا ہے یا نہیں، بیوقوف و جراح کہم اللہ تعالیٰ فی الدارین،

اجواب :- یہ تینوں صورتیں جو سوال میں مذکور ہیں تفویض کی ہیں، توکیل نہیں، اگرچہ وکیل کرنا تفریح بھی کر دی ہو، لہذا اس شخص کو صرف اسی مجلس تک اختیار رہے گا، بعد اختتام مجلس اگر طلاق دیکھا تو طلاق نہ ہوگی، اور جب تفویض ہے، تو معزول بھی نہیں کر سکتا، درختی باب تفویض الطلاق میں ہے، والفاظ التفویض ثلاثۃ تخیر وامن بید و مشیتۃ، نیز اسی میں ہے، قوله لا جنی طلق امرأتی فیصح رجوعہ

عنه ولم یقید بالمجلس لانه فکیل بحض الا لا اقلعہ بالمشیتۃ فیصیر عتیک لا فکیلا رد المختار ص ۴۵۵
 یہاں ہے، قوله فیصیر عتیک فلا یصلح الرجوع لانه فیذا الامر الی رایہ والامام هو الذی یتصرف عن مشیتہ واکویل مطلوب منه الفعل شاء ولم یشاء طعن الشيخ قوله لا فکیلا ای وان صرح باؤصالہ بجر من الکافیہ، نیز در مختار باب مذکور میں توکیل و تفویض میں یہ فرق بیان کیا، والفرق بینہما فی خمسة احکام ففی التفتیش لا یرجع ولا یعلن ولا یبطل بجزء النہج ویتقید بمجلس لا یغفل، واللہ تعالیٰ اعلم
 (۲) معاہدہ تو معاہدہ اگر قسم بھی کھالیا کہ طلاق نہ دوں گا، پھر طلاق دے دی، تو طلاق واقع ہوگئی صورت مستفسرہ میں تین طلاقیں ہو گئیں، اب بے حلالہ اس کے نکاح میں وہ عورت نہیں آسکتی اور جماعت کو یکم وینا حرام اور حرام ہے اگر بغیر حلالہ اس عورت کو اپنے پاس رکھے یہ زنا کا حکم دینا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

تعلیق کا بیان

مسئلہ: مرسلہ جناب حکیم الدین صاحب پنشنرز پنجاب، ۲۲، راجاوی الاخرہ ۱۳۳۰ھ
 زید اپنی منکوحہ عورت کو طلاق دینے کے لئے بکر سے یہ معاہدہ کیا کہ اگر بکر مبلغ تین سو روپہ ادا کرے
 تو زید طلاق دے دے، جس کو فقہین نے تسلیم کیا اور زید نے طلاق نامہ لکھ دیا، جس کے لئے کاتب طلاق
 نے شرعی طور پر زید سے طلاق ٹانڈے کا اقرار کر کر طلاق نامہ تحریر کر دیا، مگر بعدہ جب مقررہ شدہ روپہ
 دینے کا وقت آیا تو بکر بجائے تین سو روپہ کے دو سو روپہ دینے لگا، لہذا معاملہ بگڑ گیا اور زید طلاق دینے
 لے کر عورت کو بھی اپنے گھر لے آیا، مورت مسؤل میں عورت مذکورہ پر طلاق وارد ہو سکتی ہے یا نہیں اور
 زید کے ساتھ شرعاً کیا معاملہ ہونا چاہئے، بینوا تو ہو رہا۔

الجواب: سوال محل ہے طلاق نامہ کہنے کے وقت جو زید نے طلاق کے الفاظ کہے، وہ بلا کم و
 بیش تحریر کئے جائیں اور یہ کہ اس وقت کوئی شرط تھی یا نہیں غرض جو معاملہ ہوا ہو مفصل بیان کیا جائے
 اور طلاق نامہ کی نقل بھی بھیجی جائے تو جو حکم ہو گا بیان کیا جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مرسلہ حافظ عبد الغنی صاحب، ازہوڑہ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنے والدین کی مرضی
 کے خلاف عروہ کی بیٹی سے اپنا عقد کیا اور عقد سے پہلے زید نے بیچ کے رو بہ و ایک اقرار نامہ اس معنوں کا
 لکھ دیا کہ میں عروہ کی لڑکی کو عروہ کے مکان سے کہیں نہیں لے جاؤں گا، بلکہ عروہ کی کے مکان میں ہی رہوں
 رہوں گا، اور اپنی کٹائی سے اپنی زوجہ کو نان و نفقہ دوں گا، اور اپنے والدین کی خدمت کروں گا، اگر
 میں اپنی زوجہ کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں اور اپنی زوجہ کو نان و نفقہ دوں تو اس کے والدین کو کیا قصداً
 ہے کہ اپنی لڑکی کا عقد کسی دوسری بکرہ کر دیں، چنانچہ چند سال اپنے اقرار نامہ کے بموجب عروہ کے مکان
 میں رہ کر عروہ ڈیرہ سال کا ہو کر زید اپنی زوجہ یعنی عروہ کی لڑکی کو عروہ کے گھر میں چھوڑ کر اس گھر سے

جلا گیا، کچھ خبر لیتا ہے، یہاں آتا ہے، نہ نان و نفقہ دیتا ہے، بذریعہ خطوط و نوشتہ زید کو اطلاع بھی دی گئی، کچھ جواب تک نہیں دیتا، لہذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس صورت میں عموماً کیٹی بغیر طلاق دینے والے ازدواجی شرعیت دوسرے شخص سے عقد کر سکتی ہے یا نہیں؟ بیوقوف و در

الجواب :- صورت میں طلاق دہوئی، عورت دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی، اولاً یہ تحقیق قبل نکاح ہے، اور اس کی اضافت ملک نکاح کی طرف نہیں، اور ایسی تعلیق سے طلاق نہیں ہوتی، درمیان میں ہے، شرائط الحلالہ و الاضافۃ ایہ اثباتاً اگر قبل نکاح تعلیق دہی ہوتی، بلکہ بعد نکاح ہوتی، جب بھی ان تینوں سے طلاق نہ ہوتی کہ یہ تعویض طلاق ہے اور تعویض میں طلاق اس وقت ہو سکتی ہے جب اسی مجلس میں مفوض لہ طلاق دے دیتا، اور ظاہر ہے کہ یہاں ایسا نہ ہوا، درمیان میں ہے، تال لہا اختتامی و امرات بیدل یزنی تعویض الطلاق لانہما کتایہ فلا یجوز بلا ینہ و طلقی نفسہا فلہا ان قطع فی مجلس علیہا یہ وان طالق ما لم یتم لتبدل مجلسا حقیقہ او حکما بان حقن ما یقطعہ لا یقطع بعد اسی المجلس ثالثاً اگر تعویض نہ ہوتی، بالکلہ بالفرض ایضا ہو تا جب بھی طلاق دہوئی، کہ یہ کتاب ہے اس میں نیت طلاق شرط ہے اور نیت معلوم نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ :- مرسلہ امیر احمد صاحب از موضع سرول، ڈاکخانہ کھٹا، ضلع ٹوبہ ٹل، ۲۹ خوال ۱۳۳۱ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا نکاح ہوا، نکاح سے پہلے اقرار نامہ کے شرائط کے ساتھ جو آٹھ آٹھ کے اثبات پر تحریر ہے، جو پیش ہے اور بعد نکاح زید چند روز کے اپنی بیوی کو اس کے بھائی کے مکان پر چھوڑ کر دیگر جگہ چلا گیا تھا، لہذا بموجب شرع شریعت زید کا نکاح بائز ہے یا نہیں؟

بفضل اقدس اسناحہ :- میں کہ عدا محنت و دل محمد حسین جو کہ میں آج اپنے نکاح میں مسماۃ زینب کو لاتا ہوں، اس کے بابت اقرار کرتا ہوں کہ میں ہمیشہ برادر مسماۃ کے مکان پر رہ کر خواہ مزدوری خواہ کاشتکاری کر کے اپنی بیوی کو خورد و نوش کی تکلیف نہیں ہونے دوں گا، اور حاجات مسماۃ مذکورہ کے بھائی کے مکان ہی پر رہوں گا، اور دوسری جگہ اپنی بیوی کو لجا کر نہیں رکھوں گا، اگر خلاف درزی اقرار نامہ

کروں تو یہی تحریر اقرار نامہ استغفری بھی جاوے، لہذا یہ چند کلمے کہہ دے کہ مسند ہو، قبل از نکاح یہ اقرار نامہ تحریر ہوا اور مسماۃ بیوی اپنی کو زید نے بدستور بھائی کے مکان پر بھوڑ دی تھی، ادب تک موجود ہے،

اجواب: بصورت مذکورہ میں طلاق واقع نہ ہوئی، کہ یہ اقرار نامہ قبل نکاح ہے اور طلاق کو نکاح پر حلیق بھی نہیں کیا، اور حلیق میں شرط ہے کہ ذلت حلیق عورت نکاح میں ہو یا حلیق نکاح پر ہنوتیور بعد میں ہے، ارشادہ الملاحۃ الاضافۃ الیہ فیہ تحریر کا اقرار نامہ کے یہ لفظ کہہ ہی تحریر اقرار نامہ استغفار بھی جاوے، اگر منکوحہ کی نسبت یہ گفتا، جب بھی طلاق نہ ہوئی کہ اقرار نامہ کہ استغفار کہہ رہا ہے اور یہ اقرار نامہ استغفار نہیں ہو سکتا، بلکہ اگر یہ کہنا کہ اگر خلاف ورزی کروں تو طلاق بھی جائے، جب بھی طلاق نہ ہوئی، فتاویٰ مالگیری میں ہے، امرأة قالت لزوجها طلاق، فقال الرجل دادا انکاس اوکس دادا انکاس اوکس دادا انکاس لا یتبع وان فحش، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئلہ فلام فی الدین اسکن جہانی محلہ بیرون لنگی دروازہ، اور صفر ۱۳۴۲ھ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اس شرط پر ایک اقرار نامہ لکھا کہ اگر میں اپنے اس تحریر اور اقرار کے بموجب محل نہ کروں اور بال بچوں کی پرورش و غیرہ میں کوتاہی کروں تو ایسی صورت میں میری بیوی ہر فعل کی مخارجے اور میرے نکاح سے باہر ہے یعنی شرعی طلاق ہے، جس کو قطعی طلاق طاعتک، طاعتک، طاعتک، تین مرتبہ کہتے ہیں، و مگر یہ ہے کہ ہر دو بچوں سے لادعویٰ ہوں، علاوہ اس کے ہر حال میں مہر کا وہین و دہ ہوں گا، مذکورہ بالا اقرار کے بعد دو ماہ تک نصعت تنخواہ بھیجا، اس کے بعد عرصہ چھ ماہ کا ہوا، کوئی خبر گیری نہیں کی اور نہ خرچہ بھیجا، ایسی حالت میں شریعت کا کیا حکم ہے، آیا طلاق ہوگئی، یتنوا تو جروا،

اجواب: جب کہ خبر گیری نہ کرنے پر طلاق کسطن کیا تھا، پھر خبر نہ لی اور بال بچوں کو خرچ نہ دیا تو حسب اقرار نامہ طلاق واقع ہوئی، والمسئلۃ مصرحة بجہانی غیور کا کتاب، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسئلہ جنب ارشاد علی، محلہ ملک پور، بریلی، ۲۲ صفر المظفر ۱۳۴۲ھ، جب کہ زود گھر رہا، اس وقت اس کے شوہر نے اس کی بچی سے کہا کہ جب کہ میں منہ کر چکا تھا،

اور خط میں لکھ چکا تھا کہ طلاق ہوگئی، پھر کسیوں نے کر آئیں، اور کمرہ سر کر رہے لفظ جہد تو گوں کے رو رو گیا گیا،
 کہ میں طلاق دے چکا ہوں، اب ان کو لے جاؤ میرے یہاں رہنے کی ضرورت نہیں، میرے کام کی نہیں رہی
 اس صورت میں کیا طلاق رجعی ہوئی یا منقطع؟ بیوقوف تو جروا،

جواب: یہ سب الفاظ کا شوہر نے غور سے آنے پر کہے ان سے ظاہر اعتبار ہے کہ وہ طلاق جو
 شرط پر معلق تھی، اب چونکہ شرط پائی گئی، لہذا واقع ہوگئی، لکھ چکا تھا دے چکا ہوں، اخبار ہی کے لئے بولے
 جاتے ہیں، لہذا ان سے کوئی جدید طلاق نہ ہوگی، ہاں اگر شوہر نے اتفاق طلاق کی نیت سے کہے ہوں، تو
 جدید طلاق کا حکم دیا جاسکتا ہے، اور جب جدید طلاق کا حکم نہیں تو وہی ایک رجعی رہی اور یہ لفظ کہ میرے
 کام کی نہیں، الفاظ کن یہ سے ہے، اگر طلاق کی نیت سے کہا ہو تو ایک بائن طلاق اس سے بھی واقع ہوگی
 اور اب دو ہو گئیں، اور رجعت نہ ہو سکے گی، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: بزمہ سرمد مولوی غلام بابا رضوی از شہید، ضلع ہزارہ، تحصیل مانسہرہ، ۱۷ اربیع الاول
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرعیتین اس مسئلہ میں کہ جو شخص یوں کہے کہ میں نے یا میری بیوی
 نے یا میرے بچوں نے اگر غلام چہیز چرائی ہو تو مجھ پر اپنی بیوی تین طلاقیں سے طلاق ہے تین مجلسوں میں
 اسی طرح اس نے کہا، پھر وہ چیز ان کے گھر سے برآمد بھی ہوگئی، اور اس شخص کی بیوی مقرر بھی ہوگئی کہ بیک
 غلام چہیز میں نے چرائی ہے، سچ کہتی ہوں، اب اس صورت میں طلاق منقطع جو معلق بالشرط تھی، واقع
 ہوئی یا نہیں؟ بیوقوف بند اکتساب و توجروا بیوم الحساب، -

نہ اقول، ترمیم کا کام کی نہیں، کنایات کے ان الفاظ سے ہے، جو رد کیا تھا ان میں رکھے، بلکہ سب کا ایسے الفاظ سے ذکر کہ طلاق کی حالت
 میں بغیر نیت بائن طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور سب طلاق کو کر کے ذکر کہ طلاق کی حالت ہو جاتی ہے، جیساکہ شرعی و فروعی فقہ ہے،
 اسی صورت میں اس رو طلاق بائن ہر حال واقع ہوگئی، پس اگر چہ چہیز چرائی ہو، مگر چونکہ دوسری حالت ہے اور بائن مقرر ہو جاتی ہے، اس
 حقوق سے وہ بھی بائن ہوگی، فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۵۰ پر فاسم اس لفظ ترمیم کا کام نہیں، کہ کہے میں فرمایا، وذا لیس لان لفظ
 الاول مریح فقیہ بہ طلاق وان لیس وصالا لہا بہ حال الذہا، اگر وہ لفظ اضافی (میرے کام کی نہیں) کے لئے لایا، تو اصل وجہ فاسم
 میں الیہ لاجل الذہا کہ واقعہ یہ بائن لائم میں اکتسابات غیر المثلث الملعونۃ احتیاجی، وافتیہا فخرتہ محل الزیجی الار
 وایضا بائن لاقتناع المرجعۃ بائن فی حیثیت بشتہا، -

اجواب

یہ صورت مذکورہ حقیقہ تعلیق نہیں کہ تعلیق امر مستقبل پر ہوتی ہے، اور یہاں گزشتہ پر ہے
 درمنا میں ہے، و شرط صحیحہ کون الشہ طعمہ و ماعلیٰ خطر الوجود فالتحقق کا ان السلام فحقا تجنبوا
 عالمگیری میں ہے، و اما الخلاف بالطلاق و الاتفاق و ما اشبه ذالک فان یكون علی امر فی المستقبل فهو کالمین
 المعقود و ما یكون علی امر فی الماضي فلا یحتسب التفر و التفر و ان یعلم خلاف ذالک اولیٰ لہ
 فالطلاق واقع، ہذا واقع میں اگر عورت نے وہ چیز جرائی ہے تو طلاق واقع ہو گئی، فتاویٰ خانہ میں ہے
 و فی المین بالطلاق و الاتفاق و ان الذکر ما اشبه ذالک اذ ان کان کا ذبا ینزہ الملوک علیہ، پھر عورت
 کا چرانا اگر گواہوں سے ثابت ہو یا مرد عورت کے اس کہنے کی تصدیق کرنا ہو، جب تو ظاہر ہے کہ وقوع
 طلاق کا حکم دیا جائے گا، اور اگر یہ دونوں باتیں نہیں، صرف عورت کا اقرار ہے اور شوہر اس کی تصدیق
 نہیں کرتا تو حکم نہیں ہو گا، مگر عورت نے اگر واقع میں چرایا ہے تو جس طرح ممکن ہو شوہر سے جدائی
 حاصل کرے ردالمحتار میں ہے، و ان کان یعلم من غیرها توقف وقوع علی تصدیقہ و الدلیلہ کا لفظ
 و السلام، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ مولوی محمد سید غاں صاحب مدرسہ فین عام، محلہ بیواڑہ، ڈاکخانہ گھوسی، غلام لکھنؤ
 ۲۸ رجب المرجب ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اقرار نامہ طلاق جو اس کے شامل
 ہے، جس میں مذکور ہے کہ ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار برائے نان و نفقہ ادا کرتا رہوں گا
 مقرر عبد الحمید غاں نے اخیر ماہ نومبر ۱۹۲۳ء میں مبلغ پانچ روپیہ سماء کے پاس روانہ کیا، سماء نے بائیں خیال
 کہ میں مبلغ دس روپیہ کی مستحق ہوں (پانچ روپیہ ماہ اکتوبر اور پانچ روپیہ ماہ نومبر) روپیہ مرسلہ کو واپس
 کر دیا، اس کے بعد مقرر عبد الحمید غاں نے حسب وعدہ سماء کے پاس روپیہ ۲۰ روانہ کیا، دریافت طلب یہ
 امر ہے کہ ناقص شرط مذکورہ اقرار نامہ کون ہو گا، اور ایسی صورت میں حسب اقرار نامہ طلاق واقع ہو گا
 یا نہیں؟

۲۰ اقرار نامہ میں درج ہے کہ قیام مکان کی صورت میں مبلغ مذکور کی ادائیگی لازم نہیں لیکن اس

قیام سے حضار مجلس نے وہ قیام طے کیا تھا کہ یہ قیام مکان وہ ہے کہ زن و شوہر باہم اتفاق و ائمان کے ساتھ ایک جگہ اور ایک مکان میں مل کر رہیں لیکن یہ معنوں درج اقرار نامہ نہیں، اس لئے دریافت طلب یہ امر ہے کہ اگر چند مہر گواہ اس کی شہادت دے تو ان کی گواہی قبول کی جائے گی یا نہیں، چونکہ مہر الجدید خاں زوجہ مذکورہ کے ساتھ مل کر نہیں رہا، بلکہ وہ اقرار نامہ کے کھینے کے بعد برابر نانی ہال میں مقیم رہا، پس یہ قیام بھی حسب اقرار نامہ قیام مکان سمجھا جائے گا یا نہیں، اب ان صورتوں میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں یہ سہذا تو جروا

فعل اقرا نامہ ۱۵۸۔ ہم کہ عبد الحمید خاں ولد عبد الحمید خاں ساکن در یاد ال پور، ضلع اعظم گڑھ، وار و مال موضع منہ قوم پٹھان ہے میں بحالت صحت نفس و ثبات عقل بخوشی و رضامندی اقرار کرتا ہوں اور کہہ دیتا ہوں کہ ابی ایلہ عائشہ بیوی بنت مبارک خاں موضع فتح پور تال نہر جاکو ماہ ماہ نان و نفقہ کے لئے مبلغ پانچ روپیہ ادا کرتا ہوں گا، اگر بلا عذر و وجہ ادا نیکی میں تباہی ہو تو دوسرے مہینہ میں ادا کریں گے، اگر دوسرے مہینہ میں ادا نہیں کریں گے تو مسماتہ مذکورہ پر تین طلاق ہے، لہذا یہ چند کلمہ بطور اقرار نامہ کے لکھ دیا کہ وقت پر کام آئے اور بصورت قیام مکان جس زمانہ تک رہیں اس وقت تک ادا نیکی یا سواری ہم پر لازم نہیں ہے، اور نہ طلاق سمجھی جائے گی، واضح ہو کہ یہ شرط مذکورہ بالا ماہ اکتوبر ۱۹۲۲ء سے عمل درآمد سمجھی جائے گی، فقط بقلم عبد الحمید خاں تاریخ ۱۷ اگست ۱۹۲۲ء

ابجواب:۔ عبد الحمید خاں نے تین طلاق واقع ہونے کو دوسرے مہینہ میں نہ ادا کرنے پر ملحق کیا، اور بعد واپس کرنے زوجہ کے اب تک پھر نہ بھیجا، اور اب مارچ ۱۹۲۳ء ہے نومبر سے اس وقت تک تین ماہ سے زیادہ کا زمانہ گزر گیا اور بموجب اقرار نامہ ادا تحقیق نہ ہوئی، لہذا تین طلاقیں واقع ہو گئیں، قیام مکان سے ظاہر یہی ہے کہ عورت شوہر کے مکان پر رہے کہ اس صورت میں خورد و نوش اس کے ساتھ رہے گا، نفدی دینے کی کچھ حاجت نہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس لفظ سے عورت کے باپ کا مکان مراد ہو کہ اسے بھی کبھی عورت کا مکان کہتے ہیں، اور مطلب یہ ہو گا کہ جب وہ اپنے مکان یعنی میکے میں قیام رکھے گی تو نفقہ میرے ذمہ نہیں کہ استحقاق نفقہ اسی وقت ہوتا ہے، جب عورت

شہر کے یہاں رہے اگر معنی اول مراد ہونے پر قرینہ پایا جاتا ہو کہ اس وقت اس کا ذکر تھا، اور گواہ بیان کریں تو مان لیں گے اور مکان سے ملک مکان ہونا ضروری نہیں، خواہ وہ مکان شوہر کا ملک ہو یا کرایہ پر رہا ہو یا عاریتہ ہو، سب کو مراد لے سکتے ہیں، اور قیام مکان سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے، کہ میں جب تک اپنے مکان پر مقیم رہوں گا، نقد نہ دوں گا، جب کہیں چلا جاؤں گا، تو پانچ روپیہ ماہوار دیتا رہوں گا۔
واحد قاضی اعظم،

مسئلہ: از پھلوری شریف، امر سید علی اسلم صاحب، ۲۱/ شہبان ۱۳۴۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بوجہ عداوت ویرینہ بکر پر زنا کی تہمت لگائی زید اور بکر نے مسجد میں یہ قسم کھائی کہ اگر تو سچا ہے تو جب جب میں نکاح کروں میری بیوی مطلقہ ہو جائے، اگر تو جھوٹا ہے، اور میں سچا ہوں تو تو جب جب نکاح کرے، تیری بیوی بھی مطلقہ ہو جائے، یہاں تک کہ زید نے بھی یہی قسم کھائی، اب اس کی نجات کے لئے کوئی حیلہ شرعی ممکن کتنا ہے یا نہیں؟

الجواب: زنا کی تہمت لگانا بہت بڑا گناہ ہے، اس سے توبہ کرے اور بکر سے معافی مانگے، ورنہ جس اللہ وحق العبد میں گرفتار رہے گا، اور حیلہ بقاء نکاح ایک یہ ہے کہ فضولی اس کا نکاح کر دے، یعنی نہ خود کرے نہ کسی کو وکیل کرے، بطور ہمدردی دوسرا شخص عقد کر دے اور زید اس نکاح کو اپنے کسی فعل سے جائز و نافذ کرے بظاہر بھیج دے یا جماع وغیرہ کرے اجازت کے الفاظ زبان سے کہے، تو ایسی صورت میں نکاح ہو جائے گا، اور طلاق واقع ہوگی، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، اذ اقال کل امرأۃ اتزوجھا ففی طلاق حیثہ و فضولی و اجانبہ بالفعل بان ساق المہر و نحوہ لا یطلق بمخلات ما اذا وکل بہ لا ینتقل العیۃ الیہا فتاویٰ ثانیہ میں ہے، لو کان حلف قبل نکاح الفضولی ان لا یتزوج امرأۃ ثم تزوج الفضولی امرأۃ و اجانبہ الحالف نکاحہ بالفعل حیث فی یمینہ وان اجانبہ بالفعل من سق مہر او نحوہ اختلافوا فیہ و اکثر المشائخ علیٰ ائمنہ لا یجوز، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ کے سسرال میں رہنا

زوج کے والد کی بے پانک ایک لڑکی ہے جس کا نکاح عمر جو اس کے ایک عزیز کا ملازم ہے کروا گیا ہے زید سے وہ ملازم کسی معاملہ میں گستاخی سے پیش آیا جس کی وجہ سے زید بہت ناخوش ہوا اور اپنی بیوی سے کہا کہ اگر عروہ اپنی عورت ہندہ سے زن و شوہر کا قلعہ رکھتے ہوئے اس مکان میں رکھا گیا اور ایسی حالت میں تم بچا کر ہی تو تم کو تین طلاق ہے اس کے بعد زید کی بیوی کا قیام اس مکان یعنی اپنے مکے میں شام تک یا دوسرے روز تک رہا، بعد کو وہ اپنے سسرال چلی گئی، ایسی حالت میں کہتے عرصہ تک قیام کر سکتی تھی اور جتنا قیام کیا، اس میں وہ نکاح سے منسلک گئی یا کہیں بکر کہتا ہے کہ اگر طلاق کے بعد دس یا پانچ منٹ بھی ٹھہر کر تو نکاح جائز رہا، اور بکر یہ بھی کہتا ہے کہ جس شخص کے سامنے یہ الفاظ کہے ہیں وہ اور سخت تھے، تو یہ بھی دریافت طلب ہے کہ اگر گواہ کچھ اور بیان کرے، مجرم کچھ اور کہے، تو وہ کہتا ہے کہ میرا مطلب نہیں تھا، جو کہ کہتا ہے تو ایسا کسی بات کا شرع شریف میں اعتبار ہونگا،

اجواب: زید کی بی بی جو اس مکان میں اس کہنے کے بعد رہی آیا اس زمانہ میں عمر و اور اس کی زوجہ بھی رہی یا نہیں، اگر عروہ اس کہنے کے بعد مکان میں اس وقت تک نہ آیا، جب تک زید کی زوجہ رہی تو شرط پائی نہ گئی، لہذا طلاق واقع نہ ہوئی، اور اگر آیا، مگر کسی اور کام کے لئے آیا ہے، اس حیثیت سے نہیں آیا ہے کہ میری عورت اس مکان میں ہے، جب بھی شرط نہیں پائی گئی، کہ شرط رکھا جاتا ہے، جس کے معنی سکوت کے ہیں، نہ محض آنا اور اگر یہ باتیں نہ ہوں، بلکہ بطور سکوت آیا، جس کو رکھا جانا کہیں تو طلاق ہوگئی، اس معاملہ میں زید کی بات کا کچھ اعتبار نہیں، جب کہ گواہ اس کے خلاف بیان کرتے ہیں، گواہ جو بیان کریں، وہی اعتبار کی جائے گی اور ایسی کے موافق حکم دیا جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: زید نے ماما سے نکاح کیا، بعد نکاح ملا جو اس قدر زود کو بکرتا رہا جو ناقابل برداشت تھا، آخر موقع پر زید کی والدہ نے ماما کو ہلاک کرنا چاہا، اور ماما جان بچی تھی کہ اب موت قریب ہے، لہذا وہ جان بچا کر اپنے باپ کے گھر والدہ کے پاس چلی آئی، اور زید کو یقین تھا کہ میں تشدد و بجا کرتا ہوں چنانچہ اسے اپنی زوجہ ماما کے لئے بھدا تھا، تو اپنے باپ کے گھر گر چلی گئی تو بچے تین طلاق ہے، ان الفاظ کے سننے والے زید کے ہمایہ ہیں، اور وہ شہادت دے رہے ہیں، ماما بخوف جان اپنے باپ کے گھر چلی آئی یہی

صورت میں مائیکہ طلاق پا چکی یا نہیں؟ بیٹو تو جروا،
اجواب: اگر زید کے ان الفاظ کے کہنے کے بعد صادر اپنے باپ کے گھر گئی تو تین ملاقیں ہو گئیں
 واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ازگھوسی چھاؤنی ضلع اعظم گڑھ، سرمد جناب محمد امیر خاں صاحب، ۲۵ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شوہر بیان کرتا ہے کہ ہم سے
 اور میری بیوی سے جھگڑا ہوتا تھا میری بیوی نے کہا، ہم کو طلاق دیدو، میں نے کہا میں ایسے طلاق نہیں دے سکتا
 تھا کہ باپ کے ذمہ جو روپیہ ہے اسے آؤ تب طلاق دوں گا۔ بیوی نے کہا، طلاق دے دو تو روپیہ لے
 آؤں گی، تب میں نے کہا کہ روپیہ لے آؤ، تب طلاق طلاق، اور اس کی عورت کا بیان ہے کہ ہم سے
 اور شوہر سے جھگڑا ہوتا تھا، ہم نے جب طلاق مانگتا تب شوہر نے کہا کہ ہمارا روپیہ جو تھا ہے باپ کے یہاں
 باقی ہے، لے آؤ تو طلاق دوں گا، تب ہم نے کہا، جب طلاق دو گے، روپیہ لے آؤں گی، تو شوہر نے کہا، پہلے
 روپیہ لے آنا، تب طلاق لیکن زور جو روپیہ نہیں ادا کیا، ایک گواہ منہی مصدی کا بیان ہے کہ میں گھر میں آیا،
 جھگڑا ہوتا تھا یہ نہیں معلوم کر کیا جھگڑا ہوتا تھا، اتنے میں ان کی بیوی نے کہا، ہم کو طلاق دے دو میں کہا
 طلاق، طلاق، طلاق، دیا، پھر میں چلا گیا، میں مکان کے باہر تھا، کھور میں سراج الدین کو نہیں دیکھا۔
 دفعتاً شوہر کے مکان کے باہر ایک کھوہ قریب آٹھ ہاتھ کے چوڑا ہے، اس کھوہ سے رات جاتے ہوئے،
 ٹھہر کر سوتا ہے اور گواہ نماز وغیرہ بھی نہیں پڑھتا تاڑی، شراب برابر پیتا ہے، دوسرے گواہ سراج الدین
 کا بیان ہے میں اپنے آنگن میں تھا، جھگڑا ہوتا تھا، ان کی بیوی نے کہا کہ ہم کو جھوٹ دے تو کہا کہ طلاق دیا،
 طلاق دیا، طلاق دیا، پھر جھگڑا ہوتا تھا، پھر بعد کو میں نہیں جانتا کہ کیا ہوا میں نے مصدی کو نہیں دیکھا،
 دفعتاً، شوہر کے مکان کے بعد ایک کھور ہے، پھر اس کے بعد اس کا مکان ہے اور اپنے آنگن سے سننا
 بیان کرتا ہے، تیسرے گواہ نعمت اللہ کا بیان ہے کہ میں اپنے آنگن سے سننا تھا، جھگڑا ہوتا تھا، ان کی بیوی
 نے کہا کہ ہم کو طلاق دے دو، تب شوہر نے کہا کہ تمہارے باپ کے ذمہ جو روپیہ باقی ہے، دے تب طلاق
 دوں گا، تب عورت چپ ہو گئی، پھر کہا، اچھا طلاق دو، شوہر نے کہا کہ روپیہ لے آؤ تب طلاق دیا،

طلاق دیا، طلاق دیا، بلکہ کسی مرتبہ کہا، طلاق دیا، نوٹ، شوہر کے مکان سے اس کے مکان یعنی آگن کے درمیان صرف ایک دیوار قد آدم ڈیڑھ فٹ چوڑی ہے اور یہ اپنے آگن سے سننایا نہ کر سکتا ہے، اور چونکہ گواہ محمدیہ بیان کرتا ہے کہ میں شوہر کے مکان پر موجود تھا، میرے دو بیویاں بیوی کے درمیان بھگڑا ہوا ہوتا تھا، عورت نے کہا، ہم کو طلاق دے دو، میں نے کہا، جو تمہارے باپ کے زمرہ روپیہ باقی ہے، اے اؤ تب طلاق دو گنا پھر عورت اپنے بدن کا کپڑا بچاڑنے لگی، تب میں چلا گیا، آیا صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: شوہر اور عورت، اور گواہوں کے بیانات دیکھے، یہ بیانات اگر صحیح ہیں تو طلاق ثابت نہیں، زوج و زوجہ دونوں اپنے بیان میں طلاق کو شرط پر معلق ہونا بیان کرتے ہیں، اور شرط کا وجود تک ہو یا نہیں، لہذا طلاق بھی واقع نہ ہوگی، گواہ اول مسدک کے بیان میں اگرچہ طلاق کسی شرط پر معلق نہیں، مگر چونکہ وہ ایک بے نمازی اور شرابی آدمی ہے، لہذا ایسے شخص کی شہادت قابل قبول نہیں، ہمارے میں ہے، ولا فدا من الشرب علی اللہ، لامنہ اسکتب محمد دینہ، گواہ دوم سراج الدین یہ بھی شرط کو نہیں ذکر کرتا، مگر اپنے مکان میں سے آواز سننایا نہ کر سکتا ہے، شوہر اس کے سامنے موجود نہ تھا، اور کسی شہادت جس میں بس پردہ سننایا نہ کیا جاتا ہو، نا مقبول ہے، مگر صرف ایک صورت میں وہ کیونکہ گواہ مکان کے اندر جا کر دیکھ آیا ہو، کہ ان دونوں کے سوا وہاں کوئی دوسرا نہیں، پھر دروازہ پر بیٹھ گیا، اور مکان کے اندر جانے کا کوئی راستہ نہ ہو، تو اگرچہ کہتے وقت اس نے نہیں دیکھا ہو، مگر شہادت جائز ہے، اس کے علاوہ باقی صورتوں میں نہایت ہدایہ میں ہے، ولو سمع من وراء الحجاب لا یجوز لہ ان یشہد، ولو سمع من الخافی لا یشہد، لان النغۃ قنبحۃ النغۃ فلم یعمل العلم الا اذا کان داخل البیت و علم انہ لیس فیہ احد سواہ، ثم جلس علی الباب ولیس فی البیت مسلک غیوہ، فصح اقرار الداخل ولا یجوز لہ ان یشہد، لانہ جعل العلم فی هذا الصورتہ گواہ سوم بھی شوہر کے سامنے نہ تھا، نیز اس کا بیان بھی طلاق کو ثابت نہیں کرتا، اور گواہ چارم طلاق کو مشروط بتاتا ہے، لہذا اس کے بیان سے وقوع طلاق ثابت نہ ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مرحوم امیر اشد و رحیم بخش ازبالی،

بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس معاملہ نکاح میں کہ زید کی حکو حنیہ متروک

نکاح کیا اور مرد کی منکوحہ سابقہ نکاح ثانی بکرے ہو، اور بکر کی منکوحہ اول کا نکاح ثانی خالد سے ہو، اور خالد نے بکر سے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی تھی، تفصیل یہ ہے کہ زید کی منکوحہ نے بسبب نادانغتیت اپنے شوہر زید کو چھوڑا اور عروہ سے نکاح کر لیا، یہ نکاح حنفیہ طہ سے ہو، اسواشایدین و عاتقین و نکاح خواں تاقی کے دوسرا عقد نہیں ہو، مگر عروہ اور اس کی منکوحہ جو زید کی بیوی ہے، ان کے اقرار سے نکاح ثابت ہوا تھا، اور اب یہ دونوں انکار ہی ہوتے ہیں کہ تم نے نکاح نہیں کیا، اور نکاح کی شہادت دینے والے کہتے ہیں کہ نکاح ہو گیا، ایک شاید تو صاف صاف بیان دیتا ہے، دوسرا صاف بیان نہیں دیتا، اس وجہ سے کہ منافقین نے ڈرا دیا ہے، کہ اگر تو گواہی دے گا تو سرکاری مجرم قرار دیا جاوے گا،

الغرض عروہ کی پہلی بیوی سے بھی موافقت نہیں تھی، بکر کا ارادہ عروہ کی بیوی سے نکاح کرنے کا ہو، دو شخص عروہ کے پاس بیٹھا، کہ کچھ روپیہ لے کر اپنی عورت کو طلاق دے دے، لہذا اشامپ سرکاری پر طلاق نامہ لکھا گیا، اور وہ اشامپ لے کر بکر کے پاس ایک شخص آکر تین سو روپیہ کم کر دیا، اور یہ طلاق نامہ لے کر بکر کے پاس آکر تین سو روپیہ میرے پاس نہیں ہے، وہ شخص طلاق نامہ لے کر چلا گیا، اب بکر کو خیال ہو کہ عروہ نے طلاق دیدیا ہے، بکر کی والدہ سے مل کر بکر کی بیوی عروہ سے بکر نے نکاح کر لیا، جب یہ نکاح ہوا تو یہ بات مشہور ہوئی کہ بلا طلاق والی عورت سے نکاح کر لینے سے بکر کی پہلی بیوی منکوحہ مطلق ہوگئی، بکر نے کہا کہ عروہ نے بلا طلاق والی عورت یعنی زید کی بیوی سے نکاح کیا، تو عروہ کی پہلی بیوی مطلق ہوگئی اور اس مطلقہ کو بعد میں اپنے نکاح میں لایا ہوں، مگر بکر کی یہ بات کسی نے نہیں سنی، اور بکر کے سسرال والوں نے بکر کی عورت کا نکاح خالد کے ساتھ کر دیا، اب اس مسئلہ کا کیا حکم ہے، یہ نکاح درست ہیں یا نہیں؟ اور ان شوہروں پر کفر حایہ ہوتا ہے یا نہیں؟ بیوقوفانہ جواب،

الجواب : دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہو سکتا، باطل محض ہے، قال اللہ تعالیٰ، والمحصنات من النساء، اور عروہ نے زید کی منکوحہ سے بلا طلاق نکاح کیا، یہ نکاح نہیں ہو، اگرچہ گواہوں سے ثابت بھی ہو، کہ اس صورت میں کہ صرف ایک ہی گواہ ہے، البتہ اگر گواہوں سے یہ ثابت ہو تو عروہ اور زید کو بکر کی سزا دی جائے، اور وہ دونوں قید کریں، اور عروہ اپنی زوجہ اولیٰ سے اور زید زیدہ سے تجدید نکاح

کریں مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ زوجہ کو کسی دوسرے سے نکاح کرے جو نہ جو طلاق نامہ لکھا ہے اگر اس میں یہ نوک
 اعتماد پر مبنی ہو جو طلاق ہے تو چونکہ روپہ نہیں دیا گیا، طلاق بھی نہیں ہوئی، اور اگر بلا شرط طلاق دیدی
 ہے تو طلاق واقع ہو گئی، اگر یہ صورت ہوئی ہے تو بکر کا نکاح صحیح ہے، ورنہ وہ عورت بدستور عرو کی عورت ہے
 اور خالد کا نکاح زوجہ بکر کے ساتھ بھی باطل محض ہے، منکوہ خیر سے نکاح کرنے کی صورت میں تجدید نکاح کا حکم
 دیا جائے گا مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کا نکاح دوسرے سے کر دیا جائے، جب تک اس نکاح کو جائز نہ سمجھے، اور اگر
 اس نے دوسرے کی منکوہ سے نکاح کو جائز کیا ہو تو یہ بیک کفر قطعی ہے، اور ایسی صورت میں دوسرے سے
 نکاح ہو سکتا ہے، کہ وہ مرتد ہو جائے گا، اور اس کا نکاح باطل ہو جائے گا مگر بظاہر وہ نکاح کفایت نکاح اس
 نکاح کو جائز نہیں کہتے ہو گئے، لہذا صورت متعسرہ میں اگر اشد او کی حد کو نہ پہنچا ہو تو یہ شبہ نکاح باطل ہیں،
 اور سب صحیح مزا ہیں، ان سب کو مسلمان برادری سے عقیدہ کریں، اور ان سے میل جول سلام کلام سب کچھ ترک
 کر دیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ ۱۰: از جو میں پرگنہ ڈاکخانہ مقام لاگنہ زہرہ، گل مدبرہ منظرہ، مرسلہ حافظ مولوی احمد حسین صاحب
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرح میں کہ زید کسی وجہ سے غصہ میں آیا اور ایک اپنی اہلیہ ہندہ پر قید
 شرعی لگا کر خبردار آج کی تاریخ سے میری عدم موجودگی تک یا جب تک میں یہاں سے بذات خود اجازت نہ
 دوں اپنے میکے نہ جانا اور اگر یہ میرے حکم کی نافرمانی کیا تو یا رہے کہ زید کی طرف سے تم ہندہ پر تین طلاق
 جس وقت یہ خط زید کے مکان پر پہنچا اور ہندہ کو خبر ہوئی، ہندہ سن کر سچ گئی اور اپنے بھائی کو بلا کر
 کہا کہ مرا شوہر زید کی طرف سے یہ خط آیا ہے، اب اس کی پارہ جوئی کیجئے، ہندہ کا بھائی بکر سن کر یہ تینہ لیا کہ
 بموجب حکم زید خبردار جب تک کوئی اجازت کا خط زید کی طرف سے نہ آئے، گھر سے قدم نہ نکالنا اور میں بجز زید
 کو آج خط لکھوں گا، بکر کا خط زید کے نام بھائی صاحب آپ نے جو یہ قید شرعی میری بہن ہندہ پر لگایا ہے بہت
 سخت اور دشوار ہے، براہ مہربانی اپنے قول کی تردید کیجئے کیونکہ کسی کا میکہ چھوٹ نہیں جاتا، جس وقت یہ خط
 نہ آیا اگر عرو نے جو طلاق نامہ لکھا تھا اس میں طلاق ردیہ دینے پر ملتزم رہا، بلا شرط طلاق لکھی ہو، تو بکر کا نکاح عرو
 کی زوجہ سے درست ہے، واللہ تعالیٰ اعلم،

زید کو ملا زید نے اس کو پڑھ کر اس کے جواب میں یہ تحریر کیا جو نمبر ۲ سے ظاہر ہے، دوسرا خط زید کا اپنے سامنے کے
 نام ساتھ اجازت کے برادر جو کچھ آپ نے لکھا درست ہے، لیکن یہ قید اس کو اس واسطے تحریر کیا تاکہ دہشت قائم
 اور اپنی گزشتہ حالت سے روگردست رہے، لہذا میں ایک خط اپنے مکان پر لکھ رہا ہوں، اور اپنی اس قید میں تخفیف
 کئے دے رہا ہوں، ساتھ اجازت کے اگر میری اہلیہ ہندہ مہینہ بند رہے روز میں اپنے سیکہ جانا چاہے تو گھنٹہ دو گھنٹہ
 یا زائد سے زائد مجھ میں جائے اور شب کو چلی آئے، اتنا اجازت میری طرف سے ہے، تم اپنا دیدنیاتھا رہی
 اجازت بھی عین میری اجازت ہے، یہ معنون لکھ کر زید نے اپنے بھائی عمر کو کے پاس روانہ کر دیا، جب یہ خط زید کا
 عمر کو ملا ہندہ کو اس کی اطلاع ہوئی کہ زید کی طرف سے اتنی اجازت ہوئی ہے، ہندہ کو یہ اجازت سن کر ایسا
 ہوا، اتفاق سے ہفتہ عشرہ کے بعد زید کا بھائی عمر بھی سفر میں چلا گیا اور گھر میں بھائیوں سے یہ کہہ دیا کہ ہندہ اگر
 بموجب بھائی زید کے لکھنے کے ہندہ روز ہینہ مجھ پر اپنے سیکہ جانا چاہے تو جانے دینا، لہذا زید کے کہنے کے بموجب
 عین دو تین ہفتہ کے بعد زید کے گھر والوں نے زائد صورت پیدا ہوئی اور ہندہ علی الصباح اپنے سیکہ چلی گئی، اور
 شب کو ہمراہ اپنی والدہ کے زید کے مکان پر آئی، لیکن رات کچھ زائد جا چکی تھی، اور زید کے مکان کا دروازہ بند
 ہو چکا تھا، ہندہ اور ہندہ کی والدہ نے بہت کچھ کوشش کی، لیکن دروازہ کھلا اور نہ اندر سے کوئی جواب ملا،
 واخذہ اثم، ہندہ کے آنے کی خبر زید کے مکان والوں کو ملی یا نہ ملی لیکن جب ہندہ مجبور ہوئی دروازہ کھولنے سے تو ان
 کے ہمراہ پھر اپنے سیکہ قوت آئی جو مکہ زید کے مکان سے ہندہ کی ماں کا مکان بھی باطل قریب ہے، اب دوسری شب
 پھر ہندہ اپنی ماں کے ہمراہ زید کے مکان پر آئی، لیکن زید کے عزیزوں نے زید کے مکان پر قتل چڑھا دیا اور کہا،
 جو شرط زید نے رکھا تھا، وہ رات اور دن گزرے سے جاتی رہی، یعنی تجھے طلاق پڑ گئی، لہذا ہم لوگ مکان کھول دیں
 سکتے، ہندہ اور ہندہ کی ماں نے اول روز آنے کی اور دروازہ نہ کھولنے کو بتلایا، لیکن کسی نے باور نہ کیا اور کہا
 یہ بغیر زید کے حکم کے قتل نہ کھلا گا، لہذا اس روز بھی دونوں ماں بیٹی لوٹ کر ملی آئیں اور اس کی خبر زید کو پہونچی،
 زید مکان پہونچ کر اس معاملہ کی تحقیق شروع کی تو ہندہ اور ہندہ کی ماں کا یہ حلیہ بیان ہوا کہ ہم لوگ بموجب
 شرط کے مکان پر گئے، لیکن دروازہ بند تھا، مجبور ہو کر لوٹ آئے، لہذا اہل ماں ہے کہ براہ کرم اس مسئلہ کو بخوار
 قرآن و حدیث بیان فرمایا جائے کہ ہندہ زید پر مطلق ہے یا حرام۔

الجواب : بصورت مذکورہ میں شوہر نے تین طلاق کو اس پر معلق کیا ہے کہ عورت بوقت عدم موجودگی شوہر کے جائے یا بغیر اجازت جائے اور شوہر نے چونکہ اجازت دیدی لہذا وہ تعلیق ختم ہوگئی مگر یہ بات کہ شوہر نے اجازت میں یہ قید لگائی ہے کہ مہینہ یا پندرہ روز میں اتنی دیر کے لئے جائے اسکا زیادہ جائے گی، جب بھی طلاق واقع ہوگی، اگر جب جائے کہ اجازت ہوگی تو تعلیق کا حکم ختم ہو چکا کہ اس تعلیق میں نہ عزم تھا نہ یہ کہ متنی دیر کے لئے اجازت ہو اس کے علاوہ جائے میں طلاق ہے یہ اجازت میں ایک جدید قید ہے جس کا نتیجہ صرف اتنا ہوگا کہ اس سے زیادہ جانا عورت کو ناجائز ہوگا جب کہ ہفتہ میں ایک بار سے زیادہ جائے یا دن کے علاوہ رات بھی وہیں گزارے مگر اس سے طلاق واقع ہوگی کہ وقوع طلاق کی شرط نہ پائی گئی، بلکہ وہ تعلیق اب باقی بھی نہ رہی نیز اگر تعلیق باقی بھی ہوئی، جب بھی صورت متغیرہ میں طلاق نہ پڑتی کہ طلاق کو بغیر اجازت نہ جانے پر معلق کیا تھا، اور عورت کا جانا اجازت کے موافق ہوا وہاں ایک و دو دن رہنے پر طلاق کو معلق نہیں کیا، لہذا جب کہ جانا اجازت سے ہوا اور جب تحریر زوج وقت میں کے اندر مکان شوہر میں داخل نہ ہوگی تو وقوع طلاق کی شرط کے بغیر اجازت جانا متنی نہ پائی گئی پس صورت مذکورہ میں طلاق واقع نہ ہوئی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : ہر مرد مولانا مولوی غلام محمد الدین ابجیلانی صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ غلاند کوٹ میسرٹھ۔

دعا، ایک شخص کی دو بیویاں ہیں، ان میں سے ایک نے شوہر کو بیٹے کے واسطے پانی رکھا، شوہر نے پانی کا پیالہ اٹھایا پھونکے جو پیالہ کے نیچے تھا کاٹ لیا شوہر نے کہا کہ جس نے پانی رکھا، اس کو طلاق، اب دونوں عورتیں پانی رکھنے سے انکار کرتی ہیں تو طلاق کس پر واقع ہوگی اور آیا یہ قول تعلیق ہے یا نہیں بصورت تعلیق فقہاء کرام نے تحریر فرمایا ہے کہ شرط کا مدد و فلاحی ہو تاغزوہ مدینہ زمانہ آئندہ میں پانی جاسکے، اور اس صورت میں شرط زمانہ گذشتہ میں موجود ہو چکی ہے،

دعا، اگر کسی شخص نے اپنی دو بیویوں میں ہر ایک کو ایک ساتھ دوپٹہ بنایا ایک نے اپنا کھودیا شوہر نے کہا کہ جس نے اپنا دوپٹہ کھودیا، اس پر طلاق، اور ہر ایک انکار کرتی رہی، اس صورت میں کیا حکم ہے

الجواب : اگر شوہر کو معلوم ہے کہ فلاں عورت نے پانی رکھا تھا فلاں نے دوپٹہ لگایا ہے، جب تو

ظاہر ہے کہ اسی کو طلاق ہے، اس کے انکار کرنے کا کوئی اعتبار نہیں، اور اگر شوہر کو بھی معلوم نہیں وہ خود مختار ہے کہ کس نے ایسا کیا مگر معلوم ہے کہ انہیں دونوں میں سے ایک نے پانی دیکھا ہے، اس صورت میں حکم یہ ہے کہ جب تک دونوں میں سے ایک کو معین نہ کرے اور اشتباہ مانا نہ رہے کسی سے قریب نہیں کر سکتا اگر وہ طلاق بائن ہو یا عدت گذر چکی ہو، اگر رجعی ہے تو دونوں سے رجعت کرے، اور اگر بائن مادون الثلث ہے تو دونوں سے نکاح کرے اور منقطع ہو تو بائیں قریب نہیں کر سکتا، جب تک تحلیل نہ ہو جائے یعنی ہر ایک کو ایک ایک طلاق دیکھنا کہ وہ دوسرے سے نکاح کر سکے، پھر اگر وہ طلاق دیدے، اور عدت گذر جائے تو شوہر اول نکاح کر سکتا ہے، اگر شوہر کوئی ایسا فعل کیا جس سے ایک کا مطلقہ ہونا معین ہو جائے تو اسی پر طلاق کا حکم ہو گا، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، ولو اطلق احدی مناشئہ الاربع ثلاثا ثم اشتبهت وانكرت كل واحدة ان تكون هي المطلقة لا يقرب واحدة منه ولا حرمت عليه احداهن ويجوز ان تكون كل واحدة وقد قال اصحابنا رحمهم الله تعالى كل ما لا يباح عند الطهر ورا لا يجوز النكاح فيه والخروج من هذا الباب، وهذا قالوا اذا اختلطت الميعة بالذی جوعۃ لہ بخری لان الميعة تباح عند الضرورة واستعديت عليه الدی المحکم فی النفقة والجماع اعدی علیہ وجبۃ حتی یتبين انی مطلقا منہ وتكون نفقتان وینبغی ان یطلق كل واحد طلاقا واحدة فاذا تزوج بغيره جاز له التزوج بهن وان لم یترد جازا فالافضل ان لا یترد جواحدة وتزوج بالثلاث صح نکاحهن وقینت الرابعة للطلاق وکذا قالوا فی الوطی لا یقرب من احتیاطا فان قرب الثلاث قینت الرابعة للطلاق وليس له ان یترد باكمل قبل ان یترد جواحدة آخر فان تزوجت واحدة منهن تزوج ودخل بها ثم تزوج باكمل ذکر فی الجماع وند يجوز نکاح النکس ولو ادعت كل واحدة انها المطلقة ثلاثا یحلف الزوجان فعل وتبع علی كل واحدة الثلاث وان حلفن جميعا فالحكم كما قلنا قبل الیومین کن فی الاختیار وشرع المختار وکن اذا كانتا شئین فترد احداهما قینت الاخری للطلاق هذا اذا كان الطلاق ثلاثا فان كان بائنا فنکحن جميعا كما حاکمیدین ولا یحتاج الی الطلاق وان كان رجعیا میراجعهن جميعا واذ كان الطلاق ثلاثا فامدت واحدة منهن قبل البیان والاحسن ان لا یطأ البایات الا بعد بیان مطلقة وان

وہمیں قبل ایسا جانے کافی واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ محمد یوسف عبدالغفور راز مالیکا کوئی، محمد اسلام پور، ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

کی فرمائے ہیں طلاق دین و مقدمات شرع میں اس مسئلہ میں کہ زید و بندہ کے درمیان کچھ تنازع تھا اس بنا پر بیچوی نے اقرار نامہ پر مجھ لیا کہ اگر اب اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی شہر یا مکان گئے تو تمہاری بیوی پر طلاق زید نے مجبوراً مجھ کر دیا اور وہ گواہوں کے سامنے اپنی بیوی سے برائی و خوشی مشورہ لے کر کسی دوسرے شہر چلا گیا۔ تو اس صورت میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں، اس کا جواب بحوالہ کتب شرعیہ عنایت فرمائیے؟

الجواب: ظاہر یہی ہے کہ مجبوری سے مراد عرفی مجبوری ہے، نہ کہ اگر اہل شرعی اہلنا صورت متغیرہ میں طلاق واقع ہوگئی کہ وقوع طلاق کو دوسرے شہر میں جانے پر مطلق کیا تھا، اس میں رجعت مندی یا نابالائی کی قید نہ تھی پھر اگر طلاق نامہ میں اتنا ہی ہے نہ لفظ طلاق تین مرتبہ ہے اور نہ تین کا عدو ہے تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی، کہ اندرون عدت شوہر رجعت کر سکتا ہے۔ اس میں ملاکہ واجب نہ ہوگی اور اگر تین ملائیں ہیں تو بغیر ملاکہ نکاح نہیں کر سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مبارک پور ضلع اعظم گڑھ، مدرسہ اشرفیہ مرسلہ عبدالغفار حتم غدرہ، ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۵۹ھ

کی فرمائے ہیں طلاق دین و مقدمات شرع میں اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق مشروط دیا، اور کہا کہ میں اگر اپنی زوجہ کو اس کے سیکے سے ہلاک کروں یا بلاؤں تو اس کو طلاق ہے، اس کو طلاق بائن ہے، اس کو طلاق بائن ہے تو اس صورت میں اگر زید کسی دوسرے شخص کے ذریعہ سے بلایا تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں اور اگر خود بلایا تو کون سی طلاق ہوگی اور اس کے بعد اگر زید رکھنا چاہے تو بغیر ملاکہ کے رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ ہنوا تو مرد اور

الجواب: صورت مذکورہ میں تین ملائیں واقع ہوگئیں گی کیونکہ شرط متحقق ہوگئی کہ اس نے آدمی بھیج کر بلایا، اور تیسری طلاق اگرچہ بائن کے بعد بائن ہے، مگر چونکہ یہاں لفظ طلاق بھی مذکور ہے، لہذا وجود شرط کی قوت میں یہ طلاق بھی واقع ہوگی، کیونکہ لفظ صریح موجود ہے، اگر بائن کو لغوی بھی کیا جائے تو صریح صریح کو طلاق ہوگی اور اس سے بھی طلاق پڑے گی، درمیان میں ہے۔ لایطعن البائن البائن اذا امکن جملہ اخبار اسنادی

۱۔ اس صورت میں اگر عدت غرض باقی تو طلاق واقع نہ ہوتی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

کانت بائنہا بینہ (ای ای قال) بخلات و بنتک بائری ادا انت طالق بائنہا بینہ، و قوله ادا انت طالق بائنہا بینہ و قوله بائنہ طالق و هو صریح و یلحق قلبه بائن لعدم الحاجة الیه لان العرب یحبذ البائن بائن کذا فی شرح المنار لصاحب البحر و هو اشارة الی ما ذکره فی البحر عن الذخیرة عن الفریق بین هذا و بین قلبه لبائنة ابنتک بتلیقة و هو انه اذا الفینا بائنا یعنی قلبه طالق و به یقع و لو الفینا ابنتک یعنی قلبه بتلیقة و هو غیر صند، جب اس صورت میں تین طلاقیں ہو گئیں تو بغیر علامہ اس مرد کے لئے یہ عورت حلال نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مسئلہ: مسئلہ ما توی عبد الرحمن صاحب،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی چاراد بھائی کے یہاں وہاں ایک عورت نے کہا کہ یہاں آتی ہو تو ہمارے گھر جائے تے کیوں پر بڑ کیا گیا، ہم بھی اپنے ہیں اس پر ہندہ نے کہہ دیا بھار اگر یہاں آئیں جو ہم ہائیں یہ بات زید کی والدہ سے کہی افسوس کہ زید کی والدہ زید سے یہ واقعہ بیان کر رہی تھی کہ ہندہ نے وہاں جا کر ایسا کیا کیا، اس واقعہ کو سن کر زید غصہ میں آ گیا اور کہا کہ یہ عورت دھندہ جو بھل کے کہہ رہی تھی، ظالم یعنی اپنے باپ کے سوا دوسرے کے سامنے جیسے تین طلاق، زید کہتا ہے کہ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ عورت اپنے باپ یا محرم کے گھر کے سوا دوسرے کے گھر جائے تو تین طلاق اس میں شریعت کا کیا ارشاد ہے، ہندہ ایک اپنی والدہ کے پاس رہو کے ساتھ ہے، بیو تو جروا،

الجواب: و قلعی سے اگر دوسرے الفاظ نکلی گئے تو طلاق میں حکم انفس الفاظ پر دیا جائے گا جو زبان سے نکلے قضا اس کا حکم نہیں ہوگا کہ اس کا کیا ارادہ تھا کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو جس کا جی چاہے طلاق کے الفاظ بزرگ پھر یہ کہے کہ میں یہ کہنا چاہتا تھا، قلعی سے زبان سے طلاق کا لفظ نکل گیا اور مختار میں ہے، و ادخلنا بان اساد و حکم بقول الطلاق بخبر علی اسانہ الطلاق یعنی قضا فقط و مستقط قضا ہی کا لفظ ہوگا جس کی زبان سے نکلے، مگر دیکھو اگر دوسرے الفاظ کا لفظ کرنا چاہتا تھا تو گناہ میں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

نہ جرح و نہ حکم قضا کے مطابق عمل کرنے پر مجبور کرنا نہ کی، فتاویٰ رضویہ میں ہے، یہی فیصلہ جو حکم قضا ہی ہے، مجہد کہ اس پر عمل واجب ہے، خان المرآة کا تفسیر کافی التیغ وغیرہ، فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۵۵۸، فتح القدیر میں ہے، و کما ینبئہ الفقہاء اذا مضتہ (بقیہ ص ۲۶۳)

مسئلہ: آندہ از کو نحو ثلث اسطر کلمتہ برسد شیر مرد امغر

ما قول العلامہ اذکر اسم ومفتیان الزمان فی مسئلۃ الذیل قال نید قد اخذ منی عمر و مائتہ وعشرون
قرضاً علی طلب من المقر ومنی فقال انی ارد الیہ عن قریب فلما مضی علیہ مدی کثیراً فارسلت الیہ
رجلاً فاجبر فی الرجل الحرس لئلا یرجع الی قریب فکنت اخذت منه مائتہ و احدیۃ وقد ادیت الیہ سبعین
فادی الیہ مائتہ من قریب فذهب المدعی الی رئیس فطلب رئیس مقر وضاً فاد کل واحد بیانہ
ان قال مدعی انی اعطیت مقر وضاً قرضاً مائتہ وعشرين فما ادی الی شیء من قرضہ وقال
مقر ومن انی قد کنت اخذت منه مائتہ و احدیۃ و ادیت الیہ سبعین فما بقی علیہ من قرضہ اکا
ثلثون فقال مدعی ان کنت فی دعوی کاذباً علی امرأتی ثلثۃ تظلیقات مغفلۃ ثم قال مقر ومن ان
کنت کاذباً فی بیانی فعلی امرأتی ثلثۃ تظلیقات مغفلۃ ثم ذهب مدعی عند رئیس
اخری فطلب مقر ومن ذهب الیہ عند رئیس فذهب مدعی عند قوم فارسل قوم رجلاً الی هذا رئیس
لان یقول لہ لاتی خل فی معاملتہا انما نحن نفصل بینہما فانفق القوم علی ثمانین فذهب قوم ثمانین
مدعی فاخذ المدعی ثمانین و رہی علیہ فی قی الاختلاف بین المسلمین ثم وقع الطلاق علی امرأتہ المرد
اختلافاً شدیداً فجلل قد وقعت الطلاق علی امرأتہ المقر ومن فی صورۃ المسئلۃ ام لا بیوا توجہوا

اجواب:

ولما علی المدعی علیہ طلاق امرأتہ علی کذبہ فی ہذا البیان فما لم یشہد انہ کاذب
لا یجوز وقوع الطلاق ومما حلت قمرہ بان یدعی ثمانین و بیۃ لا یتنمی بہ کان کاذباً واللہ اعلم بالصواب

مسئلہ: آندہ از باز اسطر کلمتہ برسد شیر مرد

مفتیان شرع متین مسئلہ بذکر کیا فرماتے ہیں مجرو نے زید کے دختر سے اپنی شادی کر لی تھی
لیکن عمر کے پاس کوئی ملکیت یا رہت کے لئے مکان نہیں پایا اس لئے زید نے دو آدمی کے سامنے قمرہ سے عہد لیا کہ
میں تمہاری شادی اس شرط پر کروں گا جب تک تم اپنے رہنے کے لئے مکان نہ بنو اور خصوصاً کا نام نہ لیا اگر بغیر

دقتہ ۲۳۷۲ منہ المرقۃ او شہد بہ عندہ اعدا لا یجوز ان تدینہ لانہما لا یصحان الا تفسد منہ اکا

الظاہر، مطبوعہ مولف کتب، ج ۲ ص ۱۱۵۵ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مکان بنوائے رخصتی کا نام لیا تو تھار نکاح ٹوٹ جائے گا اور طلاق ہوگی، اور جب تک خداوند کریم تجھے مکان بنانے کی توفیق عطا فرمائے جب تک میرے ذمہ کے مکان کو اپنا مکان سمجھنا روزی کمانے کے لئے ہندوستان میں کہیں رہنا مگر مکان پر آتے جاتے رہنا، عمروئے مذکورہ بالا عہد کا اقرار و دونوں آدمی کے سامنے کیا، بلکہ تحریر کھینے پر آمادہ ہوا، لیکن گواہوں نے کہا کہ کوئی ضرورت نہیں رہانی اقرار کا ہے، جب عمرو کی بات رزید کے مکان پر آئی تو رزید کی دختر نے دین مہر میں علاوہ نقد سکہ دیاں و نفقہ ایک خطہ زنا و مکان بھی رکھا، جس کو غامحی گوگواناں اور مجلس کے تمام لوگوں نے سنا اور کہنے لگے کہ دین مہر میں مکان نہ رکھا جائے، لیکن عمرو نے کہا مجھے یہ سب قبول ہے، اور کچھ لوگ اس بڑی کو سمجھا بھی کر دین مہر سے مکان منکوحہ کو قبول کر لیا، مکان ہونے کے بعد حسب وعدہ عمرو کبھی رزید کے گھر آتا جاتا رہا اور اپنی منکوحہ سے نسبت بھی رکھا، بعد کو کلکتہ چلا گیا، گیارہ ماہ کے بعد کلکتہ سے واپس آیا تو ماہ آئے ہو گیا تب سے لڑکی سے کوئی نسبت نہیں ہے عمرو اپنے وعدہ کے خلاف مکان و خواہر رخصتی کے لئے تقاضا کرتا رہتا ہے، عرصہ اپنے ماہ سے جا بہار رخصتی نہ کرنے کی خبر دے کر رزید کو ہزام کرتا ہے، فروری ۱۹۳۶ء میں رزید اور رزید کی دختر کے نام نوٹس بھیجا، پھر رزید اور رزید کی بیوی کے نام ہدایہ تھا، لیکن بھیجا عرصہ دو سال نکاح کو ہو گیا، مگر عمرو نے لڑکی کے کھانے پکڑے کا کوئی خیال نہیں کیا، کہتے رہتا ہے کہ خرچہ پکڑا ہم پر فرض نہیں رزید کو ڈر ہے کہ عیب وعدہ نکاح ٹوٹ گیا، رخصت کرنے سے میں ذاتی فتنہ و شگاف اور قہر خود اندی میں گرفتار ہوں گا، عذاب الہی کا حقیقی ہوجاؤں گا، کتب فقہ وغیرہ سے بیان فرمائیں؟

فی الحقیقت طلاق ہوئی یا نہیں؟ بیوقوف تو بردار،

الجواب: عبارت سوال سے یہ ظاہر ہے کہ عمرو نے مطابق رخصت پر اس عورت کی طلاق کو معلق کیا ہے جس سے ابھی نکاح نہیں ہوا ہے، بلکہ نکاح ہونا طے پایا ہے، اگر صورت یہی ہے جو عبارت سوال سے سمجھیں آتی ہے تو طلاق دائر ہے، نہ ہوئی کہ غیر منکوحہ کو طلاق نہیں دی جاسکتی، زنا کی طلاق کو نکاح یا ملک کے سوا کسی اور شرط پر معلق کیا جاسکتا ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، ولا ھے اضاۃ الطلاق الا ان یکون الخالف ما لک و حیضہ الی ملک و الاضاۃ الی اسباب الملک لا تزوج کلاضاۃ الی الملک و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسنونہ جناب یادٹی صاحب وارثی قصبہ مجدد اول ضلع ہستی،

حضرت صدر الشریعہ جناب مولانا محمد امجد علی صاحب دام اتقار اسلام مسنون کو بعد گذارش ہے کہ زید باہل تھا کھانا پڑھا نہیں جانتا تھا لوگوں کے سامنے اپنی زبان سے یہ اقرار کیا تھا کہ اگر میں ۱۴ اگست کو پیتا تیس روپیہ نہ دوں تو ہندہ کو یعنی میری بیوی کو طلاق بائن ہے، لیکن لوگوں نے کہا کہ اقرار نامہ کھوایا جائے جس سے کہ زید نہ زید کسی قسم کا عذر و انکار نہ کر سکے، لہذا جن صاحب نے اقرار نامہ کھانویوں لکھ دیا کہ اگر میں تاریخ مقررہ پر روپیہ نہ دوں تو طلاق بائن تصور فرمایا جائے۔ اب دریافت یہ امر ہے کہ زید نے روپیہ نہیں دیا اور عرصہ بائن یا چھ ماہ کا ہو گیا، اب ہندہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور طلاق واقع ہوئی یا نہیں، بہنو آجروا، **الجواب:** اگر واقعہ یہی ہو جو اس سوال میں بیان کیا گیا ہے کہ شوہر ہندہ نے زبان سے یہ کہا تھا کہ طلاق بائن ہے مگر کہنے والے نے اپنی طرف سے یہ لفظ لکھ دیا کہ طلاق بائن تصور فرمایا جائے، تو ہندہ پر شرط پائے جانے کی صورت میں یعنی اس تاریخ مذکورہ پر روپیہ نہ دینے کی صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہوگئی اور عدت پوری ہونے پر ہندہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

طلاق مریض کا بیان

مسئلہ: مسنونہ عبدالمعتین ساکن موضع چک ڈاکھانہ بائیں ضلع جہانپور، مدد محرم الحرام ۱۳۷۶ھ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان خیر متین اس مسئلہ میں کہ زید نے کالت نزاع ایک گواہ کے سامنے اپنی بیوی منکودہ کو دومرتبہ کہا کہ تم کو طلاق دیتے ہیں اور ایک مرتبہ کہا کہ آج سے تم ہم سے جدا ہو گئی، علی بائن تم کو طلاق دیتے ہیں جو تمہارے دل میں تھا ہو گیا، اندوے شرع طلاق ہوئی یا نہیں، **الجواب:** اگر زید ہوش میں تھا تو ان الفاظ سے اس کی زوجہ پر بین طلاق واقع ہوگئی، اگرچہ اس کی حالت نزاع کی تھی مگر عورت زید کے ترکیز سے اپنا مصدر شرعی پائے گی، میرا شے عمر و دم نہیں ہوگی کہ مرض الموت میں طلاق کلاسی حکم ہے، کذا فی عائدۃ حب الفقہ، یکم وقوع طلاق کا ہے کہ اگر واقعہ میں اس کی حالت میں طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی، دہا اس کے طلاق لینے کا ثبوت تو اگر عورت

اس کے طلاق دینے کی سکر ہے تو فقط ایک گواہ سے طلاق ثابت نہیں ہوگی ثبوت کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں درکار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

رجعت کا بیان

مسئلہ: مسئلہ بی بخت از سبیل بخت، ۸، از فیقہ ۱۳۴۲ھ
ماں بیٹے اور بیوی میں جھگڑا ہو رہا تھا اور جھگڑا ہوئے پر ایک دوسرا شخص بیٹھا ہوا تھا اب لڑکے نے اٹھ کر دو مرتبہ طلاق دی اور ماں کو بھی مارا مگر دوسرا شخص کہتا تھا کہ میں نے نہیں سنا کہ طلاق دی۔ یہ طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: جب وہ شخص خود طلاق دینے کا اقرار کرتا ہے تو صورت مستفسرہ میں رد رجعتی طلاقیں واقع ہو گئیں۔ دوسرے شخص نے سنا ہو یا نہ سنا ہو کہ وقوع طلاق کے لئے دوسرے کا سننا شرط نہیں، اب اگر شوہر اسے رکھنا چاہتا ہے تو رجعت کر لے۔ وہ بدستور اس کی زوجہ ہے۔ اگر عدت پوری نہ ہوئی ہو تو فقط اتنا کہہ لیتا کہ میں نے اپنی عورت ساقہ فلاں کو واپس لیا۔ رجعت کے لئے کافی ہے۔ یا چاہے توجہ نہ لگا کر لے اور ملا کر اس صورت میں کچھ حاجت نہیں، مگر یہ واضح رہے کہ اب آئندہ اگر ایک طلاق دے گا تو مسئلہ ہو جائے گی۔ لے ملا اس کے نکاح میں نہ آسکے گی اور اس شخص نے ماں کو مارا یہ سمیت بر اکبیا تو بہ کرے اور ماں سے معافی مانگے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے، ولا تقل لهما افان ولا تنخرا، ہما، ماں باپ کو اف کہنے اور جھگڑنے تک کی ممانعت آئی نہ کرنا، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: ۵، مرشد ارشاد علی علیہ السلام، ۱۰، صغیر الفکر ۱۳۴۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ گھر کے اپنے زور کو ان لوگوں کے رو برد آنے سے شک کیا تھا جس سے شر قیابردہ کا حکم ہے جب وہ باز نہ آئی تو زید نے یہ جملہ کہا کہ اگر فلاں فلاں شخص کے سامنے آؤ گی تو میری طرف سے مجھ کو طلاق ہے اب جب کہ وہ عورت ان لوگوں کے سامنے آئی ہے اور پردہ کا لحاظ نہ کیا، اس صورت میں وہ عقد میں رہی یا نہیں، جب زید کو معلوم ہوا کہ ان لوگوں

کے سامنے آئی اس وقت ایک خطبایں محمود علاوہ شکوہ و شکایت کے عورت کو روانہ کیا، میں نے پردہ کر کے کوکھا تھا، لہذا تم نے خود اپنے واسطے بھی اچھا جو ہم نے میرے کہنے پر عمل کر دیا اور ان لوگوں کے سامنے آکر خود قصہ پاک کر لیا کیا اسلم میرے عقد میں رہ گئیں، مگر یہ کہ عورت حاملہ تھی ہے؟ مینو اتوجروا،

اجواب: ایک طلاق جہی واقع ہو گئی کہ اندرون عدت رجعت کر سکتا ہے اور اگر رجعت دے کر سکے گا، تو بعد عدت یعنی وضع محل رجعت نہ ہو سکے گی ہاں عقد جدید ہو سکتا ہے، اور حلالہ کی حاجت نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: ۱۔ مسئلہ ولایت حسین علیہ ساری پور بریلی، ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو گھر میں بہت مارا اور مار کر دوداڑھ پر کھڑا ہو گیا، تین شخص کھڑے ہوئے لٹکیاں اڑا رہے تھے، اور طعنی مدعی ہوئی اور نہ پابند صلوات تھے، ان کے سامنے اس شخص نے کہا میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں، غصہ کی حالت میں طلاق دی اور نہ تین مرتبہ کہا جب ہم نے ان لوگوں سے تصدیق کیا تو کسی نے کہا ایک مرتبہ کسی نے کہا دو مرتبہ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ مینو اتوجروا،

اجواب: اگر ایک مرتبہ کہا تو ایک طلاق ہوئی، دو مرتبہ کہا تو دو طلاقیں ہوئیں، مگر عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے، یعنی اتنا کہہ کر میں نے اسے واپس لیا، نکاح جدید کی بھی ضرورت نہیں، البتہ عدت گذر جانے پر دوبارہ نکاح کرنا ہو گا، مگر حلالہ کی حاجت نہ پڑے گی اور یہ ضرور ہے کہ آئندہ جب کبھی اس کو طلاق دے گا تو تین طلاقیں کا اختیار نہ ہو گا، جو باقی رہ گئی ابھی سے منقطع ہو جائے گی، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: ۲۔ مسئلہ مندیہ حسین صاحب، بیٹہ مولوی، ای سی ایچ، ٹی، اینڈ سی ٹیوشن مالہ، بنگال، ۲۶ ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی منکوحہ سافہ زینب کو بتاریخ ۱۱/۱۲/۱۳۳۲ھ بچہ ایک طلاق دی اور بتاریخ ۲۸/۱۲/۱۳۳۲ھ طلاق نہ کر کے رجعت کر لی، بعد بتاریخ ۱۱/۱/۱۳۳۳ھ میں ایک طلاق دی اور اس طلاق کی بھی بتاریخ ۱۲/۱/۱۳۳۳ھ رجعت ہوئی، طلاق اور ہر رجعت کی تحریر و شواہد بھی موجود ہیں، ایسے طلاق سے زید نے ہرگز نہ استہزا، نہ استہزاء، نہ استہزاء کی نیت کی نہ زینب کی ایذا ارسالی منظور ہو گی، بلکہ

کسی خاص مصلحت سے وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوا لہذا دریں صورت مسئلہ زینب زید کے نکاح میں باقی ہے یہ نہیں بدلتا تو جروا،

الجواب: پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجعت جائز تھی جب کہ طلاق دہم دی ہو، قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فاما صحیح معرودت اوقس یعنی باحسان، اور اب اگر تیسری طلاق دے گا، یہ منقطع ہو جائیگا اور رجعت نہیں ہو سکے گا، بغیر ملا زید کے نکاح میں نہیں آسکتی، قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح من وجاعیہ، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسئلہ مولوی ابوالحسن مسلمہ مدرسہ اہل سنت بریلوہ ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ، کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان بشرعائین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی منکوحہ کو ایک مجلس میں دومرتبہ طلاق دی اور ایک ماہ کے بعد رجعت ہو گئی اب زید نے نکاح کر لیا ہے، ایسی صورت میں کیا ہونا چاہیے اور طلاق بھی غصہ سے دی تھی؟ بدلتا تو جروا،

الجواب: اگر واقع میں دوسری طلاقیں دی تھیں تو رجعت صحیح ہے، عدت کے اندر فقط اتنا کہ لینا کہ میں نے اسے واپس لیا یا رجعت کر لی کافی تھا، جدید نکاح کی بھی حاجت نہ تھی ہاں عدت پوری ہونے کے بعد شریک بغیر نکاح اس کی زوجیت میں نہ آتی، قال اللہ تعالیٰ انطلاق مرتان فاما صحیح معرودت اوقس یعنی باحسان ہاں بات البتہ ضرور قابلِ محاذ ہے کہ اب جب کہ پہلی سے ایک طلاق دے گا تو منقطع ہو جائے گی، منقطع ہونے کے لئے تین کی حاجت نہیں کہ دو ہو چکیں، اب شوہر کے اختیار میں صرف ایک ہی طلاق باقی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: ازسا بھر تک راجہ تانا علاقہ ہے پورہ جو دھپور، جو سطر جناب شی نور احمد صاحب ٹیکیدار، بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ ورضی علی سہ رسولہ الکریم، ماتوا کما یرحمہ اللہ فی ہذا المسئلۃ، کہ زید اپنی زوجہ سہ کو بہت زیادہ کتا ہے کہ تو میری مثل ان بہن کے ہے، اگر کچھ کو گھریں رکھوں اور ہاتھ لگاؤں تو جیسے اپنی ماں بہن کو ہاتھ لگاؤں اور سہ کو اپنے سینے بھیدتا ہے، ایک ہفتہ بعد زید جب خالد سے ملتا ہے تو مذکورہ بالا نظموں کا اعادہ کرتے ہوئے مفصل و اعتباراً کرتا ہے، خالد نے کہا کہ تم نے غصہ میں ڈرانے اور دھمکانے کے لئے بلا کسی نیت کے کہہ دیا ہو گا، انھیں تو کیا اپنی آنکھ سے دیکھا تھا، ناحق الزام لگاتے ہو کہی پریتا

باندھنا اچھا نہیں، بالخصوص اپنی بیوی پر رحم کو ایسے الفاظ نہیں کہنا چاہئے، نزدیک جانا کہتا ہے کہ میں نے خود
ہندہ سے دریافت کیا تھا اور اس نے ارتکابِ زنا کا اعتراف کرتے ہوئے کہا میں کیا کروں وہ متعدد اشخاص
تھے اور میں تمنا مجبور تھی، وہ لوگ مکان میں گھس آئے، میرے ملازم نے بھی ہندہ کے بیان کی تائید کی اس
طرح تحقیق و تصدیق ہو جانے پر میں نے یہ کہا تھا، اور میری خبرت اس کی تقاضی نہیں کہ میں اب بھی ہندہ کو
بیمشیت بیوی رکھوں، میری نیت طلاق کی تھی، اور عمدہ نیت طلاق ہی یہ کہا تھا، مگر اب تشویش یہ ہے کہ میری
معافی نامہ پر ہندہ کے دستخط و وجود کو کشش کے بھی نہ ہو سکے، اب یہ چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ صلح کر کے میں ہندہ کو
اپنے مکان میں لے جاؤں اور پھر کسی جیلہ سے ہر صاف کر کر نکال دوں، مگر یہ سال بعد زید دعویٰ دخل زوجیت
دار عدالت کر دیتا ہے، حالانکہ اس عرصہ میں زید نے رجعت کی زخمت سمجھ جوائے، لہذا ایسی صورت میں
عند اشرع طلاق واقع ہوئی یا نہیں، پس تو جروا،

اجواب: اگر زید نے یہی الفاظ کہے، جو سوال میں مذکور ہے اور نہ نیت طلاق کہے تو ایک طلاق
بائن واقع ہو گئی، یہ رجعی طلاق نہیں جس میں عدت کے اندر رجعت ہوتی ہے، درمختار میں لکھا ہے، وان فوی
بانت علی مثلہا می او کامی دکن، الفخذ علی خانیہ ہوا اظہاراً او طلاقاً صحت ینتہ و وقع ماخوفا
لاندہ کنایہ، رد المتہار میں ہے، قال فی البی واذ الفوی بہ الطلاق کان باننا کلفظاً لہ ۴۱، ہاں اس
صورت میں طلاق کی ضرورت نہیں، اگر وہ دونوں باہم پھر نکاح کرنا چاہیں تو بوجہ طلاق نکاح کر سکتے ہیں کہ ایک
ہی طلاق واقع ہوئی ہے، بشرطیکہ اس سے پہلے اس زوجہ کو وہ طلاق میں مذکورے چکھ سو، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: از علی پور ضلع مظفر گڑھ مرسلہ جناب نیاز احمد صاحب، مدرس عربی، گورنمنٹ ہائی اسکول
۲۴، رجب الثانی ۱۳۵۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ ایک شخص کی اجنبیہ سے نامائز تعلق
قائم کرتے ہوئے اپنی منکوحہ سے بے اعتنائی اختیار کر لیتا ہے، چند آدمی اس کو ایک دن اس کے مکان کی دہلیز
میں بیٹھ جاتے ہیں اور اسے کھلتے بھاتے ہیں کہ نواہی عورت سے جس منلوک رکھ وغیرہ، تو وہ غضبناک

ہو کر کہتا ہے کہ میری اس کو دے سکود کو بھی طلاق ہے اور اس کو دینے سے منع ہے، بھی کہتے ہوئے ہائے مشکل جاتا ہے اور دو سال تک زوجین ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں، دو سال کے بعد مطلقہ بھراپی عورت کو جو جسکے چلی گئی تھی، واپس اپنے گھر لانا ہے تو اب سوال یہ ہے کہ کیا اس عورت پر طلاق واقع ہوگئی، اور اگر واقع ہوئی تو کون سی اگر حرجی واقع ہوئی تو دو سال تک جب اس شخص نے رجوع نہیں کیا تو وہ بائنہ نہیں بن جائے گی، اگر مرد ایسا کلمہ مضبوط نہ کہ حالت میں اپنی عورت سے کہے، جس سے سب و شتم مقصود نہ ہو سکے جیسا کہ صورت ہذا میں، تو کیا طلاق واقع ہو جاتی ہے، مطلقہ ہونے کی صورت میں دو سال تک بیکے میں رہی کیا اس کی عدت اس میں شمار ہو جائے گی، کیا وہ فوراً دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اور اس شخص کے تعلق کیا حکم ہے؟

اجواب: صورت مذکورہ میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی، اگر اگر عدت کے اندر شوہر رجوع کرے تو وہ بدستور اس کی عورت رہے گی، ورنہ عدت پوری ہونے پر اس کے نکاح سے خارج ہوجائے گی، جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے، اور مطلقہ کی عدت تیس حیض ہے، اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو کہ سن ایسا کہ سو سو چھ گئی ہو یا آگیا ہو، تو عدت تین ماہ ہے، بہر حال عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے، بعد عدت رجعت کا اختیار نہیں، البتہ عورت کی رضامندی سے اس سے نکاح کر سکتا ہے، عورت چاہے تو جسکے میں رہے یا شوہر کے مکان میں رہے یا کہیں دوسری جگہ رہے عدت ہر حال میں پوری ہوجائے گی، اور اگر شوہر نے رجعت نہیں کی ہے اور عدت پوری ہو چکی ہے، تو دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے، واقتدا فی العلم۔

مسئلہ: از مبارک پور ضلع مظفر گڑھ، مرید شاہ خدایں صاحب، محمد مدرسہ اشرفیہ،

۵ ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ

کیا فرمانے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندو مکودہ زید جو نہایت بد مزاج اور جس کی بد خلقی اور بد مزاجی کی وجہ سے اس کے اور اس کے شوہر کے درمیان اکثر جھگڑا ہوجاتا تھا، ایک دفعہ اپنے شوہر سے اس نے سختی و سختی کی حالت میں جھگڑا کرنے کے درمیان اپنے استمال کے ہمارا لے جانے کے واسطے نکلتے ہوئے دو مرتبہ آدھوں کے سامنے اپنے شوہر زید سے کہا کہ اگر چہ وہ جوہر نہ جانتا ہے، کہا کہ بایں کہہ کر بھاڑ دیا پھر ہندو نے کجعت و کلام کہہ کر زید سے کہا کہ تم کہہ کو طلاق دیدہ و زید نے کہا کہ بایں کہہ کہہ کو طلاق دیدہ یا پھر دونوں نے آدھوں کے پٹے جانے کے بعد ہندو نے زید کے گھر سے نکلتے ہوئے

ہو جانے کی وجہ سے ہندہ نے کہا بولے کیوں نہیں میری آہ و فغاں نہیں جائے گی اور تجھارے مرنے پر رحم کر کوئی
رونے والا نہیں ہے گا، زید نے کہا کہ خیر اب تو میں نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے، اور طلاق دے دیا ہے، اور تو جا ہی رہی
پھر ہندہ نے اپنا ہر مطلب کیا، زید نے کہا میرے زیور تیرے پاس ہیں، ہندہ نے انکار کیا اور سامان مذکورہ لے کر اپنی
لاٹا کیے یہاں چلی گئی، اب سوال یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

الجواب: صورت مذکورہ میں عورت پر دو طلاقیں برحق واقع ہو گئیں، ایک پہلے لفظ چھوڑ دینے
کی یہ بھی ہمارے یہاں کے محاورہ میں مرتجع الطلاق سے ہے، اور اس سے برحق طلاق ہوتی ہے، فتاویٰ عالمگیری
میں ہے، وکان شیخ الامام طہر الدین المہر خدائی رحمہ اللہ فتاویٰ الفتی فی قلعہ ہوسفتم بالرقوع بلانینہ ویکون
الواقعہ راجحاً، اگرچہ لفظ دجا، الفاظ کنایہ میں سے ہے، اور اس سے بائن طلاق ہوتا ہے، جب کہ طلاق کی نیت
ہو، مگر مرتجع لفظ کے ساتھ جب اس کا استعمال ہو تو اس سے طلاق نہیں ہوتی، فتاویٰ خیرہ میں ہے، مسئلہ فی رجل
قال لزوجہ جتہ سوجی طالق اجاب بانہ زوجی لان قولہ سوجی طالق صریح فیہ، اور دوسرے اس لفظ سے کہ جا،

سوجی، امر من المراءج، یعنی الذہاب فی الخفیہ وحتی لمطلق الذہاب والمغیہ وجعل الخفیہ حینا ان الذہاب من الخفیہ لعلہ
سوجی طلاقاً جدیداً؟ لاندق صرح ففسہ فیہ قبل وریقات اندک زوجی ما نصد لابن زوجی لا زوجی صریحاً
ما یصلح جواباً وادراولین فیہ من النیتہ مطلقاً مساوکان فی حالۃ من اکراہ الطلاق اولاً، وادراولان فی حالۃ التصد
اوالمضاوہر محتاج الی النیتہ، والقول قولہ فی ذالک ولا نصد مطلقہ بان فی قولہ سوجی طالق معناہ سوجی بصدۃ الطلاق
ووتبع بالصریح بجلاتہ، وحقای وحدہ (۱) فان وقرعہ بلفظ الکتابۃ فاستبد منہ ذالک منی فی قولہ سوجی طالق لعلہ
سوجی طلاقاً جدیداً، یعنی طلاقاً کابراً، واذالم یؤیلا یتبع بها طلاق، لکن ما انقی بہ صد ما انقضیہ مخالف لما فی النیتہ
حیت قال۔ سوال۔ شہرہ نے کہا کہ تو طلاق دے کر میرے بچہ کو طلاق دے گا میں نے کہا کہ تو طلاق دے گا، تو طلاق دے گا،
بہر ملازمت کے نکاح میں نہیں، نکاح لان رجا، واندکان بجلتہ مراد اوغایۃ تقدیم الطلاق ان الاحمال صامعاً لاندکراہ لکن
ما یصلح الجواب فیہ مطلقاً، غیور ان اعتقادہ الطلاق مراد اساموہ المراد، لکن فلام انفاہر خلیا یصدق فیہ قضاء واصل
کا لفظ معنی، کما فی الفتاویٰ، قال فی الذہر المختار، اذ صریحاً وشریحاً متفق واحد بلا نیتہ حال الشیء لان تزوجاً قریبہ فانی
فونی الثلاث، فتلاش، (بزناریہ) الا نصد ناسخہ بان تزوجی ایضا کنایۃ، حکمت یکون قریبہ، وان القریبۃ لا بد لها
(بجستہ ص ۱۰۰)

الجواب: طلاق نامہ کا پہلا لفظ کہ طلاق دی، یہ صریح ہے، اس سے ایک طلاق واقع ہوگی دوسرا لفظ کہ جس سے چاہئے نکاح کرے، یہ کنایہ ہے، اگر اس سے بھی طلاق کی نیت ہے تو بن طلاق ہوگی اور اس صورت میں رجعت نہیں ہو سکتی، اور اگر اس سے طلاق کی نیت نہیں کی ہے، تو صرف وہی ایک طلاق ہوگی اور رجعت ہوگی، اور اس صورت میں رجعت اندرون عدت ہو سکتی ہے، اور رجعت تحریر کے ذریعہ بھی ہو سکتی ہے، اور دو گواہوں کے سامنے اگر رجعت کے الفاظ کہہ دیئے، اگرچہ عورت وہاں موجود نہیں ہے، جب بھی رجعت ہو جائے گی، رجعت میں عورت کی رضامندی ضروری نہیں، بلکہ عورت انکار کرے جب بھی رجعت ہو جائے گی، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: یہ مسئلہ مولوی محمد صدیق صاحب خیر آبادی، از مالیکاؤں، مدرسہ عربیہ خفیفہ، مدرسہ اسلامیہ، زید کی ساس نے کہا، میری لڑکی کو چھوڑ دو، کچھ دیر کے بعد سالی نے کہا، میری بہن کو چھوڑ دو، زید نے اس وقت کچھ نہ کہا، وہاں سے ہٹ گیا، چار پانچ گھنٹے کے بعد باہر سے آیا، سوٹ اتارنے لگا، زید کی بیوی نے کہا، کھانا کھا تو زید نے کہا، میں کھا چکا، ماں درجہ تھاری ماں بہن نے کہا، میں نے کر دیا، اب سوال یہ ہے کہ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو رجعی یا بائن، کیا اس میں نیت کی بھی حاجت ہے، اس واقعہ کو ایک سال گزر گیا ہے، اب اگر طلاق واقع ہو گئی تو اس کو عقد میں لانے کی صورت کیا ہے، حتیٰ الامکان اس جزیہ کو تلاش کیا، مگر کوچہ پریشانی و ترددات کامیاب نہ ہوا، ۹

الجواب: یہ چھوڑ دینا بھی اردو زبان میں یعنی طلاق دینا ہے، اور یہ الفاظ صریح سے گننا تا ہے، اگر زید نے اسی وقت جب کہ اس کی ساس اور سالی نے چھوڑ دینے کو کہا تھا، یہ لفظ کہا ہوتا، جب تو باطل نظر تھا کہ اس لفظ سے طلاق واقع ہونے میں کوئی شبہ نہیں تھا، اگر جب کہ ایک طویل و مستند زمانہ گزر چکا، زید مجلس پر ہوا، مذکر رہا، اس وقت اس کا یہ لفظ کہنا اس بات کو نہیں بتاتا کہ اس کی مراد وہی طلاق اور چھوڑنا ہے، بلکہ کہنے میں اس کی ساس اور سالی نے کوئی دوسری بات بھی چھوڑنے کے سوا کہی ہو، جس کو وہ کہنا بتاتا ہے، لہذا زید سے دریافت کیا جائے، اگر اس کی مراد اس لفظ سے طلاق دینا ہے تو ایک طلاق درجہ و واقع ہوگی، اگر اس نے اندرون عدت دہی وغیرہ کر لی ہے، یا کوئی لفظ رجعت کا استعمال کر لیا ہے تو رجعت ہوگی، ورنہ اب اس سے جدید نکاح کر سکتا ہے، اس میں حلالہ کی کوئی ضرورت نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

حلالہ کا بیان

مسئلہ: مرد رمضان میں طلاق دے کر تالی بریلی ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے غصہ کی حالت میں دو عورتوں کے روبرو اپنی زوجہ کو تین بار طلاق دی عدت گزار جانے کے بعد بکر کے ساتھ عورت مذکورہ کا عقد ہوا بکر نے باہم ایک شب گزارنے کے بعد دوسرے دن طلاق دے دی عدت گزارنے کے بعد عورت مذکورہ کا عقد نکاح پلاغویہ کیا گیا تھا کیا گیا: نکاح کے وقت بکر اور عورت نے حلفا قاضی اور برادری کے لوگوں کے سامنے اقرار کیا کہ باہم جامع ہوا جبکہ سندرہ سولہ گواہ موجود ہیں اب عقد کے تین ماہ گزرنے کے بعد و آدمی جو زید سے عداوت رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ بکر میں اور اس عورت میں اجتماع نہیں ہوا اس لئے زید کا عقد صرف محد جائز نہ ہوا ایسی حالت میں شریعت کا کیا حکم ہے اور ان دو شخصوں کے واسطے کوئی شرعی سزا ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: جب عورت اور بکر دونوں خود اقرار کر رہے ہیں کہ باہم صحبت ہوئی تو نکاح زید جائز قرار پائے گا ان لوگوں کی بات پر گزرتا بل اعتبار نہیں کریں امر اس بات نہیں کہ لوگوں کے سامنے ہی داد تہائی اٹلم مسئلہ: از مرنی منفع ہوشنگ آباد مسئلہ حاجی عبداللطیف ایوب صاحب ۲۸ شوال ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پیش امام نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں اور عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد پھر نکاح چڑھا کر عورت کو گئے گئے اب شرعاً نکاح کیا حکم ہے آیا یہ منحل جائز ہے یا نہیں اور اگر ناجائز ہے تو عورت مرد میں حلالی ہوئی جائے یا کی اور عورت سے ساتھ رہ سکتے ہیں یا یوں ہی ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں اور ایسے شخص کو امام مقرر کر سکتے ہیں یا نہیں کیا حکم شرع ہے مہربانی کر کے جلد جواب سے سرفراز فرمادیں اور جو نمازیں پیش امام کے پیچھے پڑھی گئی ہیں ان کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں اب وہ امام کتنا کہ دو طلاقیں دی گئی ہیں تو رجوع کر سکتا ہے اور ایک اردو کی کتاب دکھائی جس میں لکھا ہے کہ دو طلاق دینے تک بغیر دوسرے فائدہ سے نکاح کرنے کے رجعت کر سکتے ہیں یہاں کی بستی میں غریب مسلمان ہیں اکثر علم سے ناواقف اور یہی لوگ نکاح و طلاق میں بھی بطور گواہ وغیرہ موجود رہتے ہیں مہربانی کر کے جلد جواب فرمادیں

الجواب

یہ اگر دو مہر ہوگا۔ پہلے تین طلاق دینا ثابت ہو تو دینے والا اس کے نکاح میں نہیں آسکتی اور اگر گواہ معمول تو امام کے بیان کے خلاف نہ کہ کوئی وجہ نہیں مگر یہ واقعہ ہے کہ اگر امام نے تین طلاق واقع میں دیکھیں تو گواہ نہ ہونے سے وہ عورت طلاق سے ہوگی۔ خدا کا شہادہ ہوگا، اور خدا بیان عذاب آخرت سے بچا نہیں سکتا۔ پھر اگر تین طلاق ثابت ہوئی تو عورت تیسرے مرد پر حلال لازم، اور اس کو طلاق سے معزول کرنا بھی ضروری اور جو نمازیں وہ ملی ہیں پڑھیں ہیں، ان کے اعادہ کی حاجت نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ :- اگر تیسرے دنیا، مہر سے جناب شمس العالم صاحب،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ زید نے اپنی اہل بدر جو عالم بھی ہے، بوجہ بکر کر کہا کہ زید نے اس کو بچہ حبیبی کے لئے طلاق دیا پھر اس کے بعد یہ کہا کہ زید نے بچہ کو ایک ہفتہ کے لئے طلاق دیا پھر اس کے بعد یہ کہا کہ زید نے بچہ کو طلاق قطعی دیا ان امور میں طلاق ہو گئی یا نہیں، اگر ہو گئی تو کون سی ؟

(۲) عروہ نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے بچہ کو بچہ بیٹے کے لئے طلاق دیا، پھر کہا کہ قطع کیا، میں نے ایک ہفتہ کے واسطے اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں اگر ہو گئی تو کون سی ؟

الجواب

بیموت مستقر والا تین طلاق واقع ہو گئیں، اس بچہ کو بیٹے اس صورت سے نکاح نہیں کر سکتا ہے طلاق کسی زمانہ خاص کے لئے نہیں ہوتی بلکہ جو طلاق دی جاتی ہے وہ واقع ہو جاتی ہے ایسی قید کا ذکر نہیں اور نہ عمل ہونا ماننے وقوع طلاق ہے، اور مختار میں ہے، الصبیح یلحق الصبیح، والحق الباشا، والحق الباشا، والحق الصبیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ایک طلاق رجعی ہوئی اور دوسرا قطع کیا، یہ طلاق کے الفاظ سے نہیں، اور اس سے یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ اگر کچھ کر کو قطع کیا لہذا اس سے کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ :- مہر سے یا دہلی صاحب دارنی زہد اول ضلع بستی عروہ اور اہل بدر

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے بحالت غصہ اپنی بیوی کو کہا، دیا کہ یہ عروہ کی بیوی ہے میں تجھے طلاق دیتا ہوں خدا بھی تجھے طلاق دے، اسے عروہ کی لڑکی دیتا ہوں میں تجھے طلاق دیتا ہوں خدا بھی تجھے طلاق دے، (اسے عروہ کی لڑکی تجھے طلاق دیتا ہوں خدا بھی تجھے طلاق دے، لہذا ایسے کہتے سے زید پر طلاق ہو گئی یا نہیں، اگر طلاق ہو گئی ہو تو زید کو رکھ لینے کوئی صورت ہے یا نہیں مگر زید لینا عین مذکورہ بالا الفاظ کہتے کے بعد یہ پھر زید کو رکھنا چاہتا ہے مگر زید کے لہجے سے زید کے دو بچے ہیں اور دو لڑکیاں دو دھڑے ہیں اس لئے زید زید کو پھر رکھنا چاہتا ہے حضور سے بکرات مانے اگر زید کو طلاق ہو گئی ہو تو زید زید کو بغیر لڑکی کے نہیں رکھ سکتا تو طلاق کی صورت حضور نے بہار شریعت جلد ہفتم ص ۶۹ میں تحریر فرمایا ہے کہ "اگر عورت مذکورہ ہے تو طلاق نہ کہتے پوری جہنم کے بدصورت کسی ایسے نکاح صحیح کرے اور شہرستانی اس صورت سے بھی کجی کرے اب اس شہرستانی کے طلاق یا موت کے بعد عدالت پوری ہوئے پھر شہرستانی سے نکاح ہو سکتا ہے، لہذا دریافت طلب یہ ہے کہ شہرستانی اس صورت سے بھی ذکرے اندک ہونے کے بعد عدالت کو طلاق دے دے پھر عدالت پوری ہوئے پھر شہرستانی سے نکاح کرے الیہ اگر ناجائز ہے یا نہیں یہ باتوں کا جواب مفصل تحریر فرمائیے گا اور خدا عزوجل اس میں ہوتا رہے جو مرد بھی کہہ دے گا کہ میں نکاح نہیں کرتا، صورت مذکورہ میں زید پر تین طلاقیں منقطع واقع ہو گئیں اور مختار میں بزرگ ان کے حوالے سے ہے وکذا الغبار

[illegible]

لا ینک مخالفه با ای بالانشحق یغایزیر ۱۰۰۰ مکتوبه فی وجهه علی بن مسلم
مسلمه بر علی صاحب دار الفی از سباده اولی منیع یسقی ۲۰۰ مکتوبه الحرام ۱۳۶۶

[illegible]

(۲) سنیوں کی جگہ سے جانتے ہوئے یہ کہ

الجباب: اسی صورت میں اپنے اسلام کی شہادت کے نزدیک ایک گیس پر تین طاق تین ہائی ہوئی لیکن دوسرے ان کے لئے چکر لیک
 مرتبہ ایک مجلس میں ایک ہی طاق واقع ہوئی فوج تین مرتبہ دے پڑا وہ اور اس وقت میں دوسرے فوج پر قابض اور بے عمل کر رہے ہیں
 جیسا کہ وہ الزامیں پر باقی نہیں رہے ہیں۔ لہذا تیس دوسرے فوج پر ایسی پریشانی میں مل کر کہ اللہ عزوجل بھی ہے یہ یاد ہے زیادہ حقوق باطن
 ان کی صورت کو نکال کر رکھ دے، جو کہ ان کے پریشانی فوجی بتوئی حق استقامت

الجواب :- حکم شرع دیکھئے جو فقیر نے پہلے فتوے میں تحریر کیا کہ صورت مذکورہ میں عین طلاق واقع ہوگئی ہے۔ اب فقیر نے اس شخص اس صورت سے نکاح نہیں کر سکتا بھی مذہب فقہاء ابو حامد امام اعظم ابو حنیفہ و امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم کا ہے کہ بیکہ مجبور ہو کر کسی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ عین طلاق دینے سے عین واقع ہو جاتی ہے۔ ان کے قول قرآن پاک میں اور اضافہ فرمایا ہے ومن يتعد حدود الله فقد ظلم نفسه ابراہیم کی باندی سے نکاح کر کے گواہ خود اپنی جان بڑھانے کا حکم شرع تو یہ تھا کہ عین طلاق عین طلاق اس نے اس کے شرع سے نکاح نہ کیا کہ ایک مرتبہ عین طلاق دینے سے اس کا بادل غوطہ سی کو جھٹکتا ہے لہذا جو فتویٰ آئے ہیں بجا ہے وہ بالکل غلط ہے عین کی تعلیل نہیں کر سکتا۔ مسلم شریف کی شرح میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ایک مجلس میں عین طلاق دینے کے متعلق فرماتے ہیں، وقال الشافعي ومالك والجمهور والحمد لله وحدها غير العلماء من السلف والعلماء يقع به الفلأ يسهل قوله ہے جس میں چاروں امام متفق ہیں۔ اگر انہیں اختلاف بھی ہوتا تو ایک حنفی کو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک سے عدول کرنا ایک بے اثر موازیر انتہاء شرع نہیں، بلکہ مولیٰ نفس کی پیروی ہے جس میں ایسا فائدہ نظر آیا کہ اختیار کر لیا۔ ضرورت کا بعض ایک حیلہ ہے، بچے والی عورت کا ہونا کوئی قدر نہیں اسی طرح عبادی کا شاق ہونا بھی کوئی قدر نہیں، اگر کل بہت لوگ طلاق دے کر شہر بیان ہوتے ہیں اور یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح وہ عورت بغیر حلالہ کئے ہمارے لئے حلال ہو جائے کہ شریعت نے جو حدیں مقرر کر دی ہیں ایک مسلم پر اس کی پابندی لازم ہے اگر صورت مذکورہ میں ضرورت کا خیال کیا جائے تو شریعت نے حلالہ کو اس موقع پر دفع ضرورت کے لئے مقرر فرمایا ہے اس کے ذریعہ اپنی عورت پوری کی جاسکتی ہے، شوہر کا یہ کہنا کہ مجبور کرنے کی نیت نہیں تھی مسطور نہیں کہ مرتبہ میں بغیر نیت بھی طلاق واقع ہوتی ہے، کذا فی سائر الکتاب، واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) سبکی چچی کے ساتھ جبکہ چھانے طلاق دیدی ہو یا مرگیا ہو اور عدت گذر گئی ہو، نکاح درست ہے، قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذالکھ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- مرد احمد سو رتی موقوفہ پر خیر الدین زکریا صاحب رحمہ اللہ کی فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے سخت غصہ میں اپنی عورت سے کہا کہ چل جا میرے گھر سے اچھ پر عورت نے برابر وفات ہو کر کہا لا مرا فیصلہ اس پر مرد نے مشتعل ہو کر کہا کہ ہاں لے تیرا فیصلہ جا میں نے طلاق طلاق دی، تیسری مرتبہ کہا اگر ایک شخص نے نہ مذکورہ دینا، نیز بہ بات قابل محاذ ہے کہ مرد کا غیظ و غصہ اور بروقت وادوات بھی یہی تھا کہ طلاق بائن دینے سے تشدید نکاح میں کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا اب اس صورت میں مرد و عورت کیا کریں، کیونکہ ایک کچھ بھی ہے اور وہ علمائے کرام بھی نہیں چاہتے لہذا اس صورت میں شرعی فیصلہ نکلا کر عند اللہ ماجور ہوں ؟

الجواب :- شوہر کا یہ لفظ کہ چل جا میرے گھر سے یہ الفاظ کفارہ سے ہے، اگر اس سے طلاق کی نیت کی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور شہیت طلاق نہیں کی ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی، یوں ہے، تیرا فیصلہ یہ بھی الفاظ

کتاب سے ہے کہ بغیر نیت اس سے بھی طلاق واقع نہ ہوگی، جاہلین نے طلاق طلاق دی، یہ صریح ہے، اس سے ایک طلاق یقیناً واقع ہے، یہ اسی تقدیر پر ہے کہ جس طرح سائل نے لفظ نفل کے شوہر کی زبان سے بھی اسی طرح نطق اور اگر کتابت کی غلطی ہے، شوہر کے الفاظ یہ تھے کہ میں نے طلاق دی، طلاق دی پہلی طلاق کے بعد لفظ (دی) لکھنا نہ گیا، تو اس لفظ سے دو طلاقیں واقع ہوئیں، سائل کا یہ لفظ تفسیری مرتبہ کہا، مگر ایک شخص نے منہ بند کر دیا، اگر باوجود منہ بند کرنے کے شوہر نے کہہ دیا تو اس سے بھی طلاق ہو جائے گی اگر پہلے تین طلاقیں نہ ہو چکی ہوں، مابعد اگر تین طلاقیں ہو چکی ہوں خواہ یوں کہ تین بار صریح لفظ کہے یا یوں کہنے سے طلاق کی نیت کی طلاق مشغلہ ہوگئی، اب بدوں ملا شوہر اس سے نکاح نہیں کر سکتا، شوہر کے خیال کا کوئی اعتبار نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم

سلف قدس و رضیہ میں ہے، اگر اس نے اتنے ہی لفظ کہے کہ طلاق، طلاق، طلاق، یہ کہہ کر دی، نہ کہ کہہ کر نہ کہ، یا اس عورت کو نہ یہ الفاظ کسی ایسا بات کے جواب میں تھے کہ جس سے عورت کو طلاق دینا مفہوم ہو تو طلاق اصلاً ہوتی، اور اگر اس کے ساتھ ایسا بات میرا کہ جس کے جواب میں یہ الفاظ تھے، وہ لفظ موجود تھے جن سے یہ مفہوم ہو، کہ اس نے اپنی عورت کو طلاق دی یا وہ اقرار کر لے، کہ میں نے یہ الفاظ عورت کو طلاق دینے کی نیت سے کہے تھے، تو تین طلاقیں ہو گئیں، بے ملا اس کے نکاح میں نہیں آسکتی، ص ۳۴، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳

ایلا کا بیان

مسئلہ : مرد یا عورتی وارثی صاحب از قبیلہ مرد اول ضلع ہستی، ۷۰ زلیقہ ۱۳۲۶ھ

سید العالم رئیس الفقہاء تاج الاصغیاء امام الاقطیاء حامی توحید و سنت حضرت مولانا شاہ محمد امجد علی صاحب
دام ظلہم العالی القدری مد فیوضہم السلام علیکم درجۃ افتخار و برکاتہ، ادا، آداب کے بعد مؤدبانہ گذارش یہ ہے کہ یہ
استغنیٰ حضور کی خدمت میں ارسال ہے، امید ہے کہ حضور جواب سے سرفراز فرمائیں گے، باوجود جواب باصواب سے
محروم نہ کریں گے؟

کما فرمایا ہے علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید نے غصہ کی حالت میں اپنی بیوی
کو کہہ دیا کہ اگر تجھے رکھوں تو ماں کے ساتھ نہ کر وں، اس کہنے سے زید کی بیوی بر طلاق طرگئی یا نہیں، اور جو وقت
زید نے یہ لفظ کہا اس وقت اس کی نیت بھی تھی کہ اس کو نہیں رکھوں گا، لہذا الجملہ کی اپنی بیوی کی پہلے ہی کی
طرح رکھے ہوا ہے، آیا اس کو اپنی بیوی کا رکھنا مائز سے یا نہیں؟

اجواب : یہ لفظ جو شوہر نے اپنی عورت کے لئے کہا، اس سے مقصود زوجہ کو حرام کرنا ہے، اور اس کا
علم ہی ہے، جو لفظ حرام اور اس کے مثل کا ہے کہ یہ لفظ ایلا ہے اور اگر طلاق کی نیت ہے تو ایک طلاق یا نسی
و اتع ہوگی، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، و قال انت علی کالمیتۃ و فی الذی الیمین یکون مؤیلاً و قال لامراءتہ
ان حر بدلت فانتم علی حرام و فی الیمین یسیر و مؤیلاً عن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ، و مؤخر
میں ہے، و قال لامراءتہ انت علی حرام و نحو ذلک ایلا و ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ، و لم یؤشیئاً و نطقاً
ان فی ذلک و حدیثی الکنکب و فادیانہ و امانتاً فایلا و (فتاویٰ) و تلیقۃ بامتہ ان
فی الطلاق و مثله کانت معنی فی الجہام را فی ان قال، و انت علی کالمیلا و کالمیثرتہ، و بذلک
انفتحی مختصراً، و اللہ تعالیٰ اعلم۔

وبعدہ ص ۷۰ کا ماشر جب جن طلاقیں واقع ہوں گی اور برائے تحقیق اگر شوہر پہلے لفظ طلاق کہے بعد، دی، دہ بھی بولا ہو جن
تین طلاقیں ہو جائیں گی، اگر کبار کے بقول سے یہ حکم انکہ ایک جملے سے طلاق کی نیت رہی ہو، و اللہ تعالیٰ اعلم۔

خلع کا بیان

مسئلہ: جس عورت کا خلع مقرر کیا جائے تو طلاق بائن ہو سکتی ہے یا نہ بگربائن واقع ہوگی تو بعد عدت دوسری بگربنائی کر دیا سکتی ہے یا نہ؟

الجواب: خلع طلاق بائن ہے، بعد عدت عورت دوسری بگربنائی کر سکتی ہے، درمیان میں ہے، و حکمہ ان الواقع بندہ ولو بالمال و بالطلاق الصریح علی مالی طلاق بائن، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از ریاست او سے پور میواڑ حملہ قاضی وارڈ، مرسلہ جناب قاضی رفیع الدین صاحب ۱۲۳۹ھ

مسماۃ ہندہ کا عقد سہمی زید کے ساتھ ہوا، جس کو عرصہ چھ سال ہوتا ہے اور شادی کے وقت سے بلا وجہ طرفین کی بخشش نے اس قدر زور پکڑا کہ مسماۃ ہندہ کو زید اور اس کے والدین نے اس قدر زور و فحش اور بار بار کی تکلیف و زد و کوب اور تشدد و بیجا کازنا و بڑنا دیا جس کو وہ مضطرب ہوئی، آخر میں زید اور اس کے والدین نے چاہا کہ کسی چیز سے ہندہ کو ہلاک کر دیں، چنانچہ وہ اپنی جان بچا کر باپ کے گھر دیوہ، والدہ کے پاس چلی آئی، اب وہ خلع چاہتا ہے، ایسی حالت میں جب کہ زید وغیرہ اس کی ہلاکت کے ورپے ہیں، خلع ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر زید طلاق زد سے تو کیا عدالت دلو اسکتی ہے یا نہیں شرح طور سے تحریر فرمائیں؟

الجواب: جب کہ ہندہ کو زید اس قسم کی تکلیفیں پہنچاتا ہے یہاں تک کہ اس کو بیجا جان کا خوف ہے، اس صورت میں خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے اور اگر وہ خود طلاق زد سے تو عاقل کم سے اس طلاق دلو اسکتا ہے، تال اللہ

بلکہ اس مسئلہ کی صورت میں یہ کہ کوئی عاقل شہر کے گھر کا طرح اس بات پر مجبور کرے کہ وہ اپنی زوجہ کو طلاق دے دے، یہ مرد نہیں کہ خود ہر عاقل طلاق دلائے، خود خلع نکاح کا حکم دیدے، جیسا کہ آج کل کے کپڑوں میں ہوتا ہے، اگر شہر طلاق دے تو کسی عاقل کے حکم سے نکاح نسخ نہ ہوگا، قرآنی عید میں ہے، ابدا عقد نکاح، حدیث میں ہے، انما الطلاق علی اخذ بالاصاق، اس چند مرد و

مردوں میں شہیت نے عاقل اسلام کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ نکاح نسخ کر سکتا ہے، جو خبر راہی ہو یا راہی ہو، مثلاً شوہر نامہ سے یا بھلنے سے وہ بھی ان شرائط کے ساتھ کہ کتب فقہ میں مذکور ہیں، وہ بھی عدالت عاقل کے حکم کو طلاق نسخ نکاح کا حق نہیں دے کر قریبی عید میں ہے، دن یکبارہ، اللہ تعالیٰ اعلم۔

تعالیٰ جان امر آقا خاندان من بعدھا انشور، او امر اضا فلاجناح علیھا فیما افتدت بہ، در مختار میں ہے بولا باس بہ عند الحاجة للشقاق بعد الوفاق واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ وہ از قبیلہ جو بیوہ رکھتا ہے تیسرا ضلع مراد آباد، مرسلہ اللہ بخش مومن زادہ، کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کی بیوی مرگئی، عرصہ پانچ ماہ تک بعد دوسرا عقد باہر گاؤں میں کیا، جس میں مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ صرف ہوئے، عرصہ چھ مہینہ تک وہ گھر میں رہی، کئی آدمی نے اس عورت کو بہکا لیا، اس کا شوہر مکان پر بھی نہ تھا وہ اس کے یہاں چلی گئی، چار پانچ مہینہ تک باہر رہی، بذریعہ عدالت وہ اپنے شوہر کے یہاں آگئی، چونکہ شوہر کو نفرت ہوگئی تھی، اس لئے آزاد کر دیا، کچھ لوگوں نے اس عورت کا نکاح عدت شرعی گزرنے کے بعد دوسری جگہ کر دیا اور اس کا جو روپیہ صرف ہوا تھا، اس کو دلا دیا، فیض قرآن پاک پڑھا ہوا ہے ازدو وغیرہ بھی دیکھ لیتا ہے، اور کبھی بھی ہم اس کے چھے نمازیں پڑھ لیتے ہیں، اور دینے شرع شریف ایسے شخص کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

اجواب: عورت کا دوسرے شخص کے دہاں اس طرح چلا جانا اور کئی ماہ تک اس کے دہاں رہنا ناجائز و حرام تھا، اگر یہ فعل عورت کا ہے، ہم کی گنہ گار ہوگی، شوہر پر اس کی وجہ سے کوئی الزام نہیں، البتہ شوہر نے جو روپیہ لیا ہے، اگر یہ طلاق کے عوض میں ہے، یعنی بطور خلع طلاق ہوئی، تو اس کا لینا ناجائز ہے، اگرچہ ہرے زیادہ لیکر طلاق دینے میں کراہیت ہے، اور اگر طلاق بلا عوض ہوئی، مگر جب عورت نے نکاح کرنا یا با، اس نے نکاح کرنے والے سے روپیہ وصول کیا، یہ ناجائز ہے، پہلی صورت میں اس کی امامت میں حرج نہیں، دوسری صورت میں کہ اس نے ناجائز روپیہ حاصل کیا، اس کو امام نہ بنایا جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

ملکہ کریمہ فوت ہوئی، حدیث میں ہے، المرأۃ التي تطلق بغير طلاق، اور پہلی صورت میں عورت سے طلاق کا عوض وصول کرنا ناجائز ہے، سوالی سے ظاہر ہے کہ شوہر نے پہلے طلاق دے دی تھی بعد میں جب اس شخص نے نکاح کر لیا تو اگر کوئی دوسرے شخص سے دوسرے دوا لے جو شوہر کے فرج ہوئے تھے، یہ فقہاء حرام کہہ رہے، طلاق کا عوض زہوا، حرج و نفرت، مراد اللہ تعالیٰ اعلم۔

ظہار کا بیان

مسئلہ: مرد مولوی سید حبیب الرحمن رضوی از موضع پیوار گھاٹ، ڈاکخانہ پٹنن ضلع پٹنہ،

۲۷ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید و بکر آپس میں تکرار کرتے ہیں کہ ظہار طرین سے واقع ہوتا ہے یا نہیں، زید کہتا ہے کہ ظہار حق زوجہ نہیں جیسا کہ طلاق حق زوجہ نہیں، اگر عورت کہے انت ہی کظہار ہی، تو لغو ہو گا، بکر اس کے خلاف ہے، میخوافیہ ۱،

الجواب: ظہار صرف زوج کی طرف سے ہے، زوجہ اگر الفاظ ظہار استعمال کرے تو ظہار نہیں، بلکہ لغو ہے، اصحاب متون نے جو اس کی تقریب تحریر فرمائی ہے، خود اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر ہی کے الفاظ ظہار ہیں نہ کہ عورت کے بھی، تنویر الابصار میں ہے، ہوقشیہ المسلمین وجہ ادخا شائع منہا بجرم علیہ تاجیہ و المنقی الاجہ میں ہے، ہوقشیہ نہ دجنہاد عضو منہا یعدون جملہ ادخا و شائع منہا

بعضیہم علیہ انظر الیہ من محارمہ و لا یساہا، کثریمما ہے، ہوقشیہ المنکوحة مجرمہ علیہ علی الشا
ان عباراتوں سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ عورت کو ظہار کا حق نہیں، بجز اراۃ میں ہے، حاشا بقولہ مجرمہ الی

لن المشبه الرجل لانه لو كان المرأة بان قالت انت علی کظہار لی ادنا علیہ کظہار، اصح فالصحیح کہ
فی المحيط اندیس جشی فلاحہ و لا کفارۃ یعنی تن کی عبارت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تشبیہ دینے
والاوہ مرد ہی ہے اور اگر عورت مرد کو یہ کہدے کہ تو مجھ پر میری ماں کی بیٹہ کہے کہ ہے یا میں تجھ پر میری تیری ماں کی
بیٹہ کہے ہوں، تو صحیح ہے کہ یہ کچھ نہیں، اس صورت میں نہ حرمت ہے نہ کفارہ، ہاں اس مسئلہ کے متعلق ایک روایت
اس قسم کی بھی ہے جیسا کہ کافیاں سے کہ عورت نے اگر الفاظ ظہار کہے تو ظہار ہو گیا، اور ایک روایت یہ ہے کہ کہیں
ہے، مگر یہ دونوں قول مفتی نہیں، فتویٰ اس پر ہے کہ وہ لغو ہے، درنہما میں ہے، و ظہار ہا منہ لغو فلاحہ

علیہا و لا کفارۃ بہ یعنی، درالتمار میں ہے، قولہ ظہار ہا منہ لغو ایذا قلت انت علی کظہار ہی حاشا
علیہا کظہار ہا منہ لغو لان التحريم علیہا، قولہ فلاحہ بیان کونہ لغو ای فلاحہ علیہا

اذا لم تکن من نفسه ولا كفاراً ولا كفاراً ولا عین، جو برہنہ میں ہے، ولا تكون المرأة مظهرة من
 زوجها عند محمد وقال ابو يوسف تكون مظهرة والفتویٰ علی قول محمد وهو العجم وعند الحسن بن
 زیاد علیہا کفاراً تعین لان الظہار يقتضي القرین کما كان حاله انت علی حرام فوجب علیہا کفاراً
 تعیناً وادخلها، ولحمد لانها لا تخلط القرین کا طلاق کذا فی الکفخی، فوجب اصحاب فتویٰ اسی قول پر
 فتویٰ دے رہے ہیں اور یہی قول من حیث الدلیل بھی قوی ہے، تو حکم بھی ہوگا کہ ظہار نہیں، نیز کافی میں امام
 شہید نے اس مسئلہ میں خلافت نقل نہیں فرمایا تو یہی ظاہر اور ایہ بھی ہے، یوں بھی اس قول کو ترجیح ہے، امام
 ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فتح القدیر میں فرماتے ہیں، وفي كافي الحاكم رحمه الله ما لم تكن مظهرة من
 زوجها من غير ذكر خلاف وفي الدرر اية لقالت هي انت علی الظہار ابی اور ان علیہ کفاراً امام لا یصح
 ان الظہار عندنا، امام ماکرم رحمۃ اللہ تعالیٰ کی کافی میں ہے کہ عورت اپنے شوہر سے ظہار نہیں کر سکتی ہے، انھوں نے
 اس مسئلہ میں کوئی خلافت نہیں ذکر کیا، اور درایہ میں ہے اگر عورت کہے تو جو پر میرے باپ کی بیٹھ کے شہد ہے
 یا میں تجھ پر شہد تیری ماں کی بیٹھ کے ہوں تو ہمارے نزدیک یہ ظہار صحیح نہیں، بلکہ اس عبارت درایہ سے بھی ظہار
 یہی مفہوم ہوتا ہے کہ ہمارے نزدیک مسئلہ میں خلافت نہیں، اس کے بعد وہ دونوں قول اور ان میں اضطراب
 اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قول کی تصریح نقل فرماتے ہیں، وفي البسوط عن ابی یوسف علیہا کفاراً تعین
 وقال الحسن بن زیاد مظهرها، وقال محمد بن یونس جشع وهو العجم وفي شرح المختار کی خلافت ابی
 یوسف والحسن علی الکفر کما فی غیرہ وفي الیضایع والی وضہ کا لا ولی قال ہو یمن عند ابی یوسف
 ظہار عند الحسن ثم ان زیاد کا قول صحیح ہے کہ ظہار حق زوج نہیں، والله تعالیٰ اعلم،

مسئلہ ۶: مسئلہ سکندر من مہ ماہ چند کی تقاضہ بخیر یا غلبہ کی بجیت، ۵۰۰ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ماں کہہ دیا اب شرع پاک کا
 اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: اس لفظ سے طلاق واقع نہ ہوئی، مگر ایسا کہنا منہ ہے، عالمگیری میں ہے ان لفظاں سے بی بی کی نفی ہے
 ان کیوں کہ وہ درختاں میں ہے، دیکھ، قوله انت امی، رد المختار میں ہے جزم یکس اذہ تبعاً للجمہ والنہی والذی

فی الفتح ذی انت امی لایکون مظاهراً و یسفی ان یکون مکراً ده، اس شخص نے برا کیا تو کہہ کر سے دائرہ نکاح
مسئلہ ایک فراتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع میں اس مسئلہ میں کہ زید اور زید کی منکوحہ کے
 درمیان کچھ گفت و شنید ہوئی، زید کی عورت غصہ ہو کر اپنے خولیں و اقربا کے یہاں چلی گئی چند روز کے بعد زید
 سے ایک قریا کے ساتھ کچھ بات چیت ہوئی، زید نے اس سے کہا میں اس کا بھائی وہ میری بہن) اب میں اس کو
 واپسی عورت کو رکھنے والا نہیں، لہذا عمر و کتا ہے کہ زید نے اپنی عورت کو بہن کہا، اور اپنے آپ کو بھائی بنایا
 اور پھر کہنے کو بھی نہیں کہتا، لہذا طلاق ہو گئی، اور زید کہتا ہے کہ میں نے جو بہن کہا تھا تو غصے کی حالت میں کہا
 تھا، چند روز کے بعد وہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ تم اپنی عورت کو بلاتے کیوں نہیں، تو زید نے کہا کہ ابھی میں
 نہیں بلاؤں گا، لوگوں نے پوچھا کیوں؟ تو زید نے کہا کہ ایک بات مجھ سے ہو گئی ہے، یعنی میں اس کو بہن بول دیا ہوں
 لہذا زید نے نکاح سے اس کی عورت نکال گئی یا نہیں، اور اگر نکاح باطل ہو گیا ہو تو زید کو پھر اسی عورت سے
 نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، اور اگر کر سکتا ہے تو عدت کے بعد یا عدت کے درمیان اس کا مفصل غلاصہ حال نظر

شرعیات تحریر فرما کر اجر حاصل کیجئے، سیدنا تو جہودا،

اجواب: یہ لفظ کروہ میری بہن ہے، کہنا مکروہ و برا ہے، مگر اس سے طلاق یا ظہار نہیں ہوتا اس
 کے لئے تشبیہ کا لفظ ہونا ضروری ہے، درخت میں ہے، والا یوشیما و حدیث الکاف و لکاف و لکاف کا قولہ انت
 امی و یا بنتی دیا، اثنی و نحوہ رد المحتار میں ہے، فی الفتح ذی انت امی لایکون مظاهراً و یسفی ان یکون مکراً
 فقد صرحوا بان تولدت و جعلا اختہ مکراً و حیفہ حدیث رواہ ابو داؤد و ابن مسعود و اللہ علیہ
 علیہ وسلم صحیحاً یقول لامرأته یا اختہ مکراً ذاللفظ و نفی عنہ و معنی انتھی قرینہ من لفظ
 التشبیہ و کولاهذا الحدیث لا یکن ان یقال هو ظہار الخ، واللہ تعالیٰ اعلم،

عدت کا بیان

مسئلہ: مسؤل جناب علی بان صاحب، بانس منڈی، ۱۵ ار جب المرجب ۱۳۳۱ھ
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع میں اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کا بعد انتقال خاوند کے غیر محرم

کے سامنے مثل خال زاد بھائی بے پردہ رہنا اور اس کے گھر جانا اور وہاں پر چار پانچ روز رہنا اور ایک چار پائی پر ساتھ ساتھ بیٹھنا اور اپنے گھر بلا ناجائز ہے یا نہیں، اور جو شخص اس کو پسند کرے، وہ شخص کیسے چری اور کس سزا کا مستحق ہے اور عدت کے دن بھی پورے نہیں کئے گئے، اور بارات وغیرہ میں گئی اور دوبارہ جرح کے خاوند کا تھا، اس کو وصول کرنے خال زاد بھائی کے ہمراہ گئی؟

الجواب :- عورت کو زمانہ عدت میں گھر سے نکلنا حرام ہے ہاں اگر عدت موت کی ہو اور اس کے پاس کھانے کو نہ ہو بغیر گھر سے نکلے کام نہ چل سکے گا یا نقصان پہنچے گا تو اس ضرورت سے اس کے لئے جا سکتی ہے، اور رات اسی گھر میں گزارے اور بغیر ضرورت شرعیہ نکلنا حرام ہے، اور مختار میں ہے ۸۵۳، ومعتدۃ موت تحت فی الجدیدین وتجب اکثر الذلیل فی منزلہا لان نفقۃ علیہا افتتاح الخروج حتی لو كانت عندھا کما یتھامرہا صرحت کالمطلقة فلا یحل لھا الخروج، فتجب وجوباً فی القنیۃ خ وجہا لھا مال الابد لھا رکز راعۃ ولا یدکیل لھا، اور خادیوں میں تو ویسے بھی جانے کی اجازت نہیں، ذکر زمانہ عدت میں اور بغیر محرم کے ساتھ اس کے منکفی سے اور بے پردہ رہنا بھی حرام ہے، حدیث شریف میں فرمایا: اقعوا مواضع النہم، ہمت کی جگہ سے بچو اور فرمایا: ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ! ایت الاموات، امواتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور کا کیا حکم ہے، فرمایا کہ دیور موت ہے، مرد اور البعاری والمسلم عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور فرمایا: لا یخولون رجل باہر، ایتہ الامکان ثلاثہما الشیطان، کوئی مرد جب کبھی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے، تو ان میں کا تیسرا شیطان ہوتا ہے، مرد اور الترمذی عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور فرمایا: لا تلجوا علی المغیبات فان الشیطان یجری من احدکم مجری الدماء، ان عورتوں کے پاس نہ جاؤ جملہ کے شوہر غائب ہیں کہ شیطان تمھارے اندر خون کی طرح تیرتا ہے، مرد اور الترمذی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بالجملہ اس مرد کو اس عورت سے اجتناب چاہئے اور ہرگز اس طرح نہ رہنا چاہئے، اور اس کو پسند رکھنے والا ناجائز کو پسند رکھنے والا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- مسؤل امیر بخش محلہ بہاری پور، ۲۸ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک دیہات میں لڑکا اور لڑکی میں بھالت نامی شادی ہوئی تھی اب وہ دونوں بالغ ہو گئے مگر ایک دوسرے سے الگ رہے نہ ہمبستری ہوئی حتیٰ کہ خضعتی بھی نہیں ہوئی اب طلاق ہو گئی تو اب اس عورت کی عدت ہے یا نہیں اگر ہے تو کتنی ہے۔

اجواب: اگر خلوت صحیح نہ ہوئی تو صورت مذکورہ میں عدت نہیں اقالہ اللہ تعالیٰ (اذا نکحتم

الجواب

المؤمنين ثم طلقتموهن من قبل ان يمسوهن فمالكم عليهن من عذر لا تقتدين بها والله تعالى اعلم

مسئله: مرسله حاجي قدرت الله صاحب از مؤلف كبر و اذ كان بهراج گنج گور كچور. از اذ كان بهراج گنج گور كچور.

مسند

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندہ کے ساتھ نابالغیت کے ایام میں عقد کیا اور قبل طہی بملت زنا نہیں بلکہ خسرال کے کسی ناتفاقی کی وجہ سے من بوطخ میں زید نے ہندہ کو تین ملاقا شرعی دے دیے اب ہندہ کو عقد ثانی میں تین ماہ عدت کا انتظار ضروری ہے یا انہیں ۹ مہینہ و بالحدیث و الکتاب و تفسیر و اقوال و اجماع المسامع،

ایک طرف

اجواب: اگر ایک لفظ میں تین غلاتیں دیں مثلاً کر میں نے تجھے تین غلاتیں دیں تو تینوں واقع ہو گئیں اور اگر گندھار ہو کہ ایک ساتھ تین غلاتیں دینا گناہ ہے، اگرچہ واقع ہو جائیں گی، اور اگر یوں کہا کہ میں تجھے کو طلاق دی اور اسی لفظ کو تین بار کہا تو غیرہ خولہ میں صرف ایک ہی واقع ہوگی اور وہ بائن ہوگی، بعد کی دو فضول ہیں، تنویر الابصار میں ہے، قال لہ وجہ عبد المذہب خولہ بھا انت طالق ثلاثا وقعن وان خرق بانث بالاولی ولم تقع الثانیۃ، رد المحتار میں ہے، ولفی محمد رحمہ اللہ قتالی قال واذا طلق الرجل امرأۃ ثلاثا جمعا فقد خالف السنۃ واشتم دین دخل بہا الاول ولم یدخل سواء بلفظ ثلاثا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن علی وابن مسعود وعن ابن عباس وغیرہم رضوان اللہ قتالی علیہم، یہ رہا اگر غلط سمجھو سے قبل طلاق دی تو عدت نہیں بعد طلاق فوراً عورت جہاں چاہے نکاح کرے، قال اللہ قتالی اذ انکتم المومنۃ ثم طلقتموهن من قبل ان یتسھن فضا لکم علیہن مناعد لا عدت ودخا، اور جس صورت میں عدت ہے یعنی جس سے غلط سمجھ ہو چکی ہو اور طلاق دی تو عدت میں حصین ہے، خواہ یہ تین ماہ میں ہو یا کم میں یا زائد میں، قال بتاریخ، واللفظ یتولین، ہا نفسہن ثلاثہ قرأ

ہاں اگر حیض نہ آتا ہو خواہ بوجہ صغریٰ یا بڑھاپے کے، تو اس کی عدت تین ماہ ہے، درمیان میں ہے واعدتہ فی من لم تحض لضعف او کبر بان بلغت سن الاياس او بلغت بالسن ولم تحض ثلثة اشهر ان وطئ، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسؤل حافظ علی احمد خاں صاحب محلہ جھولی بریلی، ۲۶ فروری الحجہ ۱۳۴۲ھ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کو خاص حید الفطر کے دن طلاق دی جس کو چار دن کم تین ماہ ہوئے اب اس عورت کا نکاح ثانی جائز ہے یا نہیں اور زندہ شوہر جو اپنی عورت کو طلاق دے اس کی عدت کتنے دن ہیں اور جس کا شوہر فوت ہو جائے اس کی عدت کے کتنے دن ہیں؟

بیہواؤ جردا،

اجواب: یہ بیان سائل سے معلوم ہوا کہ بعد طلاق عورت کو تین حیض آچکے ہیں لہذا عدت پوری ہوگئی، اب وہ نکاح کر سکتی ہے، طلاق کی عدت طائض کیے تین عشر، واللہ اعلم، والمطلقت یتوکلن بانفسھن ثلثة احرار اور جس کو بوجہ صغریٰ یا بڑھاپے کے حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین مہینہ ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے، واللتی ینسین من حیض من فناء کم ان اسبقتم فحد ھن ثلثة اشھر واللتی لم یحضن، اور عدت وفات یعنی شوہر کے مرنے کے عدت چار ماہ دس روز ہے، قال عزوجل، والذین یتوفون منکم ویذین وفاتھن واجبات یتوکلن بانفسھن اربعة اشھر وعشر، اور اگر عورت حاملہ ہے تو طلاق دو کو دو تین کی عدت وضع محل ہے، بعد وضع محل نکاح کر سکتی ہے، قال عنہ اسیدہ، واولات الاحمال (جلہ عنہ) ان ینسین حملھن، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسؤل ہدایت اللہ محلہ سہوانی ٹولہ شہر گنہ بریلی، ۲۶ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سماء وحیدہ کا نکاح جب کہ اس کی عمر دس برس کی تھی، اس کے باپ کی اجازت سے ہوا تھا بعد اس کے شوہر نے وحیدہ سے ایک سو ساٹھ روپیہ لے کر طلاق دیدیا اور وحیدہ اب تک اپنے شوہر کے ساتھ کبھی نہیں رہی اس صورت میں سماء وحیدہ کو عدت گزارنی ہوگی یا نہیں؟

اجواب: اگر واقعہ یہی ہے تو اس صورت میں عدت نہیں، قال اللہ تعالیٰ، یا ایہا الذین آمنوا اذا نكحتم المومنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عداۃ تعتدو لہن ما دنا اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ سید کا رد علیٰ از مراد آباد، ۳۴ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا نکاح زید سے تیرہ سال کی عمر میں ہوا، بوجہ بکرار باہمی ہندہ اپنے شوہر کے گھر سے والد کے گھر آگئی، ہندہ کے والد نے ایک غیر شخص بکر سے کہا کہ میری لڑکی بہت تکلیف میں ہے، تم دو سو روپیہ دے کر زید سے ہندہ کو آزاد کرادو میں اس کا نکاح تم سے کر دوں گا، بکر اس پر راضی ہو گیا، ہندہ کے والد نے زید سے کہا تم دو سو روپیہ لے لو اور میری لڑکی کو آزاد کر دو چنانچہ زید اس پر راضی ہو گیا، دو سو روپیہ نقد لے کر اور زبور کیڑا دھڑھکا کر اُس کے زید نے ہندہ کو طلاق دیدی اور طلاق نامہ لکھ دیا، دریافت یہ کرنا ہے کہ بکر ہندہ سے نکاح کر کے آیا ہندہ پر اس صورت میں عدت لازم ہوگی یا نہیں جب کہ اس کے شوہر نے اس قدر روپیہ لے کر طلاق دی؟

اجواب: اگر وہی یا غلوت ہو چکی ہو تو عدت واجب ہے، جب تک عدت نہ گزرے نکاح نہیں ہو سکتا روپیہ لے کر طلاق دینے سے عدت نہیں ساقط ہوتی، درختار میں ہے، و سبب وجوبہ اعتد النکاح

للتاكد بالتسليم مما جرى بهما من مواعيد وخلوة، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئلہ احمد علی خان منغل جاس مسجد بریلی، ۲۵ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس بارہ میں کہ کوئی عورت اپنے میکے یا رشتہ داری میں تھی اور اس کا شوہر اپنے مکان پر فوت ہو گیا تو وہ عورت شوہر کے انتقال کی خبر سن کر شوہر کے مکان پر آسکتی ہے یا نہیں یعنی آنے میں عدت تو مانع نہ ہوگی؟

اجواب: اگر میکے یا رشتہ داری میں گئی تھی اور وفات شوہر کی خبر ملی تو فوراً شوہر والے گھر میں جہاں رہتی تھی چلی آئے کہ کسی مکان میں عدت پوری کرنے کا حکم ہے، درختار میں ہے، و طلاق اومات وہی خاتونہ فی

غیر وسکتہ جامعہ اذت الیہ فورا وجوبہ علیہا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: اگر حیا بریلی، مسولہ زوہ علی محمد خاں صاحب، ۱۵۰ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ،

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں، ایک ماہ ہو کہ ایک عورت بیوہ ہو گئی ہے اور وہ کہہ کر اپنے مکان میں رہتی ہے، خدا کی ذات کے سوا کوئی اس کا سرپرست نہیں جس مکان میں وہ رہتی ہے، اس کا کرپیشن رتو ہے مرحوم کی کوئی چیز ایسی نہیں جسے وہ فروخت کر سکے کہ اپنا مکان ادا کر سکے، تو اس حالت میں وہ بیوہ اپنے کسی عزیز یا کم کر اپنے مکان میں جا سکتی ہے یا نہیں مرحوم نے اپنی نشتانی ایک ڈیڑھ سال کی لڑکی بھری ہے **الجواب:** اگر دائمی عورت کی حیثیت اتنی نہیں کہ تین روپے ماہوار کر اپنا مکان دے سکے، تو اس کے قریب جو کم کر اپنا مکان دستیاب ہو یا قریب میں کسی عزیز کا مکان ہو جس میں بے گریہ رہ سکتی ہے تو اس قریب تر مکان میں چلی جائے اور وہاں عورت کے دل پورے کرے، عزیز کا مکان یا کم کر اپنا مکان دے اور وہاں میں جو زیادہ نزدیک ہو اس میں جا سکتی ہے درختار میں ہے، وقتقدار ان فی بیت وجبت فیہ الا ان تخرج او یبتدع المغلزل او تخاف تلف مالها او لا یجد کس او الیبت و نحو ذلك من الضرورات

فتنہ جلاقہ موضع (لیہ)، واللہ تعالیٰ اعلم۔
مسئلہ: عورت طلاق کی تکمیل سے پہلے کچھ روپیہ قاضی کو دے کر یا اس کے نائب کو دے کر نکاح بڑھالینا اور نائب کو بذریعہ رشوت طلاق کی نارتج کو درجہ میں غلط درج کر دینا کیسا ہے، اور ایسا کرنے اور کرنے والا قاضی یا نائب کا کیا حکم ہے؟
(۲) مذکورہ طلاق کی عدت کی نارتج بدلنے کے کاموں میں جو لوگ اس قاضی کی مدد کرتے ہیں،

ان کا از روئے شرع کیا حکم ہے؟
الجواب: (۱) عورت کے اندر نکاح نہیں ہو سکتا، جس نے ایسا کیا حرام کیا اور وہ حرام کاری کا دلال ہے اور اس کے مدد کرنے والوں کا بھی یہی حکم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از ہاسنی مارواہ منتقل ناگور مرشد جناب حکیم نصیر الدین صاحب نعمانی حامدی،
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ صغیر و صغیرہ کا نکاح ہو اور قبل دخول و قبل خلوت صغیرہ کا انتقال ہو گیا، اب تحقیق طلب یہ امر ہے کہ ایسی صورت میں صغیرہ پر عدت واجب ہے

یا نہیں، بہار شریعت میں بوجہ الجبرہ جو صورت تحریر فرمائی گئی ہے اس میں دخول کا ذکر ہی غلط یا عدم غلط کا نہیں اور یہ بھی مسلم ہوتا ہے کہ ایک نابالغ ہے اور ایک بالغ، اور اس صورت میں زوج و زوجہ دونوں نابالغ ہیں، آپ کی تحریر سے ملتی ہوئی تحریر قادیانچہ مالگیری و قاضی خان کی بھی ہے مگر پورے طور سے تشفی نہیں ہوئی، اس لئے جناب سے رجوع کیا گیا ہے

اجواب: صورت مذکورہ میں عدت واجب ہے زوجہ یا شوہر کا صغیر یا صغیرہ ہونا مانع عدت کو نہیں ہے اور موت میں دخول یا غلط ہونا بھی وجوب عدت کے لئے شرط نہیں کہ اس عدت کا سبب موت ہے، قرآن مجید میں ہے، والذین یتوفون، اور مختار میں ہے، والعدۃ اربعۃ اشہر، عدت مطلقاً وطنت اولاد فی صغیرۃ فلم یخرج عنہا الا الجماع، بہار شریعت کی عبارت سے مقصود تقسیم ہے یہ نہیں کہ ایک نابالغ ہو اور ایک بالغ اور غلط چونکہ دخول کے حکم میں ہے، لہذا دخول کا ذکر کافی ہے اور اگر غلط بے دخول ہوئی اور عبارت بہار شریعت میں حقیقی دخول مراد لیجئے تو یہ صورت عدم دخول میں داخل ہوگی، بالجملة وہ عبارت تمام صور کو شامل ہے، والذین توفون، اتم

مسئلہ: عورت کے لئے عدت کیوں ہے مرد کے لئے عدت کا حکم کیوں نہیں؟ بیان فرمادیں؟

اجواب: عورت کے لئے عدت اس لئے ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ اس کو حمل نہیں ہے کہ اگر حمل ہوا

تو پوری عدت ہے، عورت کی عدت چار مہینے دو دن ہے، یعنی دسویں دن تک، لہذا عدت کے نکاح صحیح ہو، دخول ہوا ہو یا نہیں، عدت کا ایک حکم ہے اگرچہ شوہر نابالغ ہو یا زوجہ نابالغ ہو، ۸۵، ۱۲۵، ۱۸۵، اس کی کو شہ عیہ تھا کہ جب من دخول کا ذکر ہے، اگر غلط ہو چکا ہو اور دخول نہ ہو چکا ہو، بہار شریعت سے ظاہر نہیں ہوتا جواب ارشاد فرمایا کہ یہاں دخول سے مراد من جماع نہیں، بلکہ عام مراد ہے جو جماع اور غلط سمجھو دونوں کو شامل ہے، اور کتب فقہ میں دخول کے یہی معنی شائع فرمائے ہیں، لہذا کتب فقہ میں باب ہے طلاق غیرو من دخول نہ جماع، یہاں دخول عام ہے، عدت کے بیان میں تنویر الالبصار میں ہے، بعد الدخول بحقیقۃ او حکمی، لہذا کتب عام عام مراد ہے کہ دخول بول کر یا اور غلط سمجھو دونوں مراد لیتے ہیں، یہ مسئلہ بہار شریعت میں جبرہ نہ ہو سے یہاں ہے، اس میں بھی من دخول کا ذکر ہے، دوسرا جواب یہ ارشاد فرمایا کہ اگر دخول کو سمجھا جائے گا کہ کھانے تو عدم دخول کا مطلب یہ ہو گا کہ عورت سے صحبت نہ ہوئی ہو، تو یہ اس صورت کو بھی شامل ہے کہ غلط سمجھو ہوئی ہو اور وہی نہ ہوئی ہو، واللہ تعالیٰ اعلم،

اور نکاح ہو گیا تو بچہ کے نسب میں دشواری پیدا ہوگی اور عدت کے دیگر اسباب بھی ہیں جو مرد میں نہیں پائے جاتے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ہر مسئلہ محمد اسمعیل ولد الفود وٹانکی وٹکن روڈ لاہوری دربار ہٹ محلہ بجلی ۱۷ جلاوی الاولیٰ ۱۳۲۱ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت اپنے بیمار شوہر کو علاج کے واسطے اپنے باپ کے گھر لے گئی تضاء الہی سے شوہر ہسپتال میں گذر گیا، اس عورت کو اپنے باپ کے گھر عدت پوری کرنی ہے یا اپنے شوہر کے گھر بیان فرمادیں؟

الجواب: عدت اس مکان میں واجب ہے جو بوقت وفات اس کی جائے سکونت ہے، لہذا اگر وہاں جانا محض عارضی ہو تو شوہر کے مکان پر واپس آکر عدت گزارے اور اگر کچھ دنوں کے لئے وہیں سکونت کر لی ہے تو وہیں عدت گزارے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

نسب کا بیان

مسئلہ: ہر مسئلہ عبدالعزیز محلہ سکر اول قصبہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد، ۲۵ ذی الحجہ کیا حکم ہے شریعت کا اس مسئلہ میں کہ زین مغلترہ انجنی نے نکاح کر لیا اور اولاد بھی پیدا ہوئی، کچھ زمانے کے بعد شوہر اول آیا تو اب یہ لڑکے اور عورت شوہر اول کو ملیں گے یا نہیں؟ بیٹو انڈیا جروا،

الجواب: عورت شوہر اول کو ملے گی کہ یہ اسی کی عورت ہے اور اولاد شوہر ثانی کو کہ اولاد اسی کی ہے، درمیان میں ہے، غائب محض اس لئے فقرو جت باخبر دولت اولاد اٹھ جلد المذبح الاولیٰ فلا اولاد

ملے نہ طلاق کسی دفعہ وغیرہ کو وہ سے دے دیا، بعد میں شوہر نکلتا ۱۸ دیا جاتا ہے کہ یہ عورت میرے نکاح میں رہے، تو عدت سے یہ قائم ہو گا کہ اگر طلاق دے دی ہے تو عدت نہ کہتے، اور اگر طلاق بائن تین سے کم ہے تو نکاح جدید کر سکتے ہیں، اگر بائن تین عورت کی صورت ہو، اور طلاق کے بعد عورت کو نکاح کا حق حاصل ہوتا، جس کی بنا پر طلاق کے بعد ہی بلا تاخیر عورت دوسرا نکاح کر لیتے تو عدت نہ کہتے، یہ نکاح جدید ہو سکتا، عورت کے ایہ میں سوچنے، غور کرنے اور مستقبل کا فیصلہ کرنے کا کافی مرتبہ ہے،

واللہ تعالیٰ اعلم۔

لشانی علی الذی ھب الذی رجع الیہ الامام علیہ الفتویٰ کافی الخانیۃ والجرہ و دال کافی وغیرہا
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ولہ الزنا کا نسب زانی سے جب کہ زانی معلوم و مقرر ہو ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں نیز یہ مسئلہ
شہوت زانی کا وارث ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بیضاوی فرمادے۔

اجواب: ولہ الزنا کا نسب زانی سے نہیں ثابت ہو سکتا، اگرچہ وہ اقارب بھی کہے، حدیث صحیح میں
ارشاد فرمایا، الولد للفرأش وللحادر النجر، جس حدیث کا یہ معنی ہے اس میں زانی کا اقارب بھی موجود ہے، پھر بھی
محض اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نسب ثابت نہ فرمایا جب نسب ہی نہیں تو وارث کیوں کر ہو گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: جب کسی فرما کے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی دو بیویاں ہیں ایک
قوی اور دوسری غیر قوی اور دونوں کے بطن سے اولاد ہے، زید کا انتقال ہو گیا اور ان کی دونوں زوجہ کا بھی انتقال
ہو گیا، غیر قوی بیوی کی اولاد کی عمر تقریباً چالیس برس ہے، اب قوی بیوی کی اولاد غیر قوی بیوی کی اولاد سے
ہکتی ہے کہ ہمارے باپ نے تمھاری ماں سے نکاح نہیں کیا تھا، بلکہ ناجائز فعل کرتا رہا، حالانکہ ہم اولاد غیر قوی
بیوی کے بطن سے اس کی رسوم و معاملات و دیگر برادری کے ساتھ ویسے ہی ہیں جیسے دوسری بیوی کی اولاد کے اور
لگ بھی و وزن کو زید کی اولاد سمجھتے ہیں اور اس کی سے بیکار گئے ہیں، دریا فہت طلب یہ امر ہے کہ آیا یہ اولاد زید کی

ملک ہو یا بیٹا ہے، نہ انجاء بیعت میں یہ دستور تھا کہ لڑکوں سے اجرت پڑتا کرتے تھے، ان کے لاکھ بھی ان کو نہیں دیتے، جس سے کہہ کر ان کو لاکھ
نہیں دیتے، اور زانی کا کہہ کر ہے کہ اس کا ماں یا باپ، لڑکے کا لاکھ کہتا کہ لڑکے کو اس کا ماں یا باپ، اور اگر کسی لڑکے کے بارے میں زانی اور لڑکے کے
لاکھ یہ جاننا ہے، ہوتا، تو حدیث شامی کے پاس سنا ہے، ہوتا کہ میں نے لڑکے کو لاکھ دیا، لڑکے کے مطابق حضرت سعد بن قتادہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی عبد بن جہل نے حضرت سعد سے یہ کہا تھا کہ زید کی لڑکی کا نکاح لاکھ کا لاکھ مانگا، لڑکے کے مطابق حضرت سعد بن قتادہ
تو حدیث سے اس لڑکے کے بارے میں عرض کیا کہ میرے بھائی عبد بن جہل ہے، اور عبد بن جہل نے عرض کیا کہ یہ اسی ہے، اور حضرت اقدس میں
فیصلے کے لئے ماہر ہوئے حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ یہ لڑکے کا بیٹا ہے، اور عبد بن زید کو دے دیا، وہ وقت ہوا، اختلاف فرمایا،
الولہ للفرأش و دال حادر النجر، لڑکا بچہ نہ ولے گا، اور زانی کے لئے پتھر ہے، اس کے باوجود کہ فیصلہ فرمایا کہ یہ لڑکا بیٹا ہے، مگر چونکہ یہ لڑکا
عبد کے بیٹا ہے، اس لئے اسے امتیاز تمام المؤمنین حضرت سعد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ملے گا کہ اس لڑکے سے روک دیا ہو، ص ۳۹۱

اولاد ہے یا نہیں، اور جو شخص یہ کہے کہ زید کی اولاد نہیں اس پر شرعاً کیا حکم ہے، بہنو اتقوا را،

الجواب: عورت کا غیر قوم سے ہونا اس کی دلیل نہیں کہ نکاح نہیں ہو، البتہ جب قوم والی عورت کی اولاد جب نکاح سے انکار کرتی ہے تو غیر قوم والی عورت کی اولاد کو اپنی ماں کا نکاح ثابت کرنا ہو گا، بغیر اس میراث کی سخت نہ ہوگی، اگر وہ لوگ موجود ہوں جن کے سامنے نکاح ہوا تھا تو وہ گواہی دیں، بلکہ جو لوگ نکاح میں شریک نہ تھے مگر انھوں نے معتبر لوگوں سے نکاح ہونا سنا وہ بھی نکاح کی گواہی دے سکتے ہیں، بلکہ وہ لوگ بھی نکاح کی گواہی دے سکتے ہیں، جنہوں نے ان دونوں زن و مرد کو اس طرح رہتے دیکھا ہو بطرح میاں بیوی رہتے ہیں، ان کی گواہی سے بھی نکاح ثابت ہو جائے گا، اہل برادری کا ان لوگوں کو زید کی اولاد کہنا یہ کھلا قرینہ ہے کہ زید کی جائز اولاد ہوگی، حدیث میں ارشاد فرمایا: الولد للفراش وللعاهر الحجر، یہ ایسا ہے، وکلا یحوزن للشاہد انی بشارہ بشی لم یعاینہ الا النسب والموت والکناح والدخول والایۃ الفاضی فادعیہ ان یشہد بعدہ الا الشیاء اذا اخبو بہا من یشق بہ دھن الاستحسان وجہ الاستحسان ان ہذا الاصل مختص بجماعۃ ابابہا خاص من الناس ویتعلق بہا احکام تبعی علی القصد العرفی فلم یقبل فیہا الشہادۃ بالنسب مع اذی الی الخرج وقطیل الاحکام، نیز اسی میں ہے، وکن اذا ساری سرجلا و امرأتہ یسکنان بیتاً وینسبط کل واحد منهما فی الاخر لیساط الامن واج، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: از شہر بمبئی پورٹ مقام آنکرم ہو ٹل مرسلہ جناب میرزا محمد صاحب، کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے وطن سے پردیس چلا گیا، وہ کتابے کو قبل رو آگئی میرزا علیہ ۵۰ روز پیشتر میمن سے فارغ ہوئی، بعد چھین بواصلت ہوئی رہی، بعد از اس ۵۰ روزی انکو کوئین پردیس چلا گیا میرے جانے کے بعد ماہ محرم ۱۲۸۸ میں میری زوجہ کو گم سیفہ ہو گیا، امید زلیست باقی نہ رہی، میں سرترہم میری نک گیا، لیکن بفضلہ تعالیٰ چھ یوم کے بعد رو بہ صحت ہوئی، مگر صحت کئی نہیں ہوئی کچھ اسکی حالت ابھی اور بھی طبیعت ناساز ہو جا کر تھی رہی، نہایت سعی و کوشش کے ساتھ علاج ہو تا رہا، لیکن مریض کا دفیعیہ نہیں ہو چھین میری عدم موجودگی میں کبھی نہیں آیا یہ کیفیت سلسل ایک سال چھ ماہ تک رہی مرض دبا پھر ترقی پذیر ہو گیا، پھر لو کہ کچھ مطلع کیا، میں پردیس سے پورے ایک برس ۵ ماہ ۲۰ یوم کے بعد اپنے وطن پر پہونچا، پھر

اعظم گدھ کے اسپتال میں اس کا علاج کرایا مگر ایک لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ چونکہ مریضہ حمل سے ہے، اس لئے ناوٹھ عمل علاج میں ترددات ہیں، اور نہ بچہ کے خائے بولے کا اندیشہ ہے، اہلیہ نے کہا تاؤ وضع عمل علاج ملتوی رکھا جائے، یہ سوچ کر اہلیہ کو مکان پر لایا اور پرہیز چلا گیا، اور میرے وہیں جانے کے ۴-۵ یوم کے بعد دختر تولد ہوئی، میں نے ہر طرح حساب کیا تو میرے پہلے سفر کو ایک برس گیارہ ماہ کی دن ہوتے ہیں، اور دوسری مرتبہ مکان جانے پر صرف ۵ ماہ ۱۸ یوم قیام رہا، اس عرصہ میں بھی صحبت ہوتی تھی، اب عرض یہ ہے کہ یہ لڑکی حرامی ہے یا حلالی؟ بینوا تو جردا۔

الجواب: مدت حمل کم سے کم سچ ماہ ہے، اور زیادہ سے زیادہ دو سال درختار وغیرہ تمام کتب فقہ میں ہے، واکثر صدقہ الحمل سنتان و اقلہا ستۃ اشہد، بہت ممکن ہے کہ حمل پہلے ہی کا ہو اور بوجہ عورت کی بیماری کے بچہ کو شکم میں منکوم ہو، اور ایک سال گیارہ مہینہ میں پیدا ہو اور کوئی تعجب کی بات نہیں اور یہی ہو سکتا ہے کہ دوسری مرتبہ کا حمل ہو، اور شاید اگر بڑی مہینہ سے حساب کیا اس وجہ سے چھ ماہ میں کئی دن کم ہیں، اور اگر چاند کے مہینے سے حساب کرنے پر بھی چھ ماہ پورے نہ ہوں تو بوجہ پہلی صورت ہے، بالکل یہی صورت نہیں کہ عورت کو خواہ مخواہ متہم کیا جائے، اور بیشک یہ لڑکی حلالی ہی قرار دی جائے گی، حرامی نہیں قرار دی جاسکتی، واللہ تعالیٰ اعلم،

۱۳۵۵ھ

مسئلہ: مرسلہ محمد بن عوف لال محمد ڈاکٹر قصبہ منڈوا، ضلع فتح پور، ۲۵ جادی الاولیٰ حضرت علامتے کرام ابن سنت و جماعت کیا ارشاد فرماتے ہیں، اللہ بخش کے بھائی کا انتقال ہو گیا، اللہ بخش کے بھائی کی بیوی اور اللہ بخش ایک ہی مکان میں رہتے تھے، دو برس کے بعد وہ عورت اللہ بخش سے طوٹ ہو کر حائلہ ہوئی، اسی حالت میں اس عورت نے اللہ بخش سے نکاح کر لیا اور اس موجودہ حمل سے جو بچہ پیدا ہوا اس کا نام زید رکھا، نکاح درست ہوا یا نہیں، اور زید کا تہذیب خلاف شرع ہو یا موافق؟

(۲) زید بالغ ہونے پر اپنا نکاح باقاعدہ کیا، اس سے ایک لڑکی ہندہ پیدا ہوئی، بکرنے جو صحیح النسب ہے ہندہ سے نکاح کیا، اب اس سے جو اولاد پیدا ہوئی یا ہوگی وہ صحیح النسب و صحیح الطریقین ہوتی اور ہو سکتی ہے یا نہیں؟

اجواب : جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس حالت میں نکاح درست ہے پھر اگر نکاح اسی سے ہوا ہے جس کا حمل ہے تو وہ وظی بھی کر سکتا ہے اور دوسرے سے ہوا تو نہیں کر سکتا یہ لاکا اگر وقت نکاح سے چھ مہینے یا زیادہ میں پیدا ہوا ہے تو اسے ولدا نہ مانیں کہہ سکتے اور چھ ماہ سے کم میں پیدا ہوا ہے تو ناجائز اولاد ہے یعنی انکس کا لڑکا نہیں قرار پائے گا حدیث میں ہے، الولد للفلان من دلقہا، النجس،

(۲) زید اگر کچھ بھی ہو اس کی اولاد جو نکاح صحیح سے پیدا ہوگی وہ بیشک محرم النسب ہے یعنی زید کی ہی اولاد قرار پائے گی مگر زید کا نسب اگر ثابت نہ ہو تو یہ اولاد اس خاندان میں شمار نہیں ہوگی جن میں سے زید اپنے کو بتاتا ہے کہ جب زید ہی اس میں نہیں تو اس کی اولاد کیونکر ہوگی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : مرسل علی محمد عطار محد قضاہ شہر سینا پور، ۱۲/ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ مسماہ ہندہ کو چار ماہ کا حمل ہے اور مسماہ زید شہر ہندہ کا قول ہے کہ یہ حمل میرا نہیں ہے، ہندہ سے دریافت کیا گیا کہ اس نے کہا کہ یہ حمل عرو کا ہے، مگر عرو انکار کرتا ہی ہے بخود قول ہندہ کے اور کوئی ثبوت نہیں ہے، آیا شرعاً قول ہندہ مستحب ہے یا نہیں؟ میں تو جروا،

اجواب : یہاں دو امر قابل بیان ہیں، اس لئے کہ سائل نے یہ تصریح نہیں کی کہ اس واقعہ کے متعلق کیا بات دریافت کرنا چاہتا ہے، اول یہ کہ زید نے حمل کے متعلق کہا کہ وہ میرا نہیں ہے، اور عورت بھی اس کی تصدیق کرتی ہے، لہذا یہ کچھ جو پیدا ہوگا وہ زید کا قرار پائے گا یا نہیں، اول کا جواب یہ ہے کہ وہ کچھ زید و ہندہ کا ہی مانا جائے گا، ان دونوں کے اس طرح کہنے سے نسب نہیں منتفی ہو سکتا، حدیث میں ہے، الولد للفلان من دلقہا، النجس، علیٰ ہذا ہے، ارجل لہ اعلیٰ فی جملۃ اولاد ففعا، وقال عبد اللہ بن علیس منی اوقال عبد اللہ بن عبد اللہ بن مسعود، انما اولاد من دلقہا لا یستحق النسب سواء وجب علیہ المائدہ اہل المایہ وکن اللہ اذ اکان من اهل اللعان فلم یلاعنات فانه لا یتنقی النسب کن فی شرح الطحاوی، وظنی ولکن ما وجہ الخیۃ فقص قتلہ فلا حد ولا لعان، ورواہنا لایصح ان یقال لہ ینفی النسب کن فی الاختیار شرح المختار، امر دوم کہ جواب یہ ہے کہ ثبوت زنا کے لئے چار مرد کی شہادت درکار ہے یا خود زانی کا اقرار، ہندہ کے محض کہہ بیٹے سے عرو کے

جائیں اور اب حق تربیت دہاؤں کو ہو گا۔ درمختار میں ہے، الحاضنة تثبت للام الولد تكون مرتبة او متزوجة بذیر محرم المصنوع اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو لڑکا سات برس کی عمر تک ماں کی پرورش میں رہے گا اور لڑکی نو برس کی عمر تک۔ درمختار میں ہے، والی الحاضنة احق به ای بالغلام حتی یستغنی عن النساء وقتاً طویلاً، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: قدرت اللہ، ساکن محلہ اعظم نگر بریلی، یکم ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ میں ایک غریب اور کمزور آدمی ہوں اور میرے پاس صرف ایک مکان ہے اور کچھ مال نہ نہیں میرے تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے، جس میں سے ایک لڑکا عرصہ بایس سال سے لاپتہ ہے، اب دونوں لڑکوں میں سے بڑا لڑکا جو کچھ تندرست ہے اور اپنا روزگار کرتا ہے، مگر میرے کھانے پینے کا قطعی خیال نہیں کرتا ہے اور نہ کبھی کیا عرصہ گیارہ سال سے بھڑا لڑکا مجھ کو کھاتا ہے پہناتا ہے اور میری بیوی کو اور خدمت بھی اچھی طرح کرتا ہے، لہذا اس حالت میں یہ مکان کس کو دوں؟

اجواب: ماں باپ کا نفقہ اولاد پر اس وقت واجب ہے کہ رنگ دست ہوں اور اولاد کا نفقہ

ہو اور جب سائل کے پاس مال و زر نہیں تو اولاد پر اس کا نفقہ واجب، مالگیری میں ہے، ویجب علیہ الولد

الموسر علی نفقۃ الاجرة للعسرین، ورر وغیر میں ہے، علی الموسر یسار الفطرة لاصولہ حق تعالیٰ

وصاحبہ فی الدینا معروفا، اور جب چند اولاد ہیں تو سب پر والدین کا نفقہ برابر واجب، ان میں سے

بالمسویۃ تین الذکر و دو الاناث فی ظاہر الروایۃ و حوالہ المعج لان استحقاق الاجرة انما هو بحسب الک

فی مال الولد لفقیرہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت وما لا یلزم، ماں باپ کو چاہئے کہ اپنی سب اولاد کو

یکساں دے، ہاں اگر ان میں ایک علم دین میں مشغول ہے اور کماتا نہیں، اور دوسرا ایسا نہیں تو اس کو زیادہ

دے سکتے ہیں یا ایک کو دوسرے پر دینی فضیلت ہے تو اس کو زیادہ دے سکتے ہیں، اور ایسا نہ ہو تو مکروہ

و منکر ہے، درمختار میں ہے، الاباؤس بتفضیل بعض الاولاد فی العطا یا اذ لم یقتصد به الاصرار و ادن

قصد لا یسوی بینہم، مخطاوی میں ہے، ویکرا ذوالا عند تساویہم فی الدار حجة کافی فی الفی و العی

امام عند عدم التکلیف کا اذکار ان احکام مشتعل بالعلم لا بالکسب لایاس ان ینفصل علی غیرہ کافی المطلق
ای ولیک، و فی المنہج ص ۱۷ عن الامام اند لایاس بہ (اذا کان التخصیل شایداً تو فصل بہ فی الدیوت،
واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسئلہ صدر الدین خاں محلہ شہامت گنج بریلی، سہ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ
والدین نے اپنے پسرنیک پر ورثہ اور تعلیم علم کی، بفضلہ تعالیٰ جو ان ہو گیا اور شادی بھی ہو گئی، اور دو
تین بچے بھی پیدا ہوئے، اب وہ ملازم ہو گیا چنانچہ مبلغ بیس روپیہ کا ملازم ہے والدین بہت ضعیف ہو گئے
کسی کام کے لائق نہ رہے، سبب خورد و نوش میں دقت آگئی، زید پسور کس قدر حق ہے، مبلغ بیس روپیہ میں کیا
ملنا چاہیے، جو والدین کو بسر اوقات ہو، زید پر یہی کہتا ہے کہ جو حکم خدا و رسول کا ہو میں اس کو ادا کرنے کو تیار ہوں
اب خدمت میں علمائے دین کے گزارش ہے کہ جو حق والدین و زید ہو، بموجب شرع شریف لاپہر کر دیا جائے
تاکہ ثواب ہو،

اجواب: وہ ماں باپ جب محتاج ہوں تو ان کا نفقہ اولاد پر واجب ہے، جب کہ اولاد مالدار یعنی صاحب
نصاب ہو، تاوی عالمگیری میں ہے، وجوب نفقہ الاولاد بالوصی علی نفقۃ الابویین المعسرین، و صورت تفسیر میں
اگر لڑکا صاحب نصاب ہو تو والدین کو ان کے مناسب خرچ کے لائق دیتا رہے، اس میں روپیہ کی تعداد شرع
کی جانب سے مقرر نہیں اور اگر اتنی وسعت نہ ہو کہ والدین کے اخراجات دیتا رہے تو والدین کو کھانے پینے
میں اپنے ساتھ شریک کرے، عالمگیری میں ہے، وقال ابو حنیفہ ص ۱۷۰ اذا کان الابن فقیراً کسبوا والاب ناسناً
یشترک الابن فی القوت بالمعسر و فی لاندہ اذا لم یشترک کسبہ میثقی علی الاب (النفقہ نیز اس میں بھی مذکور ہے)
نہ وجہ داد و انصار میں لایون می ان یدخل الاب فی قیہ و یجملہ کا حد من مبالہ ولا یجوز علی غیظ شیشا علی جہاد،
بظاہر صورت سکولر میں لڑکے کی حالت ایسی نہیں معلوم ہوئی کہ والدین کے اخراجات علیحدہ دے سکے کہ صرف
بیس روپیہ کا ملازم ہے اور بی بی بچے بھی رکھتا ہے، بیس روپیہ میں خود ان کی بسر اوقات و دقت سے
کوئی ہوگی، لہذا چاہیے کہ والدین کو خورد و نوش میں شریک کرے، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: از و صدو امی راں اکو لابر امرسد حبیب عبد النبی، ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق شاذ
وے دیا، اس کی گواہیں ایک سال تین ماہ کا بچہ ہے اور اس کی ماں کی عادتوں سے عاجز آنے پر بچہ کا چار ماہ قبل
وودھ چھوڑا دیا گیا تھا، اب حق پرورش ماں کا ہے یا باپ کا اگر ماں کا ہے تو اس کے رشتہ داروں کی طرف سے
بچہ کی جان کا خوف ہے اس لئے اذرو سے شرع شریعت اس بچہ کو ماں سے اس کا باپ لے سکتا ہے یا نہیں؟
الجواب: حضانت یعنی حق پرورش سب سے مقدم بچہ کی ماں کے لئے ہے مگر جب اس کے پاس رکھنے
میں بچہ کے ضائع ہونے کا کھج اندیشہ ہو تو ماں کا حق ساقط ہو جائے گا، اور تمنا میں ہے رخصت للام الاہی سیکلہ
مرقدہ او فاجبرہ فجور البضع الولد بہ کبرنا وغناء و سرقة ویناحۃ اذنیہ و امر منۃ بان تغنہ کل حققت
و تترک الولد ضاماً و جب ماں کا حق ساقط ہو گیا تو یہ حق نانی و غیر کو حاصل ہو گا، اور اگر وہ عورتیں نہ ہوں
جن کو حق حضانت ہوتی ہے تو باپ کا حق ہے، کمافی الذلہ المختار، واللہ اعلم

نفقہ کا بیان

مسئلہ: مسئلہ عنایت حسین، از مراد آباد، ۹ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ

عشرہ محرم پر میری زوجہ کے بہنوئی (مولانا بخش) و میری بیوی کا بیٹھجہ داماد احمد بخش یعنی مولانا بخش کا راکھ آیا اور مجھ سے کہہ کر اپنی بیوی کو بریلی مسجد وہیں نے حائل ہونے کی وجہ سے انکار کیا، انھوں نے اشتعال دلا لیا کہ ہم ضرور لے جائیں گے، میں رضامند نہ ہوا میرے مکان سے مولانا بخش کا مکان قریب تھا، میری بیوی بلا میری اطلاع کے شب میں چلی گئی اور مولانا بخش و احمد بخش وغیرہ بریلی اپنی ہمارا ہی میں لے گئے، میری رضامندی ہرگز نہ تھی ایسی صورت میں وہ نان و نفقہ کی حقدار ہے، ابھی جب کہ میرے مکان پر نہ آئے؟

[illegible]

اس عورت کے وضع حمل تک نان و نفقہ کا ذمہ اس کے مرد پر ہے یا نہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد دودھ پلانے کے کتنے وقت تک مرد پر عورت کا نان و نفقہ دینا چاہیے کیونکہ یہاں پر دیگر عورت کو دودھ پلانے کو دینے کا یا دانی وغیرہ سے پرورش کرانے کا رواج نہیں ہے، تو اگر عورت وضع حمل کے بعد اگر دوسرا نکاح کرے تو دودھ پلانے کے زمانے کا نان و نفقہ مرد سے مانگ سکتی ہے یا نہیں؟

د۲ اسی طرح اگر مرد کا انتقال ہو اور عورت کو حمل ہے تو مرد حرم کے مال میں سے وضع حمل تک اور دودھ پلانے کے زمانہ تک عورت خرچہ لینے کی حق دار ہے یا نہیں؟ سینہ التوجروا:

اجواب: ۱۰ مطلقہ اگر حائل ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے، قال اللہ تعالیٰ، واولات الاحمال چلن ان لیبعن حملهن اور مطلقہ کی عدت کا نفقہ شوہر پر واجب ہے، در مختار میں ہے، وجب نفقۃ الزوج وابتداء وضع حمل کے بعد اگر بچہ کو عورت دودھ پلانے لگے تو زمانہ رضاعت کے دودھ پلانے کی اجرت شوہر سے لے گی، اس عزوجل فرماتا ہے، وعلی المرءة ان ترضع ولدها رضعتا عام الفلوات وکسوتهن علی الارضاء اذ کن مطلقات، در مختار میں ہے، وعلی الحق بارضاع ولدها بعد العدۃ اذ لم تطلب نسیۃ علی ما تاتھا من الاجنبیۃ ودر فیض النفقۃ واکسوتہ ولاحم جرة الارضاء بلا عقد اجانۃ۔

د۲ موت کی عدت کا نفقہ شوہر کے مال میں واجب نہیں، در مختار میں ہے، لا تجب النفقۃ بانواعها لمعتدۃ موت مطلقا ولو حاملہ دودھ پلانے کی اجرت بچہ کے مال سے دلائی جائے گی، اگر بچہ اپنے باپ کے ترکہ کا وارث ہو، ابوہ، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے، وعلی الزوارف مثل ذلک، تفسیر جلالین میں ہے، ای وارث الارب وهو العی ای ولیہ مثل ذلک الذی علی الارب للوالدۃ من الارضۃ واکسوتہ، اور اگر کچھ مال کا مالک نہیں، تو جس کے ذمہ اس کا نفقہ واجب ہے، وہی رضاعت کی اجرت بھی دے گا، وارشاد تعالیٰ اطم

بَابُ الْيَمِينِ

قسم کا بیان

مسئلہ: درمضانِ محلہ بہاری پور، ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسلمان حاجی کی حالت کو اس طرح قسم کھا کر بیان کرتا ہے کہ میں حاجی تو نہیں پا جی ہوں، لیکن اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا طوائف کیا ہے، تو شرعاً کیا حکم ہے؟
اس کا یقین کریں یا نہیں، اور جو لوگ اس قسم کے بعد بھی اسے جھوٹا کہیں، ان کا کیا حکم ہے؟ بیوقوف اور جروا۔

اجواب: کہ کعبہ منظر کی قسم شرعاً قسم نہیں، درختا میں ہے، بلا تقسم بیدار، قتالی کا کعبہ، پھر بھی بلا وجہ جھوٹا نہیں کہا جاسکتا، جب تک ان کا جھوٹا ہونا ثابت نہ ہو، ان کی بات کا اعتبار کرنا چاہئے، اور خواہ مخواہ مسلمان کی طرف برے گمان سے احتراز لازم، حدیث میں فرمایا، اَلَيْكُمُ الْوَقْفَنَ فَاِنَّ الْوَقْفَنَ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

مسئلہ: مسؤل عبد الرحیم، محلہ سفر علی شاہ، بریلی، ۸ جمادی الآخر ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میرا بھائی برادری فدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جب کبھی اپنی یا اپنے لڑکے کی شادی کریں گے تو آپس میں کھائیں گے اور کھلائیں گے اور اگر نہ ہو سکے گا تو برادری میں ظاہر کر دیں گے تو ایسی صورت میں اس قسم کا پورا کرنا لازم ہو گا یا نہیں؟

اجواب: جن لوگوں نے کھانا کھلانے کی قسم کھائی ہے ان پر قسم کا پورا کرنا لازم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسؤل مولوی نجیب الرحمن صاحب ساکن موضع یہو اور گھاٹ، ڈاکخانہ واشیشین پن پن،

ضلع پٹنہ، ۳۴ ربیع الآخر، ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر اس پر زندہ کا گوشت نہ کھاؤں تو

بی بی نجمہ بر حرام، بر نہ ہٹا کر کیا گیا مگر مگر ایک مولوی صاحب نے کہا اس کو کاشت کر مرغا کو کھلا دو اور کھانے والے
مرغا کو ذبح کر کے کھائے، قسم پوری ہو جائے گی، اور بی شک سے باہر نہیں ہوگی، شرع خیریت کیا حکم فرماتی ہے؟
اجواب: وہ مرغا کا گوشت کھانے سے قسم پوری نہ ہوگی کہ مرغا کا گوشت اس پر نہ کا گوشت نہیں کہ
مرغا نے جب وہ گوشت کھالیا تو وہ گوشت معضم ہو کر اس پر نہ کا گوشت نہ رہا، اگرچہ بعد معضم اس کے بعض اجزا
سے گوشت بنا ہو، مگر یہ اجزا گوشت نہیں، بلکہ اخلاط و رطوبات ہیں، تو مرغا کے گوشت کھانے سے اس جانور کا
گوشت کھانا کیونکر ہوگا؟ یومین کا مدار عرف پر ہوتا ہے، مرغا کا گوشت کھانے سے کوئی نہ کہے گا کہ اس جانور کا
گوشت کھایا، اور یہاں تو اس قدر ہو کر وہ گوشت رہا ہی نہیں، ورنہ لازم آئے کہ مرغا کا گوشت کھانا ان تمام چیزوں
کا کھانا ہو جن میں مرغا نے کھایا ہے، ولایقول بہ احد، بالجملة نہ یہاں حقیقت ہے نہ عرف اور ہمارے مذہب میں
یومین کا مدار عرف ہی پر ہے، مگر جو حقیقت کے خلاف عرف ہو تو سب کے نزدیک حاش ہوا، فتاویٰ ہندیہ میں ہے:
الاصل ان الاصل المستعمل فی الیمان صیغۃ علی العرب عندنا ان فی الکافی، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسؤل رحمت خین، عملہ بڑی ٹولہ، شہر کہنہ بریلی، شوال ۱۳۶۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مقدمہ مطابق شریعت کرنا چاہتے ہیں، اس مقدمہ کے اندر کسی
قسم کا اگر شک و شبہ ہو تو وحشت دلوانے کے لئے مدعی و مدعا علیہ سے قسم دلائی جائے، اس کی اولاد کا ہاتھ پکڑ کر کیا اس
کے ہاتھ پر کلام پاک رکھ کر، اس لئے کہ شاہد اگر جھوٹ ہو تو اس کی وحشت کی وجہ سے اس قسم سے باز آجائے، تو
قسم شریعت کے خلاف تو نہیں ہوئے گی؟

اجواب: مدعی پر حلف نہیں، حلف صرف مدعا علیہ پر ہے، مدعی کے ذمہ یہ ہے کہ جس چیز کا اس نے
دعوئی کیا، اگر وہوں سے ثبوت دے، اگر گواہ یہ پیش کر سکے، تو مدعی علیہ سے حلف لی جائے، حدیث میں ارشاد ہوا:

علیہاں استخارۃ کے معنی ہیں، بدل جانے کے، مولوی ہے کہ اس پر نہ کا گوشت مرغا کے پیٹ میں جا کر معضم ہو گیا، اس میں سے کچھ خضلات ہے
جو خون، بظم، سودا، مغز، نہ اس کی مقدار میں گوشت ہے یا پرچی، پھر یہاں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہاں پر جو کہ قصہ نمودار گوشت مرغا کو
کھانا جائز نہیں اللہ اگر کسی نے کھلایا تو واجب ہے کہ جب تک اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ یہ حرام گوشت نہیں ہوگا، اس کو
کھانا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

الذین علی المدینۃ لیس فیہا منکم، قرآن مجید اس لئے آیا ہے کہ مسلمان اس پر عمل کریں، نہ کہ اپنے چھوٹے چمپے معاملات میں اسے اٹھائیں، اولاد کا ہاتھ پکڑنا کوئی چیز نہیں، قسم سے زیادہ اولاد کا ہاتھ پکڑنا نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسئلہ مولوی شہاد الرحمن طالب علم مدرسہ اہل سنت بریلی، سہ ماہی الاول ۱۳۳۸ھ،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین، مسئلہ ذیل میں کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قسم کھائے کہ ہم فلاں کیے یہاں کھانا نہ کھائے نہ پائے، اگر وہ شخص باصلاحیت تمام صحابہ قسم کھوے کہ نہ کھائے نہ پائے، اسی حالت میں اس کا کھانا چاہئے یا نہیں، اگر کھائے تو اس پر حرج شرعی کیا لازم آئے گا؟

اجواب: بزرگ قسم کھا کسی مصلحت شرعی کی بنا پر ہو بعض فدا دینی مسائل میں آپس کی نفاسیت کی بنا پر قسم کھانی اور بظاہر قسم کوڑنے سے نفع ہو کم از کم ایک مسلمان کی دلداری تو ایسی قسم کوڑ دے، اس کے یہاں کھانا کھائے، اور قسم کا کفارہ دے دے، حدیث میں ہے، من جلع علی یمنی فنی غیرہا خیر انلیا اللہ یو خیر وکن فی حق عینہ ودد اللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: وہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ ایک مسلمان شخص نے ایک ہندو کو کچھ روپیہ دیا اور اس سے سر خرید کیا، اس ہندو نے روپیہ دینے والا جو کہ مسلمان ہے اس سے بدعہدی کر کے کہ اس مسلمان خریدار کو رسا دیا اور مذاکرے روپیہ واپس کیا، اور دوسری جگہ ایک ہندو کے پاس زیادہ دھوکے کو رس فروخت کر دیا، اس مسلمان خریدار نے جس سے کہ اس ہندو نے بدعہدی کی اس پر ناش کی اور ناش میں زیادہ روپیہ دکھلایا، اس روپیہ سے جب تک کہ اس ہندو فروزش نہ دے اس کو دیا تھا قہر و قسرت بشی مقدمہ اجلاس میں ماکم کے رد و رد جو کہ ایک ہندو کہ قمار ہندو کا فروزش نہ دے گا پھر زہنہ یاد کہ مسلمان خریدار قرآن پاک ہاتھ میں دے کہ اس امر کی قسم کھائیں کہ جتنے نکالے دے گا بابت ناش کی ہے، اس قدر روپیہ دیگا، اس مسلمان شخص نے اس مجبور سے کہ اگر وہ قسم نہیں

سلف معینی اندرون کے مشرغ اور اولاد کا ہاتھ پکڑ کر کسی اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا بات کے کہنے سے بات کی سچائی پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور اس کا نتیجہ نہیں ملتا
ہوتا مگر یہ سچی بات کہہ رہا ہے۔ البتہ قسم کھا کر کہا بات کے کہنے سے ضرور بات کی سچائی میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ بالکل جہن ضرورتوں میں عدلی طریقہ
پر قسم ہے۔ اس پر اگر کوئی عدلی قسم کھائے تو اس کے مطابق فیصلہ کرنا پائیے۔ اگر اولاد کا ہاتھ پکڑ کر کسی اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کوئی بھڑائی بات کہے تو اس
پر جرح و ضبط برپا نہ لایا جائے۔ اور اگر محمدی قسم کھائے تو جس حد تک کہے گا ساتھ بھڑائی قسم لایا جائے وہاں جو کلام اللہ تعالیٰ و مسلم

کہا ہے تو مقدمہ کل خارج ہو جائے گا اور اس کا اصلی روپیہ بھی نہ ملے گا اور اس پر مقدمہ فوجداری چلے گا قرآن شریف کی قسم اس ہندو کا کم ہند و فروشنہ کے مجبور کرنے پر کھائی، اور کل مقدمہ فوجداری ہو گیا، اس تو گری شدہ مطالبہ میں ملا وہ اس روپیہ کے جو کہ روپیہ دینے سے زیادہ دکھلایا گیا، حرج اس بات کا بھی شامل تھا کہ جو اس نے اس مسلمان خریدار سے زیادہ نرخ پر فروخت کیا تھا، اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ وہ مسلمان خریدار اس ہندو بہ ہند فروشنہ اس سے وہ روپیہ جو کہ اس کو دینے سے زیادہ کچھ بھی میں دکھلایا ہے، وصول کرے یہ نہ کرے۔ دوسری وہ حرج کا روپیہ جو کہ اس ہندو فروشنہ پر خرید نرخ سے زیادہ نرخ پر دوسرے ہندو خریدار کے پاس فروخت کرنے سے اس مسلمان خریدار کو دلا گیا ہے، اے یا زلے تیری اس جھوٹی قسم کا کیا کفارہ ہے، مفصل جواب رحمت فرمائیں گے اگر حاصل ہو گا۔

اجواب: جھوٹا طعن اٹھانا مخصوصاً ایسے حالات میں قرآن مجید ہاتھ میں لے کر جھوٹ بولنا حرام ہے، اور اس پر نیت الزام ہے، اس پر تو بہ فرض ہے، جھوٹا 'مت نہ اٹھائے' میں مقدمہ فوجداری ہو نا غلط حذر ہے، بالکل اس کو اتنا ہی روپیہ لینا جائز ہے جتنا دیا ہے زیادہ لینا ناجائز ہے، اس قسم میں کفارہ نہیں ہے، اس کا کفارہ توبہ ہے جو غاص دل سے ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کسی بات کا اطمینان کرنے کی وجہ سے قرآن عظیم فرقان حیدر کی قسم کھانا درست ہو یا نہ اجتہاداً **اجواب:** بلا وجہ قسم کھانا نہ چاہئے، ضرورت ہو تو قسم کھا سکتے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

باب النذر

منت کا بیان

مسئلہ: ہر مسئلہ میں حدین صاحب از کتب میرٹھ بازار لال کرنی کو مٹی خان بہادر صاحب مکتبہ صفر ۱۳۱۱ھ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نذر اللہ مالی کہ اگر میرا فلان کام حسب خواہش ہو گیا تو

مٹے قرآن مجید کی قسم کھانا جائز ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

میں اتنا روپیہ مصروف نہیں صرف کروں گا چنانچہ وہ کام اس کا پورا اہولیکہ اور اس نے اپنی منت کے موافق بتنا روپیہ ماننا تھا نکال دیا اور اس میں سے مستحقین کو دیا اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ آیا اس روپے میں سے کچھ روپیہ سادات کو بھی دیا جاسکتا ہے یا نہیں، اگر دیا جاسکتا ہے تو کس حالت سے ان کو دیا جائے یعنی ان کی کسی حالت ہو کہ روپیہ ان کو دیا جائے تو خلاف شرع نہ ہو اگر سادات اس کے مستحق نہیں ہیں تو اس سے بھی مطلع کیا جائے اور یہ مانگیا ہے کہ حرمین شریفین میں فی زمانہ مقدار زمانہ کے لحاظ سے زکوٰۃ بھی سادات پر حلال کر دی گئی ہے، غرض جو سچکلمات ہو اس سے تکلیف خرا کر آگایا بخشی جائے؟

اجواب: حدیث میں ارشاد فرمایا: ان هذا الصدق تاتنا جميعا وبساخ الناس وانها لا تحمل محمد ولا
 لا في محمد صلى الله عليه وسلم، چنانچہ یہ صدقات آدمیوں کے میل ہیں، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل کے لئے
 حلال نہیں، یہ وہاں منعم عن عبد المطلب بن ابی ہاشم سے بھی اللہ تعالیٰ عنہ، برآمدی شریف کی روایت میں ہے کہ
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان هذا الصدق لا تحمل لنا كوة وصدقات واجبه سادات كورنا جائز
 ہے اور زندقہ صدقہ واجبہ ہے، لہذا ناجائز، روا المختار میں تحت قول تنمیر الالباء وجازت التطوعات عن
 الصدقات فرمایا: ائید بما يخرج ببقية الواجبات كاللذخ والعشر والكفارات وجزاء العید، عالمگیری میں
 ہے، ولایدفع الی ابی ہاشم هذا فی الواجبات كاللذخ والعشر والكفارات فاما التطوع فیحوز
 الصرف للعید، فی الکافی، واللہ تعالیٰ اعلم، -

مستقلہ: مسئول جناب محمد حنیف مدرسہ نور الہدیٰ قائم پوکھر برادری اکیڈمی نذر کے پورے ضلع مظفر پور
۱۲ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دینی و مفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ وقت مصیبت عوام منت مانتے ہیں اور مسجد کے اندر بھیجتے ہیں، جس کی نیت یوں کرتے ہیں کہ اچھا ہو جائے گا تو جان کا امداد خصوصی یا مرغ مسجد کے اندر بھیجیں گے، اگر اسی منت کی چیز بھیجے تو آیا اس کو محتاج غن مصلیٰ ہر دکھا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: مننت کا کھانا صرف فقرا کا کھانا ہے، انصاف کے لئے ملائی نہیں مرد المحتار باب مصروف ہو کر تو نہیں ہے۔ جو مصروف ایذا الصدقة العظمیٰ والكفارة وانما مرد غیر مدعو من الصدقات الواجبة کما فی القسطیٰ،

مسئلہ: مسئلہ نعمت اللہ موضع بھگوتاپور، پرگنہ فریدپور، ضلع بریلی، ۱۸ محرم الحرام ۱۲۶۲ھ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نذر تو اللہ کو ہے اور دنیا اس کے رسول کی ہے، جیسے فاتحہ کھانا پڑھنے میں تو کہتے ہیں کہ نذر اللہ، نیاز رسول ہے، اور جیسے ماہِ محرم نیاز حسین کہ کر سبیل کرتے ہیں، ان لوگوں کا کہنا ٹھیک ہے یا غلط اور سبیل کا دینا جائز ہے یا ناجائز، اور بعض شخص کہتے ہیں کہ نذر اور نیاز دونوں اللہ ہی پاک کے لئے ہے، اور کسی کو نہیں اور بعض شخص کہتے ہیں کہ نذر اللہ کو ہے اور نیاز رسول کو ہے، ان دونوں باتوں میں کون سی صحیح اور کون سی نہیں؟

اجواب: نذر شرعی اللہ عز و جل کے لئے خاص ہے، غیر خدا کی نذر اس معنی میں نہیں ہو سکتی، نذر لفظ عربی ہے اور لفظ نیاز فارسی ہے، جو نذر ہی کے معنی میں ہے، جس طرح نذر شرعی اللہ کے ساتھ مخصوص ہے نیز شرعی بھی اسی کے ساتھ خاص ہے، مگر عرف میں بڑے اور بزرگ کی خدمت میں کسی چیز کے پیش کرنے کو بھی نذر کہتے ہیں، مثلاً بادشاہ کو تہنیت گزاردی، پیر یا استاد کو نذر دی اور یہ معنی بھی مسلمانوں میں دائر و سائر ہیں، بزرگان دین کو جو ایصالِ ثواب کیا جاتا اسے مسلمان براہِ ادب غلط نیاز کہتے ہیں، یہ فعل بھی جائز و تحسن ہے، اسے نذر و نیاز کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایصالِ ثواب کے لئے سبیل لگانا یا نذر شریف مسلمانوں کو پلا ناجائز اور اس کا پینا بھی جائز، شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی در سالہ نذر میں لکھتے ہیں کہ "نذر کے کراہت یا مستعمل می شود نہ بزنی شرعی ہر سچے عرف آن سمت کہ آنچه پیش بزرگان می برند نذر و نیاز می گویند، علامہ ربیع بن عبد الغنی تلمیذ ابی حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ومن هذا القبيل ما يراه القصور والقبور بضائع الاولياء والصالحين والنفوس لهم بتقليد فلاح من حصل شفاء او قدوم غائب فانه يمانع من الصدقة على الفقامين لقبورهم مثله بعد العز من صاحب محدث دہلوی تحفۃ اشراف شریعہ میں فرماتے ہیں، حضرت امیر و وزیر لاہور اور حکام امت بر مثال پیران و مرشدان می پرستند و امور مکتوفیہ را بایشان وابستہ می دانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام ایشان را راجع و معمول گردید و چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ مست فاتحہ و درود و نذر و عرس و مجلس و اللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: چہ از بھگوتاپور و کانڈا فریدپور ضلع بریلی، مسئلہ نعمت اللہ صاحب، ۱۸ ربیع الاول ۱۲۶۲ھ

افضل العلماء جناب مولوی بدر الاسلام محمد امجد علی صاحب ذوالعنا، یکم بعد اسلام کے عرف یہ ہے کہ شرعی نذر و نیاز کا مسئلہ نعمت اللہ اور سراج الدین کہتا ہے کہ نذر و نیاز شرعی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کو جائز نہیں اور غیر

میں امام کہتے ہیں کہ نیاز رسول کو ہے اور اسی بات پر جھگڑا ہے، بعد اس کے فقیر نے کہا کہ کتنوں کو کوکمہ لیا جائے اگر ان میں نذر و نیاز اللہ تعالیٰ کو ہو تو منظور کیا جائے، اور اگر نہ ہو تو منظور نہ کیا جائے، بعد اس کے تین میں سنگائیں، جس میں تفسیر سورہ فاتحہ اور شرع محمدی اور مترجم کلام حمید تھا، پھر جب ان کتابوں کو دیکھا تو کہا کہ تفسیر سورہ فاتحہ جھوٹی کتاب ہے اور شرع محمدی بھی جھوٹی ہے، اور شرع وقایہ کو جھوٹی بتلاتے ہیں، اور مروان کی کتاب میں بتلاتے ہیں، کہ مروان کی جھوٹی حدیث ہے، اور انھیں کے کہنے کے مطابق عام لوگ کہنے لگے اگرچہ ان کو اس علم نہیں کہ حق و باطل میں فرق کر سکیں، رشک اور شبہ سے جھوٹی کتابیں بتلاتے ہیں، تب ان لوگوں نے کہا کہ کتنوں کی موت مانو قرآن شریف کی مانو گے تو کہا، ہم قرآن شریف کی بھی زبانیں گے، کیونکہ قرآن مجید کیا ابھی تو نہ تھا جہاں ہم نئی بات مانیں ہم وہی مانیں گے جو بزرگوں ہمارے سے چلی آئی ہے، تفسیر سورہ فاتحہ اور شرع محمدی و شرع وقایہ جھوٹی کتابیں ہیں کہیں، نیاز اللہ تعالیٰ کو ہے کہ رسول کو، قرآن شریف کو نہ ماننا کیسا ہے؟

اجواب: شریعت میں نذر اسے کہتے ہیں کہ یوں کہے کہ اللہ کے لئے مجھ پر فلاں کام کرنا ہے، مثلاً نذر پڑھنا یا روزہ رکھنا، یا خیرات کرنا وغیرہ، انک یا یوں کہے، اگر فلاں کام ہو جائے گا تو نماز پڑھوں گا، ششلا اور اس کے لئے چند شرطیں ہیں، جو بہار شریعت میں فقیر نے لکھ دی ہیں، نذر بایں ہی خیر خدا کے لئے نہیں ہو سکتی، کافی کتب الفقہ، معروف میں بڑے اور منظم کی خدمت میں جو چیز پیش کرتے ہیں، اسے بھی براہ ادب نذر کہتے ہیں، اسی معنی کے لحاظ سے بادشاہ کو نذر دینا بیہرہ یا عالم کو نذر دینا جوتے ہیں، لہذا کسی عمل خیر کا نذر یا نذر اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کریں تو اسے نذر کہیں گے، لوگوں کو چاہئے تھا کہ اگر فرق نہ جانتا تھا تو اسے دونوں معنی میں فرق سمجھتے تھے، بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نذر کہنا نذر عرفی ہے، نذر شرعی نہیں، اس نے نذر عرفی و شرعی کے فرق کو نہ جانا، اور انکار کر دیا، پھر انکار میں اس حد تک بڑھا کہ اسلام سے باہر ہو گیا، فقیر کے پاس سائل نے کہ تہذیب کا وہ خیانت کرنے اس کو چاہیے، دیکھا اس کا مصنف و بابی معلوم ہوتا ہے اس کے مضامین میں بعض باتیں واپس کی ہیں، شرح وقایہ فقہی کی معبر کتاب ہے، اپنی جہالت سے اسے جھوٹی کتاب بتا دی، اس کتاب کی بے ادبی ہوئی، پھر مروان سے اس کو کیا نسبت، اور مروان جھوٹی حدیثیں نہیں بناتا تھا، یہ غلط کہا کہ مروان کی جھوٹی حدیث ہے، سب سے شدید خباثت یہ کہ قرآن مجید کے ماننے سے انکار کر دیا اور یہ کھلا کفر ہے، بیشک قائل کافر ہو گیا، ایمان نام ہے

تصدیق ماجا بہ انہی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور جب قرآن کو نہ مانا تو ایمان کہاں، اگرچہ یہ مضمون جو بیان کیا گیا تو ان مجید میں نہیں ہے، بالجملة شخص ایران سے خارج ہو گیا، اور ان کی جو دفعہ کساح سے باہر ہو گئی، ان سرزمین مسلمان ہو، اور حضرت رافعی ہو تو اس سے دوبارہ کساح کرے، اس کے پیچھے نماز باطل نہ ہوگی، بلکہ جو اس کے اس قول پر مطلق ہو کر اسے مسلمان جانے یا اس کے پیچھے نماز پڑھے وہ بھی کافر، اس کو فوراً فوراً برادری سے خارج کر دیں، اس سے میل جول حرام، واللہ تعالیٰ اعلم، -

مسئلہ: چہ از کلکلتہ ذکر یا شرط، امر مسلمہ، ۱۰۰ ہری القعدہ ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت نے حالت پریشانی و مجتہد میں روزانہ دس رکعت نفل نماز ادا کرنے کی سنت مانی، اور اس کی مراد بھی پوری ہو گئی، لیکن اب اس کا ادا کرنا جاہت و دشوار اور گراں معلوم ہوتا ہے، مثلاً حالت تندرستی میں ادا کرتی ہے لیکن بیماری اور حیض و نفاس کے حالت میں مجبور ہو جاتی ہے اور جب مذکورہ وجہ سے فراغت پاتی ہے تو روزانہ دس کے حساب سے ایک روز میں یا دو روز میں ادا کر دیتی ہے، لیکن ادا کرنا جاہت ہی گراں اور بوجہ معلوم ہوتا ہے، اس کے علاوہ اگر خدا نہ خواستہ چھ ماہ یا برس روز بیمار رہے تو بہت نمازیں قضاء سرچرہ جاتی ہیں، جو ادا کرنا نہایت ہی دشوار اور مشکل نظر آتا ہے، لہذا برائے کرم جناب کتب معتبرہ سے آمان صورت ادا کرنے کی بتلاویں، اور یہ منت معاف چھوکتی ہے یا نہیں؟ یا فدیہ وغیرہ دینے سے اتر سکتی ہے یا نہیں؟ اور اگر وہ ادا کر سکے تو اس کا شوہر یا اور کوئی عزیز ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟ ایک مولوی صاحب نے بتایا ہے کہ استغفار روز پڑھا کرے، اگر ادا نہ کر سکتی ہے تو یہ مولوی صاحب کا قول صحیح ہے یا غلط؟ اور اگر صحیح ہے تو اس کے پڑھنے کی ترکیب جناب بتاویں، براہ کرم جناب والا اس کا جواب جلد از جلد عنایت فرمادیں؟ بے حد مشکور و ممنون ہوں گا؟

اجواب: صورت مذکورہ میں ہر روز دس رکعت نماز واجب ہے اور ایام حیض و نفاس کی غیابی یا جن و فونی میں کسی عذر مرض وغیرہ کی وجہ سے نہ پڑھی ہوں، ان کی قضاء واجب ہے اس سے بچنے کی کوئی عذبت فقہ کی کتابوں میں مذکور نہیں، یہی استغفار بھی نماز کا قائم مقام نہیں ہو سکتا، جب تک زندہ ہے یہی حکم ہے کہ پڑھے، واللہ تعالیٰ اعلم، -

مسئلہ : از باس بریلی شریف ڈاکا نڈا نہریٹ نگر ساکن صاحب گھر میں سب جناب کلمات حسین صاحب کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید دریافت کرتا ہے کہ خاکروب اگر کوئی دعا و سنت مانگے یا میں اور وہ مقبول ہو جائے، بعد کو خاکروب مسلمانوں کے اہتمام سے شیش پانی یا کھانا ترس کر اکے نیاز دلوائے بعد کو وہ شیش پانی یا کھانا مسلمانوں میں ہی تقسیم ہو تو مسلمانوں کو فیصل و خرچ کرنا کیا ہے ؟

الجواب : اگر خاکروب کافر ہو تو اس کے مال کی نیاز نہیں ہو سکتی، کیونکہ نیاز نام ہے ایصال ثواب کا اور کافر کسی فعل میں ثواب نہیں، پھر ایصال ثواب کے کیا معنی اس کے مال سے نیاز دینا جائز نہ اس میں شرکت جائز اور اس کا کھانا بھی اچھا نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ : از اجیر شریف، مولد جناب سید الطاف حسین صاحب،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین، اس مسئلہ میں کہ کیا حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد کوئی چیز از تقسیم نقدی و جنس از روئے شرع محمدی ان کی نذر ہو سکتی ہے ؟

(۲) اور حضرت موصوف کے مزار مقدس پر جو چیز کر از زمین پیش کرتے ہیں، اس کو نذر کہہ سکتے ہیں یا نہیں ؟
(۳) اور کون ان چیزوں کے لینے کا مستحق ہے، بیٹھا تو جردا،

الجواب : نذر اصطلاح شرعی میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندہ پر

واجب نہ ہو، مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا، رد المحتار ج ۳ ص ۹۱ میں ہے، واعلم ان النذر من مئة مشروعة اما كونه قرابة فلا يلزم منه من القرب كالصلوة والصوم والحج والعتق ونحوها، واما مشروعيته فلا واهم الواردات بالاضافة وتامه في الاختيار، بدأبئب الصنائع، جلد ۵ صفحہ ۸۶، شرائط نذر میں فرماتے ہیں، ومنها ان يكون قرابة فلا يصح، باليس بقربة راأشكال نذر، بالمعنى الخ ومنها ان يكون قرابة مقصودة فلا يصح النذر، لصداقة المرحى الخ، رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۹۱۳ میں ہے، ومن نذر ما نذر، مطلقا او معلقا بشرط، وكان من جنسه واجب، فمنها ما يصح به تبعه للبحر والدار، وهو عبادة مقصودة فيخرج الوضوء وتكفين الميت، ووجد الشرط المعلق به لزم النذر، پس جب کہ نذر عبادت و قربت کا نام ہے، اور ظاہر ہے کہ کوئی عبادت غیر خدا کے لئے نہیں ہو سکتی، لہذا نذر شرعی خدا کے ساتھ مخصوص ہے کسی غیر خدا کی نذر شرعی نہیں ہو سکتی

(۲) زائرین جو چیزیں مزارات بزرگان دین پر حاضر لاتے ہیں، ان سے مقصود صاحب مزار کو مالک روح کو ایصالِ ثواب ہوتا ہے اور اس کو براہِ ادب عزت میں نذر بولتے ہیں یہ نذر تندرستی نہیں، بلکہ نذر عرفی ہے کہ عرف میں جو چیز بڑے یا بزرگ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، اسے نذر کہتے ہیں، مثلاً بادشاہ کو نذر دی، فلاں حاکم کو نذر دیا اور عرفِ علماء میں بہت زمانے سے جاری ہے، کہ بزرگان دین کی خدمت میں جو چیز پیش کرتے ہیں، اسے نذر کہتے ہیں، کتاب مستند، بیوتہ الاسرار، شریف میں بسند صحیح ایک واقعہ نقل فرمایا، ابو عثمان عرقینی و ابو محمد عبدالحق دہلی فرماتے ہیں کہ ہم دونوں ۳۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور سیدنا خورشید اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تھے، حضور نے وضو کر کے کھڑا ہوئے، اور دو رکعتیں پڑھیں، بعد نماز ایک نذر مارا اور ایک کھڑاؤں ہوا میں بھیگی پھر دوسرا نذر مارا اور دوسری کھڑاؤں بھیگی وہ دونوں ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئیں، یہ سب کی کو بوجھنے کی جرات نہ ہوئی، ۳۳ دن بعد غم سے ایک قافلہ آیا، اور کہا، ان معننا الشیخ نذرتنا، ہمارے پاس حضور کی ایک نذر ہے، فاستاذنا فافتاح خذوا منہم، ہم نے ان سے اجازت مانگی، حضور نے فرمایا کہ لو اور اس سامان میں وہ دونوں کھڑاؤں بھی تھیں، ہم نے وہ واقعہ دریافت کیا، قافلہ نے بیان کیا، ۳۴ دن ہوئے کہ ہم پڑاؤ پر اتنا مال لٹ گیا، جتنا بھی کچھ خزانے ہوئیں، فقلنا لردکسنا الشیخ عید القادس فی هذا الوقت، وذننا لہ شہادۃ من اموالنا ان سلیمان، ہم نے کہا ہر ہو کہ اس وقت حضور کو یاد کریں، اور نجات پانے پر حضور کو کچھ مال نذر کریں، نیز اسی کتاب کے صفحہ ۱۴ میں شیخ منصور بھاگمی کے متعلق فرماتے ہیں، قصد بالنذر امانات والذکر من کل جهة، ہر طرف سے لوگ ان کی نذر کو آتے اور نذر لیتے،

(۳) ان نذرؤں کے لینے کے متعلق خادمانِ قبور ہیں کہ اس نذر سے صاحب مزار کو مالک کرنا مقصود نہیں ہوتا، کہ تخلیک کے احکام حیات ظاہری کے ساتھ مخصوص ہیں، بعد وفات وہ احکام جاری نہ ہوتے، جو املا کے ساتھ قائم ہیں، بلکہ اس سے مقصود توسل میں آستانہ کی خدمت کر کے صاحب مزار کو ثواب پہنچانا ہے، امام اجل سیدی مجدد الف ثانی تاجی قدس سرہ القدس حدیقہ مذیہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ میں فرماتے ہیں، ومن ہذا القبیل نمایۃ القبر، والقبور، بعض اشیاء الاولیاء والنصاحین والذکر لہم بہ تحقیق ذالک علی حصول شفاء او قدوم غائب فائدہ مجاز من الصدقة علی الخادمین للقبور، ہم کہ امثال الفقہاء فیمن دفع المذکوراتہ لتقدیم وسمایا حقہ ضامع لان العبرة

باللغی لا باللفظ یعنی اسی تفصیل سے ہے زیارت قبور اور عزارات اولیاء و صلحاء سے برکت لینا اور بیمار کی شفایا مسافر کے آنے پر اولیاء گذشتہ کے لئے منت ماننا کہ وہ ان کے خادمان قبور پر صدقہ سے مجازی ہے جیسے فقہان نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکوٰۃ دے اور قرض کا نام لے تو صحیح ہو جائے گی اگر اعتبار میں کلمہ لفظ کا نہیں ہے و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

باب اللقطہ

لقطہ کا بیان

مسئلہ ۱۔ مسئلہ فقیر احسان علی ۱۸۱، ص ۳۳۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زنا لقطہ کا کیا حکم ہے ؟ عام اذین کہ لقطہ روپے پیسے ہوں یا پارچہ یا جانور بان ۔ یا طعام مفصل جواب سے شاد فرمائیں ؟

اجواب : لقطہ حکم امانت میں ہے اس پر لازم ہے کہ کہہ دے جو کوئی بھی چیز ڈھونڈتا ہو اسے مرے پاس بیکدینا اور اس کی تعریف کرے یعنی جہاں وہ چیز پائی وہاں اور بازاروں اور گنجوں میں اعلان کرے ، اگر مالک مل جائے اسے دیدے ورنہ اتنا زمانہ گزرنے پر کہ ظن غالب ہو جائے کہ اب اس کا مالک تلاش نہ کرے گا ، یا وہ چیز کھانے یا بھل کی قسم سے تو یہ گمان ہونے پر کہ اب اگر کوئی ڈپے گی تو خراب ہو جائے گی یہ شخص خود اپنے صرف میں نکال سکتا ہے ، اگر فقیر اور غنی ہو تو صدقہ کر دے کسی فقیر کو دیدے ، پھر اگر مالک مل گیا اور وہ چیز صرف کر چکا ہے ، تو مالک کو اختیار ہے ، اس کے تعریف کو جائز کر دے تو مستحق تو اب ہے یا نادان لے اور متار میں ہے ،

فان اشعلہ علیہ عرفی نادای علیہا حیث وجد ہائی المجامع الی ان علم ان صاحبہا لا یطلبہا وانما انقصد ان یقتی کالا طلعة و الشمار کانت امنہ فینتقع الی افیج بہا لوفیقہ اولاً لقصہ ق مہا علی فقیہ و لعلی اصلہ و وضرعہ و عمر سہ فان جاء مالکھا بعد انقصد ق خیر میں اجازت ق فعلہ و لو بعد ہذا کہ ہا و لہ تو اب ہا او تضمینہ

لہ اس سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت مسلمان احمد خراب تو نہ کیا کبھی ولی کا نہ خدا ہی کہ اگر مرزا غلام کام ہو جائے تو میرے ہندو نہیں کہوں گا بلکہ بائز و مسخرہ اور تمام امت میں رائج اور معمول ہے ، اور اس میں کوئی شرعی قباحیت نہیں ، و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

اھم مسئلہ تھا۔ جائزہ کا بھی یہی حکم ہے اور اس کی تشریح بھی اس مدت تک کی جائے کہ اب اس میں اگر تصرف نہ کی جائے تو ضائع ہو جائے گا اس میں ہے۔ وبقا لانتقام البھیمة الضالة وقریبہا ما لا یخف ضیاعھا اور غنی مال فقط کہ مسجد میں نہیں صرف کر سکتا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الشریکۃ

شرکت کا بیان

مسئلہ: جو ازخیر بریلی مسئلہ حافظ عبد الکریم صاحب، ۱۲۶۰ھ، ریح الآخر ۱۳۱۲ھ،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید و عمرو کا گھر برابر ہے اور زید کے گھر میں بھل دار درخت ہے اس کا کچھ حصہ عمرو کے گھر میں بھی آگیا ہے یا اس سارے درخت کے بھل کا زید مستحق ہے یا عمرو بھی؟ بینو اتوجروا۔

اجواب: درخت اگر زید کا ہے اور صرف بعض شاخیں عمرو کے مکان میں آگئی ہیں تو بھل زید ہی کے ہیں عمرو کو کچھ استحقاق نہیں اور اگر درخت کا تنہ عمرو کے بھی زمین میں ہے اور درخت زید بھانے لگایا ہے تو بھل کا مالک زید ہی ہے، اگرچہ عمرو کو اختیار ہے کہ اپنی زمین میں اس درخت کے تنے کو زہر پھینکے، ورنہ تمام

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک حقیقت مشہور کریں نمبردار مقرر ہوا مگر نمبردار مذکور بوجہ اپنی ضروریات دینی کے گاؤں کی تحصیل اپنے بھائی کو سپرد کر دی تھی، اس حقیقت میں نا بالغان بڑے حصہ کے مالک تھے، نمبردار نے تین سال تحصیل وصول کر کے نا بالغان کو کچھ نہیں دیا اور طلب پر کہہ دیا کہ تمہارے بزرگوں پر قرض تھا، اس میں حرج کر لیا، ایسی صورت میں حصہ نا بالغان کا باقی بچا یا جائے گا، اور یہ نا بالغان کی رقم نمبردار کے ذمہ ہی یا ان کے بھائی کے ذمہ رہے؟ بینو اتوجروا۔

اجواب: جو اگر زید نے اپنے بھائی کو صرف تحصیل وصول ہی کا اختیار دیا ہے تو اس کو صرف تحصیل وصول ہی کا حق ہے یعنی آمدنی کے خرچ کا اسے اختیار نہیں، اور زید کے بزرگوں پر جو قرض تھا، اسے اس آمدنی سے ادا کرنے کا اختیار اس کے بھائی کو حاصل نہیں، البتہ اگر وہ جائیداد زید کے بزرگوں کی ہے تو قرض کا بار جائیداد پر ہے کہ قرض

ادا کرنے کے بعد بقیہ جائیداد وراثت پر تقسیم ہوگی، اور سب وراثت اگر یہ چاہیں کہ جائیداد کی آمدنی سے قرضہ ادا کر دیا جائے اور بعد ادا کے دین اب جو آمدنی ہوگی وہ وراثت پر تقسیم ہوگی، تو اس کا انھیں اختیار ہے، بالحد یا باغیان کا مطالبہ زید سے ہوگا جبکہ ان کا حصہ زید کے قبضہ میں ہے، اور زید کا مطالبہ اس کے بھائی پر ہے، جب کہ بلا اذن صرف کیا ہو و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ چہ از ذاک خازر و دوال کاٹھا وار مرسلہ جناب مولوی حاجی سید عبدالغنی صاحب کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر ایک شخص استاد ہے اور اس نے اپنی کوشش سے میلاد کی جماعت بنائی اور وہ شہر میں میلاد پڑھنے لگے اور وہاں سے جو حق میلاد یعنی غیر ملتہ ہے تو یا شاہ لیوے یا شاہر دیوے اور جو بر شاہر دیوے تو وہ شرع کے بموجب یکساں قرار دیا جائے گا، اور اس شاہر کو دے استاد کو میلاد پڑھنے سے بھی روک دیا ہے شرع شریف کیا حکم فرماتی ہے؟

اجواب چہ اگر استاد و شاہر کے مابین عقد شرکت ہو رہا ہے کہ جو کچھ ملے گا یا تم تقسیم کر لیں گے، تو دونوں تقسیم کر لیں، اور اگر عقد شرکت نہیں ہے اور اصل بلا خواں استاد ہے، اور شاہر داس کے پاس بیٹھتے ہیں اور ساتھ میں پڑھتے ہیں، تو جو کچھ دینے والا استاد کو دے گا، وہ استاد ہی کا ہے، شاہر کو اس میں سے حصہ نہیں ملے گا۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ چہ از یلیا مرسلہ مولوی عبدالغنی صاحب، ۶ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ، ما قبلہ کہ ایہا العلما! اکثر ام فی ضماۃ المسائل، حکم اللہ المصلح الاعظم،۔

جند بائنا اولاد باپ کے ساتھ ہیں اور سب کے سب کار گزار ہیں تو اس صورت میں اولاد کے کسب سے جمال حاصل ہو رہا ہے اس کا مالک باپ ہے، اور اولاد مثل امیر یا اولاد اپنے کنگ مال کا خود مالک ہے، نیز یہ قربانی صرف باپ پر ہے یا اولاد کے ذمہ بھی جب کہ مال اس قدر ہے کہ اگر باپ ہر ایک کو برابر مال دے کر الگ کر دے تو ہر ایک صاحب نصاب ہو جائے گا، نیز یہ کہ اگر مال اس قدر نہ ہو بلکہ کم ہو تو اس صورت میں کسی کے ذمہ قربانی واجب ہے یا نہیں؟

(۲) چند بھائی ہی بھائی ہیں اور سب اسٹھے ہیں اور مال مشترک اس قدر ہے کہ بعد تقسیم ہر ایک کے حصے میں

قدر نصاب آجائے گا۔ تو اب ہر ایک کے ذمہ قربانی واجب ہے یا صرف ایک قربانی سمجھوں گی طرف سے کفایت کرے گی، یوں ہی مال قدر مذکور سے کم جوئے پر کیا حکم ہے، بینہ اور بردار،

الجواب: بیٹے جب کہ باپ کے ساتھ کام کرتے ہیں اور بیٹے باپ کے حوالے میں ہوں، یعنی اس کے ساتھ کھائے پیئے ہوں تو جو کچھ آمدنی ہوگی سب کا مالک باپ ہی ہے، اور بیٹے اگر بھی قرار نہیں پائیں گے، بلکہ محض مددگار تصور کئے جائیں گے، اور اس حالت میں باپ سے علاوہ ہونا چاہیں تو صرف وہ کپڑے جو ان کے بدن پر ہیں لے جاسکتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی شے کے مستحق نہیں، البتہ باپ اپنی مرضی سے جو چاہے وہ سب کچھ، اس پر حرج نہیں، رد المحتار میں ہے،

الاب والا بن یکتہ بان فی صنعة واحدة ولم یکن لهما شیء ناکسب لکلب لالاب ان کان الابن فی عیالہ لکنہ معینا وحفا لثانیۃ خارج بنیۃ الخصة فی حادۃ وکلہم فی عیالہ واختلفوا فی المتاع فذهب لالاب والبنین الثیاب لبق علیہم لا غیر، پس جب کہ اس صورت میں مالک صرف باپ ہے تو قربانی صرف باپ پر ہے، اس مال کی وجہ سے بیٹوں پر قربانی واجب نہیں، ہاں اگر بیٹوں کے پاس اپنا ذاتی مال ہو تو حسب شرائط قربانی و زکوٰۃ ان پر واجب ہوگا۔

(۲) چند بھائی شریک میں کام کرتے ہیں، مثلاً باپ نے ترکہ جوڑا اور اس کو تقسیم نہیں کیا، بلکہ بھائی کلادوار ہے، تو برابر کے شریک ہیں اور الحائریں ہے، بیعت کثیرا فی الفلامین و نحوہم ان احدهم یحوت فنقوم اولادہ علی ترکتہ بلا تسعة ویعلون فیہا من حرط و زراعة و بیع و شرا و استئانة و نحو ذالک و تارة یکون یکویم وحوالہ فی متزل محاسنہم ویعلون عندہا بامراء کل ذالک علی وجہ الاطلاق و التقریر لکن بلا تصریح بلغة المعادنة والایمان جمیع مقتضیاتہا متکون التركة انجبوا وکلہا امر وحق لا یصح فیہا شریکة التبعة ولا شک ان هذا لا یت شریکة معادنة خلا لما افتی بہ فی زماننا من الاحیوة لہ بل من شریکة مصلح کما مر تہ فی شیعہ الحامدۃ ثم ساءت التصاریح بدیعہ فی فتاویٰ الحنفیہ فاذا کان سببہم واحد اولم یتیمنوا حصلة کل واحد منهم لعلہ یکون ما جعوا مشترکا بینہم بالسریة وان اختلفوا فی العمل والارائے کثرت وصرحوا کما افتی بہ فی الخیریۃ، نیز کسی میں ہے، لولا جمیع اخرہ یعلون فی تركة ابيہم والوال فہو بینہم سوية ولو اختلفوا فی العمل والارائی اس صورت میں بعد تقسیم اگر ہر ایک کا حصہ بقدر نصاب ہے تو ہر ایک ہر قربانی

واجب اور بقدر نصاب نہ ہو اور دوسرا مال بھی نہ ہو جس سے مل کر نصاب ہو تو واجب نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،
مسئلہ: مرسلہ خیراتی حجام محلہ ملارالپور دیاست اتر ویشل گوندہ،

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے کرام کہ زید اپنے ماں باپ اور بھائیوں کے ساتھ رہ کر کسب واکساب کرتا رہا، تمام اموال و جائیداد میں شریک ملک تھا، جیسا کہ عرف ہے کہ باپ بیٹے بھائی سب ساتھ رہ کر کسب واکساب کرتے ہیں، اور تمام زرو مال میں شریک ملک رہتے ہیں، حتیٰ کہ وقت ضرورت تمام جائیداد و مال تقسیم کر کے اپنا اپنا حصہ لے کر علیحدہ ہو جاتے ہیں، اب زید کا انتقال ہو چکا ہے، اس کے ماں باپ تین بھائی، دو بیٹے، ایک بیوی، ایک لڑکی اور ایک لڑکا دوسری بیوی سے جس کا انتقال زید نہ کر کی زندگی میں ہو چکا ہے، زید نہ کر کی بیوی کو اس جائیداد و اموال مشترک سے جو مابین زید اور اس کے ماں باپ بھائیوں کے ہے کیا حصہ ملے گا؟ بیٹو اتجروا،

اجواب: اگر اصل کام باپ کا ہے اور لڑکا اس کا معین و مددگار ہے یہی اس کے کام میں ہاتھ بٹاتا جب تو جو کچھ حاصل ہو گا سب باپ کا ہے لڑکا مالک نہیں ہے بشرطیکہ لڑکا باپ کے عیال میں جو اوی کے ساتھ کھانا پیتا رہتا، ہوتا جو رخصاوی مالگیری میں ہے، اب حاجن یکتبان فی صنعتہ واحدۃ ولم یکن لہ مال ثانی۔
 مکملہ اللاب اذا کان الابن فی عیال الاب کلک نہ سینا لا الاتری انه لو غریب شیخ تو یکن للاب، اور اگر لڑکا معین و مددگار کی حیثیت نہ رکھتا ہو، بلکہ مستقل طور پر کام کرتا ہو تو کسب میں شریک ہو گا، اس صورت میں زید کو جو کچھ حصہ ملے گا، ان میں سے آٹھواں حصہ اس کی زوجہ کا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم، -

کتاب الحدود و التغزیر

حدود و تغزیر کا بیان

مسئلہ: آمدہ از بہگل،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کو بھارت نہ نامل قلم و لکھ تین گھنٹوں نے دیکھا اور وہ تین شخص عند القوم صادق راست گواہ و دیانت دار ہمیشہ سے شمار کئے جاتے ہیں،

ان کا قوی و نسل کبھی خلاف شرع و خلاف وقوع نہیں سمجھا جاتا ہے، یہ تین شخص، شخص زانی پر زنا کی شہادت دیتے ہیں اور قبل اس کے یہ لوگ نصاب شہادت نہ کرنا کہ نہیں جانتے تھے کہ کتنے شخص سے نصاب ہوتا ہے، اب صورت مذکورہ میں تینوں شخص کی شہادت تصدیق کر کے حاکم مسلم یا قاضی یا مفتی بطور زبرد تو بیخ کچھ مسئلہ شخص زانی پر قائم کرنی چاہے یا اس کو توبہ پر مجبور کر میں تو شرعاً جائز ہو گا یا نہیں، کیوں کہ حد شرعی کے لئے نصاب کامل کی ضرورت ہے اور یہاں نصاب کامل پایا نہیں جاتا، اور بصورت عدم حوازاں تین شخص شایدین پر حد قذف لازم آئے گی یا نہیں بصورت لازم تین شخص متبع کے سامنے نہ کرنا کہ ناشر عا جائز ہو گا، کیونکہ ان کی شہادت سے زانی پر کوئی جرم ثابت نہیں بلکہ ان پر الزام جرم عائد ہو گا، جب اس صورت میں شخص زانی پر جرم ثابت نہ ہو تو اگر یا شرعاً تین یا کم شخص کے سامنے وقوع زنا کا کوئی خوف باقی نہ رہا، اس سے لازم آئے گا کہ شریعت اسلامیہ میں ایسے زنا کا سبب کے لئے کوئی فیصلہ نہیں، اور یہ بات یقینی ہے کہ شریعت اسلامیہ کی صورت میں اجراء زنا کی تحمل نہیں، ضرور کوئی فیصلہ ہو گا، بینا تو جروا۔

الجواب: شریعت مطہرہ نے زانی پر حد مقرر فرمائی، اور اس کے ثبوت کے دو طریقے بنائے، حارم و گواہان عا کی شہادت یا خود زانی کا اقرار بوزان کے زنا کا ثبوت نہیں ہو سکتا اور جب ثبوت نہ ہو تو حد کیونکر قائم ہو، اگر نیز ثبوت فیصلہ ہو کر میں تو جو شخص جس کی چیز چاہے وہی کر کے، اور یہ زیادہ ظلم ہے، اب عا یہ کہ واقع میں وہ شخص مجرم ہے یا نہیں، اگر مجرم ہے تو مستحق عذاب ہے، مگر قاضی یا حاکم تو اس کے مجرم ہونے کا اسی وقت حکم دے گا، جب کافی ثبوت پیش ہو، قرآن مجید مسلمانوں کیلئے ہٹا دیا ہے، ہمارے نکاح و فلاح کے لئے نازل ہوا جو اس کی بددینی میں پہلے کا مقصد تک پہنچے گا، ورنہ گڑھے میں گرے گا، دیکھئے قرآن نے یہ فرمادیا کہ زانی پر یہ سزا ہے، الزانیۃ و الزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة، اور دوسری آیت جرم جس کی تلاوت منوش ہے اور حکم باقی ہے، اس نے یہ بھی فرمادیا کہ اگر کوئی کسی پر زنا کی تہمت لگائے تو کس سزا کا مستحق ہے، ارشاد فرمایا تو والدین یومئذ المحضون ثم لایا تو با سببہ شہدا او فاعلوا وہم ثلثین جلدة، ولا تقبلوا علیہم شہادۃ ابنا واد ثلاثہم الفسقون الا الذین تابوا من بعد ذلک واصبحوا فان اللہ غفور رحیم، جو لوگ پاکدامن خود کوئی پر تہمت لگائیں، بھر جاگو وہ نہ لائیں، تو انھیں اس کی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو، اور وہ لوگ

انٹالیس درے لگاۓ، اسی میں ہے، وہ پہلے عقیدت کا افساد صواب میں اجنبیت و محرم مقبوح جہاں، مگر یہ سزا اسی وقت تک ہوگی کہ وہ کچھ دالے نے نہ نکال دے گی، یہ کیا ہو، مثلاً یہ کہا کہ میں نے ان دونوں کو ایک مکان میں تہنہ دیکھا، یا زنا کے علاوہ اور کوئی ان کی حرکت قبیح بیان کی اور اگر نہ نکال دے گی کیا تو اب بغیر چار گواہ پیش کئے نہ قذف سے بری نہیں ہو سکتا، در مختار میں ہے، بخلاف دعویٰ الزنا منافقہ اذہا لم یثبت یحذف، لہذا اصدورت مستفسرہ میں اس شخص پر کوئی سزا نہیں ہو سکتی، مگر نہ گواہوں نے زنا کرنا بیان کیا ہے، ہاں اگر وہ خود اقرار کرتا ہو تو جو مناسب سمجھیں سزا دیں،
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئلہ سماء بنی،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص پر الزام لگایا جاتا ہے اور وہ شخص قسم قرآن شریف کی کہ اٹا ہے کہ نہ میں نے کیا ہے اور نہ میں کرتا ہوں اور غذا اور رسول کو درمیان کر کے اس شخص نے چاہا کہ میرے اوپر سے الزام دور کیا جائے اور میری قسم پر اعتبار کیا جائے، لیکن ان لوگوں نے اس کی قسم پر اعتبار نہیں کیا، لہذا جو لوگ قسم قرآن مجید کے اوپر اعتبار نہ کریں، ان کے واسطے کیا حکم ہے؟

علیہ ہوں وہاں جو تین قابل نماز تھے، ایک مسلمان کی موت واقع ہوئی اور دوسرے نہا کہ سبب، مسلمان کی موت واقع ہوئی، مگر چوتھے نہیں، حدیث میں فرمایا گیا، من فوق دودنہ عرضہ فمضی شحیل، چوتھے آبرو دیکھانے کے لئے دیکھا، وہ شحیل ہے اور فرمایا، انہ ان الدنیا امر من عند اللہ من عقل و صبر و احد، تمام دنیا ناپست ہے، جو بھائی ایک مسلمان کے قتل سے ہلکا ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ ناک سزا تو کوڑے مارنا ہے، یا سنگسار کرنا ہے، وہ بھی گھبرائے ہوئے، کھلے میدان میں، بچے، حامی، قرآن مجید میں ہے، ویشعلا مذہبنا فحافظہ تمون المؤمنین، ان کے کوڑے کے وقت کوئی لاف نہ کرے، جو خود رہے، جو بچے اس کا کتنی ذلت و خوار ہوگی، اور سنگسار کرنے میں تو اس کی جالی کا باندھنا ہے، اگر سنگسار نہ کرے، تو کوڑے مارے، کہ وہ مردانے اتنی بڑی سزا کو کم مولیٰ کہی ہے، دنیا مستفانے قتل کے خلاف بھی ہے، نہ ناک جرم جو کہ بہت سنگین ہے، اس لئے اس کی سزا بھی بہت سخت ہوگی، لیکن اگر مرد عیثیت کی سزا ہے، اسی عیثیت کا ثبوت بھی لازم کیا گیا، لیکن مسلمانوں کی موت واقع ہو جانے، عداوت میں اختلاف اور لڑائی کی کیا کہہ سکتے ہیں؟ سب کو صدمہ ہوگا، نہ ناک سزا، اس کا علاج ہے، جو فتویٰ میں مذکور ہوا، اس نے میں قتل تو نہیں کر سکا، مگر جس کے جہنم مرد و عورت کو تہنہا میں اکٹھا کیجئے، تو شدت کر سکتا ہے، اور حکم اسلام کی برائی، دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم نے ان دونوں کو تہنہا میں اکٹھا کر دیا، جس پر حکم اسلام کڑا ہے، لیکن سزا دے سکتا ہے، جہاں مقدار ۳۰ کوڑے تک ہے، کیا اس سے زنا کا سد باب نہیں ہو سکتا؟ یہ روایا یک زنا کر تے دیکھا، (اعداء و ہمنہا، تو کیا وجہ تفریق ہے؟)

مسئلہ: مسئلہ درائش ساکن طحطیہ بریل، ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کو ایک شخص اس مکان میں ایک عورت ہے جس کو عرصہ آٹھ ماہ کا ہوا اس کے ساتھ حرام کرکے اور اہل برادری کہتے ہیں کہ اس عورت کو نکاحی دستہ تو نکاح ہے اور نہ نکاح کرتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور اس عورت کا شوہر زندہ ہے کچھ لوگ برادری کے کہتے ہیں کہ طلاق دے دی ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ طلاق نہیں دی؟

اجواب: اس شخص کو جس نے بغیر نکاح عورت رکھ لی ہے اہل برادری بندہ کر دیں اور جب تک سچی توبہ نہ کرے برادری میں شامل نہ کریں عورت پر بھی فرض ہے کہ فوراً اس کے گھر سے نکل جائے، ورنہ اسے بھی لوگ اپنے یہاں آنے جانے سے روک دیں، شوہر جب زندہ موجود ہے تو اس سے دریافت کریں، اگر طلاق کا اقرار کرے نہاد ورنہ گواہان عادل سے طلاق کا ثبوت ہو سکتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسئلہ چھٹن ساکن طحطیہ، ماہ جندی، ۱۴۰۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت رانڈ تھی اور حرام سے مانع ہوئی اس کے حرام کا پچھیدا ہوا جس گاؤں میں وہ عورت تھی اس گاؤں کے اور دوسرے گاؤں کے آدمیوں نے عالم سے فتویٰ لیا اور جو شرع نے حکم دیا اس کے موجب عمل کیا گیا، سو اؤکھیتی والوں نے منظور کر لیا، اس کے دو مہینہ کے بعد تین آدمیوں نے اس بات کو لوٹ دیا اور وہ آدمی پہلے اس شرع کو منظور کر چکے تھے، علمائے دین سے یہ سوال ہے کہ جن شخصوں نے شریعت کو لوٹ دیا ان کے لئے کیا حکم ہے؟

اجواب: جو بیان مسائل سے معلوم ہوا کہ مرد و عورت دونوں کو توبہ کرانی گئی اور مرد کا عورت سے نکاح ہو گیا، اور اب یہ تین شخص کہتے ہیں کہ اس شخص کا عمل تھا، بلکہ اس کے لڑکے کا تھا، جو اس عورت کا داماد بھی ہے، حالانکہ عورت بھی اس کا انکار کرتی ہے، اور داماد بھی اور اس کا باپ بھی اور ان تینوں شخصوں کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں، یعنی بیجا طور پر الزام لگاتے ہیں، لہذا اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو وہ تینوں شخص شرعاً اسی آدمی کو ٹیسے مارے جانے کے مستحق ہیں، مگر چونکہ یہاں عد شرع جاری نہیں، لہذا فرض ہے کہ توبہ کریں اور عورت اور اس کے داماد سے معافی مانگیں، ورنہ مسلمان ان کو بند کریں اور برادری سے خارج کر دیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

فی الحادی والبلد اصح دینی المانع من ردیجیح حتی موت او یقرب ولوا امتداد الوفاة قتله الامام سیاسة ذلن حق حرام ہے جو ہر غیر مذکور ہے اور استعمال حرام و فیہ نقص ہو اگر یہ دونوں فعل بالا اعلان ہوں تو اسے امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی کی کہ بڑھتی گناہ اور بڑھی ہو تو پھیرنی واجب و اللہ تعالیٰ اعلم،

۱۶۰ سزا میں مذکور ہو چکیں، صدق دل سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے، زید کا یہ کہنا کہ فعل نہیں اترتا غلط ہے، جب سارے بدن پر پانی بہا لے گا، اور اس طرح کلی کر کے کھد کا ہر گوشہ پر پڑھ دھل جائے اور ناک میں پانی جو صاف کرے، تک ہر جگہ پانی بہ جائے فعل ہو جائے گا، اور طہارت باطن بغیر توبہ نہیں ہوگی و اللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسؤلہ بنصرہ علیگری گنج بیک، سفر علی شاہ ضلع بریلی ۱۲ محرم ۱۳۳۵ھ،

اس مسئلہ میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا لڑکا جو جائز فعل اختیار کرتا ہے اور چٹکے میں بیٹھتا ہے اور وہاں پر ناجائز فعل اختیار کرتا ہے اور اس کی کنائی اپنے والدین کو بتا ہے اور وہ اس کو کھلاتے چلاتے اور اپنے مکان میں رکھتے ہیں اور وہ لڑکا جوڑیاں پسندتا ہے ناچتا اور گانا بجاتا ہے، اب اس کے والدین سے ہر اوروں کو کس طرح پرہیز رکھنا چاہیئے؟

اجواب: اگر یہ واقعہ صحیح ہے کہ وہ چٹکے میں بیٹھتا ہے اور وہاں حرام کام کرتا اور اس کی کنائی اپنے والدین کو بتا ہے وغیرہ جو باتیں سوال میں مذکور ہیں، جن کا خلاصہ مطلب یہ ہو کہ والدین اس کو ایسے افعال سے نہیں روکتے، بلکہ راجحی میں توبہ اور علی کے لوگ ان کو خارج کریں، و اللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسؤلہ مولیٰ بخش، محلہ ملک پور، بریلی، ۱۱ صفر ۱۳۳۴ھ،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں ایک شخص نے اپنی بی بی کو زنا کرتے اپنی آنکھ سے دیکھا اسے جا کر اپنی برادری کے جو دھرمی سے کہا، نیچوڑتے ہو جب شرع شریف کے حکم سے موافق اس کو برادری میں بند کر دیا، اب ایک روز اس کے بھتیگوں نے میلاد شریف پڑھوایا، اس میں چند لوگ برادری کے بلاتے اور محلہ والوں کو بھی بلایا، جب میلاد شریف ختم ہوا تو ایک بھائی نے حصہ تقسیم کیا، چند آدمیوں کو حصہ تقسیم کر دیا تھا، اور چند آدمی حصہ کو باقی رہ گئے تھے، تو دوسرے بھائی نے جو قریب کے رشتہ دار تھے، کھانا ان کے واسطے لا کر رکھا، اس شخص کو بھی بلا کر بیٹھا یا تھا، جس پر کہ شرع شریف کا حکم تھا اور اس کو بچوں نے بند کر دیا تھا، اس وجہ سے زہریا تھا نہ کھانا یا

اور ہم بچوں نے کہا کہ تم نے ان کو بلا کر بھجوا دیا ہے، ان پر شرع شریف کے بموجب ان کو برادری سے خارج کر دیا ہے، ہم نو سو بچوں کو کیا جواب دے گے۔ تو اس شخص کے بھتیگوں نے کہا کہ نو سو تو دوزخ میں جائیں گے تو تم بھی دوزخ میں جاؤ گے۔ تو ہم نے کہا کہ شرع کے خلاف اگر کوئی کام دوزخ میں جانے کا نو سو بچے کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے، اور اگر کوئی کام شرع کے خلاف نہیں کریں گے تو ہم اور نو سو کیسے دوزخ میں جائیں گے۔ یہ کہہ کر ہم چلے آئے نہ مصدق لیا نہ کھانا کھایا۔

الجواب: وہ اگر وہ شخص جو خارج از برادری کیا گیا، اسی قابل تھا کہ خارج کیا جاتا تو اسے کھانے میں شریک نہ کرنا اس کے ساتھ کھانا نہ کھانا کچھ بری بات نہیں، بلکہ یہی کرنا چاہئے، بلکہ برادری سے خارج کرنا ایسی کہتے ہیں اور یہ سزا جس مقصد کے لئے نکالی گئی ہے، نہایت محمود ہے اور اس صورت میں ان لوگوں کا یہ کہنا کہ نو سو دوزخ میں جائیں گے، نہایت سخت کلمہ ہے یعنی اس کو خارج کرنا دوزخ میں جانے کا کام ہے، اگر وہ مجرم ہے اور اس کو خارج کیا تو یہ دوزخ کا کام نہیں، پھر اس نے کیوں سخت جہنم کیا، لہذا معافی مانگے اور توبہ کرے اور اس کے جواب میں یہ کہنا اگر کوئی کام نو سو دوزخ میں جانے کا کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے، اگرچہ اس کا مقصد یہ ہے کہ انھوں نے ایسا کام نہیں کیا ہے، مگر طرز ادب بہت خراب ہے، اس طرح نہیں کہنا چاہئے یہ شخص بھی توبہ کرے، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مسئلہ رفیق الدین، طالب علم مدرسہ منظر اسلام بریلی، ۱۲ صفر ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندو کا نکاح ایک جگہ ہوا وہ وہاں چند روزہ کر چلی آئی، اور اپنے ماں باپ کے یہاں رہی اور مدت تک رہی، اور نہ نکاح لاتی رہی، اس عرصہ میں چند مرتبہ اس کا شوہر ملنے کو آیا مگر وہ نہیں گئی، اور حرام کرتی رہی، لہذا اوق ہو کر اس کے شوہر نے طلاق دے دی اور ہندو اس حالت میں حرام کاری کرتی رہی، کچھ مدت کے بعد لوگوں نے ہندو کے ماں باپ کو دعوت ملامت کے کہ ہندو کا نکاح بعد عدت کے دوسری جگہ کروا دیا، وہاں سے بھی ہندو کچھ روزہ کر چلی آئی اور حسب معمول فعل بد کرتی رہی، حتیٰ کہ بہت جھگڑے فساد ہوئے، مگر ہندو نہیں گئی اور حرام کرتی رہی، جس کا انجام یہ ہوا کہ ہندو کے حرام کا نطفہ قرار پانگا، اس خبر کو سن کر اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی، اور ہندو اس صورت میں بھی حرام کرتی رہی ہے، اور باز نہیں آئی ہے، اور اس کا باپ کا نطفہ ہو گیا، اور اس کے ماں اور بھائی وغیرہ ہندو کے شریک حال ہیں، اور ان لوگوں نے یہ شیوہ اختیار کیا۔

جواب ۳۰: جس نے نہر دی ہے اس نے نہایت سخت ظلم کیا، بار ڈالنے سے زیادہ اور کیا ظلم ہو گا؟ شیخ متقی ہمارے غضب جبار اور حق اللہ و حق العباد میں گرفتار ہے، اہل برادری کو اگر معلوم ہو کہ فلاں شخص نہر دیئے والا ہے تو اس کو اپنی برادری سے خارج کر دیں، اللہ عز و جل فرماتا ہے، وَلَا تَكُونُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْفِتْنَةَ الْكِبْرَىٰ، ظالموں کی طرف میل نہ کرو، ورنہ تمہیں آگ جھونے لگی، اور سزا کا دین بہتر اور جو کچھ ترک کرے حسب شرائط فرائض و ورثہ تقسیم ہو گا، اور اہل برادری پر یہ بھی لازم ہے کہ اس ترک کو کبھی شریعہ تقسیم کریں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱: مسؤل مولوی شفاء الرحمن، طالب العلم مدرسہ منظر اسلام، ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۴۶ھ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین، اس مسئلہ میں کہ عوام کا خیال ہے کہ عورت ساحرہ جس کو پہنا ڈاؤن کہتے ہیں، آدمی کو مار ڈالتی ہے، تو اس کو بھی جان سے مار ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۳۲: ساحرہ جو لوگوں کو ایذا دیتی ہے یا مار ڈالتی ہے، شرعاً متفق قتل ہے، بار خدا و اسلام اسے قتل کر ڈالے اور بعد گرفتاری اس کو قہر بھی مقبول نہیں اور مختار میں ہے، ہاں اگر خیر جیب اعتقاد السحر لا فتنہ لہ و طاعت فی الاصل اذ اخذ السحر قبل ثبوتہ و ثبوتہ لم یقتل، ثبوتہ و ثبوتہ و لو اخذ بعدہ اقبلت، رد المحتار میں فتح سے ہے، و انما اعتدوا بالظن و احمد یکنف السحر، بتعللہ و تعللہ سواء اعتقدوا الحرامۃ اولاً و یقتل و فیہ حدایت شرع فوج حد السحر ضرباً بالسیف، نیز اگر میں ہے، ساحرہ بھی و سحر جاحداً لا یشتبہ بہ و یقتل اذا ثبت محرم دفع اللہ عنہما، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۳: از موضع بچوئی، ڈاکا نہ فرید پور، ضلع بریلی، ربیع الآخر ۱۳۴۶ھ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ بابت خطا محمد کیا پیش امام موضع بچوئی مندرجہ ذیل تحریر کیا جاتا ہے کہ قصبہ جوہن پور خمسہ راکی و دولہا کی ہمارے موضع بچوئی شادی ہوئی تھی، ایک راکی کے خاوند نے دوسری بیٹی تیسری راکی اور کرائی تھی، یعنی بچوئی راکی کے خاوند کی ناراضی مندی سے وہ شخص میرے پاس آیا تو کہا کہ

سے قرآن کریم پڑھے، وہ سن چکا و مناسبت نہ تھی، اچھا نہ تھا، اللہ تعالیٰ اعلم، و غضب اللہ علیہ وعلتہ واولیہٗ باطلہا پر کہ سرگشتہ قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے، حد تو دس سے ہے، اگر اس پر اللہ غضب لا دعت ہے، اور اللہ نے اس کے لئے جہنم عذاب تیار کر رکھا ہے، حیث میں ہے انہماک الدین احسن عند اللہ جس میں صلہ و احسان دینا کا ہمارا جہان اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل سے کم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

چیش امام صاحب آپ ہمارے لئے ایک کارڈ لکھ دو تو میں نے کہا کیا لکھ دوں، تو کہا کہ یہ شادی جو ہمارے بڑے کرتے چہا وہ ہماری رضا مندی نہیں ہے، کیونکہ اس کے افعال خراب ہیں، اور وہ حقیقت جو وہ کہتا ہے افعال خراب تھے ہیں نے خیراتی سے کہا کہ بھائی خیراتی ہم خط نہیں لکھیں گے، تو کہا ہم تمہارے ہاتھ جوڑیں لکھ دو، حالانکہ عاجزی کی تو میں نے لکھ دیا، اور میں نے یہ کہا تھا کہ میں خط لکھوں گا تو بھائی عید و کہیں گے کہ آپ نے کیوں خط لکھا ہے، تو کیا جواب دوں گا، خیراتی نے کہا کہ آپ اپنا خط میں نام نہ لکھیں، بلکہ دوسرا نام ڈال دینا، تو میں نے لکھ دیا، تو لکھ دینے پر مجھ سے بوجھا کہ آپ نے خط لکھا ہے، تو میں نے صاف کہہ دیا کہ بھائی میں جھوٹ نہیں بولوں گا، میں نے ضرور لکھ دیا، اور بچوں نے یہ بھی کہا کہ اللہ کے واسطے جھوٹ نہ بولنا، میں نے جھوٹ نہیں کہا، تو بچوں نے چیش امام پر تجرہ خط کی وجہ سے مبلغ دس روپیہ خطا واری بول دئے، اور خیراتی پر مبلغ پانچ روپے خطا واری کے بول دئے خیراتی نے لے لگے، اور چیش امام سے معنی نہ شیع سے جو طلب کئے تو میں نے کہا کہ بھائی راہ خدا پر اللہ کے واسطے خدا اور رسول کو کچھ کر معاف کر دو، تو کہا کہ ہم نہیں جانتے یا تو روپیہ دے دو یا امامت چھوڑ دو، اور یہ کہا کہ کسی شخص نے کہا ہے خدا اور رسول خود اتر آویں مگر روپیہ نہیں چھوڑیں گے، اور چیش امام نے بہت کچھ عاجزی کی اور میں نے یہ بھی کہا کہ بھائیوں مجھ سے کچھ خطا نہ ہوئی ہے، معافی چاہتا ہوں اور بہت سے اور گاؤں کے لوگوں نے کہا کہ بھائیوں روپیوں کی کوئی بنیاد نہیں، کیونکہ راہ خدا پر لگتے ہیں، تو کہاں نہیں پائیں گے میں نے کہا کہ بھائیوں شرع سے جو حکم ہے میں وہی کروں گا، اور امام کا چھوڑنا میں نے پسند نہ کیا، اور جو لوگ کہتے ہیں وہ نمازی نہیں ہیں اور نہ دینا کو جانتے ہیں کہ ہمارا دین کیا ہے اور ہمارا اخلاق و مالک کو دین ہے جو حکم ہونے اس پر عمل کیا جاوے، نیز ائمہ و ا

اجواب: وہ خود بھی طرح طرح میں نہیں آیا کہ خط لکھنے پر کیوں جرمانہ کیا، بہر حال اگر امام متفق سزا تھا بھی جب بھی جرمانہ ناجائز و حرام ہے، قال اللہ تعالیٰ: لا تکلوا أموالکم بینکم بالباطل، جو امر حق میں ہے، التضرع و امان الی منسوخ، لوگوں پر لازم ہے کہ اس جرمانہ سے باز آئیں ورنہ خود مجرم ہیں، پھر امام عاجزی کرتا ہے اور اللہ کا واسطہ دیتا ہے اور معافی چاہتا ہے، اور لوگ نہیں مانتے، یہ نہایت درجہ کی زیادتی ہے اور جس نے یہ کلمہ غیث کہا کہ اللہ ہے خدا اور رسول خود اتر آویں ہم روپیہ نہیں چھوڑیں گے، اس پر کفر لازم کہ یہ کلمہ کفر ہے، حالانکہ میں یہ ہے، اسکا اقبال امر فی اللہ باہم اخل، اسے حکم ہے کہ پھر سے مسلمان ہو اور جو رو کر کھتا ہو تو اس سے دوبارہ نکاح کرے ورنہ لوگ میل بول

سلام و کلام تمام معاملات ترک کر دیں۔ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے فساق و فجار ستم باز ہیں، خود را کہہ کر دیں اور نماز شروع کر دیں، نماز نہ پڑھنے والا بہت سخت عذاب کا مستحق ہے، جلد ایسے اعمال سے باز آئے ورنہ موت کا وقت معلوم نہیں اور سب سے پہلے اس کا سبب ہو گا حدیث میں فرمایا مادل معایح سبب بد العبد الصفحۃ واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ ۴۰ از شہر کہنہ گھر مولوی مسعود عبد الرحمن، ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس سلسلہ میں کہ زید نے عمرو سے کہا کہ تم مجھ کو روپیہ میرے لڑکے کی شادی کے لئے دے دو میں تم کو ادا کر دوں گا جلد سامان ہو گیا ہے۔ صرف بارات کا خرچہ باقی ہے جب شوہر پیڑھے گا تو ہم کل کو دے دیں گے، لہذا عمرو نے زید کو روپیہ دے دیا زید نے اپنے وعدہ پر روپیہ عمرو کو نہیں دیا عمرو نے خود تقاضہ کیا اور چند مشیر شخصوں کی مسرت تقاضہ کر لیا تو عمرو نے عیداً تعظمیٰ کا کیا، جب عیداً تعظمیٰ کو روپیہ وصول نہیں ہوا عمرو نے مشیر شخصوں کے مسرت تقاضہ کر لیا، تو ہم کو ادا کر دیا، اس وقت بھی زید نے روپیہ ادا نہیں کیا، اس وعدہ پر پھر حاجی جب اشد و محمد حلیف کو واسطے تقاضہ کو بھیجا تو زید نے پہلے بیسی ماہ نصف کا وعدہ کیا، زید روپیہ دینے کو تیار تھا مگر اس کے بیسویں اور بیسویں کی ماں و چچا نے بے ہنگام دیا کہ تم روپیہ مدت دو ہفتہ کی کوئی دس تو زیارید نہیں ہے، تمہارا کیا کیا ہے لہذا روپیہ نہیں دیا، مجبور ہو کر عمرو نے زید پر ناش عدالت مجازیں کر دیں عدالت مجاز نے اس پر فیصلہ کیا کہ قرآن و حدیث مدعا علیہ اٹھائے کہ ہم پر روپیہ نہیں چاہئے یا روپیہ دیدے، لہذا زید نے حضور ﷺ شریعت جو موجود تھا اٹھایا، اور کہہ دیا کہ ہم پر روپیہ نہیں چاہئے، کچھ میرے مقدمہ خارج کر دیا، اب ایسے شخصوں نے جو حضور ﷺ شریعت اٹھایا ہے اور اس کی شرکت کریں تو ان کو گوں سے ملنا بلانا اور کھانا اور کھلانا اور ملا نا اور حق پانی وغیرہ کھانا درست ہے یا نہیں ان کے یہاں جانا یا ان سے میل جول رکھنا درست ہے یا نہیں، اور جو لوگ ایسے لوگوں سے ملیں، قرآن کی بابت بھی کیا حکم شرع شریف لکھا ہے کیا ہے روپیہ ملاحظہ ہو گیا اور اس روپیہ کا حال عمرو کے دینے کا دس پانچ ملے کے لوگوں کو معلوم ہوا

الجواب ۴۰ دوسرے کا مال بار لینا حرام ہے، قال اللہ تعالیٰ، لا تأکلوا أموالکم بینکم باطل، اور پھر کسی سے اگر نفلان و اقدہ فیصلہ ہو جائے تو آخرت کے موافقہ سے چھٹکارا نہ ہو گا، جب تک صاحب حق معاف نہ کرے، اور یہ چشم کا انگارہ ہے کہ اپنے پیٹ میں ڈالنا ہے، حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں،

وقضی علی غموا سبع منہ فمن قضیت الذی من حق اخیہ فلا یأخذ لہ فاشاء اقطع لہ قطعۃ من الناس، غرض یہ شخص

مستحق نادر و غضب جبار ہے۔ لازم ہے کہ توبہ کرے، اور مال واپس دے، قرآن مجید اس لئے نازل نہیں ہوا کہ جسے ملے بچے معاملات میں لوگ اٹھایا کریں، بلکہ مل کر کرنے کے لئے اترا، قرآن مجید اٹھانا سخت جرات ہے، پھر اس مقصد کے لئے اٹھانا کر برا یا مال میں چند روپے مارنے کے لئے اس کتاب کی تم کو دیر میں میں لانا بہت بڑی بات ہے، جب تک شخص توبہ نہ کرے، اس سے میل جول ترک کر دیں، اس کا حق پانی بند کر دیں، اور جو لوگ زید کے شریک ہیں اور جانتے ہیں کہ زید نے ایسی حرکت کی، وہ بھی اس کے حکم میں ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، **الان لا تکنوا الی الذین ظلموا فتمسکوا بالتظلمات الی یوم یخرجون** کی طرف میل نہ کرو، ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسطور جناب عبدالعزیز صاحب مملہ سکر اولیٰ، قصہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد ۸۸۸۸ عرب ۱۳۳۱ھ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان مرد ایک شخص کی عورت کو خفیہ طور سے کسی دوسرے ملک بھجوا گئے، عورت کے حدود ہو جانے کے بعد اس کے شوہر کو معلوم ہوا جو کہ بروقت مکان پر موجود تھا کہ فلاں شخص میری عورت کو بھجوا گیا، شوہر تلاش کے لئے نکلا جس کو آج سترہ اٹھارہ سال کا زاد گذار کو مقنود پڑ ہے، اور جو شخص عورت کو بھجوا گئے تھا وہ اپنی منکو کو پر دیں ہی سے طلاق نامہ بھیج دیا تھا، تو عورت نے دوسری شادی کر لی، اب وہ دونوں جو بھاگ گئے تھے سترہ اٹھارہ برس کے بعد آج ہفتہ عشرہ ہوتا ہے کہ مکان پر آئے ہیں، اور برادری میں شامل ہونا چاہتے ہیں، تو اب برادری کے لوگ کس طرح شامل کریں، کیا انہوں نے شرعاً عورت اس کو کوئی کفارہ ادا کرنا ہو گیا یا نہیں؟

اجواب: دونوں اپنے اپنے ناجائز فعل اور اس حرکت قبیحہ سے بالا اعلان توبہ کریں، حدیث میں ہے، **توبة السارق والصلانی بالعلانیۃ بالعلانیۃ**، جو گناہ مخفی ہو اس کی توبہ بھی خفیہ ہو اور جو گناہ علانیہ ہو اس کی توبہ علانیہ نہ ہو، **والطیبات والی و البیہ حتی من معاذین جبل** یعنی اللہ تعالیٰ عنہ، اور یہ گناہ چونکہ ایسا ہے کہ وہاں کے سب لوگ اس پر مطلع ہوں گے، لہذا علانیہ لوگوں کے سامنے توبہ کر کے برادری میں شامل ہو اور یہ توبہ یوں ہوگی کہ اس عورت کو اپنے سے علیحدہ کر دے، ورنہ وہ لوں دیسے ہاں میں ہر حرف زبان سے توبہ کریں، توبہ توبہ نہیں، حدیث میں ہے،

غفرنا حق اللہ ہی ہے اور حق اعبار بھی اس لئے زمانے تو کمال دینے کے لئے کہ اللہ عزوجل سے استغفار بھی کرے، اور نہ اسے عورت کے جن میں رضی اللہ عنہما کہ ملامتیں ہر سب سے معافی بھی ملے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیکھا اور جس کی بھینس ہے وہ مسلمان ہے، اس ہندو ذات برہمن کو جس نے دلی کی بھینس سے چڑھا کر اس مال میں مزدو کو بکھا اور اس بھینس کا دودھ اکثر لوگ مسلمان ہندو سب ہی پیتے کھاتے ہیں جواب باولائل غلب یہ ہے کہ اس بھینس کا دودھ از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص کھائے اس کا کیا حکم ہے، اور بھینس مذکور کو کیا کریں گے؟

اجواب: جس جانور کے ساتھ بغیث حرکت کی گئی ہے، اس کا گوشت کھانا یا اس کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھانا مکروہ ہے، مگر دودھ کا کھانا حرام نہیں، حدیث میں ہے: **عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتى بجمیعة فخذ فخذہ قبل لا یمن به اس ما شان البجعة قال ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک مشیا وکن اسرا کما ان ذلک لھما او یشتبعا بہما وقد فعل بہما ذلک یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جانور کے ساتھ دلی کی اسے قتل کر ڈالو اور اس جانور کو بھی اس کے ساتھ قتل کر ڈالو، اور جس کا رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سوال ہو کہ جانور کو کیوں قتل کرنے کا حکم دیا گیا، فرمایا کہ میرا گمان یہ ہے کہ ایسے جانور کا گوشت کھانا یا اس سے نفع لینے کو مکروہ سمجھا، رواہ الترمذی وادوارد ابن ماجہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: وہ ارضیہ جو میں پرگنہ ڈاکٹرانڈا گڈھ مقام کہ وہ جامع مسجد جناب شاہ محمد بشا امام احمدیہ علیہ السلام کی فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنے حقیقی بیٹے کی بی بی سے نکاح کیا اس کے بیٹے نے دیکھا کہ میرا چاچا میری بی بی کے چنگ پر ہے، دیکھ کر افسوس کیا، اس کی خبر بیچوں میں پہونچی، بیچوں نے مل کر کھارہ ساٹھ فیکہ کا کھانا لنگیا یا زانی اور زانیہ پر تو زانی نے تودے دیا لیکن زانیہ کی جانب سے اس کا شوہر دیکھا یا کہ کیونکر کیا جانے لگا؟

اجواب: جو زنا محنت کبیرہ ہے اور شریعت میں اس کی سزا برہم یا سو کوڑے مارتا ہے مگر یہاں ہندوستان میں نہ بادشاہ اسلام ہے نہ احکام اسلام جاری یہاں کون سا زوے، یہاں ایسوں کو عمر میں سزا دی جاسکتی ہے کہ ان کو برادر کی سے ملکہ کر دیا جائے، اور مقابلہ کیا جائے، اور یہ جو بیچوں نے سزا مقرر کی، اس کی شری سزا نہیں ہے، شوہر نے

جو بی بی سے نکاح کیا، نہ بدیہ کے حکم کے واسطے قصاص کا شرع، بغیر قصاص کا بھی قصہ ہے، یہ عقد نکاح نہیں، امام ابراہیم رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ علیہ کے فیصلے میں پامال ہے، نہ نکاح نکاح کی جو بات ہے، اس میں بھی یہ شرط ہے کہ نکاح کے حکم کے بعد چھ سال انتظار کرے پھر نکاح کے حکم کے بعد عقد نکاح کرے، یہ عقد نکاح نہیں، اور غرض یہ ہے کہ نکاح نہیں ہے، اور غرض یہ ہے کہ نکاح نہیں ہے۔

کیا کیا ہے کہ اس پر کفارہ مقرر کیا جائے اور عورت کے قصور کا وہ ذمہ دار نہیں کہ عورت کی طرف سے کفارہ دے سے خصوصاً جب کہ وہ کفارہ شرعی نہیں ہے، ایک کے گناہ کو اس سزا دوسرے پر نہیں ہر حق الاختیار داغہ تہذیب و تمدن کی عہدیت سے فوجہ کرائی جائے بعد قہر اس سے مواخذہ نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :۔ از موضع برہنہ، ڈاکخانہ مانگ، ضلع سلطان پور، مرسلہ جناب خدیو کنش صاحب،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید و برسر کے واسطے اپنے مکان سے کہیں سفر میں چلا گیا، بعد مراجعت کے دیکھا کہ اس کی زوجہ حاملہ ہے، اور یافت کرنے سے جواب دی کہ کچھ اسے برادر نور کا محل ہے پھر وہ وہاں سفر میں چلا گیا، اور اس کی زوجہ یکہ میں پلکی گئی، بعد چند یوم کے وہیں پہنچا کہ جہی بچہ زید کے گھر والے اس کو وہاں سے لائے، اور زن و شوہر بخوشی ایک ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں، تو کیا ان لوگوں کو ایسا کرنے سے روکا جائے گا، اور جبر شوہر سے طلاق دلایا جائے گا یا نہیں یا بعد نکاح شادی کی حاجت پڑے گی یا کچھ کفارہ بھی دینا پڑے گا، مفصل تحریر فرمائیں، جہاں تک جلد ممکن ہو کہ زید کے دو لڑکوں کی شادی ہے، اور لڑکائی والے اس کو روکے جوئے ہیں کہ پہلے اپنی خودت کے تصور کے عوض جرمائہ دکھانا دو بعد میں شادی کرو، ایسا لگاؤں والوں کا کرنا یکساں ہے، اور ایسا لکھنا ان پر کھنگناہ عالم ہو گا یا نہیں، بمنہ اتقوا،

اجواب :- ایسی عورت کو نکاح کی سرکوب ہوئی طلاق دے دینا واجب نہیں، ہاں اس فعل کی وجہ سے اگر شوہر کو اس سے نفرت پیدا ہوتی ہے تو طلاق دے سکتا ہے، مگر طلاق دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ البتہ شوہر نے لازم ہے کہ اس عورت سے توبہ کر لے۔ شرعاً طلاق دینا اس وقت واجب ہے جب کہ اس کا بالمعروف نہ کسکے، اور سوال سے ظاہر ہے کہ دونوں ایک ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں پھر اس کا بالمعروف فوت نہ ہو تو طلاق واجب نہیں، اور غرض امت مسلمہ کے لیے جو کلمات الاحسانات بالمصروف و مردانہ میں ہے، اقلقہ فمحل المصلحة له او نفيه بقدر ما یضربها نکاح اول باطل نہیں جو ایسے نکاح ثانی کی ضرورت نہیں اور اس صورت میں کوئی کفارہ شوہر پر واجب نہیں کہ شوہر نے فی فعل نہیں کیا، اور عورت پر بھی تو سفر میں ہے کفارہ نہیں، گناؤں والوں کا چارہ کھانا طلب کرنا ناجائز ہے، واللہ

مکتبہ: از مقام برائے یسٹ غازی کا تھا۔ یہ یسٹ اور دراجپور تانہ میں سندھیاں جھوٹے خانہ ۲۲ صفر ۱۳۳۸ھ

مندرجہ ذیل سوال کے جواب علمائے دین میں تحریر فرمائیں، زید مسلمان ہے اس کا ناجائز تعلق کسی ہندو چٹاری عورت سے ایک عرصہ گزشتہ ہے، مسلمانوں نے زید سے اس عورت سے ناجائز تعلق چھوڑنے کے لئے کہا تو زید نے تین بار ناجائز تعلق متعلق کرنے کے لئے توبہ کی، بلکہ عید انجی کے روز علانیہ صد ہمسلمانوں کے سامنے اس فسق و فجور و زنا سے توبہ کی لیکن اس توبہ کے بعد پھر اس عورت سے جس کے ساتھ ناجائز تعلق تھا زید کا حکم و اختلاط وغیرہ ثابت ہو جس کو دو چار بالغ و عاقل مسلمانوں نے دیکھا جس اب ایسے شخص کے لئے جس کے کئی بار توبہ کی اور توبہ پر قائم نہ رہا، اور ناجائز حرکت کے دوپے بدستور سابقہ رہا بشرطیکہ حکم ہے، اسی ناجائز حرکت کرنے والے کے عمد و معاون جو لوگ ہیں ان سے کیا حکم ہے؟

(۲) سوال میں جو زید کے بارہ میں لکھا گیا ہے، اگر زید اپنی کاوش سے عمرو پر ایسا عفو نہایتان باندھ کر جو نہ صداقت کے مرتکز ہو کچھ اور نہ اس کی شہادت گذرے، ایسی حالت میں زید اور اس کے معاون کے لئے کیا حکم شریعی ہے؟

جواب: نہ تو ان کی سزا برہان غیر اسلامی سلطنت میں کیا دی جا سکتی ہے، سو اس کے کو اس سے تمام مسلمان مقابلہ کریں، اور سلام و سلام ترک کریں، تاوقتیکہ کچھ توبہ کے آثار نہ ظاہر نہ ہوں، اس سے نہیں ایسے کی اعانت حرام ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان، اگر یہ لوگ اعانت سے باز نہ آئیں تو ان کا بھی مقابلہ کیا جائے،

(۳) بہتان باندھنا صحت پکیر ہے، ان لوگوں پر توبہ فرض ہے، اور معافی مانگنا لازم، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ زید احمد ازباض بریلی، محلہ ملک پور، تھانہ تلہ، ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رسائل ایک برادری کا آدمی ہے، اور صحیح العقیدہ ہے، ہماری برادری کا ہدف سے دستور رہا ہے کہ اگر بچاؤ میں کوئی بات ملے ہوئی ہے، تو اس کا باقاعدہ اعلان کر دیا جاتا ہے، اس وقت میں اہل برادری بر اس حکم کا ماننا اگر وہ دائرہ شریعت کے اندر ہے لازم ہو جاتا ہے، اس موقع پر رسائل کو یہ اتفاق ہو اگر ایک تقریب میں ایک پٹھان نے سبیل کا استعمال کیا تھا جس میں عام طور پر مسلمانوں کو شریعت پلایا جاتا تھا، رسائل نے بھی اتفاق سے شریعت اس سبیل سے پایا اور اس کو خبر نہ تھی، آج چند لوگ جس میں برادری کے چودھری بھی تھے، یہ بات کہہ چکے ہیں کہ اس سبیل کا کوئی برادری والا شریعت نہ پئے، اس سبیل کا شریعت حصور میں نہ منتظر

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نیاز کا شریعت تھا، جسے مسلمان تبرکاتی رہے تھے مسائل نے بھی حصول برکت کے لئے اسے پیارا
 محض اس بات پر جو دھریوں کا سائل پر قباب ہو کر۔ یعنی کہ چکے تھے کہ اس سبیل کا شریعت ہماری برادری والے
 نہیں مسائل نے جواب دیا کہ ہمیں اس کا علم نہ تھا، اور اگر آپ نے یہ لکھا تھا تو آپ نے اس کا اعلان کیا ہو تا اس
 پر جو دھری بولے کہ ہم تمہارے باپ کے نوکر نہ تھے جو گھر گھر اعلان کرتے پھرتے، اور سائل کو تنبیہ کی گئی اور خطا وار
 ٹھیکرا کر سزا دی گئی مسائل اس واقعہ سے متاثر ہو اور یہ کہہ کر چلا آیا کہ ہم ان باتوں کا متعلق نہیں کر سکتے چند دن کے بعد
 پھر یہ اتفاق ہوا کہ سائل کے اہل محلہ سے ایک شخص نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نیاز کی جس میں سائل کو دو
 نیز مسائل کے دوسرے اہل برادری کو شرکت کی دعوت دی، مسائل بنیت حصول ثواب و دیگر برادری کے لوگ اس میں
 شریک ہوئے اور نیاز کا کھانا کھانا، اس سائل پر و نیز ان دیگر اہل برادری پر جو کہ سائل کے ہمراہ اس نیاز میں شامل
 تھے، پھر ان جو دھریوں کا قباب ہوا، پھر انھوں نے غیبت کی اور سائل و نیز ان دیگر لوگوں کا حق پانی بند کر دیا، اور
 برادری سے خارج کر دیا، اس پر سائل نے یہ کہا کہ ان کی کیا زیادتیاں ہیں، اس قسم کی باتوں سے روکا جاتا ہے اور پکا
 کا بلا وجہ ہم پر قباب ہوتا ہے، آپ کو ہم نے جو دھری بنا کر اجناسر دار مانا ہے، آپ کو چاہئے کہ ہمیشہ حق پر رہیں اور ہمیشہ
 ایمان کی بات کہہ کریں، اس پر برادری کے جو دھری بولے کہ ہم جا اور بیجا جو کچھ بھی کریں وہی حق ہے، ہم دین اور ایمان
 کو کچھ نہیں مانتے اب سائل کا و نیز ان اہل برادری کا جنھوں نے نیاز کا کھانا کھانا تھا حق پانی بند ہے، اور جو دھریوں
 نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر سائل برادری میں شامل ہونا چاہے تو سائل مبلغ قدر چرمانہ داخل کرے اور دوسرے لوگ
 معہ عید جب تک یہ چرمانہ داخل نہ ہو جائے گا برادری میں نہیں داخل کیا جائے گا اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ
 جو دھریوں کی یہ ضد اور ان کا فیصلہ کہ اس برادری کے لوگ بیٹھان وغیرہ دوسری قوموں سے میل جول اور کھانے پینے
 کے تعلقات نہ کریں، بلکہ اپنے شرعی ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، اگر اتفاق سے کوئی برادری کا شخص کسی بیٹھان کے پیچھے نماز
 پڑھنے کو کھڑا بھی ہو جائے تو جماعت سے اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹ لیں، یا یہ لوگ اس قابل ہیں کہ انھیں برادری کا مردہ
 یا جو دھری مانا جائے یا نہیں؟ اور پھر یہ بھی فرمائیے کہ جو دھریوں کا اہل برادری کو اس بات پر مجبور کرنا کہ وہ اپنی قوم
 کے علاوہ دوسری قوموں سے بلا وجہ شرعی ترک تعلق کر لیں خواہ وہ امامت کے اعتبار کے قابل بھی کیوں نہ ہوں اگر
 پھر بھی مسلمانوں کو ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکیں، شرعاً کیسا ہے، اور ایسے لوگوں کے حق میں شریعت مطہرہ کیا

مکروہ حق ہے، اس کا بھی جواب دیکھ کر ہماری برادری میں جو جرمانہ کی سرسراٹھ ہے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟۔

الجواب: اللہ اعلم بذات من عزائم الانشدین واعدو بذات سب ان عنین، حق حق ہے اور باطل باطل کسی کو یہ حق نہیں کہ حق باطل کرے یا باطل کو حق جس امر کو خدا اور رسول نے جائز کیا مہر وہ جائز ہے، ہر کوئی جو دھری یا سرور اسے ناجائز نہیں کر سکتا، جو دھری کا یہ کہنا کہ ہم جا اور بیجا کر چکے ہیں وہی حق ہے، بہت سخت کلمہ ہے، بھلا بیجا بھی کہیں حق ہو سکتا ہے مگر ایسے کلمہ کا اس شخص سے صادر ہونا کیا مستبعد ہے، جو یہ کہے کہ ہم دین دایمان کو کچھ نہیں مانتے، جب وہ شخص خود اپنی زبان سے ایسا کہتا ہے تو اس کے بارے میں فتویٰ تو چھنے کی ضرورت نہیں، اگر جب وہ خود دین و ایمان سے دست بردار ہو رہا ہے تو اب اہل ایمان کا کسی طرح سرور نہیں ہو سکتا، ایسے شخص کو جو دھری ماننا بالکل ناجائز، اور خود اس کو برادری سے خارج کر دینا لازم، اس نفسانیت کا کیا ٹھکانا کر چٹان وغیرہ دیگر اقوام کے پیچھے نماز پڑھو، ان سے ترک تعلق کرو، ایسا جوش تصب قطعی حرام ہے، آج کل اسلام پر غنائی کے طرح طرح کے حملے ہو رہے ہیں، اگر غریب والا اسی ملک میں ہے کہ کسی طرح اسلام کو نیست و نابود کر دیا جائے، اس کو صفحہ ہمتی سے فنا کر دیا جائے اور اس کے لئے وہ لوگ طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں، آپس میں اتفاق و اتحاد کا سبق دے رہے ہیں اور اپنی ہمت کو شغف کر رہے ہیں مگر انہوں کو مسلمانوں پر یہ فطرت چھائی ہے کہ آپس میں لڑے جاتے ہیں، اور مخالفت کی ایسی گرم پانڈی کہ اتفاق و مؤدت سے دور بھاگے جا رہے ہیں، ایسے جھگڑوں قصوں کا نتیجہ یہ ہو گا کہ نہ یہ رہے گا نہ وہ، بلکہ افسوسناک طور پر ہو جائیں گے، ایسی ہیما خند اور ہٹ سے باز آؤ، اور اسلام کی مضبوطی کو مضبوط پکڑ لو، آپس میں غلوں و محبت سے پیش آؤ، ہماری عزت و صلاح اسلام سے ہے، اور یہودی و صلاح اتباع شریعت میں ہے، بالجمہ ایسے لوگوں پر تو بلا لائے اور جسے دین و ایمان سے انکار کیا، اسے تجدید اسلام ضرور اور نہ اسے فوراً برادری سے خارج کیا جائے جرمانہ ہمارا شریعت نے منع کر دیا ہے، اس پر عمل ناجائز ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مبارک پور ضلع اعظم گڑھ، مرید جناب محمد امین صاحب انفرادی، ۲۴ شوال ۱۳۴۹ھ
 طلبائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ قوم زید مسلم نے یہ وعدہ تمام مسلمانوں سے کیا کہ بعد شبِ برات ہم لوگ اپنا مال بکائے ۴۴ سیر ۶ رسیرواف و طلت کریں گے، اس وعدہ پر چند لوگوں نے عمل کیا اور بعض نے عمل نہیں کیا، بنا بریں بعض مسلمانوں نے ان سے ایذا و وعدہ کا مطالبہ کیا، جس کے جواب میں نہایت خفوت و درشتی سے

کہا گیا کہ اگر انہیں ۴۰ سو خریدنا منظور ہے تو خریدو، ورنہ ہمارے ماڈھ (قوم زید کی قومی تجارتی عمارت) سے باہر نکل جاؤ، اس توہین کی وجہ سے باہم سخت منہب شکم کی نسبت آئی اور قریب تھا کہ باہتھاپانی ہو جائے، اس خیال سے کہ آئندہ مزید بدگمانی نہ ہو، سرداران قوم نے فریقین کو بعد جلد قوم زید و جلد فرقا و اقوام اسلامیہ اطلاع دی کہ غلامانہ تدارک کو غلامانہ مقام پر آپ لوگ تشریف لاویں اور جس کی زیادتی ہو انہیں نہایتش کر کے دنیا میں مکملین صلح کرادی جائے جس کو سب لوگوں نے بطیب خاطر منظور کیا، لیکن جب اجتماع ہوا تو تمام اقبام مسلمین نے قوم زید کے ممتاز افراد کے پاس آدمی بھیجے کہ آپ مطالبہ وعدہ سے اپنی قوم کے تشریف لے جائیں، جب آنے میں کاتی ویر ہو گئی تو بچوں کی طرف سے دوبارہ آدمی بلائے گیا تو جواب دیا کہ ہماری قوم ہمارے اختیار میں نہیں ہے، پھر بچوں نے دوبارہ آدمی بھیجا کہ جب آپ کی قوم آپ کے اختیار میں نہیں ہے اور مسلمانوں کے جمع میں ہونا نہیں چاہتے تو آپ میں سے صرف ایک ممتاز شخص چلے لیکن پھر بھی انکار کر دیا، اس کے بعد ہمیں اندر سے صباغ السلام کے صدر سے قوم زید کے بعض ممتاز افراد کی ملاقات ہوئی، ان سے وعدہ کیا کہ صدر صاحب آپ بیجاٹ چلے، ہم لوگ بھی آئے ہیں، مگر پھر بھی ان کا کوئی فرد شریک جماعت مسلمین نہ ہوا، اس کے بعد پٹخان کے باشندے یہ شہادت گزری کہ قوم زید کے بعض آدمی ہم سے کہتے تھے کہ ہماری قوم کا ایک بچہ بھی اس بیجاٹ میں نہیں جاسکتا، حالانکہ یہ واقعہ ہے کہ جب دنیا میں مسلمین قصبہ خذا میں کوئی سنت ناگوار و اقدہ پیش آتا ہے تو اکثر ذریعہ بیجاٹ مسلمین نے کیا جاتا ہے، بارہا اس سے قبل مسلمانوں کی بیجاٹ نے قوم زید کے معاملات کو خوش اسلوبی کے ساتھ طے کیا ہے اور باہمی نزاع کے طے کرنے کا قوم زید کے یہاں بھی اپنی بیجاٹ کی طریقہ مروج ہے، واقعات الا سے پھر صاف طور پر ثابت ہے کہ قوم زید نے نہایت سرکشی کی اور تمام فرقا اسلامیہ و اقوام مسلمین کی مسئلہ کششوں کو ذلت آمیز طریقہ سے شکوہ دیا اور بارہا وعدہ شکنی کر کے جماعت مسلمین کی شکرست سے انکار کر دیا اور ملحدگی اختیار کی جس سے تمام جماعت مسلمہ کی سخت توہین و آبرو ریزی ہے، اس کے بعد پٹخان اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر اس سرکشی کا تدارک نہ کیا گیا اور بیجاٹ کی اصول سے کام نہ لیا گیا، تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آئندہ اسی سرکشی و تفرس و اضافہ و ترقی ہوگی جس کا نتیجہ عام مسلمانوں کے حق میں اچھا نہ ہوگا، بنا علیہ تمام جماعت مسلمہ نے بالاتفاق فیصلہ کیا کہ جب قوم زید نے ہم سے کتنا رشتہ اختیار کیا تو ہمیں بھی لازم ہے کہ تا وقتیکہ قوم زید تمام جماعت مسلمہ سے خود اتنا بد پیدا کرے، اس وقت تک ہم بھی اس سے ملحدہ اور دست کش رہیں، کیونکہ اب ہم کسی سند سے ان کے دردناک پر مال خریدنے و دہرے کا چنڈہ لینے و سلام کرنے و جنازہ میں شرکت کرنے جائیگی

اسی خیال سے اپنے مدرسہ کو بھی قوم زید کے مدرسے سے ملایا گیا، اور قوم زید کے بچوں کو اپنے مدرسے سے خارج کرنے کا حکم دیا گیا، ہمیشہ سرکش افراد کے متعلق بنیائوں کے فیصلہ کا یہی دستور ہے حتیٰ کہ قوم زید ملزم افراد سے جرمانہ وصول کر کے انہیں میں کھاتے پیتے ہیں اس کے بعد قوم زید کے سردار نے جماعت مسلمہ کو جمع کر کے معافی چاہی، حالانکہ وہ ابتداً فرما سے تھے فیصلہ بنیائت تصدیق سے موجود تھے ان کو علم تھا، بلکہ بعد فیصلہ بنیائت ان سب واقعات کا ان کو علم ہوا، بنیائوں نے آخر میں ان کو یہ جواب دیا کہ آپ کی قوم حواس و وقت بنیائت سے الگ تخریب ہی مٹھی جوئی ہے اگر یہ یکدم سے کہ آپ ان سب کی جانب سے وکیل ہیں تو معاملہ ختم کیا جاوے تو قوم زید کے سردار کے استفسار پر انھوں نے اثبات و کفایت کا جواب دیا اور کہا کہ جابجائے آپ مسلمانوں کے ہمراہ رہتے، ہمارا خدا مانتا ہے، لہذا معاملہ طے نہیں ہوا، اور قوم زید کے سردار کو تمام مسلمانوں نے اپنے ہمراہ لے لیا اور ریافت طلب یہ امر ہے کہ جمیع فرق اسلامیہ و اقوام مسلمہ سے کہہ کر کسی قطع تعلق و علیحدگی و عامہ مسلمین کی بلا وجہ سخت توہین اور بار بار وعدہ شکنی اور اپنی قومی تجارتی عمارت سے خارج کرنا اور ان کی بیجا حمایت میں قومی فیصلہ و عہد و پیمان کے توڑنے والے شرعاً غامض و ظالم ہیں یا نہیں؟ اور تمام اقوام مسلمہ مظلوم ہیں یا نہیں؟ اور یہ فیصلہ بنیائت شرعاً کیا ہے؟ بیوقوف ہو جاؤ۔

اجواب: جب کوئی شخص کسی قسم کا وعدہ کرے تو اپنے وعدہ کو پورا ہی کرنا چاہئے، خصوصاً ایسا وعدہ جس کے پورا نہ کرنے سے مسلمانوں میں اختلاف و شقاق پیدا ہوتا ہو، وعدہ کر کے اس کے خلاف کرنا ناجائز ہے، حدیث صحیح میں فرمایا، **الایۃ المنانۃ ثلاث اذا وعدت فلا تفوت،** اگر وعدہ کر کے اس کے خلاف کرنا مسلمانوں کا طریقہ نہیں، اور یہ بات کہ اپنے جنگل سے خود بنیائت کر کے طے کر لیتے ہیں، یہیت اچھا طریقہ ہے، قوم زید کو جب تمام جماعت مسلمین بلاتقی توڑے آنا چاہئے تھا اور حق و باحق کا فیصلہ کرنا چاہتا تھا، عامہ مسلمین سے طے لگی کرنا اور محض ضد و نفسانیت کے کام میں لانا مذموم طریقہ ہے، بالجمہ صورت مذکورہ میں قوم زید نے جو کچھ کیا، ان کی غلطی ضرور ہے، خصوصاً ایسے زمانہ میں کہ کفار کشتن قائم کر کے مسلمانوں کو تباہ و برباد کر رہے ہیں، اور مسلمانوں کو اپنی غارتگی سے فرصت نہیں ملتی، اور اپنی نفسانیت میں مسلمانوں کے وقار کو کھو رہے ہیں، نہایت شدید غلطی ہے، مگر قوم زید کے لوگوں کو عدسے سے خارج کر دینا یا مدرسہ کو ٹھکانا یہ بھی اچھا کام نہیں، اور ناقلیہ سے روکنا کتب و شیک ہو سکتا ہے، ثانیاً اس سے نفسانیت میں اضافہ ہوتا ہے، سربر آوردہ اشخاص کو قلعہ دم ہے کہ مصاحمت کا طریقہ اختیار کریں، اور اس جنگل کو کھڑے کر کے دفع و دفع کر کے مسلمانوں میں اتحاد کر دیں، **قال اللہ تعالیٰ:**

لا تزلزلوا مقتصدوا و تدن حب ساجدکم، وقال تعالى، ولا تصطحبوا عذر و الله اعرف.

مسئلہ: از شہرہائے پورماک متوسطہ محلہ جمیل آبادہ، منقول مسجد امجدیہ جناب شیخ شمس الدین مغنی شریف، ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ، ایضاً مدوہ مرد اور کنواری یا مطلقہ یا بیوہ عورت اگر زنا کریں یا کراویں تو شریعت میں ان کے لئے کیا سزا ہے، اور کیا بغیر سزا شرعی ان کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

۱) شادی والا مرد یا شادی والی عورت جن کا ازروئے شرع نکاح ہو چکا ہے، اگر زنا کرے یا زنا کر او سے تو شریعت میں ان کے لئے کیا سزا ہے، اور کیا بغیر سزا شرعی ان کی توبہ قبول ہو سکتی ہے، عورت کہتی ہے کہ جب ازروئے شرع میرا نکاح نکاح سے ساتھ ہو گیا ہے، اور تم نے زنا کر کے ہو اور تم پر شرعاً سزا جرم ہے، اور جرم کے نکلنے سے آدمی میرا نکاح پھر اس کی عورت بیوہ ہو جاتی ہے اور عدت کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے، اور یہ معاملہ مسلمانوں میں ثابت ہو گیا ہے کہ اس کا خوب تر نہ کرنا ہے تو کیا عورت اپنے فائدہ کو یہ نہ سمجھے کہ ازروئے شریعت یہ جرم کر دیا گیا ہے اور میں بیوہ ہو گئی، لہذا اپنے فائدہ سے غافلہ ہو کر بعد عدت کے دوسرے فائدہ سے نکاح کر سکتی ہے، کیا شریعت ایسی صورت میں دوسرے شخص سے نکاح کرنے کی اجازت دیتی ہے؟

اجواب: زنا اگر ثابت ہو جائے تو اس کی سزا جلد یا رجیم ہے، محسن اور معصوم کو رجیم کیا جائے اور غیر محسن اور غیر معصوم کو سسکو کر دے مارے جائیں گے، قال الله تعالى، ان الذین ذلوا فی الخلد و اکل و احدثا منہا مآذیة جلدوا، وقال، الذین ذلوا فی الخلد اذا ذلوا فاسألوهم، اور یہ سزائیں بادشاہ اسلام دے سکتا ہے، آج کل جب کہ نصاریٰ کی سلطنت ہے، یہ سزائیں دے سکے، اس زمانہ میں مسلمان جو سزا دے سکتے ہیں، یہ ہے کہ ایسوں سے حفاظت کریں، ان سے بیل قبول سلام کلام ان کے ساتھ کھانا پینا ترک کر دیں،

۲) زندہ کو مردہ کیونکر فرما دیا جائے گا، اگر وہ شخص نہ الیٰی ہے تو شریعت میں عورت کے لئے اجازت ہے کہ اس سے غلط کرے، مگر کچھ زیادہ دے کہ اس کے بدلے میں طلاق حاصل کرے، یہ نہیں ہو سکتا کہ بغیر طلاق دوسرے سے نکاح کرے کہ یہ حرام طبعی ہے، والله تعالیٰ اعلم۔

تمت بالخیر

فہرست مضامین فتاویٰ امجدیہ جلد ثانی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱	بہ گزندے کے بعد نکاح کیا تو نکاح صحیح ہے۔	۱	عجم کی کفالت میں اگرچہ اسلام کا اعتبار ہے مگر صرف باپ دادا کا اسلام معتبر ہے ماں کے اصول کا مسلم ہونا شرط نہیں۔	۱	کتاب النکاح از ص ۱ تا ص ۱۰
۲	جب عورت مسلمان ہوگئی تو اب اس کے کافر شوہر اول کا بچہ حق نہ رہا۔	۲	اگر صرف یہ وعدہ کیا تھا کہ لڑکی کا نکاح کر دے گا پھر اس نے دوسری جگہ نکاح کر دیا تو یہی نکاح ہوا لیکن ایسا نہ چاہئے۔	۲	۱۔ اولیٰ کی اجازت سے مجنون کا نکاح صحیح ہے۔ ۲۔ نکاح خواں کا مسلمان ہونا شرط نہیں۔ کافر بھی اگر عیال قبول کر دے تو نکاح ہو جائیگا۔
۳	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۳	پہلی عورت کو یہ کہنا نہ چاہئے کہ شوہر زہرہ ثانیہ کو طلاق دیدے۔	۳	۳۔ بالغہ پر ولایت اجبار نہیں ہے کوڑمکا اگر لکھنا جانتا ہو تو تحریر کے ذریعہ سے اس کا نکاح ہوگا ورنہ اشارے سے۔
۴	عجم کی کفالت میں اگرچہ اسلام کا اعتبار ہے مگر صرف باپ دادا کا اسلام معتبر ہے ماں کے اصول کا مسلم ہونا شرط نہیں۔	۴	جو عورت بلا ضرورت شوہر سے طلاق لینا چاہے اس حینیت کی خوشبو حرام ہے۔	۴	۴۔ ہندوئی نام سے یا دیکھا جانا اس کی دلیل نہیں کہ وہ عورت مشرک ہے اسلام نہ ہوئی۔
۵	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۵	دوسرا نکاح کر لینا کوئی جرم نہیں جو شخص دو بیویوں کے حقوق پورے نہ کر سکتا ہو تو ایک کو طلاق دے سکتا ہے۔	۵	۵۔ مرد و عورت کا اس طرح نہ چاہیے میاں بیوی رپا کرتے ہیں۔ یہ بھی وہیں نکاح ہے اور ان کے نکاح پر گواہی دینا جائز ہے نکاح نامہ سے ثبوت نکاح نہیں ہوتا۔
۶	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۶	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۶	
۷	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۷	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۷	
۸	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۸	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۸	
۹	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۹	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۹	
۱۰	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۱۰	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۱۰	
۱۱	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۱۱	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۱۱	
۱۲	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۱۲	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۱۲	
۱۳	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۱۳	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۱۳	
۱۴	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۱۴	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۱۴	
۱۵	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۱۵	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۱۵	
۱۶	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۱۶	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۱۶	
۱۷	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۱۷	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۱۷	
۱۸	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۱۸	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۱۸	
۱۹	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۱۹	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۱۹	
۲۰	اگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہ کیا اور عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو بدستور وہ عورت نہ بدکر نہ رہے جو شخص جان بوجھ کر کسی باطل نکاح میں شریک ہوا وہ منت کبرہ کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ تہدید اسلام و تہدید نکاح کرے۔	۲۰	کافر نے مسلمان ہونے کے تین حین یا حین نہ آتا ہو تو تین	۲۰	

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین		
۲۰	توہ کو انعام دینا جائز ہے۔ عورت بالغہ ہے تو ولی کا کچھ تھا نہیں۔ بالغہ کا نکاح خود اسی کا اذن سے ہو گا۔	۱۶	منوع ہے۔ وہ مطلقہ عورت جو ماہیہ ہے اس کی عدت دفعہ حمل ہے کینز کے احکام بلا وجہ شرعی عورت کو شوہر کے یہاں جانے سے روکنا اسے جانے نہ دینا ناجائز و حرام ہے وہ عورت جن کا نکاح اس کے باپ کے اذن پر موقوف تھا اگر باپ نے اس کو رخصت کر دی تو یہ ولایت اذن ہے اور اس عورت کا نکاح بھی صحیح ہے۔ بالغہ لڑکی سے اجازت لینے بغیر باپ نے اس کا نکاح کر دیا تو یہ نکاح لڑکی کی اجازت پر موقوف رہے گا اور جب لڑکی نے خبردار انکار کر دیا تو یہ نکاح باطل ہو گیا۔ کسی بیوہ کو کام کا کام کے لئے رکھنے میں وقوع زنا کا اندیشہ ہو تو ہرگز اس کو اپنے مکان میں نہ رکھے۔ شادی کے موقع پر خدمت گزار	۱۱	دوت کے علاوہ اور باجے حرام میں مگر اس کی وجہ سے نکاح میں خلل داتے گا۔ کسی نے یہ وصیت کی تھی کہ میری لڑکی کی شادی فلاں سے نہ کی جائے تو یہ وصیت واجب العمل نہیں ہے ثبوت نکاح کے لئے گواہان مادل کا سامنا ضروری ہے۔ گواہی صرف وہی نہیں جو بروقت نکاح نام زد کرنے جائیں بلکہ ہر وہ شخص عورت یا مرد جن کے سامنے اذن لیا گیا یا معتد کیا گیا ہو گواہ ہیں۔ عورت کے نہ انکار کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا ہاں بہتر ہے کہ ایسی حالت کو طلاق دیدی جائے۔ شوہر والی عورت کا نسبت یقین کے ساتھ بہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا حمل زنا ہی کا ہے اگرچہ اس کا شوہر تین سال سے وہاں سے غائب ہو۔ جب ایک جگہ ہندہ کی سنگتی ہوئی تو دوسرے کو نکاح کا پیغام دینا	۱۲	۱۳
۲۱	غلوٹ میجر یعنی زن و شوہر ایک جگہ تنہا جمع ہوئے ہوں اور غلطی سے کوئی نائے حسی طبعی شرعی نہ ہو۔ اگرچہ وطی نہ ہو لیکن جس عدت واجب ہے۔ غلوٹ قاسدہ میں بھی بدت واجب ہوئی ہے۔ مدافعت زمانہ جو رشتہ خین وغیرہ کرتے ہیں ان سے نکاح باطل نہیں ہو نہ ان سے خالص ہے۔ حقیقتہً بکروہ ہے جس سے اب ہمک جماع نہ کیا گیا ہو جنوں کے آنے نہ آنے پر بکارت کا مانا نہیں ہے۔ زنا کی وجہ سے نکاح نہیں ٹوٹتا ہے نکاح کا انقضاء واجب و قبول ہے ہوتا ہے خواہ مدفن یا مٹی میں یا ان میں ایک یا مٹی ہو دوسرا حال یا استقبال ہو۔ نکاح کے لئے دو آزاد مکلف	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۶	پہا جازت و دیدی یا خبر سن کر اسے خشنو کر لیا تو نکاح ہو گیا اگر چہ دل میں ناخوشی نہ تھی۔	۲۶	تعلیق نہ ہو محض شرط کے ساتھ افتران ہو نکاح صحیح ہے۔ شاہدوں کے رد برو نکاح سے اس طرح ایجاب و قبول کیا میں اپنی وکالت سے فلاں کی لڑکی فلاں کو ایک سو روپیہ ہر کھٹکھٹ تیرے ساتھ نکاح کر دیا۔ ناکہ نہ قبول کیا۔ تو نکاح صحیح ہے۔ مہر ایک طرح کا عوض ہے۔ نکاح کے لئے اعلان ضروری ہے اور یہ گواہوں سے ہوتا ہے میاں اگر کوئی مسلم بلا اطلاق شوہر بشر کہ کو مسلمان کر کے ترحیم گذاڑنے کے بعد اس سے نکاح کرے تو صحیح ہے۔ عرق اسلام کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ نکاح کے لئے عرق اسلام کی ضرورت صرف فارا اسلام کے لئے ہے جہاں قاضی موجود ہو اور دار الحرب اور وہ جگہ جہاں قضاۃ نہ ہوں عرق کی حاجت نہیں۔ اگر عورت نے اذن طلب کرنے	۲۷	مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا گواہ ہونا اور ان کا سننا شرط ہے تہائی میں نکاح نہیں ورنہ امان امٹ جائے گا۔ جر نکاح اللہ و رسول کو گواہ کر کے کیا گیا وہ نکاح صحیح نہیں کیونکہ حکم باقتضا ظاہر ہوتا ہے۔ دوسری کی جنگ پی پیغام دینا جفا و خیانت ہے بیوہ کا نکاح جائز ہے عرق زمانہ مدت تک مشہور فرقت ہے اس کے بعد جب چاہے نکاح کرے شوہر کا اٹھارہ برس باہر ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹے گا۔ اگر عورت و مرد باہم خود ہی ایجاب و قبول کر لیں تو نکاح پڑھنا فائدہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے شرط جو قبل نکاح ہوں نکاح میں موثر نہیں۔ یا اگر شرط عقد میں مذکور ہو تو اس کی رد و قبول ہیں اگر نکاح کو شوہر پر معلق کیا ہو تو نکاح صحیح نہیں اور اگر بطور
۲۷	اگر لڑکی کا ولی اقرب یا اس کا وکیل یا قاصدان کے لئے گیا تو لڑکی کا چہرہ بنایا ہنسنا یا مسکرا یا بغیر آواز کے رد نا بھی اذن ہے۔ اگر نابالغ نے اپنے والد کی اجازت سے قبول کیا تو نکاح ہو جائے گا۔ نابالغ کے نکاح کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ باپ کے حق میں نے اپنے فلاں لڑکے یا اس لڑکے کے لئے قبول کیا۔ نکاح کے بعد شوہر پر پردہ کی کوئی مصفی نہیں۔ جو بہتر مسلمان ہو اگر اس نے نکاح کو لوگ ناجائز قرار دیتے ہیں تو یہ اسلام کے خلاف ہے۔ جمنون اپنی نوجو کو نہ خود اطلاق دے سکتا ہے نہ اس کی طرف سے کٹ دوسرا دے سکتا ہے بلکہ قاضی ہی تقرر نہیں کر سکتا۔ عورت کو مہر کرنا	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۴	تک کہ رک رک بائیں ہو گئی تو اب خود اس رک رک کی اجازت پر یہ نکاح ہو جائے گا۔ ۳۴ عوض اسلام قاضی کا کام ہے یہاں یہ چیز نامکن سی ہے ایسے جگہ کے لئے حکم یہ ہے کہ عورت مشرف باسلام ہو تو جب تک تین حیض نہ گزر لیں فرقت نہیں ہوگی۔ یا غیر حائض کے لئے جب تک تین ماہ نہ گزر جائے۔ ۳۵ نکاح کی خبر پانے کے بعد بیٹو نے ناراضی کا اظہار کر دیا تو وہ نکاح مانا رہا۔ اس کے بعد بار بار بیٹوں برسوں تک رضا مندر ہی تو یہ نکاح بیکار رہے کہ نکاح باطل ایسا رضا مندی سے عود نہیں کرتا۔ ۳۶ نکاح کا پیغام دینے والا کفو ہے کہ نکاح کو مؤخر کرنا اچھا نہیں ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ تین چیزوں میں ناخیر رکی جائے اس میں سے ایک یہ بھی ہے۔ ایسا شخص جس کا عضو ناسل	۳۵	عورت کا ایسا فعل کرنا جس سے اجازت نہیں جاتے ایسے نکاح کو جائز نہ کر دیتا ہے مثلاً عورت کا رغبت ہو کر شوہر کے یہاں چلا آنا۔ ۳۶ صغیرین کا نکاح نہ فرض ہے نہ واجب بلکہ مبارک ہے۔ ۳۷ اگر باپ اپنی بیٹی کے نکاح میں موجود نہ تھا ادباً نکاح کر کے چلا گیا تھا۔ اس کی طبیعت میں اس کے بھائی نے نکاح پڑھوا دیا تو یہ نکاح فغولی ہے۔ ۳۸ معاذ اللہ کسی نے حرم کے ساتھ نکاح کیا تو اس میں شریک ہونا حرام ہے اور اگر باوجود علم کفر شریک ہو تو قوبہ اور تقدیر نکاح کرنا چاہئے۔ ۳۹ ایسے شخص سے نکاح نہیں پڑھونا چاہئے جو حلال و حرام کی تمیز نہ رکھے ۴۰ اگر ولی نے نکاح فغولی کو نہ جائز کیا ہے نہ رد کیا ہے یہاں	۳۶	چاہئے۔ ۴۱ اگر نکاح کے بعد شوہر اپنی قرآن ہو گیا تو رک رک کو اختیار ہے جہاں چاہے دوسرا نکاح کرے۔ بھوکا غفلت نہ ہوئی ہو تو عدت نہیں اور وقت نکاح نہ دیکے ہی عقائد تھے تو یہ نکاح باطل ہے اور نکاح باطل میں عدت نہیں۔ ۴۲ ایک پیشاوری مفتی سے سوال و جواب۔ ۴۳ زنا کرنے سے عورت نکاح سے باہر نہیں ہوتی گنہگار بیشک ہوئی اور سخت گنہگار ہوئی۔ ۴۴ عورت کو معاف رکھنا حرام ہے بشرطیکہ چاہئے کہ اپنی عورت کو اپنے یہاں رکھے اور زمان و فطر کے یا طلاق دیدے۔ ۴۵ ولایت اجماعاً کو بغیر اجازت ولی نکاح نہ ہو یہ صرف تا بالغ یا مجنون پر ہے۔ ۴۶ اگر چہ قبل نکاح عورت سے اجازت نہیں لی گئی مگر بعد نکاح

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱	چار مہینے دس دن گزرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے	۱	باب المحرمات	۱	جس سے گناہ ہے اس کا نکاح اگرچہ لاعلمی میں ہوا ہو صحیح ہے
۱	امام بخش کا نکاح حالت منہ پر	۱	از ص ۹ تا ص ۹	۱	ہاں اگر عورت کو قبل نکاح اس کا علم نہ ہو تو جب اسے معلوم ہو قاضی کے پاس دعویٰ کر کے تفریق کر سکتی ہے۔
۵۳	زینب بانف کے ساتھ کر دیا گیا	۱	مسوسہ لشہوت حکم میں	۱	اگر منکوحہ نے رائے نہ مانا ظاہر کر کے نکاح کیا تو قاضی کو گواہ و حاضرین مجلس و ناکی برکی ہیں البتہ عورت سخت گنہگار ہوئی اور مرد کو علم کے بعد قطعاً تعلق فرض ہے
۱	اللہ بخش نے امام بخش کو راضی کر کے خود اپنا نکاح زینب کے ساتھ کر لیا	۱	بیٹی داخل پر حرام ہے۔	۱	بیوہ غیر عالمہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ اندرون عدت نکاح تو نکاح نکاح کا پیغام بھی دینا حرام ہے۔
۱	تو یہ نکاح صحیح نہیں ہے۔	۱	اگر کسی نے اپنی عورت کو طلاق دی اور اس عورت کو دودھ پیرا	۱	وہ گواہ جس کی شہادت چار ماہ کا ثبوت ہو اور وہ گواہی دے کہ تو اس سے نکاح نہ پڑھا ہے۔
۱	عدت کے اندر نکاح نہیں ہو سکتا جن لوگوں کو معلوم تھا کہ ابھی عدت پوری نہیں ہوئی اور نکاح میں شریک ہوئے تو سب پر تو بہ فرض ہے۔	۱	بچہ کا رضاعی باپ ہو گا نہ کہ وصال ہاں یہ عورت اگر زمانہ حمل میں دودھ پلائے تو اس میں اختلاف ہے۔	۱	ایسا نکاح جس کا علم حوا نہ ہو نا لوگوں کو معلوم ہے تو ایسی حالت میں فتویٰ کے انتظار کرتے کی حالت نہیں ہے۔
۱	اگر زید نے اپنی عورت کو طلاق نہیں دی تو وہ بدستور زید کی بیوی ہے اگر چہ بیس سال کا عرصہ گزرا ہو	۱	اگر ہندو کا دودھ نہ دے ہے تو اب اس کی رضاعی لڑکی زید کے بیٹے پر حرام ہے یا نہیں اس میں دو روایتیں ہیں۔	۱	۱
۱	زید زید کی بیوی ہے اگرچہ بیس سال کا عرصہ گزرا ہو	۱	اگر ہندو کا دودھ نہ دے ہے تو اب اس کی رضاعی لڑکی زید کے بیٹے پر حرام ہے یا نہیں اس میں دو روایتیں ہیں۔	۱	۱
۱	جس عورت کو نکاح کا صلہ ہے اس سے نکاح ہو سکتا ہے پھر اگر وہ صلہ اس ناک کا ہے تو وہ صلہ بھی جائز ہے	۱	۱	۱	۱
۱	جب تک وضع حمل نہ ہو وہ صلہ و طلاق حرام۔	۱	۱	۱	۱
۱	حیض یا نفاس میں نکاح صحیح	۱	۱	۱	۱

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵۹	سرتیل ماں کی بہن سے نکاح جائز ہے۔	۵۷	بیک وقت زید اپنے نکاح میں دو چھپا کی لڑکی کو رکھ سکتا ہے۔	۵۵	ہے مگر جب تک پاک نہ ہوئے جماع حرام ہے۔
۵۹	لڑکے کی سالی سے نکاح جائز ہے	۵۸	اگر ہندہ کے مصبات میرا لکھ باغ نہیں ہے تو ولایت نکاح ماں کو حاصل ہے اور ماں کا کیا ہوا نکاح صحیح ہے	۵۵	کسی شخص کا نکاح بیوہ سے ہوا اس عورت کے پاس اگلے مرد سے ایک لڑکا ہے اور اس شخص کی پہلی عورت سے ایک لڑکی ہے تو دونوں میں باہم نکاح ہو سکتا ہے۔
۵۹	مستبہ سے بھی پردہ شرط غرض لازم ہے کہ یہ بیٹے کے حکم میں نہیں ہے۔	۵۸	نکاح کیا جس کے سوا ایک لڑکی تھی بعد زید کو اس عورت کو نکاح سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ زید نے اس لڑکی کا نکاح اپنے نوٹ سے جو زید کی بیٹی کا لڑکا تھا کرنا تو اب زید کے اس نفا سے کہ لکھ کا نکاح اس لڑکی سے جائز ہے جو منکوحہ کے ساتھ آئی تھی۔	۵۶	جو شخص وہابیہ کے کفریہ عقائد رکھتا ہے یا ایسے کو اپنا پیشا یا کم از کم مسلمان جانتا ہے تو وہ کافرو مرتد ہے اور مرتد سے نکاح وحیت نہیں۔
۶۰	کچھ لوگ رات میں جاگ ایک عورت کو لے گئے اور اس کا نکاح مطلق ایک شخص سے کر دیا تو یہ باطل معنی ہے اور ایسا کرنے والے نہایت ستم فاسق و فجار ہیں۔	۵۸	ایسی عورت جس کا شوہر زندہ ہے اور مطلق نہیں ہوئی ہے نکاح درست نہیں ہے۔	۵۶	جب عورت مسلمان ہوگئی اور اس سے نکاح بھی کر لیا گیا تو اب لڑکے قساق کی کوئی وجہ نہیں ہاں اگر ناکر نے اس سے زنا کیا ہے تو تو پر کرمے۔
۶۱	جب تک بہن بہنوئی کے نکاح میں ہے اس سے کسی دوسری بہن کا نکاح حرام ہے۔	۵۸	زید و عمرو آپس میں باپ بیٹے ہیں۔ اور یہ دونوں دو حقیقی بہنوں سے نکاح کرنا چاہتے ہیں تو یہ دونوں نکاح جائز ہیں۔	۵۷	رد افغن زمانہ بوجہ کثیرہ کافرو مرتد ہیں سنیہ سے ہرگز کسی رافغنی کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۶۵	ایسا کرنا حرام ہے۔ ایسی بیوہ عورت سے نکاح جو عاقل ہو باطل ہے۔ ہمارے نزدیک اکثر مذہب دو سال ہے۔ جبکہ حمل زنا کا ہو تو اس حالت میں نکاح جائز ہے۔ اور خود اس طوائف سے نکاح ہوا تو یہ ایسی حالتیں صحت بھی کر سکتے ہیں۔ زید رات کو اپنی بیوی کے دھوکے میں خوش دامن کے پاس چلا گیا تو بیوی حرام ہو گئی زید رات کو اپنی بیوی کے دھوکے میں اپنی لڑکی کے پاس چلا گیا تو بیوی حرام ہو گئی۔ زید اگر اپنی ربیبہ کے ساتھ زنا کیا تو اس کی ان زید پر حرام ہو گئی لیکن ربیبہ کی لڑکی زید کے لڑکے پر حرام نہ ہوگی۔ اس زمانہ کے لفظ مائیں اب اس قسم کے نہیں ہیں جو زمانہ سابق میں تھے آج کل تو بالکل دہریہ و فحش ہے	۶۶	دوسری جگہ شادی کر دی تو یہ نکاح فاسد ہے۔ اگر زید نے ہندہ سے نکاح کیا اور بعد میں پتہ چلا کہ وہ عاقل تھی تو اگر یہ حمل شوہر کا تھا جس نے اسے طلاق دی یا مر گیا تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر معاذ اللہ زنا کا حمل تھا تو نکاح ہو گیا مگر جب تک وضع حمل نہ ہو تو جائز نہیں۔ عدت کے اندر نکاح باطل محض ہے اور اگر طلاق اکراہ و زبردستی سے لی گئی اور شوہر نے زبان سے طلاق نہ دی صرف کلمہ دیا تو طلاق بھی نہ ہوئی۔ اگر یہ منکوحہ کا غیر شخص سے تعلق ہو گیا اور منکوحہ اس کے ساتھ رہتے بھی لگی لیکن اگر شوہر نے طلاق دیدی تو اس غیر شخص سے نکاح درست ہے اگرچہ منکوحہ نے عدت غیر شخص ہی کے یہاں کیوں نہ گذاری ہو لیکن	۶۷	زوجہ کے انتقال کے بعد اس کی خالہ سے نکاح جائز ہے مگر چہ حقیقی خالہ ہو۔ زوجہ کی موجودگی میں اس کی خالہ سے نکاح باطل محض ہے رحمت اللہ کا نکاح حیدر کے ساتھ جائز ہے اگرچہ نا جائز تعلق تھا اور معاذ اللہ قبل نکاح زنا واقع ہو گیا ہو نہ ہو کوئی امر دیگر مانع نہ ہو۔ طلاق کی عدت تین ماہوں دن تھیں بلکہ عورت حیض والی نہ ہو تو تین ماہ اور حیض والی ہو تو تین مہینے خواہ یہ تین ماہ یا کم پوری ہو یا تین برس میں اور اس کی تصدیق عورت کے بیان سے ہوگی۔ زید نے اپنی لڑکی کی شادی عروہ سے کر دی چار سال رہنے کے بعد عروہ ورنہ چلا گیا۔ یہ مکرور معلوم رہا کہ عروہ فلان شہر میں ہے عروہ کا خسر مجبور ہو کر چھ ماہ بعد

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	ہے تو اس کو طلاق دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کسی دوسری عورت سے نکاح کرے۔	۴۲	سے نکاح جائز ہے۔ زینہ نے اپنی سالی سے زنا کیا تو اس کا نکاح نہیں ٹوٹے گا لیکن یہ فعل سخت حرام ہے۔		ہیں لہذا اللہ کے وہ احکام نہیں جو انصار علی کے تھے کہ مسلمان کا نکاح انصار سے ہو جائے اور ان کا دیگر جائز ہو۔
۴۵	بیوی جب مطلقہ ہو تو اس کو عدت کے بعد اپنے مکان میں رکھنا منقطع فتنہ ہے لہذا اس سے اجتناب چاہئے اگر سہدہ کی بیوی بھی زید کے نکاح میں موجود ہے تو اگر سہدہ کا شوہر اس کو طلاق دیدے سہدہ کا نکاح زید سے نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر سہدہ کی بیوی بھی زید کے نکاح یا عدت میں نہ ہو تو بعد طلاق عدت سہدہ کا نکاح زید سے ہو سکتا ہے۔	۴۳	زنا سے صرف چار مرتبیں ثابت ہوتی ہیں۔ سقیہ کا نکاح رافضی سے نہیں ہو سکتا۔	۴۰	لڑکے پر باپ کی موطوہ حرام ہے۔ لڑکے سے باپ کی موطوہ کا بہن کا نکاح ہو سکتا ہے۔
۴۶	اس کو طلاق دیدے سہدہ کا نکاح زید سے نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر سہدہ کی بیوی بھی زید کے نکاح یا عدت میں نہ ہو تو بعد طلاق عدت سہدہ کا نکاح زید سے ہو سکتا ہے۔	۴۳	جب ربیعہ بکر کے نکاح ہوئے تو اس کی بہن سکینہ کے ساتھ بکر کا نکاح نہیں ہو سکتا اگرچہ جن الاختین حرام ہے۔	۴۱	نظر بشہوت سے عورت معاشرہ اس وقت ہوتی ہے جبکہ نظر فرما کر کی طرف ہو۔ عروہ نے جب اپنی سوتیلی ماں بٹہ سے زنا کیا تو سہدہ عروہ کے باپ پر حرام ہو گئی نہ اس کا نکاح عروہ سے ہو سکتا ہے نہ عروہ کے باپ سے دو حقیقی بہنیں ہیں ایک سے باپ نے نکاح کیا دوسری سے بیٹے نے تو یہ دونوں نکاح صحیح ہیں سوتیلی خالہ کا طلاق اور اس کا حکم۔
۴۷	جب زید اپنی بیوی سے باپ کے زنا کا اقرار کرتا ہے تو اب زید کی بیوی اس پر حرام ہو گئی۔	۴۴	بلاشبہ قادیانی کا نکاح کسی مسلمہ سے نہیں ہو سکتا۔ جو شخص نکاح کرے گا سنت کریمہ بندید کا مرتکب اور زنا کا دہل ہوگا۔	۴۱	زید کا لڑکا عروہ کا نکاح جو اس باجے سے ہے زید کی دوسری بیوی معینہ کی بہن سلیمہ سے جائز ہے اگرچہ عرف میں اس کو بھی زنا کہتے ہیں۔
۴۸	جب زید کی بیوی سے اس کے باپ نے زنا کیا تو زید کے ساتھ عدت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔	۴۵	زید کا لڑکا عروہ کا نکاح جو اس باجے سے ہے زید کی دوسری بیوی معینہ کی بہن سلیمہ سے جائز ہے اگرچہ عرف میں اس کو بھی زنا کہتے ہیں۔	۴۲	اگر عورت سے اولاد نہیں ہوئی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۸۵	ناجا جائز اولاد سے نکاح درست ہے	۸۱	شور والی عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا یہ مسئلہ ایسا ہے جسے علماء سے پوچھنے کی ضرورت ہے۔	۷۸	اگر عورت بوقت نکاح زنا سے حامل تھی جب بھی نکاح درست ہے جس عورت کی بچہ بھی یا حاملہ نکاح میں ہے اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔
۸۵	نکاح کو شرعاً ملے بغیر کیلئے وضع کیا ہے۔	۸۲	بہار شریعت کے ایک مسئلہ کی تفسیر	۷۸	فائل صرف اسی کو نہیں کہتے ہیں کہ اس کی ماں اور وہ دونوں ایک ماں باپ سے ہیں۔ بلکہ اس کی تین صورتیں ہیں۔ دونوں ایک ماں باپ سے ہیں یا صرف باپ ایک ہو یا ماں دو۔ یا ماں ایک ہو باپ دو۔
۸۵	زید اگر اپنی بیوی کو یکے سے چھوڑ دے اور خیر و غیرہ نہ دے تو اس سے نکاح نہیں ہو سکتا اگرچہ زید نے تین سال تک ایسا کیا ہو۔	۸۳	زید پر لازم ہے کہ اپنی بیوی زینب کو اچھی طرح رکھے یا طلاق دے یہ صورت کہ نہ رکھتا ہے نہ طلاق دیتا ہے اور خواہ غواہ اسے پریشان کرتا ہے ناجائز و حرام ہے۔	۷۹	صورت مسئلہ میں فاطمہ کی تانی اس لڑکے کی سوتیلی بہن ہوئی لہذا باہم نکاح حرام ہے۔
۸۵	جن لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ عورت مشکوہ ہے اور باوجود علم اس جدید نکاح کے گواہ بنے یا نکاح پڑھایا نہ سب پر قوبہ لازم ہے اور یہ مقدمہ یہ لوگ اپنے اپنے نکاحوں کی تجدید کر سکیں اگر زید کے مرنے سے دو سال کے اندر اس کی عورت کو بچہ پیدا ہوا ہے تو یہ عمل زید کا قرار پائے گا اور نہ اس عمل میں نکاح صحیح نہ ہوگا کہ اس وقت میں اس کی عدت وضع حمل ہے اور مقدمہ سے نکاح صحیح نہیں۔	۸۴	زید جو گیا اب ہندہ مسلمہ پر اس کا کوئی حق نہیں ہے۔	۷۹	سہارے مذہب میں جنوں کی عورت سے نکاح نہیں کیا جاسکتا نہ صبر کرے ہاں قاضی غیر حنفی جس کا مذہب ہے ہو کہ ایسی صورت میں نکاح منع ہو سکتا ہے وہ اگر نکاح منع کر دے تو ضعیف ہو جائے گا۔
۸۶	مہر و بیوہ کا ایک عبارت کی تفسیر	۸۵	زید جو گیا اب ہندہ مسلمہ پر اس کا کوئی حق نہیں ہے۔	۸۰	عشق کی تحقیق

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۲	شہوت رضاءت کے لئے یہ شرط نہیں کہ ایک ساتھ ایک زمانہ میں دونوں دودھ پکیں اور نہ یہ شرط ہے کہ عند اپنے شوہر یا بچہ کے والدین سے اجازت حاصل کرے۔	۹۰	فصل فی مفقود الخیر از ص ۹۳ تا ص ۹۴ اگر شہوت نے شوہر کی موت کی خبر دی اور عورت کو اس خبر کی سچائی کا غالب گمان ہو گیا تو موت کی حدت گزارنے کے بعد اب وہ عورت نکاح کر سکتی ہے۔	۸۸	کسی اجنبی کا بوسہ لینے کا حشر میں اگر معلوم ہے کہ شہوت نہیں ہوئی جب تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ورنہ حرمت ثابت ہو جائیگی جب عورت مرد کو اپنا شوہر بنا ہے اور وہ بھی اس کو اپنی منکوحہ کہتا ہے اور وہاں کے لوگوں کے ظلم میں بھی یہ بات ہے تو فقط اتنی بات سے کہ نکاح خوالے یہ کہہ دیا کہ مجھے نام معلوم نہیں۔ نکاح کو فاسد بتانا غلط ہے۔
۹۳	شہوت رضاءت کے لئے بائج منٹ تو بہت ہے صرف ایک رتبہ چوسنے سے بھی رضاءت ثابت ہو جاتی ہے۔	۹۱	موت مسئولین مقبول آمد مفقود الخیر کی عمر سے جب تک ستر سال نہ گزر لیں وہ احیاء کے حکم میں ہے اور اس کی عورت کو حکم ہے کہ بچہ کرے۔	۸۹	جب عورت سے نکاح کیا اور نکاح ہو کر وہ اس کی رہائی میں شوہر پر جرم ہے۔
۹۳	شہوت رضاءت کے لئے یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ حسن بچے کے پیدا ہونے کے بعد دفعہ دہریا صرف کسی سے رضاءت ثابت ہو اگر شوہر پہنچنے کے رضاءت کا اقرار کیا اور اس پر شہادت رہا مثلاً یہ کہا کہ بلاشبہ باجے شک رالجنے میری نوجو کا دودھ پیا یا یہ کہا کہ یہ بات صحیح یا دیت ہے یا صحیح ہے تو اب اس اقرار سے وہ بچہ نہیں سکتا اور رالجنے سے	۹۱	نہ نفع کا مذہب یہ ہے کہ جب تک شوہر کی عمر ستر برس کی نہ ہو اس وقت تک موت کا حکم نہ دیا جائے اس کی عورت کو نکاح کرنا جائز محض کی تحقیق	۸۹	زوجہ کے لٹکے کی بیوی طلاق کے بعد اس نے زوجہ کے شوہر سے نکاح میں آ سکتی ہے۔
۹۳		۹۱	باب الرضاءة از ص ۹۴ تا ص ۹۵	۸۹	انبیاء علیہم السلام کے نکاح میں کافر عورتیں بھی مقہور۔
				۸۹	اگلی شریعتوں میں کافرو سے نکاح کرنا جائز تھا۔
				۹۰	بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۰۳	نہ کہانی کو۔ ماں، دادی اور نانی کو حق پرورش اس وقت تک حاصل ہے جب تک لڑکی مشہاد نہ ہوگی جو جس کی مقدار نو سال کی عمر ہے۔ نابالغہ لڑکی کی ولایت باپ کے ہوتے ہوئے دادا کو بھی نہیں ہے۔ چہ جائیکہ نانی کو ہو جائے۔ نابالغہ کے مال کا ولی باپ ہے نہ ہو تو اس کا دھرم وہ بھی نہ ہو تو دادا اس کے بعد دادا کا دھرم اس کے بعد قاضی اور اس کا نائب۔ نابالغہ کو خیار بلوغ حاصل ہے کہ بالغ ہوتے ہی بلا توقف اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے۔ متبنی ہونا شرعاً کوئی رشتہ نہیں ہے۔ صورت مستور میں اگر واقعی لڑکی کا نکاح نہیں ہوا ہے جبکہ صورت واقعہ سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے تو اب اس لڑکی کا نکاح کر سکتے ہیں۔	۱۰۱	میں پستان دیا اور اس کو یقین کے ساتھ معلوم نہیں کہ لڑکی نے دودھ پیا یا نہیں یعنی اس میں شک ہے تو رضاء و حرمت کا حکم نہیں دیا جاسکتا ہاں احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اجتناب کیا جائے۔ باب الولی از مستاتا مستاتا بھائی کی موجودگی میں ماں کو لڑکی کے نکاح کرنے کی ولایت نہیں ہے۔ اگر کر دیا تو یہ نکاح فظنی ہوا۔ بھائی کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اگر کچھ نہ کہا یہاں تک کہ لڑکی جوان ہوگی تو اب اس لڑکی کی اجازت پر یہ نکاح موقوف رہے گا۔ فوسال کی ایک لڑکی ہے اور اس کی والدہ کا انتقال ہو چکا ہے صرف ایک نانی اور ایک باپ ہے تو اب حق پرورش باپ کو ہے	۹۸	نکاح حرام ہے اسی طرح رضاعی بہن کی لڑکی سے بھی نکاح حرام ہے عورت اگر چہ پستی معی العقیدہ نہیں ہے مگر اس نے جب کسی بچہ کو دودھ پلا دی ہے تو اس کا احسان ماننا چاہیے۔ یہ بھی رضاعی ماں ہے۔ رضاعی بہن یا بھائی فوت ہوئی نہیں جس کے ساتھ دودھ پیا بلکہ مر غصہ اور مرغصہ کے شوہر جس کا یہ دودھ ہے اس کی تمام اولادیں اگرچہ دوسری عورت سے ہوئی وہ بھی اس کے بھائی بہن ہیں۔ اگر کو اہول سے زید و ہند کے درمیان رضاء ثابت ہے تو زید کی والدہ کا انکار کرنا باقلم کھانا کوئی چیز نہیں ہے۔ قالی پستان بغیر دودھ کے جوئے سے رضاء نہیں ہوتی بلکہ دودھ پینے سے ہوتی ہے۔ اگر عورت نے لڑکی کے منہ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۱۰	روکی وقت نکاح نابالغہ تعلق اور باب کی اجازت سے نکاح ہوا تو یہ نکاح لازم ہو گیا۔	۱۰۹	فارے ہوں تو سرگزیرہ ولی کے قابل نہیں بلکہ اس سے نفعت شدہ اموال کا تاوان لیا جائیگا	۱۰۶	ماقبلہ بالغ اپنا نکاح بغیر ولی کی اجازت کے کفو سے کر سکتی ہے اوپر کو حق منہ ہے نہ حق شفع واعراض۔
۱۱۱	صورت مسکولیں چچا کا نکاح کیا جوا ہے تو ہندہ کو شیار بلوغ حاصل ہے۔ بالغ ہوتے ہی خوارا اگر اپنے نفس کو اختیار کرے اور اس نکاح کو فسخ کرے تو قاضی کے یہاں نکاح فسخ کر سکتی ہے۔	۱۰۸	زید نے قرین نابالغ لڑکے اور ایک بالغ لڑکی چھوڑا تو ولایت نکاح چچا کو ہے اس وقت تک کسب نابالغ رہیں اور جب ان میں کوئی بالغ ہو جائے گا تو یہی بالغ لڑکا اپنے نابالغ بھائیوں کا ولی ہو گا۔ اگرچہ زید نے مرض الموت میں اپنی عورت کو ان کا ولی بنایا تھا۔	۱۰۶	اگر غیر کفو سے عورت نے نکاح کیا تو یہ نکاح صحیح نہیں ہے۔ کفو کی تعریف لڑکی کہے کہ نو برس اور زیادہ سے زیادہ پندرہ برس کی عرصہ بالغ ہوتی ہے۔
۱۱۱	نابالغ بکر کے والدین زندہ نہ ہوں تو اس کا کوئی بھائی یا چچا یا پردادا وغیرہ کی اولاد میں کوئی مرد ہو تو وہ بکر کا ولی ہو گا۔ زید جو بکر کا مالک ہے ولی نہ ہو گا۔	۱۰۸	صورت مسکولیں لڑکی وقت نکاح بالغ تھی جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے۔ لہذا جب لڑکی غافلہ طلب کرتے وقت صاف انکار کر دیا تو اذن دہوا اور جب اذن نہ ہوا تو نکاح بھی نہ ہوا۔	۱۰۶	ہندہ نابالغ کا نکاح اس کی ہاں اور بھائی کی موجودگی میں اس کے بہنوئی نے کر دیا۔ توجیب بھائی کو اس نکاح کی خبر ہوئی اور اپنے ناراضی ظاہر کر دی تو یہ نکاح باطل ہو گیا۔
۱۱۱	ایک شفع دونوں طرف سے نکاح کا متولی اس وقت ہو سکتا ہے جب کسی جانب سے شفعولی نہ ہو نکاح ہوئے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں۔ نابالغ کا نکاح بھی ولی کر سکتا ہے۔	۱۰۹	اذن طلب کرتے وقت بغیر اذان کے لڑکی کا رد نامی اذن ہے مگر یہ کھانے کی وجہ سے رونادہ بھی آذان سے یہ اذن نہیں ہے۔	۱۰۶	بھائی اپنے نابالغ بھائیوں کے اموال کا ولی نہیں ہو گا بلکہ اس کی ماں باپ یا دادا یا ان کے وصی یا قاضی یا نائب قاضی ولی ہو گئے اگر ولی یتیموں کے اموال بابت کرتے ہوں اور اپنے تصرف میں
۱۱۲	اگر لڑکا نابالغ ہے تو باپ کی موجودگی میں ولایت نکاح صرف	۱۰۹		۱۰۶	

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین		
۱۱۷	باب کو ہے۔ نابالغ کے نکاح کی ضرورت کو پہنچا اور اس نے رد کر دیا تو نکاح باطل ہو گیا بعد میں اگرچہ راضی ہو جائے یا اجازت دیدے اب کچھ نہیں ہو سکتا۔	۱۱۳	باب کے مرنے کے بعد حالت نابالغی میں چچانے لڑکی کا نکاح کرنا اور اس وقت سے دو سال کی عمر ہے تو بلوغ و عدم بلوغ دونوں امر کا احتمال ہے اگر بھی تک نابالغ ہے تو اسے خیاب بلوغ حاصل ہے۔ باب کے مرنے کے بعد حالت نابالغی میں چچانے لڑکی کا نکاح کر دیا اور حالت نابالغی ہی میں شوہر کے بہاں گئی اور اسی حالت میں شوہر نے طلق بھی کر لیا تو نابالغ ہونے کے بعد جب تک اس کے قول یا فعل سے اس نکاح پر راضی ہو نہ پایا جائے نکاح فسخ کر سکتی ہے اور اس صورت میں یہ شرط نہیں کہ اس وقت فدا ہی جلدی کی خواہش	۱۱۴	نابالغ کے نکاح کی ضرورت کو پہنچا اور اس نے رد کر دیا تو نکاح باطل ہو گیا بعد میں اگرچہ راضی ہو جائے یا اجازت دیدے اب کچھ نہیں ہو سکتا۔	۱۱۵	باب کے مرنے کے بعد حالت نابالغی میں چچانے لڑکی کا نکاح کرنا اور اس وقت سے دو سال کی عمر ہے تو بلوغ و عدم بلوغ دونوں امر کا احتمال ہے اگر بھی تک نابالغ ہے تو اسے خیاب بلوغ حاصل ہے۔ باب کے مرنے کے بعد حالت نابالغی میں چچانے لڑکی کا نکاح کر دیا اور حالت نابالغی ہی میں شوہر کے بہاں گئی اور اسی حالت میں شوہر نے طلق بھی کر لیا تو نابالغ ہونے کے بعد جب تک اس کے قول یا فعل سے اس نکاح پر راضی ہو نہ پایا جائے نکاح فسخ کر سکتی ہے اور اس صورت میں یہ شرط نہیں کہ اس وقت فدا ہی جلدی کی خواہش
۱۱۸	نابالغ کے نکاح کی ضرورت کو پہنچا اور اس نے رد کر دیا تو نکاح باطل ہو گیا بعد میں اگرچہ راضی ہو جائے یا اجازت دیدے اب کچھ نہیں ہو سکتا۔	۱۱۹	باب کے مرنے کے بعد حالت نابالغی میں چچانے لڑکی کا نکاح کرنا اور اس وقت سے دو سال کی عمر ہے تو بلوغ و عدم بلوغ دونوں امر کا احتمال ہے اگر بھی تک نابالغ ہے تو اسے خیاب بلوغ حاصل ہے۔ باب کے مرنے کے بعد حالت نابالغی میں چچانے لڑکی کا نکاح کر دیا اور حالت نابالغی ہی میں شوہر کے بہاں گئی اور اسی حالت میں شوہر نے طلق بھی کر لیا تو نابالغ ہونے کے بعد جب تک اس کے قول یا فعل سے اس نکاح پر راضی ہو نہ پایا جائے نکاح فسخ کر سکتی ہے اور اس صورت میں یہ شرط نہیں کہ اس وقت فدا ہی جلدی کی خواہش	۱۲۰	باب کے مرنے کے بعد حالت نابالغی میں چچانے لڑکی کا نکاح کرنا اور اس وقت سے دو سال کی عمر ہے تو بلوغ و عدم بلوغ دونوں امر کا احتمال ہے اگر بھی تک نابالغ ہے تو اسے خیاب بلوغ حاصل ہے۔ باب کے مرنے کے بعد حالت نابالغی میں چچانے لڑکی کا نکاح کر دیا اور حالت نابالغی ہی میں شوہر کے بہاں گئی اور اسی حالت میں شوہر نے طلق بھی کر لیا تو نابالغ ہونے کے بعد جب تک اس کے قول یا فعل سے اس نکاح پر راضی ہو نہ پایا جائے نکاح فسخ کر سکتی ہے اور اس صورت میں یہ شرط نہیں کہ اس وقت فدا ہی جلدی کی خواہش	۱۲۱	باب کے مرنے کے بعد حالت نابالغی میں چچانے لڑکی کا نکاح کرنا اور اس وقت سے دو سال کی عمر ہے تو بلوغ و عدم بلوغ دونوں امر کا احتمال ہے اگر بھی تک نابالغ ہے تو اسے خیاب بلوغ حاصل ہے۔ باب کے مرنے کے بعد حالت نابالغی میں چچانے لڑکی کا نکاح کر دیا اور حالت نابالغی ہی میں شوہر کے بہاں گئی اور اسی حالت میں شوہر نے طلق بھی کر لیا تو نابالغ ہونے کے بعد جب تک اس کے قول یا فعل سے اس نکاح پر راضی ہو نہ پایا جائے نکاح فسخ کر سکتی ہے اور اس صورت میں یہ شرط نہیں کہ اس وقت فدا ہی جلدی کی خواہش

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	باب نہ ہو تو نابالغ کی ولایت دادا کو ہے وہ بھی نہ ہو تو بھائی کو ہے وہ بھی نہ ہو تو اس کی اولاد کو ہے ۱۲۵ وہ بھی نہ ہو تو اس کی اولاد ذکر کو ہے وہ بھی نہ ہو تو باپ کے چچا تایا کو ہے وہ بھی نہ ہو تو اس کے نواسی کو ہے۔		یہ نکاح فضولی ہوا جو ہندہ کی اجازت پر موقوف ہو گا۔ اگر ہندہ بالغہ سے اجازت لیے بغیر اس کی ماں نے نکاح کر دیا اور ہندہ کی رضاعتی ہوئی اور ۱۲۳ اس نے انکار نہ کیا بلکہ اس کے مکان پر چلی گئی اور رہی بھی تو یہ سب امور دلیل اجازت ہیں اگرچہ ہندہ نے قول سے اجازت نہ دی ہو۔		پر یہ نکاح موقوف رہے گا۔ جو نکاح باپ اور دادا کے سوا کسی دوسرے ولی نے کیا ہو ۱۲۱ اس میں عورت کو خیار بلوغ حاصل ہے اور خیار بلوغ کے لئے غلوت محسوس تو کیا وہی بھی مانع نہیں۔ عصب اور ذوی الفروض کے نہ ہونے کی صورت میں ولایت نکاح ذوی الارحام کے لئے ہے اور ۱۲۱ ان میں ماموں کا مرتبہ بھی عموں کے بعد ہے۔
۱۲۴	ولایت اجار باپ کو صرف تالغ پر ہے۔ بالغہ سے متعلق و عدل نہیں اگر اس نے نابالغ کا نکاح کر دیا تو اگر یہ نکاح عصب کا جائز کیا ہو یا اس کی ماں خود ۱۲۴ ولی ہو اور عصب باپ دادا کا فریب تو اس میں خیار بلوغ حاصل ہو گا اگر اگر غلوت نہیں ہوئی ہے تو عدت میں نہیں۔	۱۲۴	اگر روکی جھوٹی ہے اور وہ اپنے والدین کے یہاں رہتی ہے تو والدین اسے اپنے ساتھ باہر لے جاسکتے ہیں۔ ۱۲۴ سو تیل باپ اگر عصب ہے تو اس کو نابالغ روکی کی ولایت حاصل ہے ورنہ اس کی اجازت کی کوئی حاجت نہیں۔ والد کے مہرتے ہوئے تالیا زاد چچا کو نابالغہ کے نکاح کا حق نہیں ۱۲۴ اس کا مرتبہ باپ سے کئی درجہ بعد ہے۔	۱۲۲	اگر حانت نابالغی میں عہدہ کا نکاح اس کے عہدہ چھانے کر دیا تو اگر عہدہ کا کوئی ولی تھا اور قبل ۱۲۲ عقد یا بعد عقد اس نے اجازت دی یا عہدہ کا بھو بھیا اس کا ولی بھی ہے تو نکاح نافذ ہو گیا صرف عہدہ کو خیار بلوغ حاصل رہے گا۔
۱۲۸	جب ہندہ بالغہ ہے تو جس سے چاہے اس کا باپ نکاح کر دے ۱۲۸ نہیں بلکہ بالغہ کا اولیٰ ضروری ہے جب ہندہ بالغہ کا نکاح اس کے باپ نے بلا اولیٰ کر دیا اور بالغہ ۱۲۸ نے صراحتہ انکار کر دیا تو یہ نکاح	۱۲۴	یہ نکاح فضولی ہوا جو ہندہ کی اجازت پر موقوف ہو گا۔ اگر ہندہ بالغہ سے اجازت لیے بغیر اس کی ماں نے نکاح کر دیا اور ہندہ کی رضاعتی ہوئی اور ۱۲۳ اس نے انکار نہ کیا بلکہ اس کے مکان پر چلی گئی اور رہی بھی تو یہ سب امور دلیل اجازت ہیں اگرچہ ہندہ نے قول سے اجازت نہ دی ہو۔	۱۲۲	اگر حانت نابالغی میں عہدہ کا نکاح اس کے عہدہ چھانے کر دیا تو اگر عہدہ کا کوئی ولی تھا اور قبل ۱۲۲ عقد یا بعد عقد اس نے اجازت دی یا عہدہ کا بھو بھیا اس کا ولی بھی ہے تو نکاح نافذ ہو گیا صرف عہدہ کو خیار بلوغ حاصل رہے گا۔
۱۲۸	جب ہندہ بالغہ ہے تو جس سے چاہے اس کا باپ نکاح کر دے ۱۲۸ نہیں بلکہ بالغہ کا اولیٰ ضروری ہے جب ہندہ بالغہ کا نکاح اس کے باپ نے بلا اولیٰ کر دیا اور بالغہ ۱۲۸ نے صراحتہ انکار کر دیا تو یہ نکاح	۱۲۴	یہ نکاح فضولی ہوا جو ہندہ کی اجازت پر موقوف ہو گا۔ اگر ہندہ بالغہ سے اجازت لیے بغیر اس کی ماں نے نکاح کر دیا اور ہندہ کی رضاعتی ہوئی اور ۱۲۳ اس نے انکار نہ کیا بلکہ اس کے مکان پر چلی گئی اور رہی بھی تو یہ سب امور دلیل اجازت ہیں اگرچہ ہندہ نے قول سے اجازت نہ دی ہو۔	۱۲۲	اگر حانت نابالغی میں عہدہ کا نکاح اس کے عہدہ چھانے کر دیا تو اگر عہدہ کا کوئی ولی تھا اور قبل ۱۲۲ عقد یا بعد عقد اس نے اجازت دی یا عہدہ کا بھو بھیا اس کا ولی بھی ہے تو نکاح نافذ ہو گیا صرف عہدہ کو خیار بلوغ حاصل رہے گا۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۳۸	مستحقین کے نزدیک غیر کفو سے نکاح کی صورت میں اولیاء کو حق فسخ حاصل رہتا ہے لیکن خناختہ خانیہ یہ ہے کہ غیر کفو سے نکاح ممکن نہیں ہوتا۔	۱۳۷	عورت اگر بغور خود بغیر اجازت ولی غیر کفو سے نکاح کرے تو مذہب مطہق میں نکاح ہی نہیں ہوگا۔ اگر مرد کا فاسق ہونا معلوم نہ تھا اسب معلوم ہوا یا پہلے فاسق نہ تھا اب ہو گیا تو نکاح فسخ نہیں کیا جاسکتا۔ ان اگر غیر فاسق ہونا مشروط تھا یا مرد نے کفو ہونا ظاہر کیا تھا اور اب معلوم ہوا کہ وقت عقد فاسق تھا تو ولی کو اختیار ہے۔	۱۳۵	کفایت نسب میں یہ ضرور رکا ہے کہ مرد باعتبار نسب ایسا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح اولیاء زن کے لئے باعث تنگ و عار ہو۔ بعض جگہ کے سادات کرام اپنی اولاد کی قرشی غیر سید بلکہ اپنے خاندان کے سوا دوسرے سادات کو بھی دنیا میں عیب سمجھتے ہیں۔ ان امور کا اعتبار نہیں ہے۔ نسب میں صرف باپ کا نسب ہے سوا اولاد و نبات نہی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔
۱۳۸	ناکح چروا ہا ہے اولاد کو کاباب زمیں واسے تو دونوں باہم کفو نہیں ہیں۔	۱۳۶	جب لڑکی کا چچا زاد بھائی موجود ہے تو یہی ولی ہے بغیر اس کی اجازت کے غیر کفو سے نکاح نہیں ہو سکتا بلکہ کفو میں بھی اس کی اجازت پر نکاح موقوف ہے گا ورنہ ازنا کفو نہیں اگر کوئی اسے اپنی لڑکی دے تو نکاح ہو سکتا ہے۔	۱۳۴	سید کی ماں اگر پرنسب ہے غیر قرشی اس کا کفو نہیں۔
۱۳۹	جب عورت نے غیر کفو سے نکاح کیا تو صحیح یہ ہے کہ یہ نکاح ناجائز ہے۔	۱۳۵	جب باپ سید ہے تو بیٹا بھی سید ہی ہے اگر چہ ماں غیر قوم کی ہو بے دین مرد سے مسلمان عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا کہ مسلمان عورت کے نکاح کے لئے مرد مسلمان ہونا ضروری ہے۔	۱۳۴	فاسق مرد صاحب عورت کا کفو نہیں ہے۔
۱۳۹	جب ولد الزنا کا بوقت نکاح صحیح النسب ظاہر کرے جوئے نکاح ہو تو لڑکی اور اس کے اولیاء کو نکاح فسخ کرنے کا شرعی حق حاصل ہے حوالی لڑکے کا نکاح حلالی لڑکی ہے باکر ہو سکتا ہے۔	۱۳۸	اگر کفو نہ ہو اور یہ بوقت نکاح کفو ہو یا بیان کیا اور اسی شرط پر نکاح ہوا تو حق فسخ حاصل ہے۔	۱۳۴	نہیں ہے۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۴۲	دیتا ہے۔ کون لیتا ہے اگر یہاں دنیا تو آخرت کا مقابلہ سر پر ہے گا۔	۱۴۲	دینے والے کی ملک ہے بعد انتقال عورت وہ زبور ترکہ میں نہیں شمار کیا جائے گا۔	۱۴۲	حلالی لڑکے کا نکاح حلالی لڑکی سے جائز ہے۔
۱۴۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اذکار مطہرات و بنات کمرات کا مہر دیکھا سو درہم یا ندھا ہے	۱۴۳	اگر خلوت صحیحہ سے پہلے عورت کو طلاق دے دے تو شوہر پر نفقہ مہر لازم ہو گا۔	۱۴۳	باب المہر از ص ۱۴ تا ص ۱۶
۱۴۵	جبنا مہر مہمل ہے اسے وصول کرنے کے لئے عورت اپنے نفس کو روک سکتی ہے اگرچہ عورت اپنی خوشی سے شوہر کے یہاں جا چکی ہو بلکہ وہ چکی ہو۔	۱۴۳	اگر شوہر نے جبر و اکراہ سے مہر معاف کر دیا تو مہر معاف نہ ہوا۔	۱۴۳	برائتوں یا اپنے عزیز واقربا و احباب کے گھلانے یا ان کے یہاں مشغول و غیر تقسیم کرنے کے لئے کچھ روپیہ لیا تو یہ لینا دنیا جائز ہے جبکہ بطور رشوت نہ ہو۔
۱۴۵	اگر مہر مہمل میں سے ایک روپیہ بھی باقی رہ گیا ہے تو اس کے لینے کے لئے عورت اپنے کو روک سکتی ہے ایک فتویٰ کی تصحیح	۱۴۳	اگر عورت مہر کی معافی سے انکار کرتی ہو تو شوہر یا اس کے وارثوں کو جو اسوں سے ثابت کرنا ہو گا جب عورت نے برعنا و طبیعت مہر معاف کر دیا تو معاف ہو گیا اب وہ لینے کی مستحق نہ رہی۔	۱۴۳	منکوحہ کا انتقال ہو گیا تو شوہر پر پورا مہر واجب الادا ہو گیا اگرچہ خلوت نہ ہوئی ہو
۱۴۵	مہر مہمل وہ ہے جس کی ادائیگی کے لئے کوئی وقت مقرر نہ ہو مگر عورت میں مہر مہمل سے مراد مہر مؤخر ہوتی ہے جس کا مطالبہ بعد موت یا طلاق ہو تا ہے۔	۱۴۳	کم از کم مہر کی مقدار دس درہم شرط ہے اور نہ با دہ کے لئے شرط ہے کہ کوئی حد نہیں رکھی ہے۔	۱۴۳	جو زور مہر کہہ کر عورت کو دے سکے وہ مہر میں شمار ہوں گے اور عورت کے ورثہ اگر اس میں خلوت کریں تو گواہ سے ثابت کیا جائیگا ورنہ شوہر کا بخل و بیان کرنا کافی ہے۔
۱۴۶	بیوہ نے جب مہر معاف کر دیا تو معاف ہو گیا اس کا مطالبہ نہیں کیا سکتی ہاں شوہر کے ترکہ سے اپنا حصہ شرعی لے سکتی ہے۔	۱۴۴	مہر جو یا ندھا جا چکا ہو گا لازماً ہو گا۔	۱۴۳	اگر یہ مدعا ہو کہ جو کچھ زبور عورت کو دیا جاتا ہے عورت کو اس کا مالک نہیں کیا جاتا تو یہ
۱۴۶		۱۴۴	مہر پر ہے کہ شوہر اپنی حیثیت کو تلف کر کے مہر رکھے کہ یہ دین ہے۔	۱۴۳	
		۱۴۴	مہر کے بابت یہ نہ سمجھے کہ کون		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۵۲	نکاح کے لئے لڑکی کی جانب سے جائز معاہدے مثلاً مکان لکھوانا یا زینچہ کا طلب کرنا جائز ہے اور مکان کی رجسٹری کے لئے ہمد کے ساتھ لڑکی کی پوری بھی جاسکتی ہے۔	۱۵۱	سے عورت کے انگوٹھے کا نشان لیا گیا تو مہر معاف نہ ہوگا کہ اگر اکرہ کے ساتھ مہر معاف نہیں ہوتا۔	۱۳۸	نکاح فاسد میں اگر شوہر نے جماع کر لیا ہے تو ہر شل و مہر معافی میں جو کہ ہر عورت اس کا مستحق ہے جب عورت مر گئی اور مہر معاف نہیں کیا تو یہ عورت کا ترکہ ہے جس کے وارثین مستحق ہیں۔
۱۵۳	مہر اتنا ہو جو شوہر ادا کر سکے اگر اس کی وسعت سے زیادہ ہو تو شوہر یہ نیت ضرور رکھے کہ خدا مجھے عطا فرمائے اور میں ادا کروں۔	۱۵۲	عورت مسئولہ میں عورت کا مہر معجل و غیر معجل دونوں تھا تو مہر معجل کا مطالبہ عورت ہر وقت کر سکتی ہے اور نصف جو غیر معجل ہے اس میں تفصیل ہے۔	۱۳۸	ہندہ کا مہر جب زید کے ذمہ واجب الادا رہا اور ہندہ نے زید سے مطالبہ کیا اور وہ فلو نے پہنچا کہ میں فیصلہ کرنا چاہتا ہوں
۱۵۳	اگر مہر کی استطاعت نہ ہو لیس پقا ہو تو نکاح نہ کرنا بہتر ہے اور اس صورت میں روزہ کی کثرت کرے۔	۱۵۱	عورت اگر مرض الموت میں مہر معاف کرے تو یہ وصیت کے حکم میں ہے۔	۱۵۰	تے دعویٰ کیس ہزار مہر میں زید کی جائداد کو دوا دی تو اب ہندہ بھی اس جائداد کی مالک ہے زید کا کسی بیان میں فرض کہنا ہندہ کے لئے مضرب نہیں ہے۔
۱۵۴	اس خیال سے مہر زیادہ رکھنا کہ مجھے دینا نہیں ہے ناجائز ہے بعد طلاق یا مہر معجل جب عورت طلب کرے تو شوہر کو دینا ہوگا۔	۱۵۲	مہر کی معافی کے لئے عورت کی رضا شرط ہے اور اگر اکرہ کی صورت میں رضا مفقود ہے۔	۱۵۱	جب عورت سے سادہ کا عقد پر انگوٹھے کا نشان لیا گیا اس کا کچھ اقتدار نہیں اگر اس کا فخر شوہر وغیرہ مہر کی معافی لکھا میں تو اس سے مہر معاف نہ ہوگا۔
۱۵۵	جب لڑکا اذن نکاح کے وقت ہاں کہتا دشوار ہوتا ہے تو وہ خود مہر کیسے ملے کر سکتی ہے لہذا اس کے اولیاء و اقارب ملے کر سکتے ہیں مگر جو ملے ہو جائے لڑکی کو خبر دینا تاکہ وصول کر سکتے ہیں۔	۱۵۳	کا بین مہر کو کہتے ہیں۔	۱۵۱	اگر کا فخر مہر کی معافی لکھی ہو اور جبر و تشدد و زور و کوب

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	باب البہار		دیا جائے گا۔ جب عورت سے عرض الموت میں مہر صاف کیا ہے تو معاف نہ ہوا۔	۱۵۸	وہ اپنی رضامندی ظاہر کر سکے۔ اگر ولی و وکیل نے ولی سے اختیار عام لے لیا ہے کہ یہ مہر کی جو مقدار ملے کر دے عورت کو نکاح ہے تو اب مہر کے بارے میں نکاح کے وقت عورت کو خبر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
۱۶۲	از ص ۱۶۱ تا ص ۱۶۲ عورت کے جہیز میں جو کچھ سامان مطلب کی مالک عورت ہے بعد از انتقال عورت وہ سامان ترکین شمار ہوگا۔	۱۵۹	رڑکی کا والد اس کے مہر کا روپیہ لے اور اس کا زیور نہ کر رڑکی کو دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔	۱۵۹	نابالغ رڑکے کے نکاح میں باب اور بھائی نے جب مہر کی قیمت لی تو رڑکی ان سے اپنا مہر طلب کر سکتی ہے۔
۱۶۲	جہیز کے سامان کی جو تحریر لکھی جاتی ہے اس کا مطلب عورت اتنا ہے کہ داد ادا سے ضائع نہ کرے نیز کہ رڑکی بھی مالک نہیں۔	۱۶۰	جس طرح ولی کے بعد مطلق دینے میں پورا مہر واجب ہوتا ہے مخلوت کے بیچ بھی پورا مہر واجب اگرچہ ولی نہ ہوئی ہو۔	۱۶۰	جب رڑکے کے باب اور بھائی مہر کے ضامن ہوئے تو عورت کو بھائی ہے چاہے مہر کا مطالبہ شوہر سے کرے یا اس کے بھائی یا باب سے۔
	کتاب الطلاق		حقوق الزوجین		جو رد پیر قرض لیا گیا وہ قرض الادار ہے بہر میں نہیں وضع ہوگا۔
۱۶۳	از ص ۱۶۳ تا ص ۱۶۵ صفیہ کا طلاق صحیح نہیں ہے اگرچہ وہ مراہق ہو۔	۱۶۰	جس طرح عورت حقوق کے نہ ادا کرنے میں ماتوذ ہر گز شوہر بھی ماتوذ ہوگا۔	۱۶۰	نکاح میں جب یہ شرط قرار پائی کہ رد عورت کا قرض بھی ادا کرے گا تو یہ رقم رد مہر سے خارج ہے اور رد کو اس قرض کا ضامن قرار
۱۶۳	جب شوہر طلاق سے متعلق خط اور شہی گراف سے انکار کرتا ہے تو جب تک گواہان عادل سے یہ ثابت نہ ہوئے کہ یہ خط یا شہی گراف اسی شوہر نے لکھا یا دیا ہے طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔	۱۶۱	حقوق زوج سے متعلق حدیثیں اگر رد اپنی زوجہ صالحہ پر یہاں نشد دکتا ہے اور اس قدر رد کو بکتا ہے جس کی شرع نے اجازت تہیں دی ہے تو رد جبراً صالحہ کو اپنے گھر نہیں لے جاسکتا ہے۔	۱۶۱	۱۵۹

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۶۹	کہا، مجھ کو کچھ سے کام نہیں ہے، تو اس لفظ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ اگر شوہر عورت میں بد چلنی کے اعتبار پاتا ہو تو طلاق وید میں باہر سے چھڑی کے بعد شوہر کو سنا دیا اور شوہر نے سن کر نشان لگنا یا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔	۱۶۷	کے گھر سے چلی جائے تو شوہر قہراً وار ہے نہ عورت کو طلاق دینا ضروری ہے۔ اگر کا تب طلاق نامہ لے لکھے کے بعد شوہر کو سنا دیا اور شوہر نے سن کر نشان لگنا یا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔	۱۶۳	بغیر کسی وجہ شرعی کے طلاق مٹا ممنوع اور اللہ عزوجل کو ناپسند ہے۔ طلاق دینے اور طلب کرنے سے متعلق احادیث کریمہ و اضافات سلف۔ عوام کا یہ خیال غلط ہے کہ عورت بے اجازت شوہر اگر گھر سے چلی جائے تو نکاح سے منحل جاتی ہے۔ شوہر کا یہ کہنا کہ میری بیوی نکاح سے باہر ہو گئی الفاظ طلاق سے ہے بوقت طلاق عورت کا وہاں ہونا کچھ ضروری نہیں ہاں عورت کی طرف طلاق کی امانت ضروری ہے مثلاً یہ کہ میں نے اپنی فدیہ مسماۃ فلاں بنت فلاں کو طلاق دی۔ ایسی عورت کو جو آکارہ میری ہو اپنے شوہر کا حکم نہ سجالاتی ہو اور دوسرے مردوں سے یا سنا نہ کر لیا ہو طلاق دینا بالافتقا جائز بلکہ بہتر ہے۔ عورت اگر بلا اجازت شوہر
۱۶۹	کہا، مجھ کو کچھ سے کام نہیں ہے، تو اس لفظ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ اگر شوہر عورت میں بد چلنی کے اعتبار پاتا ہو تو طلاق وید میں باہر سے چھڑی کے بعد شوہر کو سنا دیا اور شوہر نے سن کر نشان لگنا یا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔	۱۶۷	کے گھر سے چلی جائے تو شوہر قہراً وار ہے نہ عورت کو طلاق دینا ضروری ہے۔ اگر کا تب طلاق نامہ لے لکھے کے بعد شوہر کو سنا دیا اور شوہر نے سن کر نشان لگنا یا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔	۱۶۳	بغیر کسی وجہ شرعی کے طلاق مٹا ممنوع اور اللہ عزوجل کو ناپسند ہے۔ طلاق دینے اور طلب کرنے سے متعلق احادیث کریمہ و اضافات سلف۔ عوام کا یہ خیال غلط ہے کہ عورت بے اجازت شوہر اگر گھر سے چلی جائے تو نکاح سے منحل جاتی ہے۔ شوہر کا یہ کہنا کہ میری بیوی نکاح سے باہر ہو گئی الفاظ طلاق سے ہے بوقت طلاق عورت کا وہاں ہونا کچھ ضروری نہیں ہاں عورت کی طرف طلاق کی امانت ضروری ہے مثلاً یہ کہ میں نے اپنی فدیہ مسماۃ فلاں بنت فلاں کو طلاق دی۔ ایسی عورت کو جو آکارہ میری ہو اپنے شوہر کا حکم نہ سجالاتی ہو اور دوسرے مردوں سے یا سنا نہ کر لیا ہو طلاق دینا بالافتقا جائز بلکہ بہتر ہے۔ عورت اگر بلا اجازت شوہر
۱۶۹	کہا، مجھ کو کچھ سے کام نہیں ہے، تو اس لفظ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ اگر شوہر عورت میں بد چلنی کے اعتبار پاتا ہو تو طلاق وید میں باہر سے چھڑی کے بعد شوہر کو سنا دیا اور شوہر نے سن کر نشان لگنا یا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔	۱۶۷	کے گھر سے چلی جائے تو شوہر قہراً وار ہے نہ عورت کو طلاق دینا ضروری ہے۔ اگر کا تب طلاق نامہ لے لکھے کے بعد شوہر کو سنا دیا اور شوہر نے سن کر نشان لگنا یا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔	۱۶۳	بغیر کسی وجہ شرعی کے طلاق مٹا ممنوع اور اللہ عزوجل کو ناپسند ہے۔ طلاق دینے اور طلب کرنے سے متعلق احادیث کریمہ و اضافات سلف۔ عوام کا یہ خیال غلط ہے کہ عورت بے اجازت شوہر اگر گھر سے چلی جائے تو نکاح سے منحل جاتی ہے۔ شوہر کا یہ کہنا کہ میری بیوی نکاح سے باہر ہو گئی الفاظ طلاق سے ہے بوقت طلاق عورت کا وہاں ہونا کچھ ضروری نہیں ہاں عورت کی طرف طلاق کی امانت ضروری ہے مثلاً یہ کہ میں نے اپنی فدیہ مسماۃ فلاں بنت فلاں کو طلاق دی۔ ایسی عورت کو جو آکارہ میری ہو اپنے شوہر کا حکم نہ سجالاتی ہو اور دوسرے مردوں سے یا سنا نہ کر لیا ہو طلاق دینا بالافتقا جائز بلکہ بہتر ہے۔ عورت اگر بلا اجازت شوہر

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۶۷	تو اس سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ زید پر دس گواہوں کی عورت سے شادی کر لی تو زید اس عورت کو اپنے گھر لاسکتا ہے۔ عورت بڑھ چکی ہو اور اس سے اولاد کی امید نہ ہو تو شوہر طلاق دے سکتا ہے۔ یوں ہی اگر شوہر کی طرف سے طلاق واقع ہو جائے تو شوہر کو اختیار ہے جبکہ رسوم ہو یا نیت طلاق ہو مگر جب شوہر تحریر کرے تو شوہر طلاق کے لئے ثبوت ضروری ہے۔ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کچھ پر کا قیصلہ شرعی مفید ہو۔ صورت مسئولہ میں اگر شوہر طلاق دینے سے طلاق واقع نہ ہوگی اور بلاغ ہے اور اس سے طلاق لکھ کر بھی طلاق ہوگی۔ صورت مسئولہ میں جب تک گواہوں سے تین طلاق کا ثبوت نہ ہو تو طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا۔	۱۶۸	جاسکتا ہے کہ کایہ بیان کر زید نے اس سے تین طلاق دینا بیان کیا تھا یہ کوئی ثبوت نہیں۔ اگر زید نے خود نشہ پیاسی نے پیئے ہوئے جھوٹا بیان کیا تو اگر نشہ کی حالت میں طلاق دی تو طلاق واقع ہوگی۔ اگر کسی نے دوسرا کا غلطی پر کر کے طلاق نامہ پر شوہر سے دستخط کرایا اور شوہر نے پشیمان ہو کر اس کا حکم نہ ہوگا۔ اگر چھ بھتیجی کی عورت سے زنا کر لے تو بھتیجی کا نکاح نہیں ہوگا اور جو اولاد ہوگی بھتیجی کی مانی جائے گی۔ طلاق کے لئے شوہر کا بلاغ ضروری شرط ہے۔ صورت مسئولہ میں جب شوہر نے عورت کو تین طلاقیں دے دیں تو تینوں واقع ہو گئیں خواہ لفظ کچھ کہ بھگدو میں نے تین طلاقیں دیں یا یوں کہ لفظ طلاق کو تین مرتبہ ذکر کیا ہو۔	۱۶۹	تو اس سے طلاق کے لئے گواہ کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جب شوہر زبان سے تین طلاقیں دے چکا ہے تو تحریر میں ایک لکھ یا تین لکھ نام وغیرہ لکھ یا نہ لکھ بہر حال تین طلاقیں واقع ہو گئی۔ اگر شوہر طلاق دینے سے انکار کرے اور وقت طلاق کوئی نہ تھا جو گواہی دے تو تین کے سامنے اس نے اقرار کیا ہے اس کی شہادت سے بھی طلاق ثابت ہو جائے گی۔ یوں ہی اگر پوچھنے پر اس نے ہاں کہہ دیا تو بھی طلاق ثابت ہو جائے گی۔ شوہر کا یہ لفظ "میری جانب سے" اس تحریر کے ذریعے سے طلاق بھی جاوے گی؟ الفاظ طلاق سے نہیں یہ نقطہ کار ہے۔ شوہر کا یہ لفظ "وہ اپنا شوہر دوسری جگہ کر کے گی" یہ طلاق ہے کہ شرعاً کافر عورت میں نکاح ہے حنفیہ کے نزدیک حالت اکرہ یعنی زبردستی میں بھی طلاق واقع

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	جائے گی۔		تو دونوں پر حقوق زوجیت لازم		خلاف ہوگا طلاق سمجھا جائے گا
	طلاق کے ساتھ اگر یہ کہا۔ تو	۱۹۳	ہیں اور جدا کر دے تو طلاق کے		تو طلاق واقع نہ ہوگی کہ یہ افلاک
۱۹۴	شکل میری ماں کے ہے؟ تو کیا حکم ہے		احکام ثابت ہوں گے۔		طلاق سے نہیں ہے۔
	اگر بہار میں غفلت کی حالت میں		افلاک طلاق کی بہت سی صورتیں		اگر بعض منع یا باہ اور وقت
۱۹۵	مرد نے صورت کو طلاق دی تو طلاق		میں ایسے واقعات ہیں کہ نگار نگار		کی بیماری ہے اور مباشرت پر
	واقع نہ ہوگی	۱۹۳	سمجھتے ہیں کہ طلاق ہو گئی حالانکہ		قدرت رکھتا ہے تو ایسی صورت
	ایک شخص منکوحہ کو چھوڑ کر کہیں		جہیں ہوتی تو میں اس کا عکس		میں شوہر پر طلاق دینا لازم نہیں
	چلا گیا دو تین ماہ تک ایک شہر سے		اپنا عوام کو اپنے علم و فہم پر مجبور	۱۸۹	ہے اور اگر بیماری اس حد تک ہے
	اس کے طلاق آتے رہے بعد ازاں		کر کے حکم لگا تاہم گزندہ نہیں ہے		کہ حقوق زوجیت ادا نہیں ہوتے
	اس نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے کر		عورتوں کو دھوکا دینے کے لئے		تو شوہر پر طلاق دینا واجب ہے
۱۹۹	لکھ بھیا اسی ماں سے منع و انہی		لوگوں نے یہ بات بشپور کر رکھی ہے		اگر شوہر سے عورت کے حقوق
	تو اگر گمان غالب ہو کہ خطا اسی کا ہے	۱۹۲	کہ عورت اگر گمراہی میں جائے تو		بیسے ادا نہ ہوتے ہوں تو عورت
	تو طلاق واقع ہو جائے گی بعد ازاں		طلاق واقع ہو جائے گی۔	۱۸۹	کو علیحدہ ہی کر دینا چاہئے ورنہ اس
	عورت کو دوسرے سے نکاح کرنا	۱۹۳	تقریر طلاق سے متعلق ایک		میں مفاسد کا دھماکہ کھلے گا۔
	جائز ہے۔		بہم فتویٰ۔		صورت مسئلہ میں جب عورت
	نکاح، طلاق، غلط، فسق		اگر عقد اس حد کا ہو کہ فعل تکلفی		بد چلن ہے اور پانچ سال سے متعلق
	تفریق یہ اسلامی اور شرعی چیز ہیں	۱۹۵	ان میں جو جائے تو اس صورت		بھی منقطع ہو چکے ہیں تو طلاق دینا
۲۰۰	ہیں ان کا وجود و ثبوت ہی فقہوں		میں طلاق واقع نہ ہوگی۔		جائز بلکہ مستحب ہے جو علماء و فقہاء
	طریق کے ساتھ ہوگا جس کو شرع نے		معمول عقد میں جتنی طلاقیں	۱۹۱	طلاق میں اصل خطر کو کہتے ہیں وہ
	مقرر فرمایا ہے۔	۱۹۵	دی جائیں گی واقع ہوں گی		بھی ایسی حالت میں طلاق دینے
	نکاح کی گرہ شوہر کے ہاتھ میں		اگر طلاق کے عین اثناء میں		کو جائز کہلے ہیں۔
	ہے اس کو اختیار ہے اس کو	۱۹۶	خود دھو تو احتیاطاً تین سمجھی		اگر شوہر عورت کو رکھنا چاہے

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۰۵	جو لوگ وقوع طلاق کے لئے مضائقہ یا شوہر کا رکھنے سے انکار کی شرط قرار دیتے ہیں، غلط ہے۔	۳۰۳	طلاق واقع ہونے کے لئے گناہ ضروری نہیں۔ اگر بالکل اتنی بات میں شوہر طلاق دے جب بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگر شوہر طلاق دینے سے انکار کرتا ہو تو جب تک گواہ نہ ہوں طلاق ثابت نہ ہوگی۔	۳۰۱	بمقررہ رکھے یا کھول ڈالے دوسرے سے اس کو تعلق نہیں مگر بالائزہ مخصوص صورتوں میں استثنا ہے۔ غیر مسلم کو مسلم پر ولا یتہ نہیں حاصل نہیں ہے۔
	صریح کا بیان از صفحہ ۲۵ تا ۲۱۹	۳۰۲	میاں بیوی ایک ہی سے زید ہوں تو نکاح نہیں ٹوٹتا جو ایسا کہتا ہے وہ احکام شرع سے باطل جاہل ہے۔	۳۰۰	فسخ یا تفریق قاضی کرے گا یا نائب قاضی جس کا مسلم منہ شرط ہے۔
۳۰۶	اگر زید نے اپنی بیوی سے یہ لفظ "میں نے اس کو طلاق بائن دیا" عین بار کہا تو تین طلاقیں واقع ہو گئیں بغیر غلطی اس کے نکاح میں اب وہ عودت نہیں آسکتی۔	۳۰۱	شہادت طلاق میں دو ہی تمام شرائط میں جو دیگر معاملات کے لئے ہیں۔	۲۹۹	شرعی فیصلہ کے جس طرح قاضی یا مسلم منہ شرط ہے، بچ کا بھی مسلم منہ ضروری ہے، بلکہ کافر کو اگر کسی امر کا حکم بنایا اور وہ مسلم ہو جانے کے بعد فیصلہ کرے تو یہ فیصلہ نافذ نہ ہوگا۔
۳۰۷	زید اور اس کی بیوی میں جھگڑا ہوا۔ زید کے پدمنے اس کی بیوی کی حمایت کی تو زید نے کہا: اگر تم اس کی حمایت کرتے ہو تو میں نے اس کو طلاق دی ہے تو اسے ایک طلاقِ رجعی واقع ہوئی۔ شوہر اگر چاہے عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔	۳۰۰	اگر مرد طلاق دینے سے انکار کرتا ہو تو کافر کی شہادت سے اگر چہ اس کے ساتھ ایک مسلم بھی ہو طلاق ثابت نہ ہوگی۔ شوہر کا یہ لفظ کہ "طلاق بائن" تصور فرمایا جائے، اس سے طلاق واقع نہ ہوگی کہ طلاق کا تصور طلاق نہیں ہے۔	۲۹۸	غیر مسلم حکم یا ثالث یا بچہ نے کسی مسلم کا نکاح فسخ کر دیا اور اس نے کسی دوسرے مرد سے نکاح کیا تو یہ نکاح باطل اور ایسا کرنے والا گنہگار اور مرتکب حرام ہے اور اس سے جو اولاد ہوگی ولد انحراف ہوگی اور یہ عودت دوسرے مرد کے ترکے سے محروم ہوگی۔
۳۰۸	طلاق رجعی میں رجوع کے لئے شوہر کا فقط یہ کہنا کافی ہے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا یا اگر	۲۹۷		۲۹۶	

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۶۷	ہوگی بغیر حلالہ اس عورت کو شوہر نہیں رکھ سکتا ہے۔ دعویٰ طلاق کے لئے رضا مندی اور خوشی کی حاجت نہیں ہے تو شخص اگر منہسی دل ہوگی اس طلاق کے لفظ کہہ دے تو واقع ہو جائے گی بلکہ اگر کہنا کچھ اور چاہتا تھا تو ان سے بلا قصد یہ لفظ نکال گیا تب طلاق تو طلاق ہو جائے گی۔ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا میں خوشی سے اس کو طلاق دیتا ہوں اب مجھے کچھ واسطہ نہ رہا۔ دو طلاق بائن ہو گئیں۔ اب مجھ سے کچھ واسطہ نہ رہا۔ طلاق کٹائی کے الفاظ سے ہے۔ عورت کو دو طلاق دینے کے بعد شوہر کا یہ کہنا: میں اس کو طلاق دے چکا، اس سے حیرت طلاق واقع نہ ہوگی کہ یہ لفظ اردو میں اخبار کے لئے بولا جاتا ہے۔ زید نے تنازعہ کے وقت اپنی	۳۶۸	نہیں لے جاؤں گا، تو اس سے چھوڑ دینا طلاق صرف یہ ہے جس سے ایک طلاق واقع ہوگی اور بقیہ الفاظ طلاق کہنا یہ ہے اگر ان الفاظ سے طلاق کی نیت تھی تو عورت بائن ہوگی ورنہ نہیں شوہر نے اپنی عورت سے دوبار کہا: میں نے تجھے چھوڑا میں نے تجھے چھوڑا تو دو طلاق واقع ہوں گی کہ یہ لفظ اردو زبان میں صرف طلاق ہے کہنا یہ نہیں کہ نیت وغیرہ کی حاجت پڑے۔ ایک شخص اپنی بیوی کو بار بار اتھا ادھا گیا دے رہا تھا اور اسی حالت میں کہہ رہا تھا: تجھے طلاق ہے، تو اگر ایک بار یہ لفظ کہا تو ایک طلاق واقع ہوگی اور دوبار کہا تو دو۔ اور ان دونوں صورتوں میں نیت عدت رجعت ہو سکتی ہے اور اگر تین بار کہا ہے تو طلاق مغلط	۳۶۹	دعویٰ وغیرہ کرے تو اس سے بھی رجعت ہو جائے گی۔ ایک طلاق رجعی میں شوہر نے دو طلاق کا مالک رہ جانا چاہا جب کبھی عورت کو دو طلاق دی جائے گی عورت مغلط ہو جائے گی ایک فتویٰ کی تصریح ترید نے بحالت طلاق اپنی بیوی کو بایں الفاظ طلاق دیا۔ خدا و رسول کو درمیان دے کر کہ طلاق دیا۔ طلاق۔ طلاق۔ تو تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔ رجعت طلاق رجعی میں ہوتی ہے مغلط میں نہیں۔ ایک شخص نے زنا کا الزام لگا کر اپنی عورت کو گھر سے نکال دیا اور یہ کہا: تو میرے کام کی نہیں ہے تو فاحشہ ہے، اور پسند اشتیاق کے سامنے یہ کہا: وہ عورت میرے کام کی نہیں ہے فاحشہ ہے اسی وجہ سے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اب میں اس کو

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۲۸	ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق ماکو، تو اگر ان الفاظ سے شوہر نے اپنی عورت کو طلاق دینے کی نیت کی ہے تو طلاقیں واقع ہوں گی ورنہ نہیں۔	۲۲۸	انکار نکاح یا نکاح سے ناواقفیت کے اظہار سے طلاق نہیں پڑتی اگرچہ یہ الفاظ نیت طلاق کہے جائیں لڑکے نے باپ سے کہا میں جانتا ہی نہیں کہ میرا نکاح ہوا ہے اور فلاں میری بیوی ہے باپ نے کہا اگر ایسا ہے تو پھر تم طلاق دیدو۔ لڑکے نے جواب میں کہا۔ طلاق، طلاق، تو تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔	۲۲۸	صورت مسئولہ میں زبردنے صرف یہ لفظ "میں نے طلاق کیا" دوبارہ کہے تو اگر واقع میں یہ صحیح ہے یعنی عورت کا نام لیا نہ اس کی طرف اشارہ کیا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور اگر اضافت کے ساتھ کہا تو دو طلاقیں واقع ہو گئیں۔
۲۲۹	غیر مدخولہ کا بیان از ۲۲۸ تا ۲۳۲ شوہر نے اپنی غیر مدخولہ عورت کو تین چار مرتبہ کہا، میں تے اپنی زوجہ کو طلاق دی، تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی اور باقی الفاظ لغو ہوئے۔	۲۲۹	و توجع طلاق کے لئے لفظ میں ہی امتناقت ہونا ضروری نہیں ہے شوہر کی نیت اور مراد میں ہو جب بھی طلاق واقع ہو جائیگی شوہر نے طلاق دی اور اضافت ذکر نہ کی تو اس کی نیت دیانت کی جائے اگر حلف کے ساتھ کہے کہ میری مراد اپنی زوجہ نہیں ہے تو طلاق کا حکم نہ ہوگا۔	۲۲۹	رجوع کا حکم صرف زمانہ عدت تک رہتا ہے عدت کے بعد وہ طلاق بائن ہو جاتی ہے جس میں نکاح مجدد کی ضرورت ہوتی ہے۔
۲۳۰	غیر مدخولہ عورت پر عدت نہیں ہے۔	۲۳۰	شوہر نے طلاق دی اور اضافت ذکر نہ کی تو اس کی نیت دیانت کی جائے اگر حلف کے ساتھ کہے کہ میری مراد اپنی زوجہ نہیں ہے تو طلاق کا حکم نہ ہوگا۔	۲۳۰	صورت مسئولہ میں عورت طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر طلاق کا منکر ہے تو کیا حکم ہے۔
۲۳۱	غیر مدخولہ عورت جس کو شوہر نے تین چار مرتبہ طلاق دی ہے وہ جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے اگر اسی شوہر سے پھر نکاح کرنا چاہے تو اس سے بھن دو بارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ علامہ کی حاجت نہ ہوگی۔	۲۳۱	شوہر نے عورت کو زہد کو ب کیا پھر حاکم بستر پر بیٹھا اور کہا	۲۳۱	شوہر کا جی یہ بیان ہے کہ اس کی مراد ہے کہ میری بیوی کو طلاق دے کر میرے یہاں سے نکل جائے اس پر نہ بدنے کہا۔ طلاق اطلاق کہتی ہو تو نو، طلاق، طلاق، تو دو طلاقیں پڑ گئیں۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۴۷	بوسے جاتے ہیں ہاں اگر شوہر نے ایقاعہ طلاق کی نیت کی ہو تو جلد طلاق ہو سکتی ہے۔ جو شخص یوں کہے: میں نے بالکل بیوی نے یا میرے بچوں نے اگر فلاں چیز کرانی ہو تو مجھ پر اپنی بیوی تین فلاں قول سے طلاق ہے، پھر وہ چہ ان کے گھر سے برآمد ہوگی اور اس شخص کی بیوی مقرب بھی ہوگی تو طلاق واقع ہوگی۔ تعلیق امر مستقبل پر ہوتی ہے گذشتہ پر نہیں۔ صورت مسکولہ میں علیہ الحدیث نے جب اپنے اقرار نامہ میں طلاق واقع ہونے کو دوسرے پہلے میں تان ولفق نہ ادا کرتے پر تعلیق کیا ہے اور نہیں ادا کیا تو تین طلاق واقع ہو گئیں۔ زید نے بکر پر نہاکی تنہیت لگائی اور دونوں نے مسجد میں قسم کھائی کہ اگر تو بھانجے تو جب جب میں نکاح کروں میری بیوی	۲۴۹	اور اس کی امانت ملک نکاح کی طرف نہ ہو تو اس سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ تعلیق میں شرط ہے کہ وقت تعلیق صحت نکاح میں ہو یا تعلیق نکاح پر ہو۔ شوہر کے اقرار نامہ کا یہ لفظ "میں بخیر یا اقرار نامہ استعفاء سمجھنا چاہیے" سے طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ اگر شوہر یہ کہتا "اگر خلافت ورنہ کی کروں تو طلاق سمجھ جائے" تو بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔ شوہر نے جب اپنی عورت کی خبر گیری نہ کرتے اور بالی بچوں کو خروج نہ دیتے پر طلاق کو تعلیق کیا پھر خبر نہ لی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ طلاق دینے کے بعد شوہر کے ان الفاظ: "کلمہ چکا تھا" جیسے چکا ہوں" سے جدید طلاق قائم نہ ہوگی کہ یہ الفاظ اخبار کے لئے	۲۴۸	بجائے کو اختیار ہے میری عورت کے طلاق دینے کا، میری عورت کے طلاق کا امر تیرے ہاتھ میں ہے اگر تو چاہے تو میری عورت کو طلاق دیدے، تو یہ عینوں صورتیں تعدیل کی ہیں توکیل کی نہیں اگر چہ توکیل کرنے کی تصریح بھی کردی ہو۔ طلاق نہ دینے کا معاہدہ تو معاہدہ اگر شوہر قسم بھی کھائے اور طلاق دیدے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ تعلیق کا بیان از ص ۲۴۶ تا ص ۲۴۷ زید نے نکاح سے پہلے اپنے اقرار نامہ میں تحریر کیا: اپنی زلیخہ کو نان ولفق نہ دوں تو اس کے والدین کو اختیار ہے اپنی زلیخہ کا عقد کسی دوسری جگہ کر دیں، تو اس سے طلاق نہ ہوگی۔ ایسی تعلیق جو قبل نکاح ہو

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۶۹	کے لئے دوپٹہ بنایا۔ ایک نے کھودیا تو شوہر نے کہا: جس نے اپنا دوپٹہ کھودیا اس پر طلاق ہے اور دونوں انکار کرتی ہیں تو کیا حکم ہے۔	۳۷۰	میں یہ سوچا کہ اتنے روپیہ ملنے پر عورت کو طلاق ہے تو چونکہ روپیہ نہیں دیا گیا طلاق بھی نہیں ہوئی اور اگر بعد شرط طلاق دینا ہے تو طلاق واقع ہوگئی اور پھر اس عورت کا بکرے سے نکاح ہوا تو یہ نکاح صحیح ہے۔	۳۷۱	مطلقہ متعلقہ ہو جائے تو نجات کی کیا صورت ہے۔
۳۷۱	اگر شوہر کے اقرار نامہ میں صرف یہ ہے کہ اگر اب اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی شہر جاؤ گے تو تمہاری بیوی پر طلاق ہے تو ایک طلاق واقعی ہوگئی۔	۳۷۲	عورت مسئلہ میں شوہر نے تین طلاق کو اس پر معلق کیا ہے کہ عورت بوقت عدم موجودگی شوہر میکے جائے یا بغیر اجازت جائے پھر جب شوہر نے اجازت دے دی تو تعلیق ختم ہوگئی۔	۳۷۳	زیر نے سسرال کے مکان کے بارے میں اپنی بیوی سے کہا اگر مرد اپنی عورت بندہ سے زنی و شوہر کا تعلق رکھتے ہوئے اس مکان میں رکھا گیا اور ایسی حالت میں آخر بھی رہی تو تم کو تین طلاق ہے اس کے بعد زید کی بیوی کا قیام اس مکان میں شاید ایک یا دوسرے روز تک رہا تو کیا حکم ہے۔
۳۷۲	شوہر نے کہا میں اگر اپنی زوجہ کو اس کے میکے سے بلا کر لاؤں یا بلاؤں تو اس کو طلاق ہے اس کو طلاق بائن ہے۔ اس کو طلاق بائن ہے اور شوہر نے کسی شخص کے ذریعہ سے بلایا تو تین طلاقیں واقع ہوگئیں۔	۳۷۳	ایک شخص کی دو بیویاں ہیں ان میں سے ایک نے شوہر سے پیٹنے کے لئے پانی رکھا شوہر نے جب پانی کا پیالہ اٹھایا تو بھونٹے کاٹ لیا شوہر نے کہا جس نے پانی رکھا اس کو طلاق اور دونوں عورتیں پانی رکھنے سے انکار کرتی ہیں تو کیا حکم ہے۔	۳۷۴	زید نے اپنی بیوی سے کہا تو اپنے باپ کے گھر اگر چلی گئی تو تجھے تین طلاق ہے تو اگر ان الفاظ کے بعد بیوی اپنے باپ کے گھر گئی تو تین طلاقیں ہوگئیں صورت مسئلہ میں زوجہ و زوجہ کے بیانات صحیح ہیں تو طلاق ثابت نہ ہوگی۔
۳۷۳	موتی ہے اور اس سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔	۳۷۴	خلعی سے اگر دوسرے الفاظ زبان سے نکل گئے تو طلاق میں قطعاً انہیں الفاظ پر حکم ہوگا	۳۷۵	عورت مسئلہ میں مرد نے جو طلاق نامہ لکھا ہے اگر اس

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	ہاں وصایتہ اگر دوسرے الفاظ کا تلفظ کرنا چاہتا تھا تو کبائش ہے۔		تو واقع ہو جائے گی۔		ہاں وصایتہ اگر دوسرے الفاظ کا تلفظ کرنا چاہتا تھا تو کبائش ہے۔
	تعلیق میں جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی		رجعت کا بیان		تعلیق میں جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی
۲۶۸	صورت مستولی میں رخصت پر اس عورت کی طلاق کو معلق کیا ہے جس سے ابھی نکاح نہیں ہوا ہے بلکہ نکاح ہونا طے پایا ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔	۲۶۸	از ص ۲۶۶ تا ص ۲۷۳	۲۶۸	صورت مستولی میں رخصت پر اس عورت کی طلاق کو معلق کیا ہے جس سے ابھی نکاح نہیں ہوا ہے بلکہ نکاح ہونا طے پایا ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔
	غیر منکوحہ کو طلاق نہیں دیا جاسکتی ہے۔		ماں بیٹے میں جھگڑا ہوا بیٹے نے اٹھ کر اپنی عورت کو دوسری طلاق دی تو دوسری طلاقیں واقع ہوئیں کسی نے سنا ہو یا نہ سنا ہو۔		غیر منکوحہ کو طلاق نہیں دیا جاسکتی ہے۔
	شوہر نے زبان سے کہا طلاق بائن ہے، مگر لکھنے والے نے نفی طرف سے لکھ دیا، طلاق بائن تصور فرمایا جائے، تو بھی ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔		دوسری طلاق کے لئے دوسرے کا سننا شرط نہیں ہے۔		شوہر نے زبان سے کہا طلاق بائن ہے، مگر لکھنے والے نے نفی طرف سے لکھ دیا، طلاق بائن تصور فرمایا جائے، تو بھی ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔
	طلاق مریض کا بیان		طلاق رجوع میں رجعت کیلئے یہ کہہ لینا کافی ہے، میں نے اپنی عورت فلاں کو واپس لیا، یا چاہے تو جدید نکاح کرے۔		طلاق مریض کا بیان
	از ص ۲۶۶ تا ۲۶۷		از ص ۲۶۶ تا ۲۷۳		از ص ۲۶۶ تا ۲۶۷
	اگر شوہر کما کالت نزع ہو تو اس کے عالم میں عورت کو طلاق دے		زید نے اپنی منکوحہ کو ایک بار دوسری طلاق دی اور دوبارہ کے بعد رجعت ہو گئی تو یہ رجعت صحیح ہے ہاں عدت پوری ہونے کے بعد بغیر نکاح جدید کے یہ عورت زید کی زوجیت میں نہیں آسکتی ہے زید نے اپنی زوجہ سے کہہ		اگر شوہر کما کالت نزع ہو تو اس کے عالم میں عورت کو طلاق دے
			زید نے اپنی عورت سے کہہ		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۷۱	نزدیکی ساس نے کہا: میری لڑکی کو چھوڑ دو۔ کچھ دیر کے بعد ساسی نے کہا: میری بہن کو چھوڑ دو۔ نزدیک نے اس وقت کچھ نہ کہا۔ چار پانچ گھنٹہ کے بعد باہر سے آیا۔ سوٹ اتارنے لگا۔ نزدیک بیوی نے کہا: کھانا کھاؤ، نزدیک نے کہا: کھانا کھا چکا اور جو تیار رہا میں بہن نے کہا میں نے کر دیا۔ تو ایسی صورت میں درمیان کی نیت معلوم کی جائے گی۔	۲۷۲	لفظ - جا - الفاظ کثا یہ ہے اور اس سے باطن طلاق ہوگا ہے جب کہ طلاق کی نیت ہو مگر صریح لفظ کے ساتھ جب اس کا استعمال ہو تو اس سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ یہ الفاظ - ہیں - چھوڑ دیے - اور طلاق دیدیا ہے - بغا ہر اخبار طلاق ہیں - صورت مسئلہ میں طلاق کا کاپہا لفظ کہ طلاق دی ہوگی ہے اس سے ایک طلاق واقع ہوگی اور دوسرا لفظ - کہ جو جس چاہے نکاح کرے - کثا یہ چاہے اس سے طلاق کی نیت ہے تو باطن طلاق واقع ہوگی۔ رجعت تحریر کے ذریعہ بھی ہو سکتی ہے۔ رجعت میں عورت کی رضامندی ضروری نہیں ہے بلکہ عورت انکار کرے جب بھی رجعت ہو جائے گی۔	۲۷۳	تو میری منہ پہن کے ہے اگر بچہ کو گھر میں رکھوں اور ہاتھ لگاؤں تو جیسے اپنی ماں بہن کو ہاتھ لگاؤں ایک ہفتہ بعد پھر زید نے کہا: میری غیرت اس کی مقتضی نہیں کہ میں اب بھی بندہ کو بحیثیت بیوی کروں۔ میری نیت طلاق کی تھی اور عہد بدینہ طلاق ہی یہ کہا تھا - تو ایک طلاق یا نواقض ہوگی۔ شوہر کو کسی اجنبیہ سے نامزد تعلق کی بنا پر لوگوں نے سمجھا یا تو وہ غضبناک ہو کر کہتا ہے: میرا اس (شوہر) کو بھی طلاق ہے اور اس (غیر شوہر) کو بھی - تو ایسی صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ صورت مسئلہ میں عورت پر دو رجعی طلاقیں واقع ہو گئیں ایک لفظ چھوڑ دیا سے اور دوسرا اس لفظ سے کہ - جا میں نے تجھ کو طلاق سے دیا۔
۲۷۴	حلالہ کا بیان از ۲۷۳ تا ۲۷۸	۲۷۵	حلالہ کی صورت میں جب عورت اور بکرہ دونوں خود اقرار کر رہے ہیں کہ باہم صحبت ہوئی ہے تو زید کا نکاح بعد طلاق و عدت اس عورت سے جائز ہے۔ صورت مسئلہ میں اگر دو معتبر گواہوں سے تین طلاق دنیا ثابت ہو تو بغیر حلالہ یہ پیشی نام کے حلالہ میں نہیں آ سکتی۔ اور اگر گواہ نہ ہو	۲۷۶	۲۷۷

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	فلح کا بیان از ص ۲۸ تا ص ۲۸۲ فلح طلاق بائن ہے بعد عدت عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے ہندہ کو جب شوہر اپنی تکلیفیں پہنچاتا ہے جس سے جان کا خوف ہے تو ایسی صورت میں عورت فلح کا مطالبہ کر سکتی ہے اور وہ طلاق نہ دے تو حاکم اس سے طلاق دلوا سکتا ہے۔ صورت مسؤل میں اگر شوہر نے فلح کے عوض میں روپیہ لیا ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ فلح میں مہر سے زیادہ عوض کے طلاق دینا مکروہ ہے۔ ظہار کا بیان از ص ۲۸ تا ص ۲۸۵ ظہار کا شوہر کی طرف سے نہونے کی تحقیق۔ اگر شوہر نے اپنی بیوی کو ماں کہا	۲۷۷ چچا جبا اپنی عورت کو طلاق دینے یا مرجائے تو بعد عدت اس عورت سے نکاح وصیت ہے "چل جا میرے گھر سے" لے تیرا فیصلہ "الفاظ کنایہ سے ہے شوہر نے اپنی بیوی سے کہا: جا میں نے طلاق طلاق دی؟ تو اس سے ایک طلاق واقع ہو گی لیکن اگر یہ کہا: میں نے طلاق دی۔ طلاق دی؟ تو وہ طلاقیں واقع ہوں گی۔ ایلا کا بیان از ص ۲۷۹ تا ص ۲۸۸ شوہر نے اپنی بیوی سے کہا "اگر تجھے رکھوں تو ماں کے ساتھ زنا کروں" تو یہ لفظ ایلا ہے اور اگر طلاق کی نیت ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ ۲۷۹	۲۷۵ تو امام کے بیان کو غلط ماننے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ نہی نے اپنی زوجہ کو کہا: نہی نے اس کو چھ مہینے کے لئے طلاق دیا ہے کہ نہی نے تجھ کو ایک مہینے کے لئے طلاق دیا ہے کہ نہی نے تجھ کو طلاق قطعی دیا: تو تین قسم واقع ہو گئیں۔ طلاق کسی زمانہ میں اس کے لئے نہیں ہوتی بلکہ جو طلاق دی جاتی ہے واقع ہو جاتی ہے۔ عرو نے اپنی بیوی سے کہا: میں نے تجھ کو چھ مہینے کے لئے طلاق دیا ہے پھر کیا قطع کیا تو صرف ایک طلاق ہی واقع ہوگی ان دوسرے لفظ طلاق سے نہیں ہے۔ اگر اربعہ جگہ جہور اس کے قائم ہیں کہ ایک مجلس میں تین ملاقاتیں دینے سے تین واقع ہو جاتی ہیں۔ امام زہدی کا قول		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۸۳	تو اس لفظ سے ظہار نہ ہوگا مگر ایسا کہنا منع ہے۔	۲۸۲	طلاق دی ہے تو بعد طلاق عورت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔	۲۸۱	میں جہاں رہتی تھی چلی آئے اور اسی مکان میں عدت گزارے۔
۲۸۲	شوہر کا اپنی بیوی کے بارے میں یہ لفظ وہ میری بہن ہے کہنا مکروہ و برا ہے مگر اس سے طلاق یا ظہار نہیں ہوتا کہ اس کے لئے تشبیہ کا لفظ ہونا ضروری ہے	۲۸۱	جس عورت کو زوجہ منقرض یا بڑھا چاہے جسے نہ آتا ہو اس کی عدت تین مہینہ ہے۔	۲۸۰	عورت و مرد کو ایک کے مکان میں رہتے تھے کہ شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس مکان کا کرایہ تین مہینہ ماہوار تھا تو اگر عورت کی حیثیت اتنی نہیں کہ تین روپے ماہوار کرایہ دے سکے تو اس کے قریب جو کم کرایہ کا مکان دستیاب ہو یا قریب میں کسی عزیز یا مکان ہو جس میں بیکار رہ سکتی ہے تو اس قریب ترک مکان میں چلی جائے اور وہاں عدت پورا کرے۔
۲۹۱	عورت کو زمانہ عدت میں گھر سے نکلنا حرام ہے۔	۲۸۰	طلاق و موت کی دونوں حالتوں میں حاملہ عورت کی عدت نفثہ حمل ہے۔	۲۷۹	حائضہ جو یا نائب حائضہ عدت کے اخذ نکاح نہیں کر سکتا جو بھی ایسا کرے وہ حرام کاری کا دلال ہے۔
۲۹۰	اگر عدت موت کی ہے اور اس کے پاس کھانے کو نہیں ہے کہ بغیر گھر سے نکلے کام نہیں ہے یا نقصان پہنچے گا تو گھر سے نکل سکتی ہے لیکن رات اسی گھر میں گزارے۔	۲۷۹	وہ عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ کبھی نہ رہی اور طلاق ہو گئی تو اس کی عدت نہیں ہے۔	۲۷۸	زوجہ یا شوہر کا معذور یا معذورنا عدت موت کے لئے مانگ نہیں ہے اسی طرح موت میں دخول یا خلوت ہونا بھی وجوب عدت کے لئے شرط نہیں۔
۲۸۹	اگر عورت کو عورت پر عدت نہیں ہے۔	۲۷۸	عورت اگر میکے یا رشتہ داری میں گئی تھی اور وفات شوہر کی خبر ملی تو فوراً عورت شوہر والے گھر	۲۷۷	بہار شریعت کے ایک مسئلہ کی تفتیح

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱	زنا جائزہ والا ہے۔ زید کے بھی مگر جب اس کی اولاد	۲۹۰	نکاح کی گواہی وہ لوگ بھی دے سکتے ہیں جو نکاح میں شریک نہ تھے مگر انہوں نے مستبر لوگوں	۲۹۱	عورت ہی کے لئے صرف عدت کیوں ہے۔ عدت اس مکان میں واجب ہے جو شوہر کی وفات کے وقت اس کی جائے سکونت ہے۔
۲۹۵	نکاح مجبور سے پیدا ہوئی ہے تو مصحح النسب ہے۔ زید جب ثابت النسب نہیں ہے تو اس کی اولاد اس خاندان	۲۹۲	سے نکاح جو ناسا ہے بلکہ وہ لوگ بھی نکاح کی گواہی دے سکتے ہیں جنہوں نے زن و مرد کو اس طرح رہتے دیکھا ہو جیسے میان بیوی رہتے ہیں۔	۲۹۳	نسب کا بیان از ص ۲۹۱ تا ص ۲۹۶ زن مفقودہ الخیر نے نکاح کیا اور اولاد بھی پیدا ہوئی کچھ زمانہ کے بعد شوہر ادلی آگیا تو عورت شوہر ادلی کو ملے گی اور اولاد شوہر ثانی کی ہوگی۔
۲۹۵	کو ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ زید نے حمل کے متعلق کہا وہ میرا نہیں ہے اور عورت نے بھی اس کی تصدیق کی، تو بھی یہ بچہ زید و ہندہ کا ہی مانا جائے گا۔ ثبوت زنا کے لئے چار مرد کی شہادت یا خود زانی کا اقرار	۲۹۴	عدت میں کم سے کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دو سال ہے بیماری کے سبب شکم بادی میں نمو کم ہو تو پیدائش دیر میں بھی ہو سکتی ہے۔	۲۹۵	ولد الزنا کا نسب زانی سے نہیں ثابت ہوگا اگرچہ زانی اقرار بھی کرے۔ ولد الزنا زانی کا وارث نہیں ہو سکتا ہے۔
۲۹۶	درکار ہے۔ جس طرح مرد کے کہنے سے کہیں لے فلاں عورت سے زنا کیا ہے۔ وہ عورت کا زنا ثابت نہیں ہوگا کہ طرح عورت کے کہنے سے مرد کا زنا ثابت نہ ہوگا۔ مرد نے عورت کو زنا نہ کہا تو عورت نے کہا میں نے تیرے ساتھ زنا کیا	۲۹۵	جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس حالت میں نکاح درست ہے پھر اگر نکاح اسی سے ہوا ہے جس کا حمل ہے تو وہی بھی کر سکتا ہے۔ رہا کہ اگر نکاح سے چھ مہینہ یا زیادہ میں پیدا ہوا ہے تو لہذا ولد الزنا نہیں کہیں گے اور چھ ماہ سے کم میں پیدا ہوا ہے تو	۲۹۶	عورت کا غیر قوم سے ہونا اس کی دلیل نہیں کہ نکاح نہیں ہوا اور جب اس سے اولاد ہوئی صحیح النسب نہیں ہے۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	اپنے ساتھ فروز شریک کرے۔ حق پرورش سب سے مقدم بچہ کی ماں کے بٹے ہے مگر جب اس کے پاس رکھنے میں بچہ کے ضائع چلنے کا صحیح اندیشہ ہو تو ماں کا حق ماقبل ہو جاتے گا۔	۲۹۸	اس وقت واجب ہے جب سنگ دست ہوں اور اولاد بانگ لفتاب ہو۔ اولاد میں جب چنڈ ہوں تو سب پر والدین کا نفقہ واجب ہے۔ ماں باپ کو پاپے کا بیٹا اولاد کو کیاں دے ہاں اگر ان میں اگر کوئی علم دین میں مشغول ہے اور کما نہیں اور دوسرا ایسا نہیں تو اس کو زیادہ دے سکتے ہیں یا ایک کو دوسرے پر دینی فقہیت ہے تو اس کو زیادہ دے سکتے ہیں۔ اور ایسا نہ ہو تو مکروہ و ممنوع ہے۔ اگر لڑکا صاحب لفتاب ہو تو والدین کو ان کے مناسب خرچہ دینا رہے اس میں روپیہ کی نقد شرع کی جانب سے مقرر نہیں ہے اگر اولاد کو انی وسعت نہ ہو کہ والدین کے اخراجات دینا رہے تو والدین کو کھانے پینے میں	۲۹۹	ہے تو اس صورت میں اجنبی مرد کا زانی ہونا ثابت نہ ہوگا۔ حضانت کا بیان از ص ۲۹۷ تا ص ۳۰۰ رہ کا سات برس کی عمر تک اور لڑکی نو برس تک ماں کی ترہیت میں رہیں گے اس کے بعد باپ یا ولی احق ہے اور اگر ماں نہ ہو یا اس نے اجنبی سے نکاح کر لیا ہو تو حق حضانت مائی کو ہے پھر وادی کو۔ باپ اگر مفلس ہے اور نابالغ کے پاس ماں ہے نہ خود کما کر کھا سکتا ہے تو نفقہ و ادا کے ذمہ ہے۔ بیوہ کی جانب سے اندیشہ ہو کہ معاذ اللہ تبدیلی مذہب کرے یا اجنبی سے نکاح کرے تو بچے اس سے فورا علیحدہ کر لے جائیں اور اب حق ترہیت وادی کو ہوگا۔ اں باپ کا نفقہ اولاد پر
	نفقہ کا بیان از ص ۳۰۱ تا ص ۳۰۳ جب عورت مکان شوہر سے اس کی اجازت کے بغیر چلی گئی تو ب تک والدین نہ ہو تو حق نفقہ نہ ہوگا اگر عورت نے نفقہ میں اپنے پاس سے خرچہ کیا ہو تو اس کے مطالبہ کا حق عورت کو اس وقت ہو تاں جب کہ پیشتر خا منی نہ بنے شوہر نفقہ کی ایک مقدار مدد کرے گی ہو یا زود عین کی رمضان مندی سے مقرر ہو چکا ہو۔ شوہر پر عورت کا نفقہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب عورت شوہر کے یہاں رہنے سے انکار	۳۰۱		۳۰۲	

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۷۶	دینے جھوٹے سچے معاملات میں قرآن شریف کو نہیں اٹھانا چاہئے وحشت دہانے کے لئے اولاد کا ہاتھ پکڑنا کوئی چیز نہیں ہے۔ قسم سے زیادہ اہم اولاد کا ہاتھ پکڑنا نہیں ہے۔ اگر قسم کھانا کسی معصیت شرعی کی بنا پر نہ ہو بعض صندیا دنیوی معاملہ میں آپس کی نفاسیت کا بنا پر قسم کھائی اور بظاہر قسم توڑنے میں نفع ہو تو ایسی قسم توڑ دے اور قسم کا کفارہ دیدے۔ مقدمہ خوارق ہونے کے خوف سے عدالت میں بھڑائی قسم کھانا اور قرآن مجید ہاتھ میں لے کر جھوٹ بولنا حرام ہے۔ کسی بات کا اطمینان کرنے کی وجہ سے قرآن مجید کی قسم کھانا درست ہے۔	۳۷۷	کے نزدیک وارث ہوا ہو اور اگر کچھ کسی مال کا مالک نہیں تو جس کے ذمہ اس کا نفقہ واجب ہے وہی رفاعت کی اجرت بھی دے گا۔ قسم کا بیان از منہ تا منہ کعبہ معظمہ کی قسم شرعاً قسم نہیں ہے۔ جن لوگوں نے کھانا کھلانے کی قسم کھائی ہے ان پر قسم کا پورا کرنا لازم ہے۔ کسی نے قسم کھائی کہ "اگر میں پرندہ کا گوشت نہ کھاؤں تو بائی مجھ پر حرام ہے پرندہ نہ کھا کیا گیا مگر مر گیا تو اب اگر میں پرندہ کو کاش کر رہا نہ کھلا دے اور اس کو ذبح کر کے کھائے تو قسم پوری نہ ہوگی۔ مٹا پر حلف نہیں حلف مرد مٹا علیہ پر ہے۔	۳۷۸	ذکر ہے۔ جتنے دنوں عورت شوہر کے یہاں نہیں رہی اس کا نفقہ شوہر پر نہیں ہے۔ جب مرد نان نفقہ دینے سے عاجز ہے تو عورت دھوی کرے وہ جبراً اس مرد سے طلاق دوائے یا نان نفقہ دوائے گا۔ مطلقہ اگر حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے اور مطلقہ کی عدت کا نفقہ شوہر پر واجب ہے۔ وضع حمل کے بعد اگر کچھ کو قوت دودھ چائے گی تو زنا منہ رضاعت کے دودھ چلانے کی اجرت شوہر سے لے گا۔ موت کی عدت کا نفقہ شوہر سے مال میں واجب نہیں ہے مالت حمل میں اگر شوہر کا انتقال ہو گیا تو بچہ کو دودھ چلانے کی اجرت بچہ کے مال سے دلائی جائے گی اگر بچہ اپنے باپ
	منہ کا بیان از منہ تا منہ				

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۱۵	<p>شرکت کا بیان</p> <p>از ص ۳۱۵ تا ص ۳۱۸</p> <p>درخت اگر زید کا ہے اور صرف بعض شاخیں دوسرے مکان میں لگی ہیں تو بھل زید ہی کے ہیں غور کا کچھ استحقاق نہیں۔</p> <p>اگر درخت کا تنہ عرو کے بھی بننے میرا ہے اور درخت لہریا نے لگا یا ہے جب بھی بھل کا مالک زید ہی ہے ہاں عرو کو اختیار ہے اپنی زمین میں درخت کے تنے کو پٹے دے یا نہیں۔</p> <p>ترید ایک حقیقت مشترکہ میں بمزدار تھا مگر اس نے کسی وجہ سے گاوؤں کی تحفیل اپنے بھائی کے سپرد کر دی۔ تو اب اس کو صرف تحفیل وصول ہی کا حق ہے یعنی آمدنی کے خرچہ کا اسے اختیار نہیں اگر کوئی جائیداد زید کے بن گئی کی ہے تو ان کے قرض کا بار جائیداد پر ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد</p>	۳۱۵	<p>لقطہ کا بیان</p> <p>از ص ۳۱۲ تا ص ۳۱۵</p> <p>لقطہ ایک طرح کی امانت ہے اس کا حکم یہ ہے کہ جو شخص جہاں جو چیز پائے وہاں اور بازاروں اور محلوں میں اعلیٰ کرے اگر مالک مل جائے اسے وہ بے درندہ اتنا زمانہ گزرنے پر کہ غن غائب ہو جائے کہ اب اس کا مالک تلاش نہ کرے گا یا وہ چیز کھانے یا پھینک کی قسم سے ہے تو یہ گمان ہونے پر کہ اب اگر کسی رچے گی تو خراب ہو جائے گی تو یہ شخص اگر فقیر ہے تو اپنے عرق میں لاسکتا ہے اور اگر غنی ہو تو فقیر کو دیدے پھر اگر مالک مل گیا اور وہ چیز صرف کر چکا ہے تو مالک کو اختیار ہے۔ اس کے تصرف کو جائز کر دے یا تاوان لے۔</p> <p>لقطہ کے جائز کا وہی حکم ہے جو اور چیزوں کا ہے۔</p>	۳۱۶	<p>سادات کرام کو زکوٰۃ وغیرہ دینے سے متعلق حدیثیں۔</p> <p>زکوٰۃ و صدقات واجبہا کو دینا ناجائز ہے اور مذکور بھی صدقہ واجبہ ہے لہذا یہ بھی سادات کے لئے ناجائز ہے۔</p> <p>منت کا کھانا صرف فقراء کھا سکتے ہیں اغنیاء کے لئے حلال نہیں ہے۔</p> <p>نذر شرعی اور نذر عرفی کی بحث</p> <p>منت کا ادا کرنا اگر دشواری گراں ہو تو کیا حکم ہے۔</p> <p>خما کر و ب کا فرض ہو تو اس کے مال کی نیاز نہیں ہو سکتی کیونکہ نیاز تام ہے ایصال ثواب کا اور کافر کے کسی فعل میں ثواب نہیں۔</p> <p>کافر کے مال سے نیاز دینا اور اس میں شرکت کرنا ناجائز ہے اور اس کا کھانا بھی اچھا نہیں ہے۔</p> <p>نذر کے مسائل و احکام</p>



صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۷۶	ثبوت زنا کے لئے اگر چار مرد عادل نہ ہوں تو الزام لگانے والے ہر ایک اٹھی اٹھی کوڑے سے تھپ اور ہمیشہ کے لئے مردود الشہادت ہیں جہاں حدود شرع قائم کرنا میرا نہ ہو وہاں مسلمان اپنے طور پر چرنا دے سکتے ہیں۔ دیں۔	۳۸۱	ہوں مثلاً باپ نے نیک بھوٹا اور اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ بیٹے کا رو بار ہے تو اس مال میں برابر کے شریک ہیں۔ اگر کاروبار میں باپ بیٹا دونوں باہم شریک ہوں تو دو صورتیں ہیں۔	۳۷۵	بقیہ جائداد ورثہ پر تقسیم ہوگی اور سب ورثہ اگر یہ چاہیں کہ جائداد کی آمدنی سے قرضہ ادا کر دیا جائے اور بعد اوائے دین اب جو آمدنی ہوگی وہ ورثہ پر تقسیم ہوگی تو اس کا انہیں اختیار ہے۔ اگر استاد و شاگرد کے مابین نذرانہ میلاد خیراتی کے بابت عقد شرکت ہوا ہے تو دونوں تقسیم کریں اور اگر عقد شرکت نہیں ہے اور اصل میلاد خواں استاد ہے اور شاگرد اس کے پاس سیکھتے اور ساتھ میں پڑھتے ہیں تو جو کچھ دینے والا استاد کو دے گا وہ استاد ہی کا ہوگا۔ بیٹے جب باپ کے ساتھ کام کریں اور باپ کے خیال میں ہوں تو جو کچھ آمدنی ہوگی سب کا مالک باپ ہی ہے اور بیٹے اجیر ہیں قرار نہیں پائیں گے محض مددگار تصور کئے جائیں گے۔ چند بھائی شرکت میں کام کرتے
۳۷۷	اس شخص کو جس نے بغیر نکاح عقد رکھ لی ہے اہل برادری بند کر دیں اور حجب تک بھی توبہ نہ کرے بلکہ میں شام نہ کریں عورت پر بھی زنا ہے کہ فوطی اس کے گھر سے نکل جائے ورنہ اسے بھی لوگ اپنے یہاں لگنے جائے روک دیں۔	۳۸۲	حدود و تغیر کا بیان از ص ۳۱ تا ص ۳۳ شریعت نے مدد زنا کے قیام کے لئے چار شخصوں کی گواہی کی ہے رکھی۔ الزام لگانے والوں پر ضروری ہے کہ شہادت شریفہ سے ثابت کریں اگر ثبوت نہ دے سکیں تو جس پر الزام لگایا گیا ہے اس سے قسم لیں اور جب قسم کھالے تو اس قسم کا اعتبار کریں۔ ثبوت زنا کے لئے چار مرد عادل کی شہادت ضروری ہے جنہوں نے اپنی آنکھ سے یہ فعل کرتے دیکھا ہے	۳۷۸	
۳۷۸	تین شخصوں کی شہادت سے زنا کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ جو شخص بغیر نکاح عورت کے رکھنے والے کو روکے اور باند رکھنے پر قدرت رکھتے ہوئے اور نہ روکیں تو وہ بھی گنہگار مذہب کے سزاوار ہیں۔ جو شخص زندگی سے زنا کرے	۳۷۹		۳۷۷	

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۸۱	قتل کر ڈالنے اور بعد گرفتاری اس کا قہر بھی مقبول نہیں ہے۔ کسی بھی معاملہ میں اگرچہ امام حق سزا بخشا جب بھی جرمانہ ناجائز و حرام ہے تو گون پر لازم ہے کہ اس جرمانہ سے باز آئیں ورنہ خود مجرم ہیں۔ اگر کسی مسلمان نے کہا، خدا کی قسم خود آؤں ہم مرد پر نہیں چڑھیں گے تو یہ بکھرے قائل ہیں کہ مسلمان ہیں اور جو روکھتا ہو تو دوبارہ نکاح کرے۔ دوسرے کا مال مار لینا حرام ہے۔ کچھری سے اگر خوف واقعہ نہ ہو جائے تو آخرت کے مواخذہ سے چھٹکارا نہ لے گا جب تک صاحب حق معاف نہ کر دے۔ جھوٹے معاملات میں قرآن کریم کو بیان میں لانا سنت و حرکات اور بہت بڑی ہے بالکل ہے جب تک ایسا شخص قہر نہ کرے مسلمان اس سے میل جول ترک کر دیں۔	۳۸۲	اس کے والدین اس فعل سے راضی ہوں اور نہ روکتے ہوں تو برادری کے لوگ ان کو اپنے سے خارج کر دیں۔ آج کے دور میں کسی شرعی مجرم کو برادری سے خارج کرنا کیا ہے۔ ہندہ اگر نہایت کی جگہ آندو رفت رکھتی ہے اور اس کی ماں بھائی کو خبر ہے اور حسب مقتضات نہیں روکتے ہیں تو دیوث ہیں اور ان کی اعانت حرام ہے۔ جرمانہ لینا حرام ہے۔ اگر کسی نے کسی کو نہ پرہیز تو اس نے نہایت سخت ظلم کیا ایسا شخص مستحق ناروغضب جبار اور حق اللہ و حق العبد میں گرفتار ہے۔ اہل برادری ایسے شخص کو برادری سے خارج کر دیں۔ سامرہ جو لوگوں کو ایذا دیتی ہے یا مار ڈالتی ہے شرعاً مستحق قتل ہے۔ بادشاہ اسلام اسے	۳۸۳	اولاد پیدا کرے۔ اس کے بچے حدتنا ہے۔ ایک وقت بھی قطعاً سزا کا چھوڑتے والا فاسق ہے یوں ہی بلا حد ستر و ستر و غیرہ روزہ و صوم کا تارک فاسق ہے اگرچہ ایک ہی روزہ چھوڑا ہو۔ جانور سے برا کام کرتے پر تعزیر ہے جانور سے وطنی کرنے والے کو سزا دی جائے گی اور جانور کو ذبح کر کے بلا دیا جائے گا۔ حضرت علی نے لوالت کرنے والوں کو ملا دیا اور حضرت ابوبکر نے ان پر دیوار ڈھادی۔ زانی حرام اور ایسا کرنے والے پر تعزیر ہے۔ نزدیک کا یہ کہنا کہ جانور سے طی اور لوالت و زانی کرنے سے غفلت نہیں آتا غلط ہے۔ ایسا سزا جو چھکچھ میں بیٹھا ہو اور حرام فعل کرتا ہو اور اس کی گمانی اپنے والدین کو دیتا ہو اور

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۶۶	بہتان باندھنا سخت کبیرہ ہے اور ایسے لوگوں پر توہم و غش ہے اور جن پر بہتان باندھا ہے ان سے معافی مانگنا لازم ہے۔	۳۶۶	ساتھ فقیروں کا کھانا کھانا کفارہ مقرر کیا تو یہ کوئی شرعی سزا نہیں ہے جس پر عمل کرنا ضروری ہو۔	۳۶۶	ایسا شخص جو کسی کی مشکوٰۃ کو بھگائے گیا تو جب تک یہ دونوں اپنے اپنے ناجائز فعل سے توبہ نہ کریں برادری میں شامل نہیں ہو سکتے ادا تو یہ یوں ہوگی کہ مرد عورت کو اپنے سے ملحدہ کہے۔
۳۶۸	گناہوں کے بیچوں ادا ہو چکی کا ذمہ داریاں۔	۳۶۸	عورت کے قصور کا شوہر نہ ہوا نہیں ہے کہ وہ عورت کی طرف سے کفارہ دے خصوصاً جب کہ وہ کفارہ شرعی نہ ہو۔	۳۶۸	مغنی گناہ کی توبہ حنفیہ اور طحاوی گناہ کی توبہ غلامیہ ہونی چاہئے۔
۳۶۹	بیچوں کے فیصلوں کی حقیقت زنا اگر ثابت ہو جائے تو اس کی سزا جلد یا درجہ ہے، محض اور محض کو رجح کیا جائے گا اور غیر محض اور غیر محض کو سوسو کوڑے مارے جائیں گے۔	۳۶۹	ایسی عورت جو زنا کی ترکیب ہوئی اسے طلاق دے دینا واجب نہیں ہے ہاں اس فعل کی وجہ سے اگر شوہر کو نفرت ہو جائے تو طلاق دے سکتا ہے مگر طلاق دینے پر مجبور نہیں کیا جائیگا البتہ شوہر پر لازم ہے کہ اس عورت سے توبہ کرائے۔	۳۶۹	کوئی مالی کفارہ لازم نہیں ہے صدقہ دل سے توبہ کفارہ ہے۔ جس جانور کے ساتھ وحلی کی لکھی اس کا گوشت کھانا یا اس کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھانا مکروہ ہے مگر دودھ کا کھانا اگر نہیں ہے۔
۳۷۰	شوہر نے زنا کیا تو عورت کا یہ سمجھنا کہ "میرے خاوند کو از روئے شریعت رجم کر دیا گیا ہے اور میں بیوہ ہو گئی۔ لہذا اپنے خاوند سے ملحدہ ہو کر بعد عدت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہوں باطل ہے۔ ہاں اگر عورت ایسے زانی شوہر سے چھوٹا حاصل کرنا چاہتی ہے تو خلع کر لے۔	۳۷۰	زانی اور زانیہ کے کفارہ میں گناہوں والوں کا جبراً کھانا طلب کرنا جائز نہیں ہے۔	۳۷۰	زنا سخت کبیرہ ہے اور نہایت میں اس کی سزا رجم یا سوسو کوڑے مارنا ہے۔
	✽	۳۷۱	ہندو چارٹی عورت سے جس نے تعلق پیدا کر لیا اس کی امانت حرام ہے۔		زانی اور زانیہ بیچوں کے

فہرست مسائل ضمنیہ فتاویٰ مجددیہ، جلد ثانی

مسائل	صفحہ	مسائل	صفحہ
کتاب النکاح		فرقہ اہل قرآن آیات و احادیث کی روشنی میں۔	۲۹
کافر کی تغلیم حرام ہے۔	۲	شوہر کو اپنی عورت کا زانیہ ہونا معلوم ہے اور بقدر طاقت منع نہیں کرتا ہے تو اس پر دیوث ہے۔	۳۴
عرف میں سنجابت شرافت نسب کے معنی میں ہے۔	۶	امر بشار کے کرنے میں اگر شرعی قباحت پیدا ہونا منظور ہو تو مباح کو ترک کریں بلکہ واجب دست کے عمل میں اگر حرام کا ارتکاب ہو تا ہو تو انہیں بھی ترک کرنا گواہ کو گواہی چھپانا اور جب معاملہ کا ثبوت اسی کی شہادت پر موقوف ہو تو گواہی نہ دینا حرام ہے۔ ایسے شخص پر تو بفرس ہے۔	۳۵
دوٹ کے علاوہ اور باجے حرام ہیں۔	۱۱	باب المحرمات	
منفی کا کام صورت سوال پر حکم نکھڑنا یا کیا کر دینا ہے۔ گواہوں سے ثبوت کے فیصلہ کرنا قاضی کا منصب ہے۔	۱۳	اگر عروہ ہندہ میں نامائز تعلق تھا اس وجہ سے عروہ ہندہ کو چار گتے روز دینا تھا تو لیتا دینا دونوں حرام ہے۔ اور عورت کی ماں بھائی جان بوجہ کھانا	۶۲
اگر گواہ فاسق، فاجر اور قابل قبول شہادت نہ ہو تو اس کی شہادت رد کر دی جائے گی۔	۱۴		
روافضی زائد جو معاذ اللہ سب یمنین کرتے قرآن مجید کو ناقص بتاتے ائمہ کرام کو انبیاء علیہم السلام پر نفیلت دیتے یا ایسوں کو اپنا مقتدا یا مسلمان جانتے ہیں بالاجماع کافرو مرتد ہیں۔	۲۰		
بیشک اللہ عزوجل عالم الغیب والشہادہ ہے اور اس کی عطا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم باکان و مایکون حاصل ہے۔	۲۲		
مومن کی اصلاح سے متعلق چند آیات و احادیث	۳۰		

مسائل	۳۸۵	مسائل	۳۸۵
<p>باب العفو</p> <p>قاعده کلیہ ہے کہ ہر ضرورت قول انما اعظم سے مدول نہ کیا جائے گا ہاں چنانچہ اصحاب فتویٰ قول صاحبین پر فتویٰ دیکھیں ہاں قول صاحبین پر عمل ہوگا۔ عمل ساقط کرنا گناہ ہے۔ غیر قرشی کو قرشی غیر قرشی پر نسا نفیت نہیں ہے اگرچہ غیر قرشی عربی النسل اور قرشی کی ماں نو مسلمہ ہو۔ جس کی ماں سیدہ ہو اور باپ سید نہ ہو اس کو بھی فی الجملہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت سے شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ دلدارا اپنی ماں کا حادثہ ہو سکتا ہے۔</p> <p>باب المهر</p> <p>تعلیق کے لئے ملک یا اضافت الی اللہ ضروری ہے۔ سودی قرضہ لینا حرام ہے جو کفالت مدبروں کی وفات کے بعد</p>	<p>۱۳۱</p> <p>۱۳۲</p> <p>۱۳۳</p> <p>۱۳۴</p> <p>۱۳۵</p> <p>۱۳۶</p> <p>۱۳۷</p> <p>۱۳۸</p> <p>۱۳۹</p> <p>۱۴۰</p> <p>۱۴۱</p> <p>۱۴۲</p> <p>۱۴۳</p> <p>۱۴۴</p> <p>۱۴۵</p> <p>۱۴۶</p> <p>۱۴۷</p> <p>۱۴۸</p> <p>۱۴۹</p> <p>۱۵۰</p> <p>۱۵۱</p> <p>۱۵۲</p> <p>۱۵۳</p> <p>۱۵۴</p> <p>۱۵۵</p> <p>۱۵۶</p> <p>۱۵۷</p> <p>۱۵۸</p> <p>۱۵۹</p> <p>۱۶۰</p> <p>۱۶۱</p> <p>۱۶۲</p> <p>۱۶۳</p> <p>۱۶۴</p> <p>۱۶۵</p> <p>۱۶۶</p> <p>۱۶۷</p> <p>۱۶۸</p> <p>۱۶۹</p> <p>۱۷۰</p> <p>۱۷۱</p> <p>۱۷۲</p> <p>۱۷۳</p> <p>۱۷۴</p> <p>۱۷۵</p> <p>۱۷۶</p> <p>۱۷۷</p> <p>۱۷۸</p> <p>۱۷۹</p> <p>۱۸۰</p> <p>۱۸۱</p> <p>۱۸۲</p> <p>۱۸۳</p> <p>۱۸۴</p> <p>۱۸۵</p> <p>۱۸۶</p> <p>۱۸۷</p> <p>۱۸۸</p> <p>۱۸۹</p> <p>۱۹۰</p> <p>۱۹۱</p> <p>۱۹۲</p> <p>۱۹۳</p> <p>۱۹۴</p> <p>۱۹۵</p> <p>۱۹۶</p> <p>۱۹۷</p> <p>۱۹۸</p> <p>۱۹۹</p> <p>۲۰۰</p> <p>۲۰۱</p> <p>۲۰۲</p> <p>۲۰۳</p> <p>۲۰۴</p> <p>۲۰۵</p> <p>۲۰۶</p> <p>۲۰۷</p> <p>۲۰۸</p> <p>۲۰۹</p> <p>۲۱۰</p> <p>۲۱۱</p> <p>۲۱۲</p> <p>۲۱۳</p> <p>۲۱۴</p> <p>۲۱۵</p> <p>۲۱۶</p> <p>۲۱۷</p> <p>۲۱۸</p> <p>۲۱۹</p> <p>۲۲۰</p> <p>۲۲۱</p> <p>۲۲۲</p> <p>۲۲۳</p> <p>۲۲۴</p> <p>۲۲۵</p> <p>۲۲۶</p> <p>۲۲۷</p> <p>۲۲۸</p> <p>۲۲۹</p> <p>۲۳۰</p> <p>۲۳۱</p> <p>۲۳۲</p> <p>۲۳۳</p> <p>۲۳۴</p> <p>۲۳۵</p> <p>۲۳۶</p> <p>۲۳۷</p> <p>۲۳۸</p> <p>۲۳۹</p> <p>۲۴۰</p> <p>۲۴۱</p> <p>۲۴۲</p> <p>۲۴۳</p> <p>۲۴۴</p> <p>۲۴۵</p> <p>۲۴۶</p> <p>۲۴۷</p> <p>۲۴۸</p> <p>۲۴۹</p> <p>۲۵۰</p> <p>۲۵۱</p> <p>۲۵۲</p> <p>۲۵۳</p> <p>۲۵۴</p> <p>۲۵۵</p> <p>۲۵۶</p> <p>۲۵۷</p> <p>۲۵۸</p> <p>۲۵۹</p> <p>۲۶۰</p> <p>۲۶۱</p> <p>۲۶۲</p> <p>۲۶۳</p> <p>۲۶۴</p> <p>۲۶۵</p> <p>۲۶۶</p> <p>۲۶۷</p> <p>۲۶۸</p> <p>۲۶۹</p> <p>۲۷۰</p> <p>۲۷۱</p> <p>۲۷۲</p> <p>۲۷۳</p> <p>۲۷۴</p> <p>۲۷۵</p> <p>۲۷۶</p> <p>۲۷۷</p> <p>۲۷۸</p> <p>۲۷۹</p> <p>۲۸۰</p> <p>۲۸۱</p> <p>۲۸۲</p> <p>۲۸۳</p> <p>۲۸۴</p> <p>۲۸۵</p> <p>۲۸۶</p> <p>۲۸۷</p> <p>۲۸۸</p> <p>۲۸۹</p> <p>۲۹۰</p> <p>۲۹۱</p> <p>۲۹۲</p> <p>۲۹۳</p> <p>۲۹۴</p> <p>۲۹۵</p> <p>۲۹۶</p> <p>۲۹۷</p> <p>۲۹۸</p> <p>۲۹۹</p> <p>۳۰۰</p> <p>۳۰۱</p> <p>۳۰۲</p> <p>۳۰۳</p> <p>۳۰۴</p> <p>۳۰۵</p> <p>۳۰۶</p> <p>۳۰۷</p> <p>۳۰۸</p> <p>۳۰۹</p> <p>۳۱۰</p> <p>۳۱۱</p> <p>۳۱۲</p> <p>۳۱۳</p> <p>۳۱۴</p> <p>۳۱۵</p> <p>۳۱۶</p> <p>۳۱۷</p> <p>۳۱۸</p> <p>۳۱۹</p> <p>۳۲۰</p> <p>۳۲۱</p> <p>۳۲۲</p> <p>۳۲۳</p> <p>۳۲۴</p> <p>۳۲۵</p> <p>۳۲۶</p> <p>۳۲۷</p> <p>۳۲۸</p> <p>۳۲۹</p> <p>۳۳۰</p> <p>۳۳۱</p> <p>۳۳۲</p> <p>۳۳۳</p> <p>۳۳۴</p> <p>۳۳۵</p> <p>۳۳۶</p> <p>۳۳۷</p> <p>۳۳۸</p> <p>۳۳۹</p> <p>۳۴۰</p> <p>۳۴۱</p> <p>۳۴۲</p> <p>۳۴۳</p> <p>۳۴۴</p> <p>۳۴۵</p> <p>۳۴۶</p> <p>۳۴۷</p> <p>۳۴۸</p> <p>۳۴۹</p> <p>۳۵۰</p> <p>۳۵۱</p> <p>۳۵۲</p> <p>۳۵۳</p> <p>۳۵۴</p> <p>۳۵۵</p> <p>۳۵۶</p> <p>۳۵۷</p> <p>۳۵۸</p> <p>۳۵۹</p> <p>۳۶۰</p> <p>۳۶۱</p> <p>۳۶۲</p> <p>۳۶۳</p> <p>۳۶۴</p> <p>۳۶۵</p> <p>۳۶۶</p> <p>۳۶۷</p> <p>۳۶۸</p> <p>۳۶۹</p> <p>۳۷۰</p> <p>۳۷۱</p> <p>۳۷۲</p> <p>۳۷۳</p> <p>۳۷۴</p> <p>۳۷۵</p> <p>۳۷۶</p> <p>۳۷۷</p> <p>۳۷۸</p> <p>۳۷۹</p> <p>۳۸۰</p> <p>۳۸۱</p> <p>۳۸۲</p> <p>۳۸۳</p> <p>۳۸۴</p> <p>۳۸۵</p> <p>۳۸۶</p> <p>۳۸۷</p> <p>۳۸۸</p> <p>۳۸۹</p> <p>۳۹۰</p> <p>۳۹۱</p> <p>۳۹۲</p> <p>۳۹۳</p> <p>۳۹۴</p> <p>۳۹۵</p> <p>۳۹۶</p> <p>۳۹۷</p> <p>۳۹۸</p> <p>۳۹۹</p> <p>۴۰۰</p> <p>۴۰۱</p> <p>۴۰۲</p> <p>۴۰۳</p> <p>۴۰۴</p> <p>۴۰۵</p> <p>۴۰۶</p> <p>۴۰۷</p> <p>۴۰۸</p> <p>۴۰۹</p> <p>۴۱۰</p> <p>۴۱۱</p> <p>۴۱۲</p> <p>۴۱۳</p> <p>۴۱۴</p> <p>۴۱۵</p> <p>۴۱۶</p> <p>۴۱۷</p> <p>۴۱۸</p> <p>۴۱۹</p> <p>۴۲۰</p> <p>۴۲۱</p> <p>۴۲۲</p> <p>۴۲۳</p> <p>۴۲۴</p> <p>۴۲۵</p> <p>۴۲۶</p> <p>۴۲۷</p> <p>۴۲۸</p> <p>۴۲۹</p> <p>۴۳۰</p> <p>۴۳۱</p> <p>۴۳۲</p> <p>۴۳۳</p> <p>۴۳۴</p> <p>۴۳۵</p> <p>۴۳۶</p> <p>۴۳۷</p> <p>۴۳۸</p> <p>۴۳۹</p> <p>۴۴۰</p> <p>۴۴۱</p> <p>۴۴۲</p> <p>۴۴۳</p> <p>۴۴۴</p> <p>۴۴۵</p> <p>۴۴۶</p> <p>۴۴۷</p> <p>۴۴۸</p> <p>۴۴۹</p> <p>۴۵۰</p> <p>۴۵۱</p> <p>۴۵۲</p> <p>۴۵۳</p> <p>۴۵۴</p> <p>۴۵۵</p> <p>۴۵۶</p> <p>۴۵۷</p> <p>۴۵۸</p> <p>۴۵۹</p> <p>۴۶۰</p> <p>۴۶۱</p> <p>۴۶۲</p> <p>۴۶۳</p> <p>۴۶۴</p> <p>۴۶۵</p> <p>۴۶۶</p> <p>۴۶۷</p> <p>۴۶۸</p> <p>۴۶۹</p> <p>۴۷۰</p> <p>۴۷۱</p> <p>۴۷۲</p> <p>۴۷۳</p> <p>۴۷۴</p> <p>۴۷۵</p> <p>۴۷۶</p> <p>۴۷۷</p> <p>۴۷۸</p> <p>۴۷۹</p> <p>۴۸۰</p> <p>۴۸۱</p> <p>۴۸۲</p> <p>۴۸۳</p> <p>۴۸۴</p> <p>۴۸۵</p> <p>۴۸۶</p> <p>۴۸۷</p> <p>۴۸۸</p> <p>۴۸۹</p> <p>۴۹۰</p> <p>۴۹۱</p> <p>۴۹۲</p> <p>۴۹۳</p> <p>۴۹۴</p> <p>۴۹۵</p> <p>۴۹۶</p> <p>۴۹۷</p> <p>۴۹۸</p> <p>۴۹۹</p> <p>۵۰۰</p> <p>۵۰۱</p> <p>۵۰۲</p> <p>۵۰۳</p> <p>۵۰۴</p> <p>۵۰۵</p> <p>۵۰۶</p> <p>۵۰۷</p> <p>۵۰۸</p> <p>۵۰۹</p> <p>۵۱۰</p> <p>۵۱۱</p> <p>۵۱۲</p> <p>۵۱۳</p> <p>۵۱۴</p> <p>۵۱۵</p> <p>۵۱۶</p> <p>۵۱۷</p> <p>۵۱۸</p> <p>۵۱۹</p> <p>۵۲۰</p> <p>۵۲۱</p> <p>۵۲۲</p> <p>۵۲۳</p> <p>۵۲۴</p> <p>۵۲۵</p> <p>۵۲۶</p> <p>۵۲۷</p> <p>۵۲۸</p> <p>۵۲۹</p> <p>۵۳۰</p> <p>۵۳۱</p> <p>۵۳۲</p> <p>۵۳۳</p> <p>۵۳۴</p> <p>۵۳۵</p> <p>۵۳۶</p> <p>۵۳۷</p> <p>۵۳۸</p> <p>۵۳۹</p> <p>۵۴۰</p> <p>۵۴۱</p> <p>۵۴۲</p> <p>۵۴۳</p> <p>۵۴۴</p> <p>۵۴۵</p> <p>۵۴۶</p> <p>۵۴۷</p> <p>۵۴۸</p> <p>۵۴۹</p> <p>۵۵۰</p> <p>۵۵۱</p> <p>۵۵۲</p> <p>۵۵۳</p> <p>۵۵۴</p> <p>۵۵۵</p> <p>۵۵۶</p> <p>۵۵۷</p> <p>۵۵۸</p> <p>۵۵۹</p> <p>۵۶۰</p> <p>۵۶۱</p> <p>۵۶۲</p> <p>۵۶۳</p> <p>۵۶۴</p> <p>۵۶۵</p> <p>۵۶۶</p> <p>۵۶۷</p> <p>۵۶۸</p> <p>۵۶۹</p> <p>۵۷۰</p> <p>۵۷۱</p> <p>۵۷۲</p> <p>۵۷۳</p> <p>۵۷۴</p> <p>۵۷۵</p> <p>۵۷۶</p> <p>۵۷۷</p> <p>۵۷۸</p> <p>۵۷۹</p> <p>۵۸۰</p> <p>۵۸۱</p> <p>۵۸۲</p> <p>۵۸۳</p> <p>۵۸۴</p> <p>۵۸۵</p> <p>۵۸۶</p> <p>۵۸۷</p> <p>۵۸۸</p> <p>۵۸۹</p> <p>۵۹۰</p> <p>۵۹۱</p> <p>۵۹۲</p> <p>۵۹۳</p> <p>۵۹۴</p> <p>۵۹۵</p> <p>۵۹۶</p> <p>۵۹۷</p> <p>۵۹۸</p> <p>۵۹۹</p> <p>۶۰۰</p> <p>۶۰۱</p> <p>۶۰۲</p> <p>۶۰۳</p> <p>۶۰۴</p> <p>۶۰۵</p> <p>۶۰۶</p> <p>۶۰۷</p> <p>۶۰۸</p> <p>۶۰۹</p> <p>۶۱۰</p> <p>۶۱۱</p> <p>۶۱۲</p> <p>۶۱۳</p> <p>۶۱۴</p> <p>۶۱۵</p> <p>۶۱۶</p> <p>۶۱۷</p> <p>۶۱۸</p> <p>۶۱۹</p> <p>۶۲۰</p> <p>۶۲۱</p> <p>۶۲۲</p> <p>۶۲۳</p> <p>۶۲۴</p> <p>۶۲۵</p> <p>۶۲۶</p> <p>۶۲۷</p> <p>۶۲۸</p> <p>۶۲۹</p> <p>۶۳۰</p> <p>۶۳۱</p> <p>۶۳۲</p> <p>۶۳۳</p> <p>۶۳۴</p> <p>۶۳۵</p> <p>۶۳۶</p> <p>۶۳۷</p> <p>۶۳۸</p> <p>۶۳۹</p> <p>۶۴۰</p> <p>۶۴۱</p> <p>۶۴۲</p> <p>۶۴۳</p> <p>۶۴۴</p> <p>۶۴۵</p> <p>۶۴۶</p> <p>۶۴۷</p> <p>۶۴۸</p> <p>۶۴۹</p> <p>۶۵۰</p> <p>۶۵۱</p> <p>۶۵۲</p> <p>۶۵۳</p> <p>۶۵۴</p> <p>۶۵۵</p> <p>۶۵۶</p> <p>۶۵۷</p> <p>۶۵۸</p> <p>۶۵۹</p> <p>۶۶۰</p> <p>۶۶۱</p> <p>۶۶۲</p> <p>۶۶۳</p> <p>۶۶۴</p> <p>۶۶۵</p> <p>۶۶۶</p> <p>۶۶۷</p> <p>۶۶۸</p> <p>۶۶۹</p> <p>۶۷۰</p> <p>۶۷۱</p> <p>۶۷۲</p> <p>۶۷۳</p> <p>۶۷۴</p> <p>۶۷۵</p> <p>۶۷۶</p> <p>۶۷۷</p> <p>۶۷۸</p> <p>۶۷۹</p> <p>۶۸۰</p> <p>۶۸۱</p> <p>۶۸۲</p> <p>۶۸۳</p> <p>۶۸۴</p> <p>۶۸۵</p> <p>۶۸۶</p> <p>۶۸۷</p> <p>۶۸۸</p> <p>۶۸۹</p> <p>۶۹۰</p> <p>۶۹۱</p> <p>۶۹۲</p> <p>۶۹۳</p> <p>۶۹۴</p> <p>۶۹۵</p> <p>۶۹۶</p> <p>۶۹۷</p> <p>۶۹۸</p> <p>۶۹۹</p> <p>۷۰۰</p> <p>۷۰۱</p> <p>۷۰۲</p> <p>۷۰۳</p> <p>۷۰۴</p> <p>۷۰۵</p> <p>۷۰۶</p> <p>۷۰۷</p> <p>۷۰۸</p> <p>۷۰۹</p> <p>۷۱۰</p> <p>۷۱۱</p> <p>۷۱۲</p> <p>۷۱۳</p> <p>۷۱۴</p> <p>۷۱۵</p> <p>۷۱۶</p> <p>۷۱۷</p> <p>۷۱۸</p> <p>۷۱۹</p> <p>۷۲۰</p> <p>۷۲۱</p> <p>۷۲۲</p> <p>۷۲۳</p> <p>۷۲۴</p> <p>۷۲۵</p> <p>۷۲۶</p> <p>۷۲۷</p> <p>۷۲۸</p> <p>۷۲۹</p> <p>۷۳۰</p> <p>۷۳۱</p> <p>۷۳۲</p> <p>۷۳۳</p> <p>۷۳۴</p> <p>۷۳۵</p> <p>۷۳۶</p> <p>۷۳۷</p> <p>۷۳۸</p> <p>۷۳۹</p> <p>۷۴۰</p> <p>۷۴۱</p> <p>۷۴۲</p> <p>۷۴۳</p> <p>۷۴۴</p> <p>۷۴۵</p> <p>۷۴۶</p> <p>۷۴۷</p> <p>۷۴۸</p> <p>۷۴۹</p> <p>۷۵۰</p> <p>۷۵۱</p> <p>۷۵۲</p> <p>۷۵۳</p> <p>۷۵۴</p> <p>۷۵۵</p> <p>۷۵۶</p> <p>۷۵۷</p> <p>۷۵۸</p> <p>۷۵۹</p> <p>۷۶۰</p> <p>۷۶۱</p> <p>۷۶۲</p> <p>۷۶۳</p> <p>۷۶۴</p> <p>۷۶۵</p> <p>۷۶۶</p> <p>۷۶۷</p> <p>۷۶۸</p> <p>۷۶۹</p> <p>۷۷۰</p> <p>۷۷۱</p> <p>۷۷۲</p> <p>۷۷۳</p> <p>۷۷۴</p> <p>۷۷۵</p> <p>۷۷۶</p> <p>۷۷۷</p> <p>۷۷۸</p> <p>۷۷۹</p> <p>۷۸۰</p> <p>۷۸۱</p> <p>۷۸۲</p> <p>۷۸۳</p> <p>۷۸۴</p> <p>۷۸۵</p> <p>۷۸۶</p> <p>۷۸۷</p> <p>۷۸۸</p> <p>۷۸۹</p> <p>۷۹۰</p> <p>۷۹۱</p> <p>۷۹۲</p> <p>۷۹۳</p> <p>۷۹۴</p> <p>۷۹۵</p> <p>۷۹۶</p> <p>۷۹۷</p> <p>۷۹۸</p> <p>۷۹۹</p> <p>۸۰۰</p> <p>۸۰۱</p> <p>۸۰۲</p> <p>۸۰۳</p> <p>۸۰۴</p> <p>۸۰۵</p> <p>۸۰۶</p> <p>۸۰۷</p> <p>۸۰۸</p> <p>۸۰۹</p> <p>۸۱۰</p> <p>۸۱۱</p> <p>۸۱۲</p> <p>۸۱۳</p> <p>۸۱۴</p> <p>۸۱۵</p> <p>۸۱۶</p> <p>۸۱۷</p> <p>۸۱۸</p> <p>۸۱۹</p> <p>۸۲۰</p> <p>۸۲۱</p> <p>۸۲۲</p> <p>۸۲۳</p> <p>۸۲۴</p> <p>۸۲۵</p> <p>۸۲۶</p> <p>۸۲۷</p> <p>۸۲۸</p> <p>۸۲۹</p> <p>۸۳۰</p> <p>۸۳۱</p> <p>۸۳۲</p> <p>۸۳۳</p> <p>۸۳۴</p> <p>۸۳۵</p> <p>۸۳۶</p> <p>۸۳۷</p> <p>۸۳۸</p> <p>۸۳۹</p> <p>۸۴۰</p> <p>۸۴۱</p> <p>۸۴۲</p> <p>۸۴۳</p> <p>۸۴۴</p> <p>۸۴۵</p> <p>۸۴۶</p> <p>۸۴۷</p> <p>۸۴۸</p> <p>۸۴۹</p> <p>۸۵۰</p> <p>۸۵۱</p> <p>۸۵۲</p> <p>۸۵۳</p> <p>۸۵۴</p> <p>۸۵۵</p> <p>۸۵۶</p> <p>۸۵۷</p> <p>۸۵۸</p> <p>۸۵۹</p> <p>۸۶۰</p> <p>۸۶۱</p> <p>۸۶۲</p> <p>۸۶۳</p> <p>۸۶۴</p> <p>۸۶۵</p> <p>۸۶۶</p> <p>۸۶۷</p> <p>۸۶۸</p> <p>۸۶۹</p> <p>۸۷۰</p> <p>۸۷۱</p> <p>۸۷۲</p> <p>۸۷۳</p> <p>۸۷۴</p> <p>۸۷۵</p> <p>۸۷۶</p> <p>۸۷۷</p> <p>۸۷۸</p> <p>۸۷۹</p> <p>۸۸۰</p> <p>۸۸۱</p> <p>۸۸۲</p> <p>۸۸۳</p> <p>۸۸۴</p> <p>۸۸۵</p> <p>۸۸۶</p> <p>۸۸۷</p> <p>۸۸۸</p> <p>۸۸۹</p> <p>۸۹۰</p> <p>۸۹۱</p> <p>۸۹۲</p> <p>۸۹۳</p> <p>۸۹۴</p> <p>۸۹۵</p> <p>۸۹۶</p> <p>۸۹۷</p> <p>۸۹۸</p> <p>۸۹۹</p> <p>۹۰۰</p> <p>۹۰۱</p> <p>۹۰۲</p> <p>۹۰۳</p> <p>۹۰۴</p> <p>۹۰۵</p> <p>۹۰۶</p> <p>۹۰۷</p> <p>۹۰۸</p> <p>۹۰۹</p> <p>۹۱۰</p> <p>۹۱۱</p> <p>۹۱۲</p> <p>۹۱۳</p> <p>۹۱۴</p> <p>۹۱۵</p> <p>۹۱۶</p> <p>۹۱۷</p> <p>۹۱۸</p> <p>۹۱۹</p> <p>۹۲۰</p> <p>۹۲۱</p> <p>۹۲۲</p> <p>۹۲۳</p> <p>۹۲۴</p> <p>۹۲۵</p> <p>۹۲۶</p> <p>۹۲۷</p> <p>۹۲۸</p> <p>۹۲۹</p> <p>۹۳۰</p> <p>۹۳۱</p> <p>۹۳۲</p> <p>۹۳۳</p> <p>۹۳۴</p> <p>۹۳۵</p> <p>۹۳۶</p> <p>۹۳۷</p> <p>۹۳۸</p> <p>۹۳۹</p> <p>۹۴۰</p> <p>۹۴۱</p> <p>۹۴۲</p> <p>۹۴۳</p> <p>۹۴۴</p> <p>۹۴۵</p> <p>۹۴۶</p> <p>۹۴۷</p> <p>۹۴۸</p> <p>۹۴۹</p> <p>۹۵۰</p> <p>۹۵۱</p> <p>۹۵۲</p> <p>۹۵۳</p> <p>۹۵۴</p> <p>۹۵۵</p> <p>۹۵۶</p> <p>۹۵۷</p> <p>۹۵۸</p> <p>۹۵۹</p> <p>۹۶۰</p> <p>۹۶۱</p> <p>۹۶۲</p> <p>۹۶۳</p> <p>۹۶۴</p> <p>۹۶۵</p> <p>۹۶۶</p> <p>۹۶۷</p> <p>۹۶۸</p> <p>۹۶۹</p> <p>۹۷۰</p> <p>۹۷۱</p> <p>۹۷۲</p> <p>۹۷۳</p> <p>۹۷۴</p> <p>۹۷۵</p> <p>۹۷۶</p> <p>۹۷۷</p> <p>۹۷۸</p> <p>۹۷۹</p> <p>۹۸۰</p> <p>۹۸۱</p> <p>۹۸۲</p> <p>۹۸۳</p> <p>۹۸۴</p> <p>۹۸۵</p> <p>۹۸۶</p> <p>۹۸۷</p> <p>۹۸۸</p> <p>۹۸۹</p> <p>۹۹۰</p> <p>۹۹۱</p> <p>۹۹۲</p> <p>۹۹۳</p> <p>۹۹۴</p> <p>۹۹۵</p> <p>۹۹۶</p> <p>۹۹۷</p> <p>۹۹۸</p> <p>۹۹۹</p> <p>۱۰۰۰</p>	<p>۱۳۱</p> <p>۱۳۲</p> <p>۱۳۳</p> <p>۱۳۴</p> <p>۱۳۵</p> <p>۱۳۶</p> <p>۱۳۷</p> <p>۱۳۸</p> <p>۱۳۹</p> <p>۱۴۰</p> <p>۱۴۱</p> <p>۱۴۲</p> <p>۱۴۳</p> <p>۱۴۴</p> <p>۱۴۵</p> <p>۱۴۶</p> <p>۱۴۷</p> <p>۱۴۸</p> <p>۱۴۹</p> <p>۱۵۰</p> <p>۱۵۱</p> <p>۱۵۲</p> <p>۱۵۳</p> <p>۱۵۴</p> <p>۱۵۵</p> <p>۱۵۶</p> <p>۱۵۷</p> <p>۱۵۸</p> <p>۱۵۹</p> <p>۱۶۰</p> <p>۱۶۱</p> <p>۱۶۲</p> <p>۱۶۳</p> <p>۱۶۴</p> <p>۱۶۵</p> <p>۱۶۶</p> <p>۱۶۷</p> <p>۱۶۸</p> <p>۱۶۹</p> <p>۱۷۰</p> <p>۱۷۱</p> <p>۱۷۲</p> <p>۱۷۳</p> <p>۱۷۴</p> <p>۱۷۵</p> <p>۱۷۶</p> <p>۱۷۷</p> <p>۱۷۸</p> <p>۱۷۹</p> <p>۱۸۰</p> <p>۱۸۱</p> <p>۱۸۲</p> <p>۱۸۳</p> <p>۱۸۴</p> <p>۱۸۵</p> <p>۱۸۶</p> <p>۱۸۷</p> <p>۱۸۸</p> <p>۱۸۹</p> <p>۱۹۰</p> <p>۱۹۱</p> <p>۱۹۲</p> <p>۱۹۳</p> <p>۱۹۴</p> <p>۱۹۵</p> <p>۱۹۶</p> <p>۱۹۷</p> <p>۱۹۸</p> <p>۱۹۹</p> <p>۲۰۰</p> <p>۲۰۱</p> <p>۲۰۲</p> <p>۲۰۳</p> <p>۲۰۴</p> <p>۲۰۵</p> <p>۲۰۶</p> <p>۲۰۷</p> <p>۲۰۸</p> <p>۲۰۹</p> <p>۲۱۰</p> <p>۲۱۱</p> <p>۲۱۲</p> <p>۲۱۳</p> <p>۲۱۴</p> <p>۲۱۵</p> <p>۲۱۶</p> <p>۲۱۷</p> <p>۲۱۸</p> <p>۲۱۹</p> <p>۲۲۰</p> <p>۲۲۱</p> <p>۲۲۲</p> <p>۲۲۳</p> <p>۲۲۴</p> <p>۲۲۵</p> <p>۲۲۶</p> <p>۲۲۷</p> <p>۲۲۸</p> <p>۲۲۹</p> <p>۲۳۰</p> <p>۲۳۱</p> <p>۲۳۲</p> <p>۲۳۳</p> <p>۲۳۴</p> <p>۲۳۵</p> <p>۲۳۶</p> <p>۲۳۷</p> <p>۲۳۸</p> <p>۲۳۹</p> <p>۲۴۰</p> <p>۲۴۱</p> <p>۲۴۲</p> <p>۲۴۳</p> <p>۲۴۴</p> <p>۲۴۵</p> <p>۲۴۶</p> <p>۲۴۷</p> <p>۲۴۸</p> <p>۲۴۹</p> <p>۲۵۰</p> <p>۲۵۱</p> <p>۲۵۲</p> <p>۲۵۳</p> <p>۲۵۴</p> <p>۲۵۵</p> <p>۲۵۶</</p>	

[illegible]

مسائل	مسائل	مسائل	مسائل
۱۹۲	تعلیق کا بیان	۱۹۳	ملاقات کی ہوا اور شرط متعارف نہ ہو تو یہ معافی صحیح نہیں ہے
۱۹۳	عورت اسی وقت نام و نفقہ کی حق ہوتی ہے جب شوہر کے یہاں رہے	۱۹۴	قائد کے لئے وہ تمام شرائط درکار ہیں جو شہادت کے لئے ضروری ہیں۔
۱۹۴	مرض الموت میں اگر شوہر عورت کو قتل کر دے تو وہ میراث سے محروم نہ ہوگا۔	۱۹۵	میاں بیوی ایک پرے پرے مرید ہو سکتے ہیں
۱۹۵	حلالہ کا بیان	۱۹۶	معاہدہ کرام اور ان کی ازواج بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوتے تھے۔
۱۹۶	حنفی کو امام اعظم کے مسلک سے حلال کرنا جائز نہیں ہے۔	۱۹۷	اضافت کا بیان
۱۹۷	بلا ضرورت شرعی اپنے امام کے مسلک کو چھوڑ کر دوسرے کے مسلک پر چلنا	۱۹۸	واقعہ کی تحقیق کرنا قاضی کا کام ہے اور نفی کی ذمہ داری عورت مسکولہ کا جواب دیدیہ ہے
۱۹۸	مواضع نفس کی پیروی ہے نہ کہ باطل و فحش	۱۹۹	کنایہ کا بیان
۱۹۹	عدت کا بیان	۲۰۰	کپڑے یا زیور جو عورت کے پاس بطور عقیقہ میں اگر ان میں سے قبل غلطی تلف ہو گیا مثلاً چھوڑے گیا، گر پڑا پیٹنے بہتے میں ٹوٹا، بگڑا، خراب ہو گیا تو اس پر کچھ تاوان نہیں بشرطیکہ وہیں تک استعمال میں لائی ہو چکیاں تک پیٹنے میں عورت حاضر و حاضر نہ ہو جاتی ہے۔
۲۰۰	اجنبی عورت سے متعلق حدیں	۲۰۱	حدود و تعزیر کا بیان
۲۰۱	حدود و تعزیر کا بیان	۲۰۲	جو شخص بالاعلان لواطت اور زانیہ کرتا ہو اسے امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
۲۰۲	حدود و تعزیر کا بیان	۲۰۳	حدود و تعزیر کا بیان
۲۰۳	حدود و تعزیر کا بیان	۲۰۴	حدود و تعزیر کا بیان
۲۰۴	حدود و تعزیر کا بیان	۲۰۵	حدود و تعزیر کا بیان

صدر الشریعہ — ایک زندہ جاوید شخصیت

بڑے بڑے علماء دین و مفتیان شرع متین سند میں اس کتاب کا تالپہ پیش فرماتے ہیں انہوں کا تذکرہ کیا فرمے گی اس سے متعارف کر کے مصنف علیہ الرحمہ کے سنوں احسان ہوں گے یا بہادر شریعت علوم و فہم و انکشاف شرعیہ کا کھینچ ہے جس سے امتیازات کی ستاری ہوتی ہے کہ حضرت صدر الشریعہ و متاثرہ تعالیٰ علیہ کو علم ہدیہ میں بعد عموماً درجہ کی سائل کیلئے اندازہ و سزاس حاصل تھی۔ آپ خدا ترسی و سادگی و عجز و کمساری اور شفقت و رافت خلوص و محبت کے تجسم تھے۔ حق بات قبول کرنے میں بخدا بھی آپ کو کسر شان کا احساس نہ ہوتا تھا بزرگوں کی ہدایت نصیحت آپ کے لئے قابل احترام و نقش کا لالچ ہوتی تھیں آپ یقیناً خدا ترس عالم کامل اور دیدار بزرگ تھے آپ نے اپنے کچھ واقعات بیان فرمائے ہیں جن سے آپ کی خدا ترسی قبولیت حق و بلند چوٹی خوب خوب نمایاں ہوتی ہیں، انظر الیہ کے ذوق کی تسکین کے لئے چند واقعات و صحت کے جاریہ ہیں؛

آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجدد و درواں اٹلی حضرت عظیم اکبر کے نام مرحوم ناصر بن علی رحمۃ اللہ علیہ ملے تھے میں عبادت کو کما حساب محاذ پر پہنچا حضور مب شکیات کا کیا حال ہے؟ فرمایا شکیات کسی سے ہو؟ اللہ سے ذوق شکیات پہلے تھی اور مطلب ہے بندہ کو خدا سے کیسی شکایت؟ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے زندگی بھر کے لئے اس محاذ سے توبہ کر لیا۔ دوسرا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ تالپہ چیر کاٹی ہے، جیسے چالے میں شکر ہے، جی ہاں اکالی ہے، اگر اعلیٰ حضرت کی بیڑم میں کسی نے ایسے الفاظ استعمال کئے تو کہتے تو نہیں مگر تنبیہ ضرور فرماتے اس لئے کہ لفظ کاٹنی اس لئے الہی

بلند چوٹی اور انور علیہ السلام کی سیرت و انوار کی فکر کا نہ ہونا۔ شخصیت صدر الشریعہ درمیانہ الحاج حضرت علامہ محمد علی صاحب قیادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے بلبل اللہ و فدا و کما بزرگ اور دیدار نظام روزگار و عابد شب بیدار و شیخ فاضل پادشاہ اور بہت بڑے متقی و بہرہ ور تھے۔ درج سلت و تشکیل ملت اور استقامت اسکا کہ لئے جز نمایاں خدمات آپ نے انجام دی ہیں وہ تاریخ عالم کے اور ان میں آپ در سے شہت کرنے کے لائق اور قابل صد تحسین ہیں؟

آپ کی تصنیفات میں بہادر شریعت ہر شے کے لئے فرو کے لئے نمایاں سرا اور پیش ہر اعلیٰ ہے جس میں صرف توبہ و رسالت کے بنیادی عقائد کو ان کی اہتمام و تقبیح کے لئے نراے انداز اور نہایت دلکش و خوش طور پر عام فہم زبان میں پیش کر کے لئے ہیں بلکہ وہ ناک تر مسائل استنباطی عالمانہ بصیرت سے مندرج کر دیئے گئے ہیں جو زندگی کے تمام شعبوں میں روز و شب کا آئے والے میں سیر و مشاہدہ اور ذاتی تجربہ کے کہ جس کو تر مسلم دیکھنے والے لوگ بھی جس سے استفادہ کرتے ہیں انھیں اکثر در شریعت مسائل علم کے گرام و فقیہانہ علم کے دریافت کی حاجت نہیں ہوتی ہے سترہ حصوں پر مشتمل بہادر شریعت میں احکام ربانی احادیث نبوی اور اقوال ائمہ مجتہدین پر مبنی ان کے اس طرز نگارش سے بھر دیئے گئے ہیں کہ بے ساختہ تاریکی کا راتھ لہے بہک ہاڑا اسے صدر الشریعہ آپ نے سندر کو کونے میں بند کر ڈالا ہے خداوند قدس آپ کی اس سائی جیلہ کہ اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں مقبول فرمائے۔ آمین اس کتاب کے مستند اور ثقہ جسے کی دلیل توبہ ہے کہ

میں سے ہے اس لئے اس کا استعمال مناسب نہیں ہے، بگیا آپ کا
اس پر بھی احتیاطی عمل تھا، لیکن ہے کہ آپ کے سامعین و مقلدین
باطنی بنفس و مدسے آپ کی ان باتوں کو تفسیر پر محمول کر لیں
جس کتبہ پر فکر سے دنیا کو تزکیہ قلب و راست گرائی کا سبق ملا
وہاں تفسیر کا گذر رکھا۔

آپ مسلک امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ کے بے غرضہ امین و دارِ رشتہ تھے اور حضرت علامہ فضل حق
خیر آبادی علیہ الرحمہ کے لائق و فاضل جانشین اور حضرت مولانا
ہدایت اللہ صاحب دہلوی علیہ الرحمہ کے شاگرد و خدیو تھے۔
اگر مجدد دورِ رانی اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ
تعالیٰ علیہ کی شخصیت، حق تعالیٰ تعالیٰ توفیق و نصرت عطا فرماتا
فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ کی بھی شخصیت ایسی ہو کہ تکرار
حضرت نضر اللہ آزاد کر سکیں آپ حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز
رحمۃ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد و رشید اور حضرت مولانا
ہدایت اللہ صاحب دہلوی علیہ الرحمہ کے استاد اور باور
شخصیت کے الگ تھے خلیہ دور کے آخری امام و مجدد شاہ
دہلوی کے مایہ نازان و بار میں مستقامی و اعتقاد پر ناز و دوخت و فخر
تھے شاہ کے خاص منیر خیر و دوست راست تھے آپ کی ادا ہند
کے طبع و ذوق و فاضل انداز و سبک امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے
آخری مدد سے یں جب مغلیہ حکومت کا زوال اور انگریزی تسلط و
آقت کا ظہور ہوا تو آپ نے جابر و نظام انگیز و عسکرانہ کے خلاف
بیانگ و دلی مجاہد و فدا نام فرمایا اور انگریزی تسلط و اقتدار اور
اس کے ارد و روش کے استیصال کے لئے سبکی طبع کی اور مجاہدہ
شاد و کی زحمت گزار و قربانی یں ایک کمر بزمۃ اللہ میں اپنی
جان و جان و تڑپ کے سپرد فرمائی لیکن نصرت الہی کی طاعت و حکومت کو
تسلیم نہ فرمایا جابر و نظام انگیز و عسکرانہ کے ظلم و تشدد و شقاوت و
بربریت کا نشانہ بنے مدد سے لیکن ظالم مسکراں سے رحمہم کی ایک
وفاقی انگیزوں کے متعلق تفسیل پر نہ کہ جس کی دولت و رخصت

موت قہریدہ مذاق و نمونہ کا نام ہے
خواجہ کے پرے میں بیاد رکھا کا ایک پڑھا ہے

اکا بیگ و حجاب و عارفانہ کے شاگرد و رشید حضرت
مولانا ہدایت اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوز و گداز
استحقاق سے صدر و اشرف و بدر و اعظم حضرت مولانا حکیم محمد امجد علی
قبر و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحصیل علوم دینیہ و فنون عقلیہ و اسلامیہ
آپ کی فیاضیت و فدا واد و صلاحیت کو دیکھ کر آپ کے استاد و خرم
علیہ اسرار شاد و فزا کہ تے کہ شاگرد و تلامذہ ایک وہ بھی ہر دوست الی
میں اور اپنی فاضل اس کی توفیق آپ کی تعلیم و تربیت میں سرگرم
مذکور فرمایا آپ نے بھی شفیق استاد کی فاضل توجہ و شفقت
دیکھی کہ جب انداز و محنت و مشقت کے ساتھ حصول تعلیم میں
مشک و ہمت اور اپنی انفرادی حیثیت حاصل کرنی غرضیکہ میراں
استاد سے علوم دینیہ و فنون عقلیہ کی تکمیل فرما کر علوم دینیہ کے
درخان انتخاب ہوتے دوروں کو کیا اور ان فنون عقلیہ کے تابندہ
ماہتاب ہوتے خود و حواس سے نا آشنا افراد کو احساس و
خود کو راہ پر گامزن فرمایا۔

آپ کے علمی کاموں میں دینی خدمات، زہد و تقویٰ کے
خدمات اور تمدنی خصوصیات، الگ الگ مضبوط تحریریں لائی
جائیں تو تقریباً دو سو صفحات پر منحوش ہو جائیں تاہم خاصہ دینی کی
تواضع طبع کے لئے جمالی طور پر تلمذ نہ کر رہا ہوں۔

آپ نے کچھ دوروں کا شاہ و دیں احمد صاحب محدث سولہ
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت عالیہ میں رہ کر کتابت فیض فرمایا

اور نہ حضرت میں کوئی امور حاصل کر لیا جب محدث سرور طیار اور
نے آپ کو سند یافت، مظاہر ذیادہ آپ نے اس کے بعد کسی ہنگامی
خدمات کا آغاز فرمایا تقریباً ایک سال تک دارالعلوم معینہ فتحپور
ہجری خریف میں بحیثیت صدر الدین تدریس کی خدمات انجام دیں
ہیتے رہے پھر مجدد دور الہام المعرفہ میں حضرت فاضل بریلی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نازش و شفقت، خلوص و محبت کی کاشش
نے آپ کو کچھ دنوں بریلی خریف میں مہینہ پر عبور کر دیا وہاں ہر
کچھ متاثر دینی خدمات انجام دیں شہداء قرآن پاک کا ترجمہ کرنے میں
اٹلی حضرت قدس سرہ کے شروع سے انجیل معارف کے بلکہ بیچ
میں ایک بار کسی کام سے اپنے وطن گھومیں منتظر گزشتہ خریف
لے آئے تھے تو ترجمہ کا کام بند ہو گیا پھر جب دایں بریلی خریف آئے
تو بعض اہم دینی امور کے پیش نظر کچھ اور دنوں تک یہ کام ملتوی
ہو گیا اس تک کہ موسم ختم ہو کر برسات کا موسم شروع ہوا تو ترجمہ
کا کام شروع کیا گیا ایک طرف برسات کی گرگڑی کرب میں ملائین
اور اس پر گھبرائی اور پتنگوں کی دھواں متعدد دشواریوں کے
باوجود گھنٹوں اس کام کو روزانہ انجام دیا جاتا۔

ترجمہ کی ترقی کو بہت زیادہ تھی کہ پہلے آپ پر ہی آیت
پر حصے تھے اس کے بعد اٹلی حضرت خرم اہل فرستے بعض
مترجمین مسلسل دینی مسائل کی عبارت ایک ساتھ جاتو قف بول
دیا کرتے تھے جس روز جتنا ترجمہ کیا جاتا اس کی مقدار و تاریخ
نوٹ کر لیا جاتا ابتداء میں چند روز یہ طریقہ رہا کہ آیت پر بھی جاتی
اور اٹلی حضرت اس کا ترجمہ لکھواتے اس کے بعد حضرت شیخ
سعدی شاہ ولی اللہ شاہ عبدالقادر شاہ رفیع الدین، ڈبئی
نذیر احمد اور مرزا رحمت دہلوی وغیرہم کے ترجمے سنا لیتے
ان میں جہاں جہاں غلطی ہوتی اٹلی حضرت تیسرے فراتے چند روز
کے بعد محسوس ہوا کہ اس طرح وقت زیادہ صرف ہوتا ہے اور
کا کام بڑھتا ہے دوسرے مترجمین کے اعلاط پر تنبیہات تو ایک
مداغ کا نہ کہ ہے اس ترجمے کے بعد اگر مروج طاق سید ترجمہ

کی جائے گی لہذا تمام ترجموں کا سنا تو موقوف کر دیا گیا صرف
حضرت سعدی علیہ الرحمہ کا فارسی ترجمہ اور شاہ عبدالقادر
کا اردو ترجمہ سنا جاتا اور یہ سلسلہ آخر تک جاری رہا اس سلسلے
میں لطف کی بات تو یہ ہے کہ جب آپ نے زمانہ کے بدلے گئے
مالات خدمات کی کثرت اور اس کے اسباب کی فراوانی دیکھی تو
آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ہندو مذہب علوم کو گمراہ کرنے کیلئے
ایک فوجی قرآن کے ترجموں کو بھی منسلک ہوئے ہیں اسلئے
کہ الفاظ قرآن میں تو درود و جل کی جسارت نہیں کر سکتے لیکن
ترجمے اور تفسیر میں ایسی بات لکھ دیتے ہیں جس سے علوم گمراہ
کرنے اور ہندو مذہب کا موقع مل جائے البتہ اردو و عربی میں
شاہ عبدالقادر دہلوی کا ترجمہ قرآن پاک صحیح قرار دیا جاسکتا ہے
لیکن شاہ کا ترجمہ بالکل بڑائی اور دوسری ہے جو ہندوستان میں ترک
ہرگز نہیں لے سکتے ایک صحیح اور مفاد سے منزہ و عاریت
نہایت قابل اثر کے سلطان ترجمہ حضرت عکرمس کرتے
ہوئے آپ نے ترجمہ قرآن پاک کے لئے اٹلی حضرت قدس سرہ
کی بارگاہ عالیہ میں درخواست پیش کی تو اٹلی حضرت قدس سرہ
نے ارشاد فرمایا بہت عذر ہے مگر چھپنے کی کیا صورت
ہو گی اس کی طباعت کارکن انجام کرے گا باوجود کاپیوں کو لکھنا
باد مذہب کا پیرا اور دوزخ کی سیح کہ اللہ مدح بھی کرے کہ ہر اہل
نقطۂ بلا ستوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے پھر سب چیزیں کو لکھنے
کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ پرچہ میں ہر وقت
باوجود سب سے بغیر و خود چھپرے چھپرے کے اور نہ کالے پتھر لکھنے میں
بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو چیزیں لکھی ہیں ان کو بھی
جہت احتیاط سے رکھا جائے اللہ میں دیکھتا ہوں کہ ان کا پورا
دونا بظاہر و خفا اور ان عقلمن ساحلم ہر سب سے اور سب چھپنے
کی کوئی مصمت نظر نہیں آتی تو پھر ترجمہ لکھنے سے کیا فائدہ
اس کا مقصد علوم فائدہ پہنچانا ہے نہ کہ کتب منسلک کی الہامی
کی نیت نہانا ہے آپ نے عرض کیا انشاء اللہ جہاں ضروری

دور سکا ہیں مسلمان ہر جگہ تھیں ایسے ماسا عدالات میں جن
دور اندیش اساتذہ نے تمام مہنگے کوں سے بے نیاز ہو کر روزگار میں
کو اہل کیا اور دوسرے تہذیب کے مسئلے کو جاری رکھا ان میں آپ
یعنی صدیق اکبرؓ بخت شد علیہ سر فرستے نظر کرتے ہیں آپ نے
اپنی علمی صلاحیت اور دینی بصیرت اور اس کے کام کیا سیکرٹوں
انوار کو علم کے سانچے میں ڈھال دیا اور علم کی دولت سے الامال
فرمایا۔

آپ فضیلان علم کی تعمیر میں علمائے مملکت کے مصمم مغیر
تھے۔ مولانا عبدالحکیم شرف آبادی کی تدریس کی خوبیوں کا ذکر اس
طرح کرتے ہیں آپ نے ابتدائے شباب سے تدریس کا کام شروع
کیا اور آخر حیات تک جاری رکھا اور ایسے ناخبر روزگار افراد
تیار کئے جن پر علم روشن کو تانبہ ہے، حبیب الرحمن خاں شیداوی کا
قول ہے مولانا محمد علی صاحب پورے ملک میں ان چار پانچ محدثوں
میں ایک ہیں جنہیں میں منتخب جانتا ہوں؟ حق تو یہ ہے کہ اپنے
اپنے ہم عصر علمائے دین کا ہم تدریس کی خدمات انجام دیا ہیں دوسرے نظر
میں آپ کی دور رس گاہ میں ان فرائض ادب کے کرنے والے تمام علماء
علم و فضل کی دولت سے الامال ہوئے زبردستی علمی موت
سے لبریز ہونے عشق پر مولیٰ علیؓ علیہ وسلم سے محروم اور
جذبہ دین و ملت سے سرشار ہوئے! آپ نے بلا تفریق ہندو
پاک مشترک ملک کی سرزمین پر علوم و دینیہ احکام شریعت کے بلند
میناروں سے نصب فرمادیئے۔

آپ کی تمدنی خدمات کا جائزہ لینے کے بعد بابت
صاف عیاں ہو جاتی ہیں کہ علامہ فضل الرحمن خاں شیداوی علیہ الرحمہ سے
مستفید ہونے والوں اور مولانا عیادت، شد صاحب مرام پروردی
علیہ الرحمہ سے مستفیع ہونے والوں میں آپ سے زیادہ علوم
و دینیہ کی ترویج و اشاعت کرنے والا کوئی دوسرا نہیں آپ نے
اسلام کے فروغ و استحکام کے لئے بے لوث دینی خدمات انجام
دیں اور قوم و ملت کی تعمیر و ترقی کے لئے وہ کارہائے نمایاں

پہنچائی کر کے کہ کوشش کی جاسکے گی انہیں ان کیا جاسکے
کہ ہم سے ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہو سکتا ہے
اشدہ کوئی شخص اس کے طبع کرنے کا احتفاظ کرے اور خلق خدا
کو تادمہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وقت یہ کام نہ ہو سکا
تو آئندہ آمد کے دہونے کا ہم کو کھلا افسوس ہو گا آپ کے اس
معروضی کے بعد اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے انارٹی کا اعلان کرتے
ہوئے ارشاد فرمایا کہ دوسرے لوگوں کے تجربے بھی حاصل کیئے
جائیں مگر اس ضمن میں بھی اُن کے غلط و پر تہذیب کی جائے نیز قرآن پاک
ذاک و خیر و صوفیہ و متکلم یا چاہئے کہ اس طرح سے ٹھوکنے میں اہل
ہوتے ہیں بلکہ اس کے لئے جہاں سے دستیاب ہوتے ہیں جاکر ایسے
طریقے سے لایا جائے کہ اہل ذہن و فہم کی طرح انہیں شرائط
کے ساتھ اس زمانہ میں جتنے تجربے طرح پر نظر عام پر آجئے
تھے حاصل کئے گئے اور انتہائی حوصلہ مذہبی اور اعتقاد کے
ساتھ تہذیب کا کام شروع کر دیا گیا بعد اشد آپ کی سالی جبیلہ
سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور آج مسلمانوں کی ترقی و تعداد ایک
مجدد دور میں اہم وقت کے کھلے ہوئے قرآن پاک کے صحیح تہذیب
سے مستفید ہو کر آپ کی سنون احسان ہے اور یہ سلسلہ قیامت
تک جاری رہے گا اس کے علاوہ اور بھی نہ بزرگ شمار ترین اور
دنیہ و دوزخ و ملت ملیہ آپ نے انجام دی ہیں چنانچہ آپ کی
خدمات کا کارہائے نمایاں سے غرض ہرگز مجدد دور میں ان کا وقت
اچھا حضرت شاہ احمد رضا فاضل دین و دہانہ تھائی نے آپ کو
اپنے فرائض و زکات سے مستفیض فرما کر سند خلافت عطا فرمائی۔

حیات مقدر کے آخری دور میں دارالعلوم حافظہ میں یہ
علیؓ کو تھریاست داروں میں علم و فہم کی پیہم بارشیں فرمائی
جدد ہوئی صدی کے اوائل میں ہندوستان علوم دینیہ کے اعتبار
سے اعطالی دور سے گذر رہا تھا علمی بصیرت افراد و شخصیتوں
سے ہندوستان قریب قریب خالی ہو رہا تھا جو ناکسہ کرام موجود
تھے ان میں سے اکثر سیاسی، تجزیاتی میں محصور ہو چکے تھے اکثر

نا بکاروں کی اصلاح کی تاجداروں کو علوم شرعیہ سے روشناس
کرایا اور مردہ امرل کو اسلامی تعلیمات سے بھی زندہ کیا۔ شاہ سہروردی
سے آپ کے تلامذہ کو امام اور تلامذہ کے تلامذہ فروع اسلام کے لئے
راہی دنیا تک آپ کے طرز عمل و اطوار پر کام کرتے رہیں گے اور
تائیم قیامت آپ کا نانا پوتا ہے گا اور آپ کی شخصیت خندہ جاوید
نمایاں ہے گا۔

زندہ جاوید ہے اللہ والوں کا گروہ

است حرر سو سکتی ہے سر کرتا نہیں

قارئین گرام! جو کچھ میں نے اپنے سلسلے اللہ ٹوٹے سمجھتے
الفاظ میں اپنے دادا استاد حضرت عبدالغفر علیہ السلام پر
مولانا الحاج حکیم محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ
میں خراج تحسین و تدارد معصیت پیش کیا ہے دعا فرمائیں
کہ بدادگار عالم بظیل نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اے سند
قبولیت، عطا فرمائے آمین۔

انجام دیئے ہیں جس نے آپ کو زندہ جاوید شخصیت کا مالک بنا دیا
ہے آپ کے ارشد تلامذہ کرام نے آپ کے طرز عمل پر اپنی اپنی
مثال اور گاہوں سے بے شمار علمائے کرام و مفتیان خراسانیین
اور علماء دین اسلام کی جماعتیں نکالی ہیں جو کرم ملت کو فروغ دینے
اور ترویج سنت میں ہر آن معروف ہیں۔

آپ کے جانشین و شاگرد و شیدائے سزا العلماء حضرت علامہ
شاہ جلال علیہ صلب علیہ الرحمہ کی تعلیم انسان راہ راستہ و شریعت اور
انما آخر مولانا غلام جیلانی صاحب میرٹھی مولانا مخدوم شمس الدین صاحب
جوہری مولانا عبدالمصطفیٰ صاحب ازہری مولانا سلیمان صاحب
بھٹو مولانا عبدالمصطفیٰ صاحب اعظمی مولانا رفعت حسین
بھٹو صاحب کانپور کی دلک و دیورن ملک میں اعلیٰ تعلیم انسان اور شاہ
آپ کی بقا و روزگار کی ضمانت میں اور درویش کا برکتانہ دل ہم کو کفایت
نے آپ کی شخصیت کو زندہ جاوید بنا دیا ہے شاہ حضرت مولانا
مردار احمد صاحب محدث پاکستان علیہ الرحمہ نے پاکستان میں

